تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
کے نصاب کے مطابق
جلد دوم
انتخابِ احادیث
مترجم
علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری
سُننِ الترمذی
سُننِ ابی داود
سُننِ ابنِ ماجہ
سُننِ النسائی
معانی الآثار
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
پروگریسو بکس

مُترجم

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

بار اول	جنوری 2017ء
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت دو جلدیں	1500/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامک بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

مشروبات کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات

شمائل ترمذی

سنن ابوداؤد

تعارف امام ابوداؤد

سنت کا بیان

فتنوں اور ان کے متعلق خبروں کا بیان

وصیتوں کا بیان

قسموں اور نذروں کا بیان

سنن ابن ماجہ

تعارف امام ابن ماجہ

دعا کے فضائل وآداب

زہد کا بیان

دعا کا بیان

سنن نسائی

تعارف امام نسائی

نکاح کا بیان

خواتین کے ساتھ برتاؤ

آرائش وزیبائش کا بیان

شرح معانی الآثار

تعارف امام طحاوی

طلاق کا بیان

❁❁❁❁❁

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

محدث، پورا نام ابوعیسی محمد بن سورہ بن شداد۔ آپ کے حالات کے متعلق بہت کم علم ہے۔ کہتے ہیں کہ پیدائشی نابینا تھے۔ بعض کے بقول آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ نے امام احمد ابن حنبل، امام بخاری اور امام ابوداؤد سے حدیث کا درس لیا اور پھر احادیث جمع کرنے کے لیے خراسان عراق اور حجاز گئے۔ شہر ترمذ میں، جو بلخ سے کچھ فاصلے پر دریائے آمو کے کنارے واقع ہے، انتقال کیا، آپ کی دو تصانیف ہم تک پہنچی ہیں۔ ایک آنحضرت کی سیرت، جس کا نام شمائل ترمذی ہے۔ اور دوسری احادیث کا مجموعہ جو جامع ترمذی کے نام سے مشہور ہے۔ دونوں کتابیں بہت وقیع اور مستند ہیں۔ ان کے علاوہ انساب، کنیت، اور اسماء الرجال پر بھی آپ نے کچھ کام کیا تھا مگر یہ کتابیں اب نہیں ملتیں۔

کنیت:

ابوعیسیٰ، نام: محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک، نسبت: ترمذی، بوغی، سُلمی، 209ھ میں شہر ترمذ میں پیدا ہوئے۔ ترمذ، ایک قدیم شہر ہے جو دریائے جیحوں کے ساحل پر واقع ہے، وہاں سے چند فرسخ پر بوغ نامی گاؤں ہے۔ آپ اصلاً اسی گاؤں کے باشندے تھے اور قبیلہ بنو سُلیم سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے سُلمی، ترمذی اور بوغی کہلاتے ہیں۔

تعلیم

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز 220ھ اور 235 کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں کی ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ 221 کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا اتنا شوق تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے اور لکھتے ہوئے پہلی جماعت سے لیکر دورہ حدیث تک کے اساتذہ کے گننے کا خیال ہوا تو ان کی تعداد (30) کے لگ بھگ ہے اور اگر ان افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھا تو یہ تعداد چالیس تک جا پہنچتی ہے۔ امام مسلم سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابوداؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاری سے استفادہ اور افادہ

سب سے زیادہ آپ نے الامام المحدث حضرت محمد بن اسمعیل بخاری پر علم اور فن میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گزار کر تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (۲۵۵ھ) اور ابوزرواعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو اخراج کیا اس کا اکثر امام بخاری اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور

اس کی تحسین کی۔ امام بخاری سے تو اتنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاری نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا کہ امام ترمذی سے فرمایا: ما انتفعت بك اكثر مما انتفعت بی کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نکات ایک دم اور اچانک منجانب اللہ ذہن میں آتے ہیں اور اگر غبی یا کند ذہن سامعین ہوں تو مقرر کو آمد نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذی نے جن احادیث کا سماع امام بخاری سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہوگا ان کی تعداد ۱۱۴ ہے

شروح ترمذی

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گزشتہ چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یا دارالعلوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے مہتم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات

آپ کا انتقال ستر سال کی عمر میں 13 / رجب المرجب شب دوشنبہ 279ھ ترمذ میں ہوا؛ لیکن علامہ سمعانی نے مقامِ رحلت قریہ بوغ کو قرار دیا ہے اور سنِ رحلت 275ھ ذکر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1- بَابُ مَا جَاءَ عَلَامَ كَانَ يَأْكُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُوَانٍ، وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ« قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: »عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: »وَيُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الإِسْكَافُ« وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الأَرْنَبِ

2- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ، فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَأَكَلَهُ«، قَالَ: قُلْتُ: أَكَلَهُ؟ قَالَ: »قَبِلَهُ« : وَفِي البَابِ عَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھانے سے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات

نبی کریم ﷺ جس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے اس کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی "چوکی" پر رکھ کر تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی چھوٹے پیالے میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے کبھی چپاتی تیار کی گئی ہے۔راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، پھر وہ لوگ کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: عام دستر خوان پر۔امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔محمد بن بشار فرماتے ہیں، یہ یونس جو ہیں یہ "یونس اسکاف" ہے۔عبدالوارث نے سعید بن ابوعروبہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

خرگوش کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ "مرالظہران" کے مقام پر ایک خرگوش کے تعاقب میں گئے نبی کریم ﷺ کے صحابہ اس کے پیچھے دوڑے میں اس تک پہنچ گیا اور میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور اس کی دورانیں یا دوسرینیں میرے ذریعے نبی ﷺ کی خدمت میں بھجوائیں تو آپ نے انہیں تناول

1- صحیح بخاری: 5071، سنن الکبریٰ للنسائی: 6625، مسند ابویعلیٰ: 3014

2- صحیح بخاری: 2433، مسند امام احمد: 12203، سنن الکبریٰ للنسائی: 4824

جَابِرٍ، وَعَمَّارٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ، وَيُقَالُ: مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ: لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا »، « وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ أَكْلَ الأَرْنَبِ، وَقَالُوا: إِنَّهَا تُدْمِي"

فرمالیا۔ راوی کہتے کرتے ہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ ﷺ نے انہیں تناول فرمالیا تو انہوں نے جواب دیا: آپ نے اسے قبول کرلیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک قول کے مطابق محمد بن صفي سے بھی یہ حدیث مروی ہے، یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بعض اہل علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں: اسے حیض آتا ہے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

3 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ؛ فَقَالَ: »لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ« وَفِي البَابِ عَنْ عُمَرَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ، وَجَابِرٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ العِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ، فَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَغَيْرِهِمْ. وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: »أُكِلَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَإِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا«

گوہ کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ سے گوہ کھانے کے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔ اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ اہل علم نے گوہ کھانے کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے اور دیگر اہل علم میں سے بعض حضرات نے اس کی رخصت دی ہے اور بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات مروی ہے، وہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ناپسند کرتے ہوئے خود اسے تناول نہیں فرمایا۔

3- سنن نسائی: 4314، سنن الکبریٰ للنسائی: 4826

4-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

4 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: الضَّبُعُ صَيْدٌ هِيَ؛ قَالَ: »نَعَمْ«، قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؛ قَالَ: »نَعَمْ«، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: »نَعَمْ«: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ إِلَى هَذَا، وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الضَّبُعِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ. وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالقَوِيِّ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ المُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى القَطَّانُ: وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الحَدِيثَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ. وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ، وَابْنُ أَبِي عَمَّارٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ المَكِّيُّ

5- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ بْنِ أَبِي المُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: »أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟« . وَسَأَلْتُهُ عَنِ الذِّئْبِ؛ فَقَالَ: »أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟« : هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ،

بجو کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

ابن ابوعمار کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا، کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا، کیا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں، ان کے نزدیک بجو کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام احمد، امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ایسی بھی مروی ہے جس میں بجو کھانے کی کراہت کا ذکر ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور بعض اہل علم نے بجو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے، ابن مبارک کا یہی قول ہے۔ یحییٰ قطان کہتے ہیں، جریر بن حازم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید سے ابن ابی عمار سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ان کے قول کے طور پر کیا ہے، تاہم ابن جریر کی روایت زیادہ مستند ہے۔

حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کھانے کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: کوئی شخص بجو کھا سکتا ہے؟ میں نے آپ سے ''بھیڑیا'' کھانے کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص بھیڑیے کو کھا سکتا ہے جس میں بھلائی موجود ہو؟ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور یہ اسماعیل بن مسلم سے عبدالکریم بن امیہ کے حوالے سے مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے متعلق کلام کیا اور عبدالکریم ابوامیہ جو ہیں، یہ عبدالکریم بن قیس ہیں اور یہ قیس ابومخارق کے صاحبزادے

4- مسند امام احمد: 14465

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ

ہیں جبکہ عبدالکریم بن مالک الجذری مستند راوی ہیں۔

5-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

6- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: »أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

گھوڑے کا گوشت کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کے متعلق حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے احادیث مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس حدیث کو کئی راویوں نے اسی طرح عمرو بن دینار سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اس حدیث کو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے امام محمد بن علی (امام محمد الباقر) سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ مستند ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سفیان بن عیینہ' حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

6-بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

7- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ«

پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زہری کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، زہری نے اس حدیث کو عبداللہ اور حسن سے روایت کیا ہے جو امام محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اس روایت کو اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی کریم ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

6- سنن نسائی: 4329

7- صحیح بخاری: 3979' سنن ابن ماجہ: 1961

8۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنَى أَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

9۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. وَالْمُجَثَّمَةَ. وَالْحِمَارَ الْإِنْسِيَّ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَجَابِرٍ، وَالْبَرَاءِ، وَابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَأَنَسٍ، وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ. وَأَبِي ثَعْلَبَةَ. وَابْنِ عُمَرَ. وَأَبِي سَعِيدٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثَ. وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حَرْفًا وَاحِدًا. نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

زہری اس حدیث کو عبداللہ اور حسن سے روایت کرتے ہیں جو امام محمد (الباقر) کے صاحبزادے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ زہری فرماتے ہیں ان دونوں حضرات میں حسن بن محمد میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے یہ بات روایت کی ہے: عبداللہ بن محمد زیادہ مستند ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے غزوہ ﷺ خیبر کے موقع پر نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور جانور کو باندھ کر اس پر نشانے بازی کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے محمد بن عمرو سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے تاہم انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ جملہ روایت کیا ہے: نبی کریم ﷺ نے ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

10 - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق معلوم کیا گیا

9- مسند امام احمد:8775' مسند ابویعلیٰ:6116

10- جامع ترمذی:1560

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ: «أَنْقُوهَا غَسْلًا، وَاطْبُخُوا فِيهَا، وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ» :هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ، وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو ثَعْلَبَةَ: اسْمُهُ جُرْثُومٌ، وَيُقَالُ: جُرْهُمٌ، وَيُقَالُ: نَاشِبٌ. وَقَدْ ذُكِرَ هَذَا الْحَدِيثُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ

تو آپ نے فرمایا: تم دھو کر انہیں صاف کرلو اور ان میں پکاؤ! نبی کریم ﷺ نے ہر نوکیلے دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے اور اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی یہ ان سے مروی ہے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جرثوم تھا اور ایک قول کے مطابق جرہم تھا اور ایک قول کے مطابق ''ناشب'' تھا۔ یہ حدیث ابوقلابہ سے ابواسماء رحبی سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

11 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ، وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ» ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ، فَذُكِّيَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَقَتَلَ فَكُلْ» :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیا میں پکا لیتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پی لیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ان کے علاوہ اور کوئی برتن نہ ملے تو تم انہیں پانی سے صاف کرلیا کرو پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم کیا کریں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور وہ کتا جانور کو مار دے تو تم اسے کھالو اور اگر وہ تربیت یافتہ نہ ہو تو تم اسے ذبح کر کے کھالو اور اگر تم نے اپنا تیر پھینکا ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا ہو اور اس نے جانور کو قتل کر دیا ہو تو اسے کھالو۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

وہ چوہا جو گھی میں گر کر مر جائے اس کے متعلق جو مروی ہے

12 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَأَبُو عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک چوہا گھی میں گر

11- سنن ابوداؤد:3839' مستدرک حاکم:502

12- صحیح بخاری:233' سنن نسائی:4259' سنن دارمی:738' صحیح ابن حبان:1392' سنن الکبریٰ للبیہقی:19402

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ» وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الحَدِيثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ وَرَوَى مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَهُوَ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ. وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: «إِذَا كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ». هَذَا خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مَعْمَرٌ قَالَ: وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ

کر مر گیا اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی کو استعمال کرلو۔ اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ حدیث زہری سے عبیداللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ محدثین نے اس روایت میں سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں کیا تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث زیادہ مستند ہے۔ زہری نے سعید بن مسیب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مروی کی ہے تاہم یہ حدیث مستند نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر نے زہری سے سعید بن مسیب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے اس میں خطاء ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جو زہری نے عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کی ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی ممانعت کے متعلق جو کچھ منقول ہے

13- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت

13- صحیح ابن حبان: 5331، الادب المفرد: 1189

وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَفْصَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیث مروی ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس حدیث کو اسی طرح امام مالک نے اور ابن عینیہ نے زہری سے ابوبکر بن عبید اللہ سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل نے زہری سے، سالم سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت کو روایت کیا ہے تاہم امام مالک اور ابن عینیہ کی روایت کردہ حدیث زیادہ مستند ہے۔

14 - حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن قال: حدثنا جعفر بن عون عن سعيد بن أبي عروبة عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه وليشرب بيمينه، فإن الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله.

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

15 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ« وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَنَسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: »هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ«

سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھالے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے، ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں جو سہیل سے مروی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے فرمایا: عبدالعزیز سے

15- صحیح مسلم: 2020، موطا امام مالک: 1644، مسند امام احمد: 4537، سنن الکبریٰ للنسائی: 6745، مسند ابویعلیٰ: 4273

مروی روایت "مختلف" ہے اور یہ صرف انہی سے معلوم ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

جو لقمہ گر جائے، جو کچھ اس کے متعلق مروی ہے

16- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہو وہ اسے صاف کرلے اور پھر اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

17- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: »إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ«. وَقَالَ: »إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ«: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب کوئی چیز تناول فرما لیتے تھے تو اس کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کرلے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں) آپ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے؟ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

18- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ، وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ

سیدہ اُمّ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُمّ ولد ہیں، فرماتی ہیں، حضرت نبیشہ الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہماری جانب آئے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی پیالے میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لیے دعائے

16- صحیح بخاری: 5140، سنن ابوداؤد: 3847، مسند امام احمد: 9358

17- سنن ابوداؤد: 3845، صحیح ابن حبان: 5249

18- سنن ابن ماجہ: 3271، مسند امام احمد: 20743

الْقَصْعَةُ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ

مغفرت کرتا ہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف معلّٰی بن راشد سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور دیگر ائمہ نے معلّٰی بن راشد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

12-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

"کھانے" کے درمیان میں سے کھانے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ منقول ہے

19 - حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو اس کے درمیان میں سے نہ کھایا کارو۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے معروف ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

13-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالبَصَلِ

لہسن اور پیاز کھانے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

20 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ«، قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: »الثُّومِ«، ثُمَّ قَالَ: »الثُّومِ، وَالبَصَلِ، وَالْكُرَّاثِ، فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسْجِدِنَا« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ، وَابْنِ عُمَرَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسے کھالے (امام ترمذی فرماتے ہیں) راوی نے ایک دفعہ لہسن کا ذکر کیا ہے اور پھر ایک دفعہ، لہسن، پیاز اور گندنے کا ذکر ہے (نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) تو وہ ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آئے۔امام ترمذی ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی

19- سنن دارمی: 2046، سنن الکبریٰ للنسائی: 6762

20- صحیح بخاری: 815، سنن ابوداؤد: 3822، مسند امام احمد: 7573، صحیح ابن خزیمہ: 1662

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہے۔

21 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فِيهِ ثُومٌ« . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: »لَا، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں قیام فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز تناول فرما لیتے تھے تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیتے تھے ایک دفعہ آپ نے کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھجوایا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں لہسن تھا، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ مگر میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

14-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

پکے ہوئے لہسن کھانے کی رخصت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

22 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّويَهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، وَالِدُ وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: »نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لہسن کھانے سے ممانعت کی گئی ہے البتہ پکے ہوئے کا حکم مختلف ہے۔

23 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا« : هَذَا الحَدِيثُ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ القَوِيِّ، وَرُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ: الجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ صَدُوقٌ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لہسن کھانا مناسب نہیں ہے البتہ پکے ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔ یہ روایت شریک کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی مروی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) امام

21- صحیح مسلم: 2053، صحیح ابن حبان: 5110، سنن الکبریٰ للبیہقی: 4837، مسند الطیالسی: 589

وَالجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ مُقَارِبُ الحَدِيثِ

بخاری فرماتے ہیں، جراح بن ملیح ''صدوق'' ہیں اور جراح بن ضحاک ''مقارب الحدیث'' ہے۔

24- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ البَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ، فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ البُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: »كُلُوهُ، فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ

سیّدتنا اُمِ ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا ان لوگوں نے آپ کے لیے کھانا پکایا جس میں کچھ سبزیاں ڈال دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کھانے کو ناپسند کیا آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے یہ خدشہ ہے کہ میں اس سے اپنے ساتھی (فرشتے) کو تکلیف پہنچاؤں گا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اور اُمِ ایوب سے مراد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الحُبَابِ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، قَالَ: »الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ« وَأَبُو خَلْدَةَ: اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ، وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَأَبُو العَالِيَةِ: اسْمُهُ رُفَيْعٌ هُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں، لہسن بہترین رزق ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور ان سے احادیث سنی ہیں۔ ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے یہ ''ریاحی'' ہیں اور عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں، ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الإِنَاءِ، وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ المَنَامِ

سوتے وقت برتن ڈھانپنے، چراغ اور آگ کو بجھا دینے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

25- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَغْلِقُوا البَابَ، وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَأَكْفِئُوا الإِنَاءَ، أَوْ خَمِّرُوا الإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا المِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ آنِيَةً، وَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے ہوئے) دروازے بند کردو، مشکیزے کا منہ بند کردو، برتنوں کو اوندھا کردو یا برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور جس کا منہ بند ہوا سے کھول نہیں سکتا اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹا نہیں سکتا اور چوہا گھر کو لوگوں

24- سنن دارمی: 2054، صحیح ابن حبان: 2093، صحیح ابن خزیمہ: 1671

25- صحیح بخاری: 3128، موطا امام مالک: 1659، مسند امام احمد: 14266، صحیح ابن خزیمہ: 132، سنن الکبریٰ للبیہقی: 1144

النَّاسِ بَيْتَهُمْ « وَفِي البَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ جَابِرٍ

سمیت جلا سکتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

26 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سالم اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم سونے لگو تو اپنے گھر میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

16 بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجوریں ملا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

27 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ« وَفِي البَاب عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے ممانعت فرمائی ہے البتہ اگر اپنے ساتھی سے اجازت لے لی جائے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، سے حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

17 - بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کھانے کے مستحب ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

28 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ البَغْدَادِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتی ہیں: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے رہتے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

26- صحیح بخاری:5935' سنن ابوداؤد:5246' مسند امام احمد:4515' مسند ابویعلیٰ:5434' الادب المفرد:1224

27- صحیح بخاری:2323' سنن ابن ماجہ:3331' مسند امام احمد:4513' سنن الکبریٰ للنسائی:6728

28- سنن ابوداؤد:3831' سنن ابن ماجہ:3327' مسند امام احمد:25497

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ« وَفِي البَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ وَسَأَلْتُ البُخَارِيَّ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: »لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ«

احادیث مروی ہیں جو حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ہیں یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

18بَابُ مَا جَاءَ فِي الحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانے سے فارغ ہوجانے کے بعد اس پر حمد بیان کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

29 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ العَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا« وَفِي البَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہوجاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔اس حدیث کو کئی راویوں نے زکریا بن ابوزائدہ کے حوالے سے اسی طرح مروی کیا ہے اور ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن زائدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

19-بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَكْلِ مَعَ المَجْذُومِ

جذامی کے مریض کے ساتھ کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

30 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الأَشْقَرُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا المُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ پکڑا اور اس کا ہاتھ اپنے پیالے میں ڈال کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اس پر توکل کرتے ہوئے کھانا

29- صحیح مسلم:2734' سنن الکبریٰ للنسائی:6899' مصنف ابن ابی شیبہ:24499

30- سنن ابوداؤد:3925' صحیح ابن حبان:6120' مستدرک للحاکم:7196' مصنف ابن ابی شیبہ:24536

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، ثُمَّ قَالَ: »كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ آخَرُ مِصْرِيٌّ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَشْهَرُ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ عُمَرَ، أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَشْبَهُ عِنْدِي وَأَصَحُّ

شروع کرو۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف یونس بن مفضل بن فضالہ سے مروی جانتے ہیں۔ یہ صاحب بصری شیخ ہیں اور مفضل بن فضالہ جو دوسرے ہیں وہ مصری ہیں وہ ان سے زیادہ مستند اور معروف ہیں۔شعبہ نے اس حدیث کو حبیب بن شہید سے ابن بریدہ کے حوالے سے روایت کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما، تاہم شعبہ کی حدیث میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

20-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اس حوالے سے جو کچھ مروی ہے

30م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ، وَأَبِي مُوسَى، وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ، وَمَيْمُونَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔

30م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک کافر شخص کو اپنا مہمان بنایا آپ نے اس کے لیے حکم فرمایا ایک بکری کا دودھ اس کے لیے دوہ لیا گیا اس نے اسے پی لیا پھر دوسری کا دودھ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا پھر اگلی کا دودھ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا حتیٰ کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح وہ شخص مسلمان ہوگیا نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق اس کے لیے بکری کا

فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ

دودھ دوہ لیا گیا وہ اس نے پی لیا پھر آپ کے حکم کے مطابق اس کے لیے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ تو وہ اسے پورا نہیں پی سکا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور سہیل سے مروی ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

30م- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الأَرْبَعَةِ« قَالَ: وَفِي البَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عُمَرَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وَرَوَى جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »طَعَامُ الوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی روایت کی ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

22- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

30م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ العَبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الجَرَادِ، فَقَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے ان سے ٹڈی کھانے کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ چھ غزوات

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ« : هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثَ، وَقَالَ: سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، فَقَالَ: »سَبْعَ غَزَوَاتٍ«

میں شرکت کی ہے جس میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کو سفیان بن عیینہ نے حضرت ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے تاہم اس میں چھ غزوات کا ذکر ہے جب کہ سفیان ثوری اور دیگر اہل علم نے اسے حضرت ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

31 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، وَالْمُؤَمَّلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: »غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ« : وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: »غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ« حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَجَابِرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو يَعْفُورٍ: اسْمُهُ وَاقِدٌ، وَيُقَالُ: وَقْدَانُ أَيْضًا. وَأَبُو يَعْفُورٍ الْآخَرُ: اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

حضرت ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ہم لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی جس میں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: شعبہ نے اس حدیث کو ابویعفور کے حوالے سے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی کریم ﷺ سے ایسے کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔جن میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔یہی روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔حضرت ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ''واقد'' ہے اور ایک قول کے مطابق ''وقدان'' کہا جاتا ہے۔دوسرے ''ابویعفور'' کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نطاس ہے۔

23- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

ٹڈیوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا

32 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ٹڈیوں کے لیے ہلاکت کی دعا کی: ''اے اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کردے۔ بڑی ٹڈیوں کو قتل کردے اور

-31 صحیح بخاری:5176، سنن نسائی:4356، سنن دارمی:2010، مسند امام احمد:19135، مستدرک حاکم:5524، سنن الکبریٰ للبیہقی:18771

وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالاَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: "اللّٰهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ، اقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ، وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُ، وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا، وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ" قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّهَا نَثْرَةُ حُوتٍ فِي الْبَحْرِ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَمُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ، وَهُوَ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيرِ، وَأَبُوهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَدَنِيٌّ.

چھوٹی کو ہلاک کردے۔ ان کے انڈوں کو خراب کردے اور ان کی نسل ختم کردے۔ ہماری زندگی اور ہمارے رزق سے انہیں منہ سے پکڑ لے بے شک تو دعا کو سننے والا ہے"۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق کی نسل ختم کرنے کی دعا کیوں فرمارہے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ سمندر میں مچھلی کی قسم ہے (یعنی ان کی نسل ختم نہیں ہوگی)۔ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی نامی راوی کے متعلق کلام کیا گیا ہے کیونکہ وہ بکثرت غریب اور منکر روایات روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد محمد بن ابراہیم ثقہ ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

24- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے متعلق جو کچھ منقول ہے

33 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا« وَفِي البَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ثوری نے اسے ابن ابونجیح سے، مجاہد سے اور نبی کریم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

34 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَلَبَنِ الجَلاَّلَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ« قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے سے منع فرمایا ہے، گندگی کھانے والے جانوروں کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے، مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محمد بن

33- سنن ابوداؤد: 3785، مسند امام احمد: 1989، مستدرک حاکم: 2247، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19256

34- سنن نسائی: 4448

وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

25-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

35 - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، فَإِنِّي »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ« . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ. وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَهْدَمٍ، وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ

36 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ«. وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا، عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ

26-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى

37 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: »أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

بشار فرماتے ہیں اس حدیث کو قتادہ نے عکرمہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

مرغی کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے۔

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا آگے آجاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کو تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے زہدم سے مروی ہے اور یہ حدیث صرف زہدم سے ہی ہم جانتے ہیں۔ابوالعوام نامی راوی کا نام "عمران القطان" تھا۔

زہدم بیان کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کا گوشت تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں اس سے زائد کلام کیا جاسکتا ہے تاہم یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی اور ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی سے نقل کیا ہے۔

سرخاب کا گوشت کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے سرخاب کا گوشت کھایا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے

35- صحیح بخاری:5199' مسند امام احمد:19607' سنن الکبریٰ للنسائی:4859

36- مسند امام احمد:19537

37- سنن ابوداؤد:3797

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى «. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، وَيُقَالُ: بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ

جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے حدیث نقل کی ہے ایک قول کے مطابق ان کا نام بریہ بن سفینہ ہے۔

27-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

38- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا »قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، وَالْمُغِيرَةِ، وَأَبِي رَافِعٍ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں، سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہ خبر دی: انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت رکھا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا پھر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں، یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

28-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

39- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَرَوَى شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابوزائدہ اور سفیان بن سعید اور دیگر اہل علم نے علی بن اقمر سے اس کو روایت کیا ہے جب کہ شعبہ نے سفیان ثوری سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔

38- سنن الکبریٰ للنسائی: 4689، مسند ابو یعلیٰ: 6985

39- صحیح بخاری: 5083، سنن ابن ماجہ: 3262، مسند امام احمد: 18776، سنن الکبریٰ للنسائی: 6742، مسند ابو یعلیٰ: 884، مسند حمیدی: 832

29-بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

40 - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ« هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اس کو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اس حدیث کے متعلق اس سے زیادہ گفتگو کی جا سکتی ہے۔

30-بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

41 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً، وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ

42 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

''شوربا'' زیادہ بنانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گوشت خریدے اس کا شوربا زیادہ کرے کیونکہ اگر اسے گوشت نہیں ملے گا تو شوربا مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی ہے تاہم یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جو محمد بن فضاء سے منقول ہے جو تعبیر بیان کیا کرتے تھے سلیمان بن حرب نے ان کے متعلق کچھ گفتگو کی ہے اور (اس حدیث کے راوی) علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانے اگر اسے کچھ نہ ملے تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خرید و یا ہنڈیا پکاؤ تو

40- صحیح بخاری:4967' سنن ابن ماجہ:3323' صحیح ابن حبان:5254' مسند ابو یعلی:4741

41- مستدرک حاکم:7177

42- صحیح مسلم:2626' مسند امام احمد:21559' سنن الکبریٰ للنسائی:6690' مسند حمیدی:139

الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَإِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ« هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

اس میں شوربا زیادہ کردو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دو۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس کو شعبہ نے ابوعمران جونی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

31-بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

"ثرید" کی فضیلت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں، خواتین میں صرف مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کامل ہیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر ثرید کو ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

32-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ:

انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا

44 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. وَهَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ

گوشت کو نوچ کر کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جن میں حضرت صفوان امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ ذائقہ دار لگتا ہے اور جلدی ہضم ہوجاتا ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں مذکورہ بالا

43- صحیح بخاری:3260، جامع ترمذی:3887، سنن ابن ماجہ:3280، مسند امام احمد:12619، مستدرک حاکم:6483، مسند ابویعلیٰ:3670

44- مسند امام احمد:15335

الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ، مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

حدیث کو ہم صرف عبدالکریم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے جن میں ایوب سختیانی شامل ہیں۔

33-بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر کھانے کی رخصت کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ مروی ہے

45 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ »رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ« :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي البَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے چھری سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر اسے کھایا پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس کے متعلق حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے۔

34-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ پسند تھا اس کے متعلق جو کچھ مروی ہے

46 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: »أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا« وَفِي البَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت حاضر کیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے مبارک دانتوں سے نوچ کر تناول فرمایا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا

45- صحیح بخاری: 2765، مسند امام احمد: 17289

46- صحیح بخاری: 3162، جامع ترمذی: 2434، مسند امام احمد: 9621، سنن الکبریٰ للنسائی: 6660، مصنف ابن ابی شیبہ: 31674

47- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى، مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ

نام ''ہرم'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں ران کا گوشت پسند نہیں تھا لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کبھی کبھار تناول فرماتے تھے تو آپ اسے کھا لیتے تھے کیونکہ یہ جلدی تیار ہوجاتا تھا۔ یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

35- بَابُ مَا جَاءَ فِي الخَلِّ

سرکہ کے متعلق جو کچھ مروی ہے

48 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیث مروی ہیں۔

49- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الخُزَاعِيُّ البَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ« : هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ. وَفِي البَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَأُمِّ هَانِئٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت مبارک بن سعید سے مروی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

50 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ البَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ«

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

47- صحیح مسلم:2052' جامع ترمذی:1840' سنن ابن ماجہ:3316' مسند امام احمد:14263' سنن الکبریٰ للبیہقی:19809' معجم الصغیر للطبرانی:145

51- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: »نِعْمَ الإِدَامُ، أَوِ الأُدْمُ الخَلُّ« .: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں، سرکہ بہترین سالن ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تمام سالن میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے جانتے ہیں جو سلیمان بن بلال سے مروی ہے۔

52- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟« فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَرِّبِيهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ« : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الوَجْهِ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الوَجْهِ. وَأَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ اسْمُهُ ثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ. وَأُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِزَمَانٍ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الحَدِيثِ قَالَ: لَا أَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ، فَقُلْتُ: أَبُو حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيهِ، وَهُوَ عِنْدِي مُقَارِبُ الحَدِيثِ

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: صرف سوکھی روٹی کے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ہی لے آؤ جس گھر میں سرکہ موجود ہوں اس گھر والے محتاج نہیں ہوتے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی حوالے سے سیّدہ اُم ہانی سے مروی جانتے ہیں۔ ابوحمزہ ثمالی کا نام ثابت بن ابوصفیہ ہے۔ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کی شہادت) کے کافی عرصے بعد ہوئی تھی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق شعبی نے سیّدہ اُمّ ہانی سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے نزدیک ابوحمزہ کیسا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا: امام احمد بن حنبل نے اس کے متعلق کلام کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

36- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ البِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

53- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الخُزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ « وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثَ

حدیث مروی ہے یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے بعض اہل علم نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔ یزید بن رومان نے اس حدیث کو عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

37-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

54 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ«: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھایا کرتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

38-بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

55 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، وَثَابِتٌ، وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ: »اشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ، رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عرینہ قبیلے کے کچھ افراد مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے کے اونٹوں کی جانب بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے جو اس حوالے سے مروی ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے ابوقلابہ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے اس کو حضرت قتادہ

-54 صحیح بخاری:5124، سنن ابوداؤد:3835، سنن ابن ماجہ:3325، مسند امام احمد:1741، مسند ابویعلیٰ:6798

-55 صحیح بخاری:231، سنن ابوداؤد:4364، سنن نسائی:305، مسند امام احمد:13468، مستدرک حاکم:8096، سنن الکبریٰ للبیہقی:15864، معجم الصغیر للطبرانی:258

أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

39-بَابُ مَا جَاءَ فِي الوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانے سے قبل اور اس کے بعد وضو کے متعلق

56- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الكَرِيمِ الجُرْجَانِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ المَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ يَعْنِي الرُّمَّانِيَّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الوُضُوءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَرَكَةُ الطَّعَامِ الوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالوُضُوءُ بَعْدَهُ« وَفِي البَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: لَا نَعْرِفُ هَذَا الحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ يُضَعَّفُ فِي الحَدِيثِ، وَأَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے تورات میں یہ بات پڑھی تھی کہ کھانے سے قبل وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اور آپ کو بتایا: میں نے تورات میں جو پڑھا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے قبل اور بعد میں وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس قیس بن ربیع کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ اس حدیث کے راوی ابوہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

40-بَابٌ فِي تَرْكِ الوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے قبل وضو نہ کرنے سے متعلق

57 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوا: أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ قَالَ: »إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ المَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی کیا ہم آپ کے وضو کے لیے پانی نہ لے کر آئیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث کے حوالے سے حضرت ابن عباس

56- مسند امام احمد:23783' مسند الطیالسی:655' مستدرک حاکم:6546

57- صحیح مسلم:374' سنن نسائی:132' سنن داری:767' صحیح ابن حبان:5208' سنن الکبریٰ للبیہقی:189' مصنف ابن ابی شیبہ:24461

بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ »يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوضَعَ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ«

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، سفیان ثوری کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کو ناپسند کرتے تھے اور وہ پیالے کے نیچے روٹی رکھنے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

41-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

کدو کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

58- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي طَالُوتَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ: »يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

ابوطالوت بیان کرتے ہیں، میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں گیا وہ اس وقت کدو کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے درخت! (یعنی سبزی) میں تمھیں صرف اس لیے پسند کرتا ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ تمہیں پسند فرماتے تھے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

59- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ، يَعْنِي الدُّبَّاءَ، فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَرُوِيَ أَنَّهُ رَأَى الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: »هَذَا الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ برتن میں تلاش کر رہے تھے یعنی کدو تلاش کر رہے تھے تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔ایک روایت کے مطابق انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے کدو دیکھ کر عرض کی، یہ کس لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کدو ہیں، ہم ان کے ذریعے اپنا سالن زیادہ کرلیں گے۔

42-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

زیتون کا تیل کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

60- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

-59 صحیح بخاری:1986' سنن ابوداؤد:3782' سنن دارمی:2050' صحیح ابن حبان:4539' سنن الکبریٰ للبیہقی:14372' مسند الطیالسی:1976

-60 جامع ترمذی:1852' سنن دارمی:2052' مستدرک حاکم:3504' مسند اسحاق بن راھویہ:425

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ« : هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ، فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ: أَحْسَبُهُ عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کے معمر سے روایت کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں عبدالرزاق نے اس کی روایت میں ''اضطراب'' کیا ہے بعض اوقات وہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی روایت روایت کرتے ہیں، اور کبھی شک کے ساتھ یہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں، زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

61- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

62- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى

عبداللہ بن عیسیٰ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عطاء کے حوالے سے حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف سفیان کی عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

43- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ

مملوک اور عیال کے ساتھ کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

63 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، جب کسی شخص کا خادم

63- صحیح بخاری: 2418، سنن ابوداؤد: 3846، سنن دارمی: 2073، سنن الکبریٰ للبیہقی: 15558، مسند حمیدی: 1070، الادب المفرد: 200

أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ سَعْدٌ

کھانا تیار کرنے کے لیے اس کی گرمی اور دھوئیں کو برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ اس خادم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لے اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھانے کے لیے دیدے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے ابوخالد نامی راوی اسماعیل کے والد ہیں اور ان کا نام ''سعد'' ہے۔

44-بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

64- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ، تُورَثُوا الْجِنَانَ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَائِشَةَ، وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان روایت کرتے ہیں: سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، کفار کو قتل کرو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور شریح بن ہانی کی اپنے والد کے حوالے سے احادیث مروی ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے جو ابن زیاد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

65- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ« هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

45-بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

رات کا کھانا کھانے کی فضیلت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

66- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

64- سنن ابن ماجہ:3252' مسند امام احمد:6450' الادب المفرد:981

66- سنن ابن ماجہ:3355' مسند القضاعی:735

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ، فَإِنَّ تَرْكَ العَشَاءِ مَهْرَمَةٌ« : هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الحَدِيثِ وَعَبْدُ المَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ

ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کا کھانا کھاؤ! خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہوں کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا آتا ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''منکر'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور عنبسہ نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اور، عبدالملک بن علاق نامی راوی مجہول ہے۔

46-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

67- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ: »ادْنُ يَا بُنَيَّ، وَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ« : وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے بیٹے! آگے آؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ہشام بن عروہ نے ابووجزہ سعدی کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے حضرت بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ہشام بن عروہ کے شاگردوں نے اسے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے ابووجزہ سعدی کا نام ''یزید بن عبید'' ہے۔

68- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا العَلَاءُ بْنُ الفَضْلِ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةَ أَبُو الهُذَيْلِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ، عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ المَدِينَةَ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ. قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: "هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟" فَأُتِينَا

عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، بنومرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوۃ کے ساتھ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا میں مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان تشریف فرما پایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے آپ نے دریافت فرمایا: کچھ کھانے کے لیے ہے؟ تو

67- مسند امام احمد: 10373، معجم الکبیر للطبرانی: 8298

بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ، وَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا، فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ. فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى. ثُمَّ قَالَ: "يَاعِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ". ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ الرُّطَبِ - أَوْ مِنْ أَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَيْدُ اللهِ شَكَّ - قَالَ: فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، وَقَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ" ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ، فَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: "يَاعِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ، وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَلَا نَعْرِفُ لِعِكْرَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ.

ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گھوم رہے تھے نبی کریم ﷺ اپنے آگے سے تناول فرما رہے تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے بائیں دست مبارک سے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے لیے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی کریم ﷺ کا دستِ مبارک تھال میں گردش کرنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنے دونوں مبارک ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا اے عکراش، یہ اس چیز کا وضو ہے جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور علاء نے اس حدیث کو روایت کرنے میں ''تفرد'' کیا ہے حضرت عکراش کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے صرف یہی حدیث مروی ہے۔

69 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ " وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے اگر وہ شروع میں پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں ''بسم اللہ فی اولہ و آخرہ'' پڑھ لے۔ اسی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بھی مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ اپنے چھ اصحاب کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے دو لقمے کھا لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی

69- صحیح ابن حبان: 5213، معجم الکبیر للطبرانی: 10354

وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہوتی تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

47-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

جب ہاتھ میں چکنائی لگی ہو تو اس وقت (اسے دھوئے بغیر) رات گزارنے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

70 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان بہت جلد محسوس کرلیتا ہے اور جان لیتا ہے تو تم اپنا خیال رکھا کرو جو شخص رات بسر کرے اور اس کے ہاتھ میں کچھ چکنائی لگی ہو اور پھر اسے کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ صرف خود کو ملامت کرے۔ یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے اسے سہیل بن ابوصالح نے ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مروی حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

71 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيُّ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات بسر کرے اور اس کے ہاتھ پر کچھ چکنائی موجود ہو اور پھر اسے کوئی چیز کاٹ لے تو وہ صرف خود کو ملامت کرے۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اعمش کے اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

70- صحیح ابن خزیمہ: 2282' معجم الکبیر للطبرانی: 154

71- مستدرک للحاکم: 7127' جامع ترمذی: 1860' سنن دارمی: 2063' صحیح ابن حبان: 5521' سنن الکبریٰ للبیہقی: 14382

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1 - بَابُ مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ

72 - حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ» وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُبَادَةَ، وَأَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَوْقُوفًا فَلَمْ يَرْفَعْهُ

73 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مشروبات کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایات

شراب پینے والے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں خمر پیئے اور مرجائے گا جبکہ اس پر ہمیشگی ہو تو وہ اسے آخرت میں نہ پی سکے گا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ''حسن صحیح'' ہے۔ اس روایت کو اس کے علاوہ دوسری صورت میں بھی روایت کیا گیا ہے جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔ مرفوع کے طور پر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر وہ توبہ

-72 صحیح بخاری: 5253، سنن ابوداؤد: 3670، سنن ابن ماجہ: 3373، سنن دارمی: 2090، صحیح ابن حبان: 5366، سنن الکبریٰ للنسائی: 5183

-73 سنن نسائی: 5669، سنن دارمی: 2091، صحیح ابن حبان: 5357، سنن الکبریٰ للنسائی: 5178، مسند الطیالسی: 1901، مصنف ابن ابی شیبہ: 24061

عُمَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الخَبَالِ« قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَمَا نَهْرُ الخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ.: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا پھر اگر وہ دوبارہ پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس روز تک قبول نہ کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا اور اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ تعالیٰ چالیس روز تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا اور پھر اگر وہ چوتھی دفعہ پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ کرے گا پھر اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں کرے گا اور اسے نہر ''خبال'' میں سے پلائے گا۔ان سے پوچھا گیا اے ابو عبدالرحمٰن! نہر ''خبال'' کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ کی نہر ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔اس کو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

2-بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے کے متعلق جو کچھ منقول ہے

74 - حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ البِتْعِ فَقَالَ: »كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ« :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''تبع'' کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

75 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ القُرَشِيُّ الكُوفِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ« وَفِي البَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت

-74 صحیح بخاری:239' سنن نسائی:5591' مسند امام احمد:24128' سنن الکبریٰ للنسائی:5116' مسند ابویعلیٰ:4523' مسند حمیدی:281

وَأَبِي مُوسَى، وَالأَشَجِّ العُصَرِيِّ، وَدَيْلَمَ، وَمَيْمُونَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَمُعَاوِيَةَ، وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَقُرَّةَ المُزَنِيِّ، وعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَبُرَيْدَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ، وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ، رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اشج عصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت دیلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت قرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس حدیث کو ابوسلمہ نامی راوی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے اور یہ دونوں سندیں مستند ہیں۔ کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو سے ابوسلمہ سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوسلمہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہونے کے متعلق

76- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الفُرَاتِ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ» وَفِي البَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عُمَرَ، وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت جابر سے مروی یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

76- سنن ابوداؤد: 3681، سنن نسائی: 5607، مسند امام احمد: 5648، مستدرک حاکم: 5748، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17167، مسند اسحاق بن راھویہ: 949

77- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ« : قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ: »الْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ«. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ، وَيُقَالُ: عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ أَيْضًا

حضرت قاسم بن محمد، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس چیز کا ایک بڑا برتن نشہ لائے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو لیث بن ابوسلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو عثمان انصاری سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مہدی بن میمون نے کیا ہے۔ ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور ایک قول کے مطابق عمر بن سالم ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

مٹکے کی نبیذ کے متعلق جو کچھ مروی ہے

78- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: »نَعَمْ« ، فَقَالَ طَاوُسٌ: وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَسُوَيْدٍ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

طاؤس بیان کرتے ہیں، ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

77- مسند امام احمد: 24468، مسند امام احمد: 25036، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17175

78- سنن نسائی: 5615، سنن دارمی: 2109، مسند امام احمد: 4837، صحیح ابن حبان: 5403، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17252

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

79- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ. وَأَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا. فَقَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ أَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَحُ نَسْحًا، وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ، وَسَمُرَةَ، وَأَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ، وَمَيْمُونَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

دباء، حنتم، نقیر میں نبیذ تیار کرنے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں نے زاذان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا: جن برتنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے، میں نے کہا: آپ ہمیں اپنی زبان میں ان کے الفاظ بتائیں اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "حنتمہ" سے منع فرمایا ہے۔ یہ مٹکے کو کہتے ہیں اور آپ نے "دباء" سے منع فرمایا ہے یہ کدو کو کہتے ہیں اور آپ نے "نقیر" سے منع فرمایا ہے۔ یہ کھجور کی جڑ کو کہتے ہیں جس میں سوراخ کرلیا جائے یا اس کو بُن دیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "مزفت" سے منع فرمایا ہے اور اس سے مراد، رال کا روغنی برتن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکم غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الظُّرُوفِ

80- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کی رخصت کے متعلق جو مروی ہے

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے

-79 صحیح مسلم:1994 ' سنن نسائی:5590 ' مسند امام احمد:4809 ' سنن الکبریٰ للنسائی:5100

-80 صحیح ابن حبان:5409 ' سنن الکبریٰ للبیہقی:17265 ' مستدرک حاکم:1387

وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ«: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں کچھ خاص برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا برتن کسی بھی چیز کو حرام یا حلال نہیں کرتے ہیں البتہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

81 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ«. فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ، فَقَالُوا: لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ، قَالَ: »فَلَا إِذَنْ« وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہمارے پاس اضافی برتن نہیں ہوتے۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

7-بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

82 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ، يُوكَأُ فِي أَعْلَاهُ، لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً« وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ

حسن بصری اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزوں میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کا اوپر والا منہ بند کر دیا جاتا تھا اس کا نیچے سے ایک منہ موجود ہوتا تھا۔ہم آپ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت نوش فرما لیتے تھے اور ہم آپ کے لیے شام کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صبح کے وقت نوش فرما لیتے تھے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

-81 صحیح بخاری:5270

-82 سنن ابن ماجہ:3398' صحیح ابن حبان:5385' مسند ابویعلیٰ:4396

هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے یونس بن عبید سے مروی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا ہمیں اس کے علاوہ اور کسی حوالے سے پتہ نہیں ہے۔

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

وہ دانے جن کے ذریعے شراب تیار کی جاتی ہے، اس کے متعلق جو کچھ مروی ہے

83- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا« وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گندم سے شراب تیار کی جاتی ہے جو سے شراب تیار کی جاتی ہے، کھجور سے شراب تیار کی جاتی ہے اور شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث "غریب" ہے۔

84 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، نَحْوَهُ، وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: »إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا«، فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: گندم سے شراب تیار کی جاتی ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

85 - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، »إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا« وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ گندم سے شراب تیار کی جاتی ہے۔ یہ روایت ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات کہی ہے: ابراہیم بن مہاجر نامی راوی مستند نہیں ہے۔ یہی روایت دیگر سندوں سے حضرت نعمان بن بشیر سے

83- جامع ترمذی:18743، مسند امام احمد:18431

84- صحیح مسلم:1985، سنن ابن ماجہ:3378، صحیح ابن حبان:5344، سنن الکبریٰ للبیہقی:17127، مسند الطیالسی:2569

بِالْقَوِيِّ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

بھی مروی ہے۔

86 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ وَاسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُفَيْلَةَ. وَرَوَى شُعْبَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شراب ان درختوں سے تیار کی جاتی ہے کھجور اور انگور۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ابوکثیر سحیمی نامی راوی جو غبری ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔ شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اس روایت کو روایت کیا ہے۔

9-بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (بنانے) کے متعلق جو کچھ مروی ہے

87 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے ممانعت فرمائی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

88 - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهَا« وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي قَتَادَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے آپ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور آپ نے مٹکے میں نبیذ تیار کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت معبد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کی

88- صحیح بخاری: 5279، سنن ابوداؤد: 3703، سنن ابن ماجہ: 3395، سنن دارمی: 2113، صحیح ابن حبان: 5378، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17232

والدہ سے احادیث مروی ہیں۔امام ترمذی فرماتے ہیں:
حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

10-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ

سونے یا چاندی کے برتن میں پینے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

89-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ، أَنَّ حُذَيْفَةَ، اسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ، »إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، وَلُبْسِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ« وَقَالَ: »هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ« وَفِي البَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَالبَرَاءِ، وَعَائِشَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب فرمایا ایک شخص چاندی کے برتن میں ان کے لیے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اسے منع کیا تھا لیکن یہ نہیں مانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

11-بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر پینے کی ممانعت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

90- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا« فَقِيلَ: الأَكْلُ؟ قَالَ: »ذَاكَ أَشَدُّ« : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے پوچھا گیا، کھانے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ شدید ہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

91 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الجَذَمِيِّ، عَنِ الجَارُودِ بْنِ المُعَلَّى، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا« وَفِي

حضرت جارود بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا ہے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

-89 صحیح بخاری:5110' سنن ابوداؤد:3723' سنن داری:2130' صحیح ابن حبان:5343' سنن الکبریٰ للبیہقی:100

-90 سنن ابن ماجہ:321' مسند امام احمد:13973' مسند الطیالسی:2017

الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْجَارُودِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس کو اسی طرح کئی راویوں نے سعید سے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابومسلم سے، حضرت جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا انگارہ ہے۔

وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْجَارُودِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ« وَالْجَارُودُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُقَالُ: الْجَارُودُ بْنُ الْعَلَاءِ أَيْضًا. وَالصَّحِيحُ: ابْنُ الْمُعَلَّى

جارود نامی راوی جو ہیں، یہ ابن معلیٰ العبدی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ''ابن علاء'' ہے تاہم صحیح قول ''ابن معلیٰ'' ہے۔

12-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر پینے کی رخصت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

92 - حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: » كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ «: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ عُطَارِدٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم لوگ چلتے پھرتے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہوکر پی لیا کرتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے جو عبید اللہ بن عمر سے نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ عمران بن حدیر نامی راوی نے اس حدیث کو ابوبزری سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوبزری نامی راوی کا نام، یزید بن عطارد ہے۔

93 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ« وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَسَعْدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَائِشَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر آب زم زم نوش فرمایا تھا۔ اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

الْجَزَرِيُّ هُوَ أَبُو فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ

14-بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

98 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ وَسَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ: هُوَ أَقْوَى أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ؟ فَقَالَ: مَا أَقْرَبَهُمَا، وَرِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا، فَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، وَالقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ، رِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ، وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَآهُ، وَهُمَا أَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

پیتے ہوئے دو دفعہ سانس لینے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب پیا کرتے تھے تو دو دفعہ سانس مبارک لیتے تھے۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف رشدین بن کریب سے جانتے ہیں۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام داری) سے رشدین بن کریب کے متعلق معلوم کیا: میں نے پوچھا: یہ زیادہ مستند ہیں یا محمد بن کریب زیادہ مستند ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں ایک دوسرے کے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ مستند ہیں۔امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح بات وہی ہے جو ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام داری) نے بیان کی ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ مستند ہیں۔انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا ہے ان کی زیارت کی ہے اور یہ دونوں بھائی ہیں البتہ ان دونوں سے منکر روایات بھی مروی ہیں۔

15-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

99 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مشروب میں پھونک مارنے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ایک شخص نے عرض کی: اگر مجھے اس میں کوئی گندگی نظر آجائے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اسے انڈیل دو!

94 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر نوش فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

13 - بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

95 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: »هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ وَرَوَى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے اس میں زیادہ سیرابی اور زیادہ راحت ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہشام دستوائی نے ابوعصام سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ عزرہ بن ثابت نے اس حدیث کو ثمامہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی کریم ﷺ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے۔

96 - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا« هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

ثمامہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

97 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ« : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ

عطاء بن ابی رباح کے صاحبزادے، اپنے والد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیا کرو بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو جب پینے لگو تو "بسم اللہ" پڑھ لو اور جب پی چکو تو "الحمدللہ" پڑھو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "غریب" ہے اور یزید بن سنان جو ہیں یہ "ابوفروہ رہاوی" ہیں۔

95- صحیح بخاری:5308، سنن ابوداؤد:3727، سنن دارمی:2120، صحیح ابن حبان:5329، سنن الکبریٰ للنسائی:6884

97- معجم الکبیر للطبرانی:11378

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ« فَقَالَ رَجُلٌ: القَذَاةُ أَرَاهَا فِي الإِنَاءِ، قَالَ: »أَهْرِقْهَا« قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: »فَأَبِنِ القَدَحَ إِذَنْ عَنْ فِيكَ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اس نے عرض کی: میں ایک سانس میں پی کر سیراب نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے الگ کرلیا کرو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

100 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ الجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برتن میں) سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

16 - بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

برتن میں سانس لینے کے مکروہ ہونے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

101 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

17 - بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ

مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے کی ممانعت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

102 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رِوَايَةً أَنَّهُ »نَهَى عَنْ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ« وَفِي البَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث

100- سنن ابوداؤد:3728، سنن نسائی:48، سنن دارمی:2122، صحیح ابن حبان:5316، مستدرک للحاکم:7206، سنن الکبریٰ للبیہقی:14432، معجم الکبیر للطبرانی:11978

102- سنن ابوداؤد:3720، سنن الکبریٰ للبیہقی:17267

18-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

103 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا« وَفِي البَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ العُمَرِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عِيسَى أَمْ لَا

اس کی رخصت کے متعلق جو مروی ہے

عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی جانب تشریف لے گئے آپ نے اسے اوندھا کیا اور اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر نوش فرمایا۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور اس کے ایک راوی عبداللہ بن عمر کے حافظے کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا گیا ہے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ انہوں نے اپنے استاد عیسیٰ سے اس حدیث کو سنا ہے یا نہیں سنا۔

104 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ: »دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ« : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی سیّدہ کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو کر پیا، میں اٹھی اور میں نے اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے طور پر محفوظ کر لیا) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔اس حدیث کے راوی یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان کا وصال ان سے پہلے ہوا تھا۔

19-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشُّرْبِ

دائیں طرف والا پینے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

105 - حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی حاضر تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔آپ

104- جامع ترمذی:1891

وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: »الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ« وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نے اسے نوش فرمالیا پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے فرمایا: دائیں جانب والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث مروی ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

20-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے کے متعلق جو مروی ہے

106 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا« وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک روایت کرتے ہیں: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

21-بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ محبوب تھا کے متعلق جو مروی ہے

107 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ« : هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هَذَا، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب بہت محبوب تھا۔ اس روایت کو کئی راویوں نے ابن عیینہ سے، اس کی طرح معمر سے، زہری سے، عروہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔ تاہم صحیح روایت وہ ہے جسے زہری نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

108 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنْ

زہری بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا مشروب پاکیزہ ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے

106- سنن ابوداؤد:3725' سنن دارمی:2135' سنن الکبریٰ للنسائی:6867' معجم الصغیر للطبرانی:871' مسند القضاعی:87

107- جامع ترمذی:1896' مستدرک للحاکم:7200' مسند ابویعلیٰ:4516' مصنف ابن ابی شیبہ:24197

الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ، قَالَ: »الحُلْوُ البَارِدُ« : وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا. وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

فرمایا: جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔ اسی روایت کو عبدالرزاق نے معمر سے، زہری سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر روایت کیا ہے اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1. حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلاَ بِالْقَصِيرِ، وَلاَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلاَ بِالآدَمِ، وَلاَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلاَ بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

2. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَبْعَةً، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلا بِالْقَصِيرِ، حَسَنَ الْجِسْمِ، وَكَانَ شَعَرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ، وَلا سَبْطٍ أَسْمَرَ اللَّوْنِ، إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ

3. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، رَجُلا مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ الْيُسْرَى، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ

4. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نبی کریم ﷺ کی ظاہری حلیہ مبارک کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بہت زیادہ دراز قد نہیں تھے اور پستہ قد بھی نہیں تھے۔ آپ بہت سفید بھی نہیں تھے اور بالکل گندمی بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کے بہت زیادہ گنگھریالے بال بھی نہیں تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بال تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے دس برس مکہ میں قیام فرمایا اور دس برس مدینہ منورہ میں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات عطا فرمائی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں **20** بال بھی سفید نہیں تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ درمیانہ قد کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ دراز قد اور نہ پستہ قد۔ آپ بہت خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ آپ کے گیسو مبارک بہت زیادہ گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بہت سیدھے بھی نہیں تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے جب چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم ﷺ درمیانہ قد کے مالک تھے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا۔ (یعنی سینہ مبارک چوڑا تھا) آپ کے گیسو مبارک گھنے تھے اور وہ کانوں تک آتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے سرخ حلّہ پہن رکھا تھا۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سرخ حلّے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم . لَهُ شَعَرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ، وَلا بِالطَّوِيلِ

کریم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال شانوں تک آتے تھے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی کشادہ سینے کے مالک تھے) آپ پست قد بھی نہیں تھے اور دراز قد بھی نہیں تھے۔

5. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالطَّوِيلِ، وَلا بِالْقَصِيرِ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمُ الرَّأْسِ، ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ، طَوِيلُ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ، وَلا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، صلى الله عليه وسلم

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بہت دراز قد بھی نہیں تھے اور بالکل پستہ قد بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں مبارک ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے، سر مبارک بڑا، جوڑ بھاری تھے، آپ کے سینے مقدسہ پر بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے یوں جیسے آپ بلندی سے نیچے کی جانب اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

7. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَلِيمَةَ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ، وَلا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلا بِالسَّبْطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ، وَلا بِالْمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ، أَجْرَدُ، ذُو مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ انتہائی دراز قد بھی نہیں تھے اور بالکل پستہ قد بھی نہیں تھے۔ آپ میانہ قد کے مالک تھے۔ آپ کے بال نہ بہت گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بھی نہیں تھے بلکہ خمدار سیدھے تھے۔ آپ کا مبارک جسم پُرگوشت نہیں تھا اور آپ کا چہرہ پرنور گول نہیں تھا۔ البتہ کسی حد تک گولائی لیے ہوئے تھا۔ آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کی مبارک آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں پلکیں گھنی اور لمبی تھیں۔ جوڑوں اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ آپ کے مبارک سینے پر بالوں کی ایک باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو پاؤں پر وزن ڈالتے تھے یوں جیسے آپ بلندی سے نیچے کی جانب تشریف لا رہے ہوں اور جب توجہ فرماتے

خَاتَمُ النُّبُوَّةِ. وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ. أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً. وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً. وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً. مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ. وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ. يَقُولُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليه وسلم

تھے تو مکمل توجہ فرماتے تھے۔ آپ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت موجود تھی۔ آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ سب سے زیادہ سخی دل تھے۔ سب سے زیادہ سچی بات کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے اور سب سے زیادہ معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا۔ اس پر آپ کا رعب طاری ہو جاتا اور جو آپ کو پہچان لیتا تو آپ سے گھل مل جاتا۔ وہ آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا یہی کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

8. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ، إِمْلَاءً عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ، يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنٍ لِأَبِي هَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا، عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَخْمًا مُفَخَّمًا، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ، عَظِيمُ الْهَامَةِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَهَا، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ، وَاسِعُ الْجَبِينِ، أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ، سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ، يُدِرُّهُ الْغَضَبُ، أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ، يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، سَهْلُ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيعُ الْفَمِ، مُفْلَجُ الْأَسْنَانِ، دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ، كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ، فِي صَفَاءِ

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا: وہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بڑا تفصیلی بیان کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ وہ کچھ میرے سامنے بیان کریں تاکہ میں اسے یاد رکھوں تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ بڑی شان کے مالک تھے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہے۔ آپ میانہ قد سے کچھ ذرا قد تھے اور دراز قد سے کچھ کم تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال مبارک کچھ خمدار تھے اگر آپ کے سر کی مانگ خود بخود ظاہر ہو جاتی تو آپ اسے یوں ہی رہنے دیتے تھے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ جب آپ اپنے بالوں کو بڑھایا کرتے تھے تو وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ کی رنگت چمکدار تھی اور پیشانی کشادہ تھی۔ ابرو مبارک خمدار باریک گھنے تھے اور ایک دوسرے سے جدا تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی بینی مبارک کچھ اونچی تھی لیکن بہت خوبصورت اور روشن تھی جو شخص آپ کو بغور نہ دیکھتا وہ یہی خیال کرتا کہ آپ کی بینی بلند

الْفِضَّةِ ، مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ ، بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ ، سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ ، عَرِيضُ الصَّدْرِ ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ، ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ ، أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ ، مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعَرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ ، عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ ، أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ ، وَالْمَنْكِبَيْنِ ، وَأَعَالِي الصَّدْرِ ، طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ ، رَحْبُ الرَّاحَةِ ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، سَائِلُ الأَطْرَافِ أَوْ قَالَ : شَائِلُ الأَطْرَافِ خُمْصَانُ الأَخْمَصَيْنِ ، مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ ، يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ ، إِذَا زَالَ ، زَالَ قَلِعًا ، يَخْطُو تَكَفِّيًا ، وَيَمْشِي هَوْنًا ، ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ ، إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا ، خَافِضُ الطَّرْفِ ، نَظَرُهُ إِلَى الأَرْضِ ، أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلاحَظَةُ ، يَسُوقُ أَصْحَابَهُ ، وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلامِ

ہے۔ آپ کی ریش مبارک تھی اور رخسار نرم اور ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا اور دندان مبارک کے درمیان ہاکا سا خلا تھا۔ آپ کے مبارک سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن صراحی دار مورت کی مانند وہ چاندی کی طرح چمکدار تھی۔ آپ کے اعضاء پُرگوشت لیکن کھنچے ہوئے تھے۔ آپ کا پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھے۔ آپ کا سینہ کشادہ اور دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں کے مالک تھے۔ آپ کا بدن کا ظاہر حصہ بھی روشن تھا۔ سینے کے اوپر والے حصے پر کچھ بال تھے۔ آپ کی کلائیاں لمبی، ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ ہتھیلی اور پاؤں پُرگوشت تھے۔ آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں اور مبارک پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ آپ کے قدم ہموار تھے جن کے نیچے سے پانی نہیں گزرتا تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو پاؤں پر زور دے کر اور جھک کر چلتے تھے۔ آپ کے پاؤں کشادہ ہوتے تھے (چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا) جیسے آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔ آپ نگاہ نیچے رکھتے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ دیکھا کرتے تھے۔ عام طور پر آپ آنکھ کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آگے چلایا کرتا تھے اور جو شخص آپ سے ملتا تھا اسے سلام میں پہل کرتے تھے۔

9. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ ، يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ضَلِيعَ الْفَمِ ، أَشْكَلَ الْعَيْنِ ، مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی کریم ﷺ کشادہ دہن، بڑی آنکھوں اور پتلی ایڑھیوں کے مالک تھے۔

قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ لِسِمَاكٍ : مَا ضَلِيعُ الْفَمِ ؟

شعبہ بیان کرتے ہیں، میں نے سماک سے پوچھا:

قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِ، قُلْتُ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ، قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ:

''ضلیع الفم'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کشادہ دہن، میں نے پوچھا، ''اشکل العین'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آنکھ کے ''شق'' کا لمبا ہونا، میں نے پوچھا، ''منھوس العقب'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پنڈلی پر گوشت کا کم ہونا۔

10. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَشْعَثَ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ، فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو چودھویں رات میں دیکھا جبکہ آپ نے سرخ حلہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا۔ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

11. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ: أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ پرنور تلوار کی طرح (چمکتا) تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ وہ چاند کی طرح تھا۔

12. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ، رَجِلَ الشَّعْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سفید رنگت کے مالک تھے یوں جیسے ڈھالی ہوئی چاندی آپ کے مبارک بال سیدھے تھے۔

13. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ، فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا حضرت موسیٰ کی صورت ایسی تھی جیسے وہ شنوءہ قبیلے سے ہوں۔ پھر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا۔ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں ان سے سب سے زیادہ مشابہہ عقبہ بن مسعود ہیں پھر میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں ان سے، سب سے

وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ ، يَعْنِي نَفْسَهُ ، وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ

زیادہ مشابہت تمہارے آقا رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کی اپنی معزز ذات مبارک تھی۔ میں نے جبرائیل کو دیکھا میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں ان سے سب سے زیادہ مشابہہ "دحیہ" ہیں۔

14. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ ، قَالَا : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ ، يَقُولُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِي ، قُلْتُ : صِفْهُ لِي ، قَالَ : كَانَ أَبْيَضَ ، مَلِيحًا ، مُقَصَّدًا

حضرت سعید جریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوطفیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور میرے علاوہ اب کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جس نے آپ کی زیارت کی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے عرض کی: آپ ان کا حلیہ مبارک میرے سامنے بیان کریں انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ملیح رنگت اور میانہ قد کے مالک تھے۔

15. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ أَخِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ کے سامنے والے دانتوں میں سے نور نکل رہا ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

مہر نبوت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

16. حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ، يَقُولُ : ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ، وَتَوَضَّأَ ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

حضرت جعد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میری خالہ مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست اقدس پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کی پشت کی جانب آ کر کھڑا ہوا تو میں

نے ''مہر نبوت'' کو دیکھا جو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان تھی وہ ''زرحجلہ'' کی طرح تھی۔

17. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، غُدَّةً حَمْرَاءَ، مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مُہر نبوت دیکھی ہے۔ یہ سرخ رنگ کا غدود تھا جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

18. حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ رُمَيْثَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ، يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ: اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ اپنی نانی (یا دادی) حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (اس وقت) اگر میں چاہتی تو آپ کی مہر نبوت کو بوسہ دے سکتی تھی جو آپ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان میں تھی۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق، جس دن ان کا انتقال ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اس کی وجہ سے پروردگار کا عرش جھوم گیا ہے۔

19. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ، إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا کرتے تھے، اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث روایت کی ہے۔ جس میں وہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔

20. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : يَا أَبَا زَيْدٍ، ادْنُ مِنِّي فَامْسَحْ ظَهْرِي، فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ، فَوَقَعَتْ أَصَابِعِي

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوزید! میرے نزدیک ہوجاؤ! میری پشت پر ہاتھ پھیرو! میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت سے مس ہوئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: وہ کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: کچھ بال تھے جو اکٹھے موجود

عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ : وَمَا الْخَاتَمُ ؛ قَالَ : شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

21 حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي . قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ . قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ . يَقُولُ : جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ . فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم . فَقَالَ : يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا ؛ فَقَالَ : صَدَقَةٌ عَلَيْكَ . وَعَلَى أَصْحَابِكَ . فَقَالَ : ارْفَعْهَا ، فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . قَالَ : فَرَفَعَهَا . فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ . فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم . فَقَالَ : مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ ؛ فَقَالَ : هَدِيَّةٌ لَكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِأَصْحَابِهِ : ابْسُطُوا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم . فَآمَنَ بِهِ ، وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلَى أَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخْلًا . فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيهِ ، حَتَّى تُطْعِمَ . فَغَرَسَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً . غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا ، وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : مَا شَأْنُ هَذِهِ النَّخْلَةِ ؛ فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ . أَنَا غَرَسْتُهَا . فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب وہ مدینہ منورہ آئے تھے، وہ ایک دستر خوان لے کر آئے جس پر کھجوریں موجود تھیں۔ انہوں نے اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھا۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کے لیے اور آپ کے ساتھیوں کے لیے صدقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اٹھالو کیونکہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اسے اٹھالیا پھر دوسرے دن اسی طرح لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہاتھ آگے بڑھالو۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کی پشت پر موجود مہر نبوت کو دیکھ لیا تو آپ پر ایمان لے آئے۔ وہ یہودیوں کے عالم تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اتنے، اتنے درہم کے عوض میں خرید لیا۔ اس شرط پر کہ آپ ان کے لیے کھجوروں کے درخت لگائیں گے اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں کام کرتے رہیں گے اور اس کی پیداوار انہیں دے گے۔ نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کے درخت لگائے صرف ایک درخت ایسا تھا جو آپ نے نہیں لگایا اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا تھا تو تمام درختوں پر اسی سال پھل لگ گئے لیکن ایک درخت پر پھل نہیں لگے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: اس کھجور کے درخت کو کیا ہوا

22. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَضَّاحِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَوَقِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ، فَقَالَ: كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

23. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَهُوَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَدُرْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ، فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ، فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ، مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيلَانٌ، كَأَنَّهَا ثَآلِيلُ، فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ، فَقُلْتُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكُمْ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد19).

ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اسے میں نے لگایا تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے اکھاڑ دیا اور اس کی جگہ دوسرا درخت لگایا تو اسی سال اس پر پھل لگ گئے۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی مہر کے متعلق دریافت کیا: یعنی مہر نبوت کے متعلق، تو انہوں نے بتایا: وہ آپ کی پشت مبارک پر موجود تھی اور کچھ ابھرا ہوا گوشت تھا۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ میں اس طرح آپ کے پیچھے کی طرف سے گھوم کر آیا کہ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ میں کیا چاہتا ہوں؟ آپ نے اپنی پشت مبارک سے چادر کو ہٹایا تو میں نے آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں پر مہر نبوت کی جگہ دیکھ لی۔ وہ ایک مٹھی کی طرح تھی جس کے آس پاس تل تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پستان کا سرا ہیں پھر میں واپس آیا اور آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہوگیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت عطا فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور تمہیں بھی! حاضرین نے کہا: نبی کریم ﷺ نے تمہارے لیے دعائے مغفرت فرمائی ہے تو انہوں نے کہا: ہاں۔ اور تم لوگوں کے لیے بھی کی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو''۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

24. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

ہیں، نبی کریم ﷺ کے مبارک بال نصف کانوں تک تھے۔

25 حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، وَكَانَ لَهُ شَعَرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ ، وَدُونَ الْوَفْرَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے مبارک بال شانوں سے کچھ اوپر تھے اور کانوں سے کچھ نیچے تھے

26 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرْبُوعًا ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ، وَكَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ میانہ قد کے مالک تھے آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے مبارک بال کانوں کی لو تک آیا کرتے تھے۔

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : كَيْفَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ ، وَلَا بِالسَّبْطِ ، كَانَ يَبْلُغُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے مبارک بال کیسے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بہت زیادہ گنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کے مبارک بال کانوں کی لو تک آتے تھے۔

28 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ قَدْمَةً ، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ

سیّدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ مکہ میں ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت آپ ﷺ نے چار چوٹیاں بنائی ہوئی تھیں۔

29 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ شَعَرَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، كَانَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے مبارک بال نصف کانوں تک آیا کرتے تھے۔

30 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نُ للّعَبْدِ اَهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُسْدِلُ شَعَرَهُ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بو كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ . وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأْسَهُ

نبی کریم ﷺ پہلے اپنے مبارک بال پیچھے کی جانب لے [...] کرتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے جس بارے میں نبی کریم ﷺ کو باقاعدہ کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل کتاب کا ساتھ دیا کرتے تھے اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بھی مانگ نکالنا شروع کر دی۔

31 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے چار مینڈھیاں بنائی ہوئی تھیں۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے کنگھی کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

32- حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري ، حدثنا مَعْن بن عيسى ، حدثنا مالك بن أنس ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا حَائِضٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

33 حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ هُوَ الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ اکثر اپنے مبارک بالوں میں تیل لگا کر رکھتے تھے اور اپنی ریش مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے۔ آپ سر مبارک پر اکثر رومال باندھ کر رکھتے تھے جو ایسے لگتا جیسے تیل کا ہے۔

34 حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کو دائیں جانب سے وضو کی ابتداء کرنا پسند تھا۔

عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ

جب آپ وضو فرماتے تھے اور کنگھی کرنے میں جب آپ کنگھی کرتے تھے اور جوتا پہننے میں جب آپ جوتا پہنتے تھے۔

35. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ التَّرَجُّلِ، إِلَّا غِبًّا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ وقفے سے۔

36. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا

حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک صحابی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقفے سے کنگھی کیا کرتے تھے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي شَيْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے متعلق جو کچھ مروی ہے

37. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ، إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صُدْغَيْهِ وَلَكِنْ أَبُو بَكْرٍ، خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کا موقعہ ہی نہیں آیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک کنپٹیوں پر چند بال ہی سفید تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہندی لگاتے تھے اور وسمہ استعمال کیا کرتے تھے۔

38. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَلِحْيَتِهِ، إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے شمار کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور ریش مبارک میں چودہ بال سفید تھے۔

39. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان

قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ. وَإِذَا لَمْ يَدْهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ

کرتے ہوئے سنا ہے، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تھے تو کوئی سفید بال دکھائی نہ دیتا تھا لیکن جب آپ تیل نہیں لگاتے تھے تو چند سفید بال نظر آتے تھے۔

40. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ: إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال تقریباً بیس تھے۔

41. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ شِبْتَ، قَالَ: شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بوڑھے ہو رہے ہیں (آپ کے چند بال سفید ہوگئے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ ھود، سورہ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورہ عم یتساءلون اور سورۂ تکویر نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

42. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ، قَالَ: قَدْ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ (یعنی آپ کے چند بال سفید ہوگئے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

43. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ، تَيْمِ الرَّبَابِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، وَمَعِي ابْنٌ لِي، قَالَ: فَأُرِيتُهُ، فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ: هَذَا نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَلَهُ شَعَرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ، وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ

حضرت ابورمثہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو تیم رباب قبیلے سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا۔ کہ میں آپ کی زیارت کروں گا۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا: یہ اللہ کے نبی ہوں گے اس وقت آپ نے دو سبز کپڑے اوڑھ رکھے تھے اور آپ کے مبارک بال تھے جن پر بڑھاپے کا اثر ظاہر تھا۔ یہ سرخ رنگ کی شکل میں تھا۔

44. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ. قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ. قَالَ : قِيلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : أَكَانَ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شَيْبٌ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. شَيْبٌ إِلا شَعَرَاتٌ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ. إِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں صرف چند سفید بال تھے جو مانگ نکالنے کی جگہ پر تھے۔ جب آپ تیل لگایا کرتے تھے تو تیل ان کو چھپا دیا کرتا تھا۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

45. حدثني أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنِ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو رِمْثَةَ. قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَعَ ابْنٍ لِي. فَقَالَ: ابْنُكَ هَذَا ؟ . قَالَ أَبُو عِيسَى : هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ . وَأَفْسَرُ لأَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةَ فَقُلْتُ : نَعَمْ . أَشْهَدُ بِهِ. قَالَ : لا يَجْنِي عَلَيْكَ، وَلا تَجْنِي عَلَيْهِ. قَالَ : وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ وَأَبُو رِمْثَةَ اسْمُهُ: رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيِّ التَّيْمِيُّ

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے بیٹے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میں گواہی دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی تم سے پرسش نہیں ہوگی اور تمھاری اس سے پرسش نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے سرخ بال دیکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس کے متعلق مروی روایات میں سب سے عمدہ روایت ہے جو زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ مستند روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بال مبارک سفید ہوئے ہی نہیں تھے۔ حضرت ابو رمثہ کا نام رفاعہ بن یثربی تیمی ہے۔

46. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ. قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ. قَالَ: سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ : هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى : وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ. فَقَالَ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوعوانہ نے اسی روایت کو عثمان بن عبداللہ بن موہب سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

47. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ. قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ زُرَارَةَ. عَنْ أَبِي جَنَابٍ. عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ.

حضرت جہزمہ رضی اللہ عنہا جو حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی

عَنِ الْجَهْدَمَةِ، امْرَأَةِ بِشْرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ، قَالَتْ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ، وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ أَوْ قَالَ: رَدْعٌ شَكَّ فِي هَذَا الشَّيْخُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ آپ اپنے سر مبارک سے پانی جھاڑ رہے تھے۔ آپ نے غسل کیا ہوا تھا اور آپ کے سر میں کچھ اثر تھا یا مہندی کا اثر تھا۔ یہ شک اس شیخ کو ہے (یعنی راوی کے استاد کو ہے)

48. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ شَعَرَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَخْضُوبًا قال حماد واخبرنا عبد الله بن محمد بن عقيل رايت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند انس بن مالك مخضوبا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں پر خضاب لگا ہوا دیکھا ہے۔ حماد بیان کرتے ہیں، حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال دیکھے ہیں جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي كُحْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ لگانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

49. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: اكْتَحِلُوا بِالإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلاثَةً فِي هَذِهِ، وَثَلاثَةً فِي هَذِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سرمہ لگایا کرتے تھے۔ تین دفعہ اِس آنکھ میں اور تین دفعہ اُس آنکھ میں۔

50. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالإِثْمِدِ، ثَلاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ، وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین دفعہ سیاہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یزید ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ رات کے وقت ہر آنکھ میں تین دفعہ سونے سے پہلے سرمہ لگایا کرتے تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم . كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ

51. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ , عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ, فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ, وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ سوتے وقت سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

52. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ, يَجْلُو الْبَصَرَ, وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

53. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ, قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ, عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ, عَنْ سَالِمٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ, فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ, وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بالوں کو اُگاتا ہے۔

8. بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس مبارک کے متعلق جو کچھ مروی ہے

54. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ, قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى, وَأَبُو تُمَيْلَةَ, وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ, عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ, عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ, قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمِيصُ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

55. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى, عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ, عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ, قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ

ایک اور سند سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمِيصُ

56. حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ جو لباس زیب تن فرماتے تھے اس میں آپ کو سب سے زیادہ پسند قمیص تھی۔

قَالَ: هَكَذَا، قَالَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي تُمَيْلَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ زِيَادِ بْنِ أَيُّوبَ، وَأَبُو تُمَيْلَةَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: عَنْ أُمِّهِ، وَهُوَ أَصَحُّ

امام ترمذی فرماتے ہیں یہی روایت بعض دیگر اسناد سے مروی ہے۔ ابوتمیلہ نامی راوی نے اپنی والدہ سے جو روایت روایت کی ہے وہ مستند ہے۔

57. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الرُّسْغِ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کی قمیص مبارک کی آستین کلائی مبارک تک ہوتی تھی۔

58. حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُشَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ، وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ، أَوْ قَالَ: زِرُّ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ: فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے تھے میں ''مزینہ'' قبیلے کے چند لوگوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ہم آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلیں تو آپ کی قمیص مبارک کھلی ہوئی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کی قمیص مبارک کا بٹن کھولا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی قمیص مبارک کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو چھوا۔

59. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ

مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ وَهُوَ يَتَّكِئُ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ، قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ. فَصَلَّى بِهِمْ

نے یمنی منقش چادر پہنی ہوئی تھی۔ اسے مبارک شانوں پہ اوڑھا ہوا تھا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

وَقَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: سَأَلَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، أَوَّلَ مَا جَلَسَ إِلَيَّ. فَقُلْتُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. فَقَالَ: لَوْ كَانَ مِنْ كِتَابِكَ. فَقُمْتُ لأُخْرِجَ كِتَابِي فَقَبَضَ عَلَى ثَوْبِي ثُمَّ، قَالَ: أَمْلِهِ عَلَيَّ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لا أَلْقَاكَ. قَالَ: فَأَمْلَيْتُهُ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَخْرَجْتُ كِتَابِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ

عبد بن حمید، محمد بن فضل کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، یحییٰ بن معین نے مجھ سے اس روایت کے متعلق دریافت کیا، جب وہ پہلی دفعہ میرے پاس بیٹھے تھے، تو میں نے جواب دیا: حماد بن سلمہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ بولے: اگر یہ تمہارا لکھا ہوا ہے؟ میں اپنا مسودہ نکالنے کے لیے اٹھا تو انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور بولے: یہ مجھے املاء کروا دو۔ کیونکہ مجھے یہ خدشہ ہے کہ میری تم سے دوبارہ ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ میں نے انہیں املاء کروائی۔ پھر اپنا مسودہ نکالے اور انہیں (حدیث) پڑھ کر سنائی۔

60. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا استعمال فرماتے تھے تو اس کا نام لیتے تھے، عمامہ، قمیص پھر یہ دعا کرتے تھے: "اے اللہ حمد تیرے لیے ہے جیسا کہ تو نے یہ مجھے پہننے کے لیے دیا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

62. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس، جو آپ زیب تن فرماتے تھے، یمنی چادر تھی۔

63. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

حضرت عون بن ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس وقت سرخ حلہ زیب تن فرما رکھا تھا۔ آپ کی مبارک پنڈلیوں کی چمک کا منظر آج بھی میری نظروں میں

بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهَا حِبَرَةً

ہے۔سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ دھاری دار یمنی چادر تھی۔

64. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ ، مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سرخ حلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ آپ کے مبارک بال شانوں کے قریب پہنچتے تھے۔

65. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز چادریں اُوڑھی ہوئی تھیں۔

66. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ ، عَنْ جَدَّتَيْهِ دُحَيْبَةَ ، وَعُلَيْبَةَ ، عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ ، كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ ، وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پرانی چادریں مبارکہ اُوڑھی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں زعفران سے رنگی ہوئی تھیں اور ان کا رنگ ہلکا ہوگیا تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل قصہ مروی ہے۔

67. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ ، لِيَلْبِسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ، فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سفید لباس پہنا کرو۔ تمہارے زندہ لوگ اسے پہنیں اور اسی میں تم اپنے مُردوں کو کفن دو۔ یہ تمہارا بہترین لباس ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ صاف اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سیاہ رنگ کا مبارک کمبل اُوڑھا ہوا تھا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا جس کی آستین تنگ تھی۔

9-بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک انداز زندگی کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حدثنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا حماد بن زيد، عن أيوب، عن محمد بن سيرين قال: كنا عند أبي هريرة، وعليه ثوبان ممشقان من كتان فتمخط في أحدهما، فقال: »بخ بخ يتمخط أبو هريرة في الكتان، لقد رأيتني وإني لأخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وحجرة عائشة مغشيا علي فيجيء الجائي فيضع رجله على عنقي يرى أن بي جنونا، وما بي جنون، وما هو إلا الجوع.

محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے۔ انہوں نے ''کتان'' کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔ ان میں سے ایک کپڑے سے انہوں نے اپنی ناک صاف کی اور پھر بولے واہ، واہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کتان سے ناک صاف کررہا ہے۔ مجھے اپنے متعلق خوب یاد ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے درمیان گرا ہوا تھا اور مجھ پر غشی طاری تھی۔ کوئی شخص آیا اور اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے میں پاگل ہو چکا ہوں حالانکہ میں پاگل نہیں تھا اور صرف بھوک کے سبب ایسا تھا۔

حدثنا قتيبة قال: حدثنا جعفر بن سليمان الضبعي، عن مالك بن دينار قال: ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز قط ولا لحم، إلا على ضفف. قال مالك: سألت رجلا من أهل البادية: ما الضفف؟ قال: أن يتناول مع الناس.

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی سیر ہوکر روٹی نہیں کھائی اور نہ ہی گوشت تناول فرمایا البتہ لوگوں کے ساتھ مل کر تناول کرتے تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک اعرابی سے پوچھا لفظ ''ضفف'' کا کیا مطلب ہے؟ اس نے جواب دیا: لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا۔

10-بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی

لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، خُفَّيْنِ، أَسْوَدَيْنِ، سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

کریم ﷺ کی خدمت میں نجاشی نے دو سیاہ اور سادے موزے بطور تحفہ بھیجے۔ آپ نے انہیں پہن لیا پھر آپ نے وضو فرمایا اور ان دونوں پر مسح فرمایا۔

74. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَهْدَى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خُفَّيْنِ، فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ: عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا قال ابو عيسى هذا هو ابو اسحق الشيباني واسمه سليمان.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ دو موزے بھیجے۔ آپ نے انہیں پہن لیا۔ اسرائیل بیان کرتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت روایت کی ہے کہ ایک جبہ بھی بھیجا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو استعمال فرمایا حتیٰ کہ ان دونوں کو کافی عرصہ ہوگیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ وہ جس سے بنائے گئے ہیں (اسے شرعی طور پر) ذبح کیا گیا تھا یا نہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ راوی ابو اسحاق شیبانی ہیں اور ان کا نام سلیمان ہے۔

11. بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کے متعلق جو کچھ مروی ہے

75. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: لَهُمَا قِبَالَانِ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

76. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قِبَالَانِ، مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک میں دو تسمے لگے ہوئے تھے جو دوہرے تھے۔

77. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالوں کے بغیر دو جوتے نکال کر دکھائے۔ راوی کہتے ہیں بعد میں حضرت

جَرْدَاوَيْنِ، لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ: فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی۔ یہ دونوں جوتے نبی کریم ﷺ کے نعلین پاک تھے۔

78. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ: رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا

عبید بن جریج بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے: آپ ایسے جوتے پہنا کرتے تھے جس میں بال نہیں لگے ہوتے تھے اور آپ ان میں وضو بھی فرما لیا کرتے تھے۔ اس لیے میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔

79. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قِبَالَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

80. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے: آپ نے سلے ہوئے نعلین مبارک پہن کر نماز ادا فرمائی۔

81. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لاَ يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے! یا دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔

83. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَأْكُلَ، يَعْنِي الرَّجُلَ، بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا صرف ایک جوتا پہن کر چلے۔

84. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حوحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ، وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے داہنی جانب سے پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں جانب سے اتارے۔ پہنتے ہوئے دایاں حصہ پہلے ہونا چاہیے اور اتارتے ہوئے دایاں حصہ بعد میں ہونا چاہیے۔

85. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْعَثُ هُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُورِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو فرمانے میں جہاں تک ہوسکتا تھا دائیں جانب سے ابتداء کرنا پسند کرتے تھے۔

86. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قِبَالاَنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رضي الله عنه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوتوں کے دو تسمے ہوا کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے ایک تسمہ لگانا شروع کیا۔

12. بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے متعلق جو کچھ مروی ہے

87. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ حبشہ کے پتھر کا تھا۔

88. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس سے مہر لگایا کرتے تھے آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے

وَلا يَلْبَسُهُ قال ابو عيسٰى ابو بشر اسمه جعفر بن ابي وحشيه۔

ہیں: ابوالبشر کا نام جعفر بن ابووحشیہ ہے۔

89. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، مِنْ فِضَّةٍ، فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی مبارک انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی سے بنا ہوا تھا۔

90. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لا يَقْبَلُونَ إِلا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ نے عجمی حکمرانوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ عجمی (حکمران) صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں، جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی کریم ﷺ نے مہر بنوائی۔ آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

91. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللهُ سَطْرٌ

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ محمد ایک سطر میں تھا لفظ رسول دوسری سطر میں تھا۔ لفظ اللہ تیسری سطر میں تھا۔

92. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ، وَنُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کسریٰ وقیصر اور نجاشی کو خط تحریر فرمایا آپ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ اس خط کو قبول کرتے ہیں، جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی کریم ﷺ نے مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور آپ نے اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کروایا تھا۔

93. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی مبارک اتار دیا کرتے تھے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ

94 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، وَيَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ وہ ''اریس'' نامی کنویں میں گر گئی۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا۔

13 بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

95 . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، نَحْوَهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

97 . حدثنا أحمد بن منيع، حدثنا يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، قال رأيت ابن أبي رافع يتختم في يمينه وقال عبد الله بن جعفر: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے ہیں۔ میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے وہ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے داہنے دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

98. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

99. حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

100. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ، وَلا إِخَالُهُ إِلا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

حضرت ابوصلت بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

101. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی مبارک کی طرف رکھا۔ آپ نے اس میں لفظ، رسول، اللہ نقش کروایا۔ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اس کی طرح نقش کروائے یہ وہی انگوٹھی ہے جو معیقیب "اریس" کے کنوئیں میں گر گئی تھی۔

102. حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد، حَدَّثَنَا حاتم بن إسماعيل، عن جَعْفَرٍ بن محمد، عن أبيه، قَالَ: كان الحسن والحسين يتختمان في يسارهما

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی امام جعفر صادق) اپنے والد (امام باقر) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں حضرات اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

103. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الطَّبَّاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ صلى الله عليه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

قال ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا الوجه وروى بعض اصحاب قتادة عن قتادة عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النبى صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا.

امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے۔ اور ان ایک سند سے مروی ہے۔ قتادہ نے یہ روایت کی ہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

104. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ. فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ صلى الله عليه وسلم، وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے بائیں دستِ مبارک میں پہننا شروع کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

14. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تلوار کے متعلق جو کچھ مروی ہے

105. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِضَّةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

106. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِضَّةٍ

سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

107. حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

ھود، یہ حضرت عبداللہ بن سعید کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے جو تلوار اٹھائی ہوئی تھی اس پر سونا اور چاندی لگے ہوئے تھے۔ طالب نامی

وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ، وَفِضَّةٌ. قَالَ طَالِبٌ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ. فَقَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے چاندی کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: اس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

108. حَدَّثَنَا محمد بن شجاع البغدادي، حَدَّثَنَا أبو عبيدة الحداد، عن عثمان بن سعد، عن ابن سيرين قال: صنعت سيفي على سيف سمرة بن جندب: وزعم سمرة أنه صنع سَيْفِه على سيف رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وكان حنيفيا

ابن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کی طرح بنوائی تھی اور حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کی طرح بنوائی تھی اور وہ بنوحنیف جیسی تھی۔

109. حدثنا عقبة بن مكرم البصري، قال: حدثنا محمد بن بكر، عن عثمان بن سعد، بهذا الإسناد، نحوه.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

15. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک "زرہ" کے متعلق جو کچھ مروی ہے

110. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، وَصَعِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن چڑھ نہیں سکے۔ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چڑھ گئے جب آپ چٹان پر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (جنت) واجب کرلی ہے۔

111. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھی۔

16. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

112. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ. فَقِيلَ لَهُ: هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

113. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

نبی کریم ﷺ کے ''خود'' کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے ''خود'' پہنا ہوا تھا آپ سے عرض کی گئی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

انہی سے یہ روایت بھی مروی ہے، نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک پہ ''خود'' تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کی، ابن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں، مجھے یہ خبر ملی ہے: نبی کریم ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

17. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ عِمَامَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

114. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ (ح) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

نبی کریم ﷺ کے عمامے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

115. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ

حضرت جعفر بن عمرو بن عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا ہے۔

سَوْدَاءُ

116. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

انہی سے یہ بھی مروی ہے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس وقت آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

117. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، إِذَا اعْتَمَّ، سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَفْعَلُ ذَلِكَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تھے تو اس عمامہ کا شملہ دونوں مبارک شانوں کے درمیان رکھا کرتے تھے۔ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے قاسم بن محمد اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

118. حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اس وقت آپ نے (سر مبارک پر) سیاہ پٹی لپیٹی ہوئی تھی۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے مبارک تہبند کے متعلق جو کچھ مروی ہے

119. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ، كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فِي هَذَيْنِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکالی اور ایک موٹا تہبند نکالا اور بتایا: نبی کریم ﷺ کی روح مبارک ان دو مبارک کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

120. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

: سَمِعْتُ عَمَّتِي ، تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ ، إِذَا إِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُولُ : ارْفَعْ إِزَارَكَ ، فَإِنَّهُ أَتْقَى وَأَبْقَى فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ ، قَالَ : أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ ؟ فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ

انہوں نے اپنے چچا سے یہ روایت کی ہے، ایک دفعہ میں مدینہ منورہ میں جا رہا تھا میرے پیچھے سے کسی نے کہا: اپنا تہبند اوپر کرلو کیونکہ یہ پرہیزگاری کے لیے زیادہ بہتر ہے اور (کپڑا بھی) زیادہ دیر تک (باقی رہتا ہے) میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ایک عام سی چادر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے؟ (راوی کہتے ہیں) میں نے جائزہ لیا تو آپ کا تہبند مبارک نصف پنڈلیوں تک تھا۔

121 . حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، يَأْتَزِرُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ، وَقَالَ : هَكَذَا كَانَتْ إِزْرَةُ صَاحِبِي ، يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف پنڈلی تک تہبند باندھا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میرے آقا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔

122 . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلا حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی پر رکھ کر فرمایا: یہ تہبند باندھنے کی جگہ ہے اور اگر تم نہیں کرتے تو اس سے نیچے کرلو اور اگر نہیں کرتے تو پھر ٹخنوں پر تہبند رکھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

19 بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

123 . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَلا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنَّمَا الأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ کے چہرہ مبارک میں سورج چلتا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ تیز رفتار اور کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ کے لیے لپیٹ لی جاتی تھی۔ ہم دشواری (آپ کے ساتھ) چلا کرتے تھے اور آپ بغیر کسی تکلف کے

لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

چلتے تھے۔

124۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: كَانَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرنا شروع کیے تو اس میں یہ بات بتائی کہ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی جانب اتر رہے ہوں۔

125۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا مَشَى، تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلا کرتے تھے تو آگے کی جانب جھک کر چلتے تھے جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک رومال کے متعلق جو کچھ مروی ہے

127۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ جَدَّتَيْهِ، عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ، أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں دیکھا آپ اس وقت دوزانوں تشریف فرما تھے۔ راوی بیان کرتی ہیں، جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا عاجزانہ طور پر تشریف فرما دیکھا تو میں خوف سے لرز اٹھی۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

128۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مُسْتَلْقِيًا فِي

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے اپنا ایک پاؤں مبارک دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

129. حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، احْتَبَى بِيَدَيْهِ

حضرت ربیح بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر باندھ لیتے تھے۔

22. بَابُ مَا جَاءَ فِي تَكَأَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے ٹیک لگانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

130. حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے بائیں جانب ایک تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

131. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَ مُتَّكِئًا، قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَوْ قَوْلُ الزُّورِ، قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوگئے، پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: اور جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی بات کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ متواتر اس بات کو دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ سوچا کہ کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

132. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَمَّا أَنَا فَلَا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

133 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : لا آكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

134 حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ ، قَالَ أَبُو عِيسَى : لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ عَلَى يَسَارِهِ ، وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ ، نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيعٍ ، وَلا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى فِيهِ عَلَى يَسَارِهِ ، إِلا مَا رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں: وکیع نے ''بائیں طرف'' روایت نہیں کیا۔ دیگر کئی راویوں نے اسرائیل کے حوالے سے وکیع کی طرح الفاظ نقل کیے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق صرف اسحاق بن منصور نے اسرائیل کے حوالے سے ''بائیں طرف'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

23 بَابُ مَا جَاءَ فِي اِتِّكَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے ٹیک لگانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

135 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ شَاكِيًا ، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ ، قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بیمار ہوگئے آپ حضرات اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹیک لگا کر تشریف لائے آپ نے اس وقت یمنی چادر پہنی ہوئی تھی جسے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

136 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَّافُ الْحَلَبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ، وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا فَضْلُ قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : اشْدُدْ بِهَذِهِ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ کی اس بیماری کے دوران داخل ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ اس وقت آپ نے سر پر زرد رنگ کی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا: اے فضل! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: اس پٹی کو میرے سر پر اچھی طرح باندھ دو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے آپ نے

الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

اپنے دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھے پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسجد میں تشریف لے آئے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ مروی ہے۔

24. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے کھانے کے انداز کے متعلق جو کچھ مروی ہے

137. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ اپنی تینوں مبارک انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن بشار کے علاوہ دیگر راویوں نے ''اصابعہ الثلاث'' کی ترکیب روایت کی ہے۔

138. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب کوئی چیز تناول فرماتے تھے تو اپنی تینوں مبارک انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

139. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ يَعْنِي الْحَضْرَمِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

141. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ تین انگلیوں کے ذریعے کھایا کرتے تھے اور پھر انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ

142. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ انہیں کھا رہے تھے اور آپ بھوک کی وجہ سے سمٹ کر (اکڑوں) بیٹھے ہوئے تھے۔

25. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کے متعلق جو کچھ مروی ہے

143. حدثني مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ ، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک ''جو'' کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

144. حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يَقُولُ : مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خُبْزُ الشَّعِيرِ

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لیے کبھی بھی ''جو'' کی روٹی زائد نہیں ہوئی۔

145. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ ، لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند راتیں لگاتار اس طرح بھی گزار دیا کرتے تھے کہ آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے ہوتے تھے۔ آپ نے رات کا کھانا نہیں کھایا ہوتا تھا۔ آپ کے گھر والوں کی روٹی اکثر ''جو'' کی ہوتی تھی۔

146. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے، ان سے معلوم کیا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھنا ہوا آٹا کھایا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ؟ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَى، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ؟ قَالَ: كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ، ثُمَّ نَعْجِنُهُ

کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگئے۔ ان سے معلوم کیا گیا، کیا نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں آپ کے پاس چھَنّی نہیں ہوا کرتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھَنّی نہیں ہوتی تھی؟ ان سے پوچھا گیا تو پھر آپ لوگ اس ''جو'' کا کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارا کرتے تھے جو اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا اور جو باقی بچتا تھا ہم اسے گوندھ لیا کرتے تھے۔

147 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللهِ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: يُونُسُ هَذَا الَّذِي رَوَى عَنْ قَتَادَةَ هُوَ يُونُسُ الْإِسْكَافُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی ''چوکی'' (میز) پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور کبھی چھوٹی پیالی میں نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چپاتی کھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے قتادہ سے پوچھا: وہ لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: عام دسترخوان پر۔

148 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ: مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ: قُلْتُ لِمَ؟ قَالَتْ: أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الدُّنْيَا، وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ

مسروق بیان کرتے ہیں، میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا۔ انہوں نے بیان کیا جب بھی میں سیر ہوکر کھانا کھاتی ہوں تو ہمیشہ رو پڑتی ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے وہ حالت یاد آجاتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے۔ اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی ایک دن میں دو دفعہ سیر ہوکر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

149 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی سیر ہوکر لگاتار دو دن تک ''جو'' کی روٹی نہیں کھائی۔ حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

150. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى خِوَانٍ، وَلا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''چوکی'' (میز) پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی چپاتی کوئی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

26-بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِدَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کے متعلق جو کچھ مروی ہے

151. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فِي حَدِيثِهِ: نِعْمَ الإِدَامُ أَوِ الأُدْمُ الْخَلُّ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی حدیث میں یہ بات روایت کرتے ہیں، سالنوں میں بہترین (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بہترین سالن سرکہ ہے۔

152. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بَطْنَهُ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، کیا تم لوگ اب جو چاہتے ہو وہ کھا پی نہیں لیتے؟ میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس عام کھجوریں بھی اتنی نہیں ہوتی تھیں کہ پیٹ بھر دیں۔

153. حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: نِعْمَ الإِدَامُ الأُدْمُ: الْخَلُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

154. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود

الْجَرْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَحَلَفْتُ أَنْ لا آكُلَهَا قَالَ: ادْنُ. فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم. يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

تھے۔ مرغی کا گوشت آیا حاضرین میں سے ایک آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اس جانور کو ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جو گندی ہوتی ہے۔ تو میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آگے آجاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

155. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَحْمَ حُبَارَى

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بٹیر کا گوشت کھایا۔

156. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى، قَالَ: فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْنُ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَكَلَ مِنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لا أَطْعَمَهُ أَبَدًا

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھے ان کا کھانا آگے رکھا گیا۔ ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو "بنوتیم" کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور وہ آزاد شدہ غلام لگ رہا تھا وہ آگے نہیں ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا آگے آجاؤ! کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے جو مجھے گندی لگتی ہے تو میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔

157. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، يُقَالُ: لَهُ عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي أَسِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: كُلُوا الزَّيْتَ، وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

158۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى : وكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ، فَرُبَّمَا أَسْنَدَهُ، وَرُبَّمَا أَرْسَلَهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے لگایا بھی کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: عبدالرزاق نامی راوی نے اس روایت میں اضطراب ظاہر کیا ہے کبھی وہ اسے "مسند" کے طور پر روایت کرتے ہیں اور کبھی "المرسل" کے طور پر روایت کرتے ہیں۔

159۔ حَدَّثَنَا السِّنْجِيُّ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ السِّنْجِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

160۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ ، فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "کدو" بہت پسند تھے۔ جب آپ کے لیے کھانا لایا جاتا یا آپ کو کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں کدو تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھا کرتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ اسے پسند فرماتے ہیں۔

161۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءً يُقَطَّعُ ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا

قال ابو عيسى وجابر هذا هو جابر بن طارق ويقال ابن ابى طارق وهو رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يعرف له الا هذا الحديث الواحد وابو خالد اسمه سعد۔

حکیم بن جابر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس "کدو" رکھے ہوئے ہیں جو آپ کاٹ رہے تھے میں نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم اس کے ذریعے اپنے سالن کو زیادہ کرلیں گے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں، جابر نامی یہ راوی جابر بن طارق ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن ابی طارق ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے صرف یہی ایک روایت مروی ہے۔ ابو خالد نامی راوی کا نام "سعد" ہے۔

162۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، أَنَّهُ

عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

ہے، ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے ساتھ میں بھی اس کھانے میں گیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے "جو" کی روٹی رکھی اور شوربا رکھا جس میں کدو تھے اور خشک گوشت تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف کدو تلاش کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس روز کے بعد میں بھی کدو کو پسند کرتا ہوں۔

163. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

164. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَمَا تَوَضَّأَ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے (بکری کی) بھنی ہوئی دستی پیش کی۔ آپ نے اسے تناول فرما لیا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے ازسرنو وضو نہیں فرمایا۔

165. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا ہے۔

166. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رات کسی کا مہمان بنا تو پہلو کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا، نبی کریم ﷺ نے چھری پکڑی آپ اسے کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ اسی اثناء میں

وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ، فَحَزَّ لِي بِهَا مِنْهُ. قَالَ: فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ. فَقَالَ: مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ؟ قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْ وَفَى. فَقَالَ لَهُ: أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری رکھ دی آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں مسواک رکھ کر اسے چھوٹی کر دیتا ہوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم مسواک رکھ کر اسے چھوٹی کر لو۔

167. حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا آپ کو یہ بہت پسند تھا تو آپ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔

168. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ، قَالَ: وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ، وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ سَمُّوهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ران کا گوشت پسند تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ران کے گوشت میں آپ کو زہر دیا گیا تھا یہ سمجھا جاتا تھا، یہودیوں نے اس میں زہر ملایا تھا۔

169. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قِدْرًا، وَقَدْ كَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ، فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ مَا دَعَوْتُ

حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہنڈیا پکائی۔ آپ کو ران کا گوشت پسند تھا میں نے ران کا گوشت آپ کے آگے کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو میں نے وہ بھی آپ کے آگے کر دی۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بکری میں کتنی رانیں ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم خاموش رہتے تو میری طرف ایک کے بعد ایک ران بڑھاتے رہتے جب تک میں کہتا رہتا۔

170. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی

: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ بَنِي عَبَّادٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلَكِنَّهُ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا، وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهَا، لِأَنَّهَا أَعْجَلُهَا نُضْجًا

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ران کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کبھی کبھار گوشت کھایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ وقفے کے ساتھ گوشت کھایا کرتے تھے۔ اس لیے آپ شوق سے اسے کھاتے تھے کیونکہ یہ گوشت جلدی تیار ہو جاتا تھا۔

171۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، مِنْ فَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

172۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سرکہ بہترین سالن ہے“۔

173۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ، وَخَلٌّ فَقَالَ: هَاتِي، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ الْخَلُّ

سیّدہ اُم ہانی بیان کرتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کی: صرف خشک روٹی ہے اور سرکہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہی لے آؤ وہ گھر والے سالن سے محروم نہیں ہوتے جس گھر میں سرکہ ہو۔

174۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ”ثرید“ کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

175۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو "ثرید" کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

176۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، تَوَضَّأَ مِنْ أَكْلِ ثَوْرِ أَقِطٍ ، ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھانے کے بعد وضوفرمایا، پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا اور پھر نماز ادا کی اور دوبارہ وضونہیں فرمایا۔

177۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِهِ ، وَهُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وَسَوِيقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کے بعد ولیمہ کیا جس میں کھجور اور ستو تھے۔

178۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فَائِدٌ ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ جَعْفَرٍ أَتَوْهَا فَقَالُوا لَهَا : اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ لا تَشْتَهِيهِ الْيَوْمَ ، قَالَ : بَلَى اصْنَعِيهِ لَنَا قَالَ : فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ مِنْ شَعِيرٍ فَطَحَنَتْهُ ، ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِي قِدْرٍ ، وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ ، وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ ، وَالتَّوَابِلَ ، فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَتْ : هَذَا مِمَّا كَانَ

عبید اللہ بن علی اپنی دادی سیّدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خاتون کے پاس آئے اور ان سے کہا، آپ ہمارے لیے وہی کھانا تیار کریں جو نبی کریم ﷺ کو پسند تھا اور آپ ﷺ اسے شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے ان خاتون نے کہا: اے میرے بیٹے! آپ اسے نہیں کھا سکیں گے۔ انہوں نے کہا: نہیں! آپ اسے تیار کریں۔ وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے کچھ "جو" لیے انہیں پیس لیا انہیں ہنڈیا میں ڈالا اس پر تھوڑا سا زیتون کا تیل ڈالا کچھ مرچ مصالحے ڈالے اور اسے (تیار کر کے) ان حضرات کے آگے رکھ دیا اور بولی: یہ وہ کھانا ہے جو نبی کریم ﷺ کو پسند تھا اور آپ شوق

يُعْجِبُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ

سے اسے کھایا کرتے تھے۔

179۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ، فِي مَنْزِلِنَا ، فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً ، فَقَالَ : كَأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے فرمایا: شاید ان لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ مروی ہے۔

180۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، أَنَّهُ سمعَ جَابِرًا (ح) قَالَ سُفْيَانُ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ ، فَأَكَلَ مِنْهُ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ ، وَصَلَّى صلى الله عليه وسلم ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَأَتَتْهُ بِعُلالَةٍ مِنْ عُلالَةِ الشَّاةِ ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری خاتون کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کے لیے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے تناول فرمالیا پھر وہ آپ کے پاس کھجوروں کا ایک تھال لائی۔ آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھجوریں تناول فرمائیں پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لیے وضو فرمایا پھر جب نماز ختم کی تو وہ خاتون بکری کا گوشت لائی آپ نے اسے تناول فرمایا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں فرمایا۔

181۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَمَعَهُ عَلِيٌّ ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ ، قَالَتْ : فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، لِعَلِيٍّ : مَهْ يَا عَلِيُّ ، فَإِنَّكَ نَاقِهٌ ، قَالَتْ : فَجَلَسَ عَلِيٌّ ، وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ ، قَالَتْ : فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا ،

سیّدہ اُم منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے رکھے ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: اے علی! تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم ابھی کمزور ہو۔ راوی بیان کرتی ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تناول فرماتے رہے۔ راوی بیان کرتی ہیں، اس کے بعد میں نے چقندر اور ''جو'' کو ملا کر رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِعَلِيٍّ: مِنْ هَذَا فَأَصِبْ فَإِنَّ هَذَا أَوْفَقُ لَكَ

اے علی! تم اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہیں۔

182. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْتِينِي فَيَقُولُ: أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ؟ فَأَقُولُ: لَا قَالَتْ: فَيَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ: فَأَتَانِي يَوْمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا، قَالَتْ: ثُمَّ أَكَلَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے روزہ رکھ لیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ دوبارہ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے بطور ہدیہ کھانے کے لیے کچھ دیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: "حیس" (کھجور کا حلوہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو روزے کی نیت کی ہوئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے اسے کھا لیا (یعنی نفلی روزے کو توڑ دیا)۔

183. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَعْوَرِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ: هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ، وأكل

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: آپ نے "جو" کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا۔ اس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے، پھر آپ نے اسے تناول فرما لیا۔

184. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "ثفل" پسند تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، اس سے مراد باقی بچ جانے والا کھانا ہے۔

27. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ

کھانے (سے پہلے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وضو کے متعلق جو کچھ مروی ہے

185. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ. فَقَالُوا: أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کے وضو کے لیے پانی نہ لے کر آئیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے لگوں۔

186. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ

انہی سے یہ روایت بھی مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کر کے تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ آپ سے عرض کی گئی آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟

187. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ (ح) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ، أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ، وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں یہ پڑھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ کو بتایا جو میں نے تورات میں پڑھا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے (یعنی ہاتھ دھونے) میں ہے۔

28. بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل الطعام وبعد ما يفرغ منه

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھانے سے قبل اور بعد کیا پڑھا کرتے تھے اس کے متعلق جو کچھ مروی ہے

188. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔

جُنْدَلٍ الْيَافِعِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، يَوْمًا ، فَقُرِّبَ طَعَامًا ، فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ ، أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا ، وَلا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ ، قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ حِينَ أَكَلْنَا ، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللهَ تَعَالَى فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا میں نے اس جیسا کھانا نہیں دیکھا جو ہمارے کھانے کی ابتداء میں اتنا برکت والا ہو. اور اختتام پر اتنی کم برکت والا ہو۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا: جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے اللہ کا نام لیا تھا (یعنی بسم اللہ پڑھی تھی) پھر ایک آدمی آکر بیٹھا اس نے کھانا کھایا لیکن اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تو اس کے ساتھ شیطان نے بھی کھانا کھایا۔

189. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ ، فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ ، فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کچھ کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے (یعنی بسم اللہ پڑھنی بھول جائے) تو اسے یہ پڑھنا چاہیے: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ ''اللہ کے نام سے اس کی ابتداء میں اور اس کے اختتام میں۔''

190. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَعِنْدَهُ طَعَامٌ ، فَقَالَ : ادْنُ يَا بُنَيَّ ، فَسَمِّ اللهَ تَعَالَى ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

191. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فراغت پاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے ''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے خاص ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا ہے۔''

192۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھا لیا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے جو بہت پاکیزہ ہو اس میں برکت ہو اسے اس کے حال پر نہ چھوڑا گیا ہو اور ہمارا رب اس سے بے نیاز نہ ہو۔"

193۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے دو نوالے کھا لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کر جاتا۔

194۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے پیالے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

195۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَدَحَ خَشَبٍ، غَلِيظًا، مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ، فَقَالَ: يَا ثَابِتُ، هَذَا قَدَحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے لکڑی کا بنا ہوا ایک موٹا پیالہ نکالا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا: اے ثابت! یہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ہے۔

196۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں

أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، بِهَذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ، الْمَاءَ، وَالنَّبِيذَ، وَالْعَسَلَ، وَاللَّبَنَ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پیالے میں ہر طرح کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، نبیذ، شہد اور دودھ۔

30. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھل (کھانے) کے متعلق جو کچھ مروی ہے

197. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے ساتھ ککڑی کھایا کرتے تھے۔

198. حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

199. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ وَهْبٌ: وَكَانَ صَدِيقًا لَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ خربوزہ اور کھجور کھا رہے تھے۔

200. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَكَلَ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کے ساتھ تربوز کھایا ہے۔

201. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

أَنَسٍ (ح) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ، بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ، فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ

جب لوگ (موسم کا پہلا پھل) دیکھتے تھے تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ اسے لیتے اور یہ دعا کرتے: "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں برکت دے۔ اے اللہ حضرت ابراہیمؑ تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے۔ میں بھی تیرا بندہ تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ ویسی جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے کی تھی (اور میں مدینہ کے لیے) اس کے جیسی، اور اس سے مزید (زیادہ) برکت کی دعا کرتا ہوں۔" راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ کسی کم سن بچے کو بلواتے جو آپ کو سامنے نظر آتا تو وہ پھل اسے عطا کر دیتے۔

202 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: بَعَثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ الْقِثَّاءَ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَمَلأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ

حضرت ربیع بنت مسعود بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھجور کے ایک تھال کے ساتھ مجھے بھیجا۔ اس میں کچھ خربوزے بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ کو خربوزے پسند تھے۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ کے پاس کچھ زیور موجود تھے جو آپ کی خدمت میں بحرین سے آئے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ بھر کر وہ مجھے عطا کیے۔

203 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ، وَأَجْرِ زُغْبٍ، فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ: ذَهَبًا.

ان سے یہ روایت بھی مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں اور خربوزوں کا تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مٹھی بھر کر زیور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سونا مجھے عطا کیا۔

31 بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے مشروبات کے متعلق جو کچھ مروی ہے

204 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔

سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، الْحُلْوُ الْبَارِدُ

نبی کریم ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

205 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، أَنَا، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ، فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ، وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ، فَقَالَ لِي: الشَّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبَنًا، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِءُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، غَيْرُ اللَّبَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں داخل ہوا۔ وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے نوش فرما لیا میں آپ کے داہنی جانب بیٹھا ہوا تھا اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی: آپ کے بچے ہوئے سے، میں کسی کے لیے ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو وہ یہ دعا کرے: ''اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت نازل فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا نصیب فرما۔'' اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو یہ دعا کرے: ''اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں یہ اور زیادہ عطا فرما۔'' نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دودھ کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے، دونوں کی حاجت پوری کر دے۔

32 بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے پینے کے انداز مبارک کے متعلق جو کچھ مروی ہے

206 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ، وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے آبِ زم زم کھڑے ہو کر پیا تھا۔

207 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَشْرَبُ قَائِمًا، وَقَاعِدًا

کریم ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر بھی، اور بیٹھ کر بھی پیا ہے۔

208 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ، وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو آب زم زم پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

209 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْفُضَيْلِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ، وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ، فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ، هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَعَلَ

حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی کا پیالہ پیش کیا گیا۔ اس وقت میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے اسے ہاتھ میں پکڑا دونوں ہاتھ دھوئے۔ کلی کی ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں پر اور سر کا مسح کیا پھر اسے کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

210 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم: كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا إِذَا شَرِبَ، وَيَقُولُ: هُوَ أَمْرَأُ، وَأَرْوَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے، جب آپ کچھ پیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے: یہ زیادہ خوشگوار اور زیادہ سیراب کرنے والا ہے۔

211 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا شَرِبَ، تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب کوئی چیز پیتے تھے تو دو دفعہ سانس لیا کرتے تھے۔

212 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَشَرِبَ مِنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات بیان کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔

قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا. فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ

میں اٹھی اور اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے لیے رکھ لیا)۔

213 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا، وَزَعَمَ أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی کریم ﷺ برتن میں تین دفعہ سانس لیا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ نے مشکیزے کے منہ سے اپنا منہ مبارک لگا کر کھڑے ہو کر پانی پیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھیں اور انہوں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔ (اور برکت کے لیے رکھ لیا)۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا. وقال ابو عيسى وقال بعضهم عبيدة بنت نابل.

سیّدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں، ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض راویوں نے (ایک راوی خاتون کا نام) عبیدہ بنت نابل روایت کیا ہے۔

33۔بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے خوشبو استعمال کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

حضرت موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی تھی جس میں سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں

فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تحفے کے طور پر تین چیزوں کو واپس نہیں کرنا چاہیے تکیہ، تیل وخوشبو اور دودھ۔

عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ ہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ رہے۔

حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمعیل بن ابراھیم عن الجریری عن ابی نضّرۃ عن الطفاوی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ بمعناہ۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آئی ہے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَلْقَى جَرِيرٌ رِدَاءَهُ وَمَشَى فِي إِزَارٍ، فَقَالَ لَهُ: خُذْ رِدَائَكَ. فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اوپر والی چادر اتاری ہوئی تھی اور صرف تہبند پہن کر آئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا آپ اپنی اوپر والی چادر بھی اوڑھ لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین سے فرمایا: میں نے جریر سے زیادہ خوبصورت کوئی شخص نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسفؑ کی خوبصورتی کے متعلق جو ہم تک پہنچا ہے۔

34-بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز گفتگو کا حال

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح تیز کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ

يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

واضح اور الگ، الگ گفتگو فرماتے تھے جو آپ کے پاس بیٹھتا تھا وہ اس کو یاد رکھ سکتا تھا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بات کو تین دفعہ دہراتے تھے تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ خَالِي هِنْدُ بْنُ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا، فَقُلْتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيلُ السَّكْتِ، لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، كَلَامُهُ فَصْلٌ، لَا فُضُولَ، وَلَا تَقْصِيرَ، لَيْسَ بِالْجَافِي، وَلَا الْمُهِينِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ، وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ، وَلَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ، وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا، وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرَى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ، جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ، يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا وہ نبی کریم ﷺ کے متعلق بڑی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ مجھے نبی کریم ﷺ کی گفتگو کے متعلق بتائیں تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ ہمیشہ غمگین رہتے تھے اور ہمیشہ غور و فکر میں رہتے تھے۔ آپ راحت و اطمینان میں نہیں رہتے تھے۔ اکثر خاموش رہتے تھے اور بلا حاجت کلام نہیں فرماتے تھے۔ آپ اپنے کلام کی ابتداء اور اختتام واضح طور پر کرتے تھے۔ آپ کی گفتگو جامع کلام پر مبنی ہوتی تھی۔ آپ کا کلام جدا جدا ہوتا تھا۔ اس میں کوئی بات فضول نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی غیر ضروری مختصر ہوتا تھا۔ آپ درشت طبیعت کے مالک نہیں تھے اور تذلیل نہیں کیا کرتے تھے۔ نعمت کی قدر کیا کرتے تھے اگرچہ معمولی ہو اور کسی بھی نعمت کو برا نہیں جانتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی کھانے کی چیز کو برا نہیں کہا ہے اور نہ ہی اس کی بلاضرورت تعریف کی۔ دنیا یا اس سے متعلق کسی بھی چیز کے لیے آپ غضبناک نہ ہوئے تھے البتہ خلاف حق بات پر آپ کا غصہ ختم نہیں کیا جا سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا بدلہ لے لیا کرتے تھے۔ آپ کا غصہ اپنی ذات کے لیے نہ ہوتا تھا اور نہ ہی اس کا بدلہ لیا کرتے تھے۔ جب آپ اشارہ فرماتے تھے تو پوری ہتھیلی سے اشارہ فرماتے تھے۔ حیرانگی کے اظہار پر ہتھیلی کو الٹا دیتے تھے۔ جب بات کرتے تھے تو ہاتھ ملا دیتے تھے اور اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں کے انگوٹھے پر رکھا کرتے تھے، جب آپ

غیظ میں ہوتے تھے تو رخ پھیر لیتے تھے اور لاتعلق ہو جاتے تھے جب آپ خوش ہوتے تھے تو آنکھ بند کرلیا کرتے تھے آپ کی ہنسی عام طور پر صرف مسکراہٹ ہوتی تھی جس میں سے اولوں کی مانند (چمکدار دانت ظاہر ہوتے تھے)۔

35. بَابُ مَا جَاءَ فِي ضِحْكِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے مسکرانے کے متعلق جو کچھ منقول ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ، وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا، فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ: أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں۔ آپ ہنستے ہوئے صرف مسکرایا کرتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی جانب دیکھتا تھا تو یہ سوچتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ وہ نہیں لگا ہوتا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا. قال ابو عيسى هذا حديث غريب من حديث ليث بن سعد.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کا ہنسنا صرف مسکرانا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: لیث سے مروی یہ روایت غریب ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ، يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا، فَيُقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا، وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ: أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً، فَيَقُولُ: إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هَهُنَا. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے متعلق بخوبی جانتا ہوں جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا اور اس شخص کو بھی جانتا ہوں جو جہنم میں سب سے آخر میں نکلے گا۔ اس شخص کو بروز قیامت لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے گناہِ صغیر اس کے سامنے پیش کرو۔ اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپا کر رکھا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تم یہ مانتے ہو کہ تم نے فلاں روز یہ عمل کیا تھا؟ وہ اس کا اقرار کرے گا اور اس کا انکار نہیں کرے گا۔ اسے اپنے کبیرہ گناہوں کے متعلق ڈر ہوگا تو حکم ہوگا اس کے ہر ایک گناہ کے بدلے میں، جو اس

نے کئے تھے اسے ایک نیکی دے دو؟ تو وہ کہے گا میرے کچھ ایسے گناہ ہیں جو مجھے نظر نہیں آ رہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی مجھ کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں کیا۔ آپ نے جب بھی مجھے دیکھا تو آپ مسکرا دیے۔

عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَآنِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ.

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے کبھی مجھ کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں کیا۔ اور آپ نے جب بھی مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ مسکرا دیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ. فَيَقُولُ: نَعَمْ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، قَالَ: فَيَتَمَنَّى، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُولُ: تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ! قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری شخص کو بخوبی جانتا ہوں یہ وہ شخص ہے جو سرین کے بل اس میں سے نکلے گا اور اسے کہا جائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہو جائے تو وہ لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اپنی جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں۔ وہ واپس آئے گا اور کہے گا اے میرے رب! لوگ اپنی اپنی، جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں تو اس سے کہا جائے گا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم دنیا میں تھے؟ وہ جواب دے گا ہاں تو اسے کہا جائے گا تم تمنا کرو؟ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا جو تم نے تمنا کی وہ تمہیں ملا اور دنیا کا دس گنا، اس کے ساتھ، تمہارا ہوا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص کہے گا کیا تو میرے ساتھ استہزاء فرما رہا ہے؟ حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیئے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا، أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ { 13 } وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ سورة الزخرف آية 13-14، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ. فَقُلْتُ لَهُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ.

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا ان کی خدمت میں جانور پیش کیا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو پڑھا بسم اللہ جب اس کی پیٹھ پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو الحمد للہ پڑھا پھر یہ دعا پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس کو مسخر کیا ہے۔ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیں گے۔“ پھر انہوں نے تین دفعہ الحمد للہ کہا تین دفعہ اللہ اکبر کہا اور پھر یہ دعا پڑھی: ”تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے بے شک تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔“ پھر وہ مسکرا دیئے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپ کیوں مسکرائے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا انہوں نے بھی اسی طرح پڑھا: جیسے میں نے پڑھا ہے پھر آپ مسکرا دیئے۔ میں نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا پروردگار اس بندے کو پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: ”اے میرے پروردگار تو میرے گناہوں کو بخش دے۔“ (وہ فرماتا ہے) بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کے گناہوں کو میرے علاوہ اور کوئی نہیں بخش سکتا۔“

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ، وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا، وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّي جَبْهَتَهُ، فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ غزوہ خندق کے روز مسکرا دیئے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں مسکرائے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک شخص تھا اس کے پاس ڈھال موجود

فَلَمْ يُخْطِئْ هَذِهِ مِنْهُ يَعْنِي جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ الرَّجُلُ، وَشَالَ بِرِجْلِهِ : فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ . قَالَ : قُلْتُ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ؛ قَالَ: مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ.

تھی۔ راوی کہتے ہیں: وہ اپنی ڈھال کو ادھر ادھر کر رہا تھا اور اس کے ذریعے بچ رہا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تیر نکالا جب اس نے اپنا سر اٹھایا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے تیر مارا وہ خطا نہیں گیا اور یہاں لگا (یعنی اس کی پیشانی پر لگا) وہ شخص الٹا ہو کر گرا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی۔ نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: آپ ﷺ کیوں مسکرائے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: اس شخص کے ساتھ اس سلوک کی وجہ سے۔

36۔بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کا انداز مزاح کے متعلق جو کچھ مروی ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم. قَالَ لَهُ: يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ. قَالَ مَحْمُودٌ: قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي يُمَازِحُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے "دو" کانوں والے! محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابو اسامہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے بطور مزاح یہ فرمایا تھا۔

236۔حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم. لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے تھے اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِقْهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم. كَانَ يُمَازِحُ وَفِيهِ أَنَّهُ كَنَّى غُلَامًا صَغِيرًا. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ. وَفِيهِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الصَّبِيُّ الطَّيْرَ، لِيَلْعَبَ بِهِ وَإِنَّمَا. قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؛ لِأَنَّهُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ، فَحَزِنَ الْغُلَامُ عَلَيْهِ فَمَازَحَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ مزاح فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے بچے کی کنیت رکھی اور اسے "ابوعمیر" کہا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ بچے کو کھیلنے کے لیے پرندہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟ اس کا سبب یہ ہے کہ اس بچے کی ایک چڑیا تھی۔ جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا وہ مر گئی۔ بچہ غمگین ہوگیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ مزاح فرماتے ہوئے فرمایا:

237 حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: أَنبأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارِكِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ: إِنِّي لا أَقُولُ إِلا حَقًّا

238 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلا النُّوقُ؟.

239 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا، وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلا دَمِيمًا، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ وَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ أَرْسِلْنِي فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ لا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حِينَ عَرَفَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْعَبْدَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله

اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سچ بات کہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی ہی اونٹ کو جنم دیتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی تھا جس کا نام زاہر تھا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیہات سے تحفے لاکر پیش کیا کرتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے سازوسامان عطا فرمایا کرتے تھے جب اس نے واپس جانا ہوتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے وہ شخص بدصورت تھا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے وہ اپنا سامان فروخت کررہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اسے پکڑ لیا۔ اس نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اس نے کہا: کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو وہ اپنی پشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنے لگا۔ اس وقت جب اس نے آپ کو پہچان لیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو خریدے گا؟ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس صورت میں، اللہ کی قسم! آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔

علیہ وسلم: لَكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ: أَنْتَ عِنْدَ اللهِ غَالٍ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن تم اللہ کی بارگاہ میں کم قیمت نہیں ہو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کی بارگاہ میں تم زیادہ قیمت رکھتے ہو۔

240 حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَتَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: يَا أُمَّ فُلَانٍ، إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُهَا عَجُوزٌ، قَالَ: فَوَلَّتْ تَبْكِي، فَقَالَ: أَخْبِرُوهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوزٌ إِنَّ اللهَ تَعَالَى، يَقُولُ: إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً، فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا، عُرُبًا أَتْرَابًا

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک بوڑھی خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اُم فلاں! جنت میں بوڑھی عورت داخل نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ عورت روتی ہوئی واپس گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے بتادو! یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہم نے انہیں خاص انداز سے پیدا کیا ہے اور انہیں کنواری بنایا ہے۔''

37 بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْرِ

نبی کریم ﷺ کے شعر سنانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

241 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قِيلَ لَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ: يَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا، نبی کریم ﷺ بطور تمثیل کوئی شعر بھی سنایا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا: ابن رواحہ کے شعر بطور تمثیل سنایا کرتے تھے اور اکثر وہ اس شعر کو بطور تمثیل سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہے: ''اور تمہاری پاس وہ خبر لے کر آئے گا (جس کی) تم نے تیاری نہیں کی ہے۔''

242 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ (ابن ربيعة): أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ، وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ ''لبید'' کا یہ مصرعہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے فانی ہے۔'' (نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) امیہ بن ابی الصلت مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

243 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: أَصَابَ حَجَرٌ أُصْبُعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَدَمِيَتْ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا أُصْبُعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک پر پتھر لگا جس کے سبب وہ زخمی ہوگئی تو آپ نے یہ فرمایا ''تم صرف ایک انگلی ہو جو زخمی ہوئی ہے اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس کا سامنا کرنا پڑا ہے۔''

244 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

245 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا عُمَارَةَ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، عَلَى بَغْلَتِهِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَرَسُولُ اللهِ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے، ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے مڑ گئے تھے اے ابوعمارہ؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں مڑے تھے لیکن جلد باز لوگ، ہوازن قبیلے کے افراد نے تیروں سے ان کا سامنا کیا تو (یہ لوگ پیچھے ہٹ گئے تھے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے مبارک خچر پر سوار تھے۔ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خچر کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ ''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

246 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي (وفي نسخة: ينشد) بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے موقع پر مکہ میں تشریف لائے تو ابن رواحہ ان کے آگے یہ شعر کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ ''اے کافروں کی اولاد! (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستے کو چھوڑ دو ہم آج حکم قرآنی کے مطابق ماریں گے۔ ایسی مار جو سروں کو گردنوں سے الگ کر دے گی اور دوست کو دوست سے بے پرواہ کر دے گی۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: اے ابن رواحہ! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُولُ الشِّعْرَ ، فَقَالَ صلى الله عليه وسلم : خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ ، مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

اور اللہ کے حرم کے اندر شعر کہہ رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے کہنے دو یہ ان (کفار) کے لیے تیراندازی سے زیادہ سخت ہیں۔

247 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : جَالَسْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ ، وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سو سے زیادہ مرتبہ حاضر رہا ہوں نبی کریم ﷺ کے صحابہ شعر سنایا کرتے تھے وہ دور جاہلیت کے واقعات یاد کیا کرتے تھے نبی کریم ﷺ خاموش رہتے تھے اور کبھی کبھی آپ مسکرا دیا کرتے تھے۔

248 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: سب سے سچی بات جو کسی عرب نے کہی ہے وہ "لبید" کا یہ مصرعہ ہے: "اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔"

249 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ الثَّقَفِيِّ ، كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا ، قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے پیچھے سواری پر حاضر تھا میں نے آپ کو امیہ بن الصلت کے سو مصرعے سنائے جب بھی میں کوئی مصرعہ سناتا تو نبی کریم ﷺ مجھ سے فرماتے: اور سناؤ! حتیٰ کہ میں نے آپ کو سو مصرعے سنائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

250 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا وہ اس پر کھڑے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے کفار کے مقابلے میں فخریہ اشعار پیش کرنے لگے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دفع

الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَوْ قَالَ : يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَيَقُولُ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد کرتا رہے گا جب تک یہ (...) کرتا رہے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کے رسول کی طرف سے فخر کرتا رہے گا۔

251 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، مِثْلَهُ .

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

38 بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

رات کے وقت نبی کریم ﷺ کے گفتگو فرمانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

252 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَقِيلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ ، فَقَالَ : أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ ؟ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ ، أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ، ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ ، فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ ، فَقَالَ النَّاسُ : حَدِيثُ خُرَافَةَ

سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک رات نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو ایک واقعہ سنایا تو ان ازواج میں سے ایک خاتون نے کہا یہ تو خرافہ کی بات لگتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو خرافہ کی حقیقت کیا ہے۔ خرافہ عذرہ قبیلے کا ایک فرد تھا جسے جن دور جاہلیت میں قیدی بنا کر لے گئے تھے۔ وہ ایک مدت تک ان کے درمیان رہا پھر جب جنات اسے لوگوں کے پاس چھوڑ گئے تو وہ لوگوں کو ان حیران کن باتوں کے متعلق بتایا کرتا تھا جو اس نے جنوں میں دیکھی تھیں تو لوگ یہی کہنے لگ گئے: یہ خرافہ کی بات ہے۔

253 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا : فَقَالَتِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ گیارہ عورتوں نے مل کر یہ طے کیا اور پکا عہد کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے حالات کے متعلق کچھ نہیں چھپائیں گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان میں سے پہلی عورت بولی: میرا خاوند دشوار گزار پہاڑی پر موجود

الأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ، لا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى، وَلا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ، وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لا حَرٌّ، وَلا قُرٌّ، وَلا مَخَافَةَ، وَلا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلا يُولِجُ الْكَفَّ، لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي عَيَايَاءُ، أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ، أَوْ فَلَّكِ، أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ، مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ، رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ، وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلاتُ الْمَسَارِحِ، إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ، أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي، فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشَقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ، وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ، فَلا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ، فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ، فَأَتَقَمَّحُ، أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ، بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا.

اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ ہی گوشت اتنا اچھا ہے کہ اس کے لیے مشقت جھیلی جائے۔ دوسری عورت بولی: میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کے حالات کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ میں کہیں اس سے لاتعلق نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر میں اس کے حال کو بیان کروں گی تو اس کا عیب بیان کر دوں گی۔ تیسری عورت بولی: میرا خاوند لمبا ہے۔ اگر میں کچھ کہہ دوں تو مجھے طلاق مل جائے گی اور اگر خاموش رہوں گی تو لٹکی رہوں گی۔ چوتھی عورت بولی: میرا خاوند "تہامہ" کی رات کی طرح ہے نہ زیادہ گرم ہے نہ ٹھنڈا، نہ خوف والا ہے نہ خدشے والا ہے۔ پانچویں عورت بولی: میرا خاوند گھر ا ہو تو چیتے کی طرح ہے اور اگر باہر جائے تو شیر کی طرح ہے۔ وہ گھر کے معاملات میں چھان بین نہیں کرتا۔ چھٹی عورت بولی: میرا شوہر جب کھانے بیٹھتا ہے تو سب کھا لیتا ہے اور جب پینے بیٹھتا ہے تو سب پی جاتا ہے۔ جب وہ لیٹتا ہے تو سارا کپڑا لپیٹ لیتا ہے۔ وہ میرے کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر میری خواہش کا خیال نہیں کرتا۔ ساتویں عورت بولی: میرا شوہر ناکارہ اور بے وقوف ہے۔ اسے ہر مرض لاحق ہے۔ وہ یا تو تمہیں زخمی کر دے گا یا ہڈی توڑ دے گا یا دونوں ہی کر دے گا۔ آٹھویں عورت بولی: میرے خاوند کو چھونا خرگوش کو ہاتھ لگانے کی طرح ہے۔ وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔ نویں عورت بولی: میرا خاوند بلند ستونوں کا مالک ہے۔ بہت زیادہ راکھ والا ہے لمبے قد کا مالک ہے۔ اس کا گھر مشورے کی جگہ کے قریب ہے۔ دسویں عورت بولی: میرے خاوند کا نام مالک ہے اور مالک کیسا شاندار شخص ہے اور کہیں بہتر ہے۔ اس کے پاس بہت سے اونٹ ہیں اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں۔ وہ کم ہی چراگاہوں کو جاتے ہیں۔ جب انہیں باجے کی آواز آتی ہے تو انہیں اپنے ذبح ہو جانے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارہویں عورت

مِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا، جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ. لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ، وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا، كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ، وَمِيرِي أَهْلَكِ، فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

بولی: میرا خاوند ابوزرع تھا۔ ابوزرع کیسا عظیم شخص تھا۔ اس نے زیورات سے میرے کان بھاری کر دیئے تھے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے تھے۔ اس نے مجھے اتنا خوش کیا کہ میں بہت خوش ہوگئی۔ وہ مجھے چند بکریوں کے مالک کی عام حالات سے اٹھا کر وہاں لے آیا جہاں اونٹ اور گھوڑے ہوتے تھے جہاں بے شمار بیل تھے اور ملازمین تھے جب میں کوئی بات کرتی تھی تو اس کا برا نہیں مانتا اور جب میں سوئی رہتی تھی تو صبح تک سوئی رہتی تھی۔ جب میں پیتی تھی تو خوب سیر ہوکر پیتی تھی۔ ابوزرع کی والدہ کیسی زبردست عورت ہے۔ اس کے برتن بڑے ہیں اس کا گھر کشادہ تھا۔ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کتنا عجیب تھا اس کا پہلو پھل کے بغیر کھجور کی ٹہنی کی طرح تھا اور بکری کے بچے کی ایک رات اسے سیر کر دیتی تھی۔ ابوزرع کی بیٹی کتنی زبردست تھی۔ وہ ماں باپ کی فرمانبردار تھی اور خوب موٹی تازی تھی۔ اس کی سوکن اس سے حسد کرتی تھی ابوزرع کی کنیز کتنی اچھی تھی۔ وہ ہمارے راز کو ظاہر نہیں کرتی اور ہمارے غلے کی چوری نہیں کرتی اور ہمارے گھر کو گندگی سے نہیں بھرتی تھی۔ اُم زرع بیان کرتی ہے، ایک دفعہ ابوزرع گھر سے باہر نکلا۔ اس وقت دودھ تیار کیا جا رہا تھا اس کا سامنا ایک عورت سے ہوا جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو چیتے تھے، جو اس کی گود میں اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پھر ابوزرع نے مجھے طلاق دیدی پھر میں نے ایک ایسے سردار سے شادی کی جو گھوڑے پر سوار ہوکر جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوتا ہے وہ سہ پہر کے وقت بہت سے جانور لے آتا ہے اس نے ان جانوروں میں سے ایک جوڑا مجھے دیا اور بولا: اے ام زرع! تم اسے خود بھی کھاؤ اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی دو۔ لیکن اگر میں اپنے اس خاوند کے دیئے گئے تمام عطیات کو جمع کر دوں تو پھر بھی وہ ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن جتنے بھی نہیں ہوں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تم سے اتنی ہی محبت ہے جتنی ابوزرع کو اُم زرع سے تھی۔

39 بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے سونے کے انداز کے متعلق جو کچھ مروی ہے

254 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ، وَقَالَ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلَهُ وَقَالَ: يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تھے تو اپنی داہنی ہتھیلی، اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ پڑھا کرتے تھے: ''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے اس روز بچانا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔'' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا''

256 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) ہوں۔ نبی کریم ﷺ بیدار ہوتے تو یہ پڑھا کرتے تھے: ''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی (بیداری) دی اور اس کی طرف اکٹھے ہونا ہے۔''

257 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، أُرَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت بستر پر جاتے تھے تو آپ اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کیا کرتے تھے آپ ان میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک جسم پر ہوسکتا تھا پھیر لیتے تھے آپ سر سے اور چہرے سے ابتداء فرماتے تھے اور پھر اس کے بعد جسم کے آگے والے حصے پر انہیں پھیرا کرتے

رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ . يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

تھے آپ ایسا تین دفعہ کیا کرتے تھے۔

258 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، نَامَ حَتَّى نَفَخَ . وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ، فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ، فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے نبی کریم ﷺ سوتے ہوئے خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو نبی کریم ﷺ اٹھے آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ آپ نے وضو نہیں فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث میں پورا قصہ روایت کیا گیا ہے۔

259 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم . كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا ، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے۔ "ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے اور اس نے ہمیں پناہ دی ہے۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے لیے کوئی کفایت کرنے اور کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔"

260 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ رات کے وقت جب فروکش ہوتے تھے تو اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے اور اگر آپ صبح سے کچھ دیر قبل پڑاؤ کرنا چاہتے تو آپ اپنی مبارک کلائی کو کھڑا کر کے اپنا سر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھ کر (لیٹ جاتے تھے)۔

40 بَابُ مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

261 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ ، فَقِيلَ لَهُ :

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ اتنے نوافل ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کی گئی آپ اتنی تکالیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ جبکہ اللہ نے

أَتَكَلَّفُ هَذَا . وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ . قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے تمام گناہوں کی مغفرت کردی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

262 حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ . قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ جَاءَكَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اتنے زیادہ نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ سے عرض کی گئی آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس حکم آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

263 حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّمْلِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُومُ يُصَلِّي حَتَّى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ . تَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ . قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر (نوافل) ادا فرماتے رہتے تھے حتی کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے تو آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

264 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ . قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ . فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ . فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ . فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ . فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ . فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ . وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جایا کرتے تھے پھر بیدار ہوتے تھے جب صبح صادق کا وقت ہوتا تو وتر ادا فرما لیا کرتے تھے پھر آپ بستر پر آتے تھے اگر آپ کو کوئی حاجت ہوتی تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے پھر جب آپ اذان کی آواز سنتے تھے تو تیزی سے اٹھتے تھے اگر آپ اس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے تو غسل فرما لیتے تھے

ورنہ آپ وضو فرما کر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

265 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ (ح) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ : فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى، فَفَتَلَهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. قَالَ مَعْنٌ : سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ایک رات بسر کی، یہ ان کی خالہ تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب نصف رات ہوئی یا شاید اس سے پہلے یا شاید بعد کی بات ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ نے اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کا اثر دور کیا پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی جانب تشریف لے گئے پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا فرمانے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اٹھ کر آپ کے پہلو میں آ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا پھر آپ نے میرے دائیں کان کو پکڑا اور اسے ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی۔ معن نامی راوی بیان کرتے ہیں، یہ چھ دفعہ الفاظ ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ لیٹ گئے۔ مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ اٹھے اور دو مختصر رکعت ادا کی پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

266 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

267 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ، مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ، أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، اگر نبی کریم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا نہیں فرماتے، سوجانے کے سبب یا نیند کے غلبے کے سبب آپ ایسا نہیں کرتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

268 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص رات کے وقت اٹھے تو اسے اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعت پڑھنی چاہیے۔

269 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ (ح) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لأَرْمُقَنَّ صَلاةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، (میں نے یہ سوچا) کہ میں ضرور نبی کریم ﷺ کی نماز دیکھوں گا۔ میں آپ کی چوکھٹ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے خیمے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے دو مختصر رکعت ادا فرمائی پھر دو طویل رکعت جو بہت طویل تھی ادا فرمائی پھر آپ نے دو رکعت ادا کی لیکن یہ پہلی والی سے کم تھی۔ جو آپ نے ان سے پہلے ادا فرمائی تھی پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی۔ جو ان سے پہلے والی دو رکعت سے کم تھی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی جو ان سے پہلی دو رکعت سے کم تھی پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائی جو ان سے پہلے والی دو رکعت سے کم تھی پھر آپ نے وتر کی نماز ادا کی، یہ تیرہ رکعت ہو گئیں۔

270 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ. كَيْفَ كَانَتْ صَلاةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ رمضان میں نوافل کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ

رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً . يُصَلِّي أَرْبَعًا . لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ ، وَطُولِهِنَّ . ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ . ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا . قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ . أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا فرماتے تھے آپ پہلے چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کی حسن ادائیگی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو۔ آپ چار ادا کرتے تھے تم ان کی حسن ادائیگی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو پھر آپ تین رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ وتر ادا فرمائے بغیر سو جاتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

271 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى . قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ . عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ . عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم . كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ . فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا . اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر ادا فرماتے تھے۔ جب آپ ان سے فارغ ہوتے تھے تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

272 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، نَحْوَهُ (ح) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

273 حَدَّثَنَا هَنَّادٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ . عَنْ عَائِشَةَ . قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت "نو" رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

274 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ . قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ . قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ . عَنِ الْأَعْمَشِ . نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

275 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ . عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ . عَنْ أَبِي حَمْزَةَ . رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، عَنْ رَجُلٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کی نماز ادا کی وہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز

مِنْ بَنِي عَبْسٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنَ اللَّيْلِ. قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ. وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ. قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ. ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ. وَكَانَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ. وَكَانَ يَقُولُ: لِرَبِّيَ الْحَمْدُ. لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ. فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ. وَكَانَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى. سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ. وَكَانَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي. رَبِّ اغْفِرْ لِي حَتَّى قَرَأَ الْبَقَرَةَ. وَآلَ عِمْرَانَ. وَالنِّسَاءَ. وَالْمَائِدَةَ. أَوِ الأَنْعَامَ. شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِي الْمَائِدَةِ. وَالأَنْعَامِ قال ابو عيسى وابو حمزة اسمه طلحة بن زيد وابو حمزة الضبعي اسمه نصر بن عمران.

ابتداء کیا تو یہ پڑھا: "اللہ اکبر جو بادشاہ ہے حکومت والا ہے، کبریائی والا ہے اور بزرگی والا ہے۔" حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے سورۂ بقرہ پڑھی۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے قیام جتنا طویل رکوع کیا آپ نے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" پڑھا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور رکوع جتنا لمبا قیام کیا آپ اس میں یہ پڑھتے رہے "لِرَبِّيَ الْحَمْدُ" پھر آپ سجدے میں چلے گئے آپ کا سجدہ آپ کے قیام جتنا تھا جس میں آپ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى" پڑھتے رہے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی ہی دیر بیٹھے رہے جتنا طویل سجدہ کیا تھا اور آپ اس میں یہ پڑھتے رہے "اے اللہ! میری مغفرت کردے۔" (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے ان نوافل میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، سورۂ نساء پڑھی، سورۂ مائدہ یا شاید سورۂ انعام پڑھی، یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ مائدہ پڑھی تھی یا سورۂ انعام پڑھی تھی؟ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے اور ابوحمزہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔

276. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ بسا اوقات رات کو ایک ہی آیت مکرر پڑھا کرتے تھے۔

277. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنِ الأَعْمَشِ. عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ: صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قِيلَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی آپ مسلسل قیام کی حالت میں رہے حتیٰ کہ میں نے ایک برا خیال کیا۔ ان سے پوچھا گیا، آپ نے کیا خیال کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے خیال کیا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور نبی

لَهُ : وَمَا هَمَمْتَ بِهِ ، قَالَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَدَعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم .

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔

279 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ، قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نوافل) نماز ادا کرتے تھے اور آپ بیٹھنے کی حالت میں ہی قرأت کیا کرتے تھے جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی قرأت کیا کرتے تھے پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے پھر آپ سجدے میں چلے جاتے تھے پھر دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کیا کرتے تھے۔

280 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، عَنْ تَطَوُّعِهِ ، فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا ، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا ، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز قیام کی حالت میں ادا کرتے تھے اور کبھی طویل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے جب آپ قیام کی حالت میں قرأت کرتے تھے تو رکوع میں جاتے تھے اور سجدے میں جاتے تھے تو قیام کی حالت میں جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع اور سجدے میں چلے جاتے تھے۔

281 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا ، وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا ، حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ اس میں کوئی سورت پڑھتے تو اتنی آہستہ اور آرام سے پڑھتے تھے کہ وہ اپنی سے بڑی سورت سے زیادہ لمبی سورت محسوس ہوتی تھی۔

282 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ نے اکثر نفل نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں فرمائیں۔

...أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ

283 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں مغرب کے بعد آپ کے کاشانۂ اقدس میں دو رکعات ادا کی ہیں اور عشاء کے بعد دو رکعات آپ کے کاشانۂ اقدس میں ادا کی ہیں۔

284 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي، قَالَ أَيُّوبُ: وَأُرَاهُ، قَالَ: خَفِيفَتَيْنِ

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ صبح صادق ہوجانے کے بعد دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے جب مؤذن اذان دے دیتا تھا۔ ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ دو مختصر رکعات ہوتی تھیں۔

285 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ، وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے آٹھ رکعات یاد رکھی ہیں دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعات ظہر کے بعد ہیں۔ دو رکعت مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعت عشاء کے بعد ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے یہ خبر دی ہے: نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں بھی دو رکعت ادا کیا کرتے تھے البتہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

286 حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَتْ: كَانَ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے اس کے

يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ

بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے، عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

287 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ، يَقُولُ: سَأَلْنَا عَلِيًّا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ ذَلِكَ مِنَّا صَلَّى، فَقَالَ: كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا، يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

عاصم بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے ادا نہیں کرسکو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا ہم میں سے جو شخص اسے ادا کرسکتا ہوگا وہ ادا کرلے گا۔ انہوں نے بتایا جب سورج یہاں ہوتا تھا یعنی وہ وقت جو عصر کا ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے اور جب سورج یہاں ہوتا تھا یعنی وہ وقت جو ظہر کا ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور عصر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے اور ان چار رکعات میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے، جس میں آپ تمام مقرب فرشتوں، انبیاء اور ان کے پیروکار، مومنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیجتے تھے۔

41 بَابُ صلوٰةِ الضحی

چاشت کی نماز کی بیان

288 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

یزید رشک بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کیا: نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! آپ چار رکعات ادا فرمایا کرتے تھے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ادا فرمالیا کرتے تھے جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی تھیں۔

289 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزِّيَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز میں چھ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم . كَانَ يُصَلِّي الضُّحَى سِتَّ رَكَعَاتٍ

290 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ . عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى . قَالَ : مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ . أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى إِلا أُمُّ هَانِئٍ . فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم . دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صلى الله عليه وسلم . صَلَّى صَلاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا . غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے کسی نے بھی یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صرف سیّدہ اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے روز ان کے گھر میں داخل ہوئے آپ نے غسل فرمایا پھر آٹھ رکعات ادا کی میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ نے رکوع اور سجود مکمل ادا فرمائے۔

291 حدثنا ابن أبي عمر , حدثنا وكيع , حدثنا كهمس بن الحسن، عن عبد الله بن شقيق قال : قلت لعائشة : أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى ؛ قالت :لا إلا أن يجيء من مغيبه.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کیا: کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! البتہ جب آپ سفر سے واپس آتے تھے۔

292 حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ . عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ . عَنْ عَطِيَّةَ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ . قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم . يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ : لا يَدَعُهَا . وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ : لا يُصَلِّيهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے اور کبھی آپ اسے ادا کرنا چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کبھی اسے ادا نہیں کریں گے۔

293 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ . عَنْ هُشَيْمٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ . عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ . أَوْ عَنْ قَزَعَةَ . عَنْ قَرْثَعٍ . عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ . أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم . كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ . إِنَّكَ تُدْمِنُ هَذِهِ الأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . فَقَالَ : إِنَّ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ باقاعدگی کے ساتھ زوال کے وقت چار رکعات ادا فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ باقاعدگی کے ساتھ چار رکعات کیوں ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آسمان کے دروازے زوال کے وقت کھل جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک ظہر کی نماز ادا نہ کرلی جائے۔ میری یہ خواہش

أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلِّى الظُّهْرُ . فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ . قُلْتُ : أَفِي كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : هَلْ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ ؟ قَالَ : لا

ہے کہ اس خاص وقت میں میری جانب سے بھلائی اوپر جائے۔راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا وہ ان چاروں رکعات میں قرأت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے پوچھا: کیا وہ ان میں سلام کے ذریعے علیحدگی کیا کرتے تھے؟ (یعنی دو رکعات کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے) انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

294 حدثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ قَرْثَعٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ .

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

295 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ : إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ ظہر سے قبل اور سورج غروب ہو جانے کے بعد چار رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: یہ وہ ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میری یہ خواہش ہے کہ اس میں میری جانب سے نیک عمل اوپر جائے۔

296 حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ ظہر سے قبل چار رکعات ادا کیا کرتے تھے اور وہ یہ بات بیان کرتے تھے: نبی کریم ﷺ بھی زوال کے بعد انہیں ادا کیا کرتے تھے اور طویل ادا کیا کرتے تھے۔

42 بَابُ صَلوٰةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

نفل نماز گھر میں ادا کرنا

297 حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق دریافت کیا،

الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: قَدْ تَرَى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً

اگر میں گھر میں پڑھوں یا مسجد میں پڑھوں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کروں گا، البتہ فرض نماز مسجد میں ادا کرنی چاہیے۔

43. بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

298. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ: وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ متواتر نفلی روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ آپ روزے رکھتے رہیں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اس کے بعد آپ نے رمضان کے علاوہ کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

299. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ، وَيُفْطِرُ مِنْهُ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع فرماتے تھے تو ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی روزہ ترک نہیں کریں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اگر تم نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہو تو تم انہیں اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے اور اگر تم انہیں سوئے ہوئے دیکھنا چاہو تو تم انہیں سوتے ہوئے بھی دیکھ سکتے تھے۔

300. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ، وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلا رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے آپ جب سے مدینہ تشریف لائے ہیں آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

301. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا، قَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ جَمِيعًا، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی دو مہینوں تک مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ صرف شعبان اور رمضان میں ایسا ہوتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کی سند "صحیح" ہے۔ اور یہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ دیگر راویوں نے اسے ابوسلمہ نامی راوی سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ یہ احتمال ہے کہ ابوسلمہ نے سیّدہ اُمّ سلمہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما دونوں کے حوالے سے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

302. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَصُومُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ لِلَّهِ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلا قَلِيلا، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی دوسرے مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ شعبان کے چند روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔ بلکہ آپ شعبان میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

303. حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم،

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ماہ کی ابتداء میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کے روز روزہ نہیں رکھتے تھے۔

يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قُلْتُ: مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قال ابو عيسى ويزيد الرشك هو يزيد الضبعي البصري وهو ثقة وروى عنه شعبة و عبد الوارث بن سعيد وحماد بن يزيد واسمعيل بن ابراهيم وغير واحد من الائمة وهو يزيد القاسم ويقال القسام والرشك بلغة اهل البصرة هو القسام.

حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کیا: کیا نبی کریم ﷺ ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا: یہ تین روز کون سے ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ وہ کون سے دن ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں: یزید رشک نامی راوی یزید ضبعی بصری ہیں۔ اور ثقہ ہیں۔ شعبہ، عبدالوارث بن سعید، حماد بن زید، اسماعیل بن ابراہیم اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ یزید قاسم، اور ایک قول کے مطابق "قسام" ہیں۔ اہل بصرہ کی لغت میں "رشک" قسام کو کہتے ہیں۔

304 حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَتَحَرَّى صَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ بہ اہتمام پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

305 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے روز اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

306 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالأَحَدَ وَالاثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ ایک ماہ میں ہفتہ اتوار اور پیر کے روز روزہ رکھتے تھے اور ایک ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ بھی رکھا کرتے تھے۔

الآخِرِ الثُّلَاثَاءَ وَالأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ

307. حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ شعبان سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔

309. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قریش دور جاہلیت میں عاشورہ کے روز روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس روز روزہ رکھا ہے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ نے اس روز روزہ بھی رکھا ہے اور روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا ہے جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان فرض ہو گیا اور عاشورہ کو چھوڑ کر دیا گیا۔ اب جو چاہتا تھا وہ اس روز روزہ رکھ لیتا تھا اور جو چاہتا وہ نہیں رکھتا تھا۔

310. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَخُصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُطِيقُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ کچھ خاص دنوں میں نفلی روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ کا عمل مستقل طور پر ہوا کرتا تھا تم میں سے کون اس طرح عمل کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ جس طرح نبی کریم ﷺ عمل کر سکتے تھے۔

311. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدِي امْرَأَةٌ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: عَلَيْكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا، وَكَانَ أَحَبَّ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک خاتون موجود تھیں آپ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: فلاں خاتون ہے جو رات کے وقت سوتی نہیں ہے اور عبادت کرتی رہتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کیا کرو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا مگر تم لوگ اکتا جاتے ہو۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی

اللهِ صلى الله عليه وسلم الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

312. حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ, قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ, عَنِ الأَعْمَشِ, عَنْ أَبِي صَالِحٍ, قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ, وَأُمَّ سَلَمَةَ, أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَتَا: مَا دِيمَ عَلَيْهِ, وَإِنْ قَلَّ

313. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ, قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ, قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ, أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ, قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ, يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم, لَيْلَةً فَاسْتَاكَ, ثُمَّ تَوَضَّأَ, ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي, فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ, فَلا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ, إِلا وَقَفَ فَسَأَلَ, وَلا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ, إِلا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ, ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ, وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ, وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ, ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ, وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ, وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ, ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً, سُورَةً, يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي كل ركعة

اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے کرنے والا اسے مستقل طور پر کرے۔

ابو صالح بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا تھا، تو ان دونوں نے یہی جواب دیا: جس کو مستقل طور پر کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں رات کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے مسواک کی پھر آپ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ آپ نے نماز شروع کی آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی آپ رحمت سے متعلق جس آیت کو پڑھتے وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے تھے اور عذاب سے متعلق جس آیت کو پڑھتے تھے وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور اتنی دیر رکوع میں رہے جتنا آپ نے قیام کیا تھا آپ رکوع میں یہ پڑھتے رہے۔ ''پاک ہے وہ ذات جو حکومت والی ہے بادشاہی والی ہے، کبریائی والی ہے عظمت والی ہے۔'' پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور اتنی دیر رہے جتنی دیر رکوع میں رہے اور سجدے میں آپ یہ دعا پڑھتے رہے۔ ''پاک ہے وہ ذات اور جو حکومت والی ہے بادشاہی والی ہے کبریائی والی اور عظمت والی ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے سورۂ آل عمران تلاوت کی پھر ایک سورت تلاوت کی پھر ایک سورت تلاوت کی آپ اسی طرح وہ نماز ادا کرتے رہے (یعنی رکوع وسجود کیے)۔

44. بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی قرأت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

314. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ, عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ, عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ, أَنَّهُ

حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی

سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ، عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم. فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق بتایا: ایک، ایک حرف الگ ہوتا تھا۔

315 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم؟ فَقَالَ: مَدًّا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا انداز کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

316 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم. يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ، ثُمَّ يَقُولُ: الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ، وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت (کے الفاظ کو) الگ، الگ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ پہلے "الحمد للہ رب العالمین" پڑھتے تھے پھر ٹھہرتے تھے پھر "الرحمن الرحیم" پڑھتے تھے پھر ٹھہرتے تھے پھر "مالك يوم الدين" پڑھتے تھے۔

317 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق معلوم کیا: کیا آپ دھیمی آواز میں قرأت فرماتے تھے یا بلند آواز میں فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہر طرح کرلیا کرتے تھے کبھی آپ دھیمی آواز میں فرمایا کرتے تھے اور کبھی آپ بلند آواز میں فرمایا کرتے تھے، تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہر چیز میں وسعت رکھی۔

318 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم، بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سن لیا کرتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

319 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهُوَ يَقْرَأُ: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَقَرَأَ وَرَجَّعَ، قَالَ: وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ: لَوْلا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لأَخَذْتُ لَكُمْ فِي ذَلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ: اللَّحْنِ

ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے روز دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور یہ قرأت فرما رہے تھے: ''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کردی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے۔'' (ترجمہ کنزالایمان) راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے قرأت کی اور اس میں ''ترجیع'' کی۔

320 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ، عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلا حَسَنَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الصَّوْتِ، وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم حَسَنَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الصَّوْتِ، وَكَانَ لا يُرَجِّعُ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا وہ خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز کا مالک ہوتا اور تمہارے نبی بھی خوبصورت چہرے کے اور خوبصورت آواز کے مالک تھے آپ ترجیع نہیں کیا کرتے تھے۔

321 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی قرأت بسا اوقات ایسی ہوتی تھی کہ جو شخص صحن میں ہوتا تھا وہ بھی سن لیتا تھا حالانکہ آپ کاشانۂ اقدس میں قرأت فرما رہے ہوتے تھے۔

45 بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اشکباری کے متعلق جو کچھ مروی ہے

322 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُصَلِّي، وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

مطرف جو عبداللہ بن شخیر کے صاحبزادے ہیں وہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز ادا کررہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک میں سے رونے کے سبب یوں آواز آرہی تھی جیسے ہنڈیا جوش کھارہی ہو۔

323. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ. قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ تَهْمِلَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا میرے سامنے قرأت کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں آپ کے سامنے قرأت کروں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اسے دوسروں کی زبانی سنوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے حضور سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔ ترجمہ کنزالایمان: ''اور ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

324. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي، حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي، وَيَقُولُ: رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ؟ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا انْكَسَفَا، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج گرہن ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں، پھر آپ جب رکوع میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں، پھر آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں لگ رہا تھا کہ آپ سجدے میں نہیں جائیں گے پھر جب آپ سجدے میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ سجدے سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں، پھر جب آپ نے سر اٹھایا تو یوں لگا جیسے پھر آپ سجدے میں نہیں جائیں گے جب سجدے میں چلے گئے تو یوں لگا پھر جیسے آپ سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔ آپ اس میں گہرے سانس لیتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے۔ ''اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں۔ اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک

یہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ ہم تیری بارگاہ میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ نے دو رکعات ادا کرلیں تو سورج روشن ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے فرمایا: سورج اور چاند، اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی شخص کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں ہوتے جب یہ دونوں گرہن ہوجائیں تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پناہ میں آجاؤ۔

325 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ابْنَةً لَهُ تَقْضِي فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ، فَقَالَ يَعْنِي صلى الله عليه وسلم: أَتَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ؟ فَقَالَتْ: أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي، إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ، إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ، وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ تعالى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک شہزادی کو بازوؤں میں لیا آپ نے انہیں اپنے آگے رکھا ہوا تھا اسی اثناء ان کا انتقال ہوگیا وہ آپ کے سامنے ہی موجود تھیں (نبی کریم ﷺ کی خادمہ) سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چیخ نکل گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے حضور رو رہی ہو۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: میں آپ کو بھی روتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں رو نہیں رہا یہ رحمت ہیں۔ مومن کا معاملہ ہر حالت میں بہتری کا ہوتا ہے جب اس کی جان اس کے جسم سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کررہا ہوتا ہے۔

326 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَهْرَاقَانِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بوسہ دیا وہ اس وقت انتقال کرچکے تھے۔ آپ رو رہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

327 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کی میت کے ساتھ

هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَرَسُولُ اللهِ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: انْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

موجود تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے میں نے آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے گزشتہ رات صحبت نہ کی ہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں ہوں! آپ نے فرمایا، قبر میں اترو! وہ ان کی صاحبزادی کی قبر میں اترے (اور انہیں اندر اتارا)

46. بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

328. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهُ لِيفٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ سویا کرتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

329. حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ: - وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ، مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَيْتِكِ؟ قَالَتْ: مِسْحًا نَثْنِيهِ ثِنْيَتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قُلْتُ: لَوْ ثَنَيْتَهُ أَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ، لَكَانَ أَوْطَأَ لَهُ، فَثَنَيْنَاهُ لَهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: مَا فَرَشْتُمْ لِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: هُوَ فِرَاشُكَ، إِلا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ، قُلْنَا: هُوَ أَوْطَأُ لَكَ، قَالَ: رُدُّوهُ لِحَالَتِهِ الأُولَى، فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَاءَتُهُ صَلاتِيَ اللَّيْلَةَ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا آپ کے گھر میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز کا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا آپ کے گھر میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز کا تھا انہوں نے جواب دیا: ایک چادر تھی جس کی ہم دو تہیں کر لیتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو جایا کرتے تھے ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس کی چار تہیں کر دوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ زیادہ آرام دہ ہوگا۔ میں نے اس کی چار تہیں بنا دیں صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: گزشتہ رات تم نے میرے لیے کیا بچھایا تھا۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ہم نے جواب دیا: آپ کا وہی پہلے والا بستر تھا البتہ ہم نے اس کی چار تہیں کر دیں تھیں ہم نے یہ سوچا کہ وہ آپ کے لیے زیادہ آرام دہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے کی طرح رہنے دو کیونکہ اس کی

نرمی نے مجھے رات کے نوافل نہیں پڑھنے دیئے۔

47. بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی عاجزی اور انکساری کے متعلق جو کچھ مروی ہے

330. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے متعلق اس طرح غلو نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے متعلق غلو کیا تھا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور تم بس یہی کہو: اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول۔

331. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً. فَقَالَ: اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتِ، أَجْلِسْ إِلَيْكِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھوں نے عرض کی: مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مدینے کے جس راستے پر مجھے بٹھانا چاہو میں تمہارے ساتھ وہاں بیٹھ جاتا ہوں۔

332. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ، وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ، وَعَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بیماروں کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ جنازے میں شریک ہوا کرتے تھے دراز گوش پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے۔ غزوہ بنو قریظہ کے روز آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی لگا کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور اس دراز گوش کے اوپر کھجور کی چھال سے بنی ہوئی زین موجود تھی۔

333. حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يُدْعَى إِلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ، وَالْإِهَالَةِ السَّنِخَةِ، فَيُجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتَّى مَاتَ

انہی سے یہ روایت بھی مروی ہے، نبی کریم ﷺ کو ''جَو'' کی روٹی اور باسی سالن کی دعوت دی جاتی تھی تو آپ قبول کر لیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی آپ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ آپ اسے چھڑوا لیتے حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

334۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَجَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ، وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، لَا تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا، لَا رِيَاءَ فِيهِ، وَلَا سُمْعَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پرانے پالان کے اوپر حج فرمایا جس پر ایک کمبل موجود تھا جس کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ ”اے اللہ! اسے ایسا حج بنا دے جس میں کوئی دکھاوا اور ریاکاری نہ ہو۔“

335۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کوئی بھی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا لیکن جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے تھے تو آپ کے لیے کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند ہے۔

336۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ، يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنٍ لِأَبِي هَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم . : - قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَخْزِنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ، وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ

امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ وہ اس میں سے کچھ میرے سامنے بیان کرے تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے معزز اور عمدہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا چہرۂ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث مکمل تفصیل سے ذکر کی ہے۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک مدت تک حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو چھپا کر رکھا۔ پھر میں نے یہ حدیث انہیں سنائی تو مجھے معلوم ہوا کہ مجھ سے پہلے وہ اس حدیث کو سن چکے ہیں۔ انہوں نے ماموں سے وہی پوچھا جو میں نے ان سے پوچھا تھا پھر مجھے معلوم ہوا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندرونی و خارجی معاملات اور شکل و صورت کے متعلق بھی دریافت کیا تو انہوں نے اس میں سے کوئی چیز بھی

أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَخُلُقَهُ، وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ. وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّيهِ. مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ. لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا. لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ. لَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ. أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً. وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ، إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ، جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ. وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ. يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ. لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ. مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ. صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ. وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا. أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ. قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ. فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً. مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَأَمَانَةٍ وَصَبْرٍ. لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ. وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ. وَلَا تُثْنَى فَلَتَاتُهُ. مُتَعَادِلِينَ. بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى، مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ، وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ. وَيُؤْثِرُونَ ذَا

نہیں چھوڑی۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نبی کریم ﷺ کے گھریلو معاملات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: جب نبی کریم ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس تشریف لے جایا کرتے تھے تو آپ گھر کے اوقات تین حصوں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے تھا، ایک حصہ آپ کے گھر والوں کے لیے تھا اور ایک حصہ آپ کی اپنی ذات کے لیے تھا۔ پھر آپ اس خاص حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ مخصوص لوگوں کے ذریعے عام لوگوں تک اپنے فیض کو پہنچایا کرتے تھے اور ان میں سے کوئی بھی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ مخصوص اپنے حصے میں آپ کا معمول یہ تھا کہ آپ پہلے اہل فضل کو اندر آنے کی اجازت دیتے تھے اور دین میں ان کی فضیلت کے لحاظ سے انہیں وقت دیا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی شخص کی ایک حاجت ہوتی کسی کی دو حاجتیں ہوتی تھیں۔ آپ ان کو پورا کرنے میں مشغول رہتے تھے اور انہیں بھی ان معاملات میں مشغول رکھتے تھے جو ان کے اور دوسرے لوگوں کی بہتری کے لیے ہوتے تھے۔ آپ ان سے اس کے متعلق دریافت فرمایا کرتے تھے انہیں اس کے متعلق بتایا کرتے تھے کہ ان کے لیے کیا مناسب ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے حاضر شخص غیر حاضر شخص تک اس کی تبلیغ کر دے اور جو شخص اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچاؤ۔ جو شخص حاکم کے پاس اس شخص کی حاجت پہنچائے جسے وہ شخص خود نہیں پہنچا سکتا تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کے دونوں پاؤں ثابت قدم رکھے گا۔'' آپ کے سامنے صرف حاجات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے اور جب کوئی آپ کے پاس سے جب اٹھ کر جاتا تھ

الْحَاجَةِ، وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

تو سیر ہو جاتا تھا اور وہ جب نکلتے تھے تو وہ بھلائی کے رہنما بن چکے ہوتے تھے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے خارجی معاملات کے متعلق پوچھا: آپ وہاں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ اپنی زبان کو صرف ضروری باتوں کے لیے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کی تالیف قلب کرتے تھے۔ انہیں متنفر نہیں کرتے، آپ ہر قوم کے معزز شخص کا احترام کرتے تھے اور اسے ان کا نگران مقرر کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو (برے کاموں سے بچنے کی) تلقین کرتے تھے اور خود ان سے محفوظ رہتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی شخص کے ساتھ بدمزاجی سے پیش نہیں آئے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو غیر حاضر پاتے تو لوگوں سے اس کے معاملات کے متعلق دریافت فرماتے تھے۔ آپ اچھائی کو اچھائی قرار دیتے تھے اور اس کی تائید فرمایا کرتے تھے اور برائی کی مذمت کرتے تھے اور اسے برا قرار دیتے تھے۔ آپ معاملات میں میانہ روی اختیار فرماتے تھے۔ اختلاف نہیں کیا کرتے تھے اور تغافل نہیں برتتے تھے۔ تاکہ لوگ غافل نہ ہوجائیں یا اکتا نہ جائیں۔ آپ ہر صورت حال کے لیے تیار رہتے۔ حق سے پیچھے نہ ہٹتے تھے اور اس سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے۔ آپ کے پاس جو لوگ حاضر ہوتے تھے وہ بہترین لوگ تھے۔ ان میں سے آپ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ تھا جو سب سے زیادہ خیر خواہ ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قدر و منزلت والا وہ شخص تھا جو دوسروں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرتا تھا۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے نبی کریم ﷺ کی مجلس پاک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب

آپ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو وہیں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہو رہی ہوتی تھی اور اس بات کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔ آپ مجلس کے تمام شرکاء کو ان کا حصہ دیا کرتے تھے۔ آپ کا ہر شریک یہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ معزز آپ کے نزدیک کوئی نہیں ہے جو شخص آپ کے پاس حاضر ہوتا یا اپنے معاملات کو آپ کے سپرد کرتا تو آپ اس کے ساتھ رہتے حتیٰ کہ وہ خود آپ کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا۔ جو شخص آپ سے اپنی حاجت بیان کرتا آپ اسے خالی نہ لوٹاتے تھے۔ اس کی حاجت روائی فرماتے تھے یا نرمی سے جواب ارشاد فرما دیتے تھے۔ آپ نے لوگوں کے لیے اپنے کرم اور اخلاق کو کشادہ فرمایا ہوا تھا۔ آپ ان کے لیے والد کی طرح مہربان تھے اور حق کے معاملے میں سب لوگ آپ کے لیے مساوی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی مجلس پاک حلم، حیاء، صبر امانت پر مبنی ہوتی تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں۔ اس میں قابل احترام چیزوں کی مخالفت نہیں ہوتی تھی اور غلطیوں کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ وہ سب انکساری اختیار کرتے تھے۔ اس مجلس میں بڑوں کی تعظیم کی جاتی تھی۔ چھوٹوں پر رحم کیا جاتا تھا اور حاجت مندوں کے لیے ایثار کیا جاتا تھا اور اجنبی شخص کے حقوق کا خیال رکھا جاتا تھا۔

337 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لأَجَبْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پایہ بطور ہدیہ دیا جائے تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

338 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلا بِرْذَوْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ کسی خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں تھے۔

339 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ ، قَالَ : سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ : سَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُوسُفَ، وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي

بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا آپ نے مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔

340. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ وَهُوَ ابْنُ صَبِيحٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، حَجَّ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيفَةٍ ، كُنَّا نَرَى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيهَا وَلَا رِيَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک پرانے پالان پر اور ایک ایسے کمبل کے اوپر بیٹھ کر حج کیا ہے جس کی قیمت ہمارے نزدیک چار درہم تھی جب آپ کی سواری کھڑی ہوگئی تو آپ نے فرمایا: میں ایسے حج کی نیت کرتا ہوں جس میں کوئی ریاکاری نہ ہو۔

341. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فَقَرَّبَ مِنْهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ ، وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ ، قَالَ ثَابِتٌ : فَسَمِعْتُ أَنَسًا ، يَقُولُ : فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ ، أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ ، إِلَّا صُنِعَ

انہی سے یہ روایت بھی مروی ہے، ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اس نے آپ کے سامنے ثرید رکھا جس میں کدو موجود تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کدو لینے لگے آپ کو کدو پسند تھے۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جب بھی میرے لیے کھانا تیار کیا جاتا ہے اور میرے پاس وسعت ہو کہ اس میں کدو ڈالے جاسکیں تو میں وہ بنوالیتا ہوں۔

342. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : قِيلَ لِعَائِشَةَ : مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَيْتِهِ ؟ قَالَتْ : كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ ، يَفْلِي ثَوْبَهُ ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا، نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: عام لوگوں کی طرح آپ اپنے کپڑے ٹھیک فرما لیا کرتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور خود اپنے کام کرلیا کرتے تھے۔

48. بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق جو کچھ مروی ہے

343. حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ :

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ : دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالُوا لَهُ : حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ ؟ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ ، فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا ، وَإِذَا ذَكَرْنَا الآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا ، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا ، فَكُلُّ هَذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

کرتے ہیں، کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی آپ ہمیں نبی کریم ﷺ کی احادیث کے متعلق بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں کیا حدیث سناؤں میں نبی کریم ﷺ کا پڑوسی تھا جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو آپ مجھے طلب فرمالیا کرتے تھے۔ وہ میں آپ کے لیے لکھ کر دے دیتا تھا۔ ہم جب دنیا کا تذکرہ کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے اور جب ہم آخرت کا تذکرہ کیا کرتے تھے تو آپ اس میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ ہم جب کھانے کا تذکرہ کیا کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا کرتے تھے۔ میں ان میں سے ہر معاملے کے متعلق تمہارے سامنے حدیث سنا سکتا ہوں۔

344. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ ، يَتَأَلَّفُهُمْ بِذَلِكَ فَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ ؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا خَيْرٌ أَوْ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : عُمَرُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَا خَيْرٌ أَوْ عُثْمَانُ ؟ فَقَالَ : عُثْمَانُ ، فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فَصَدَقَنِي فَلَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ سب سے برے شخص کی جانب بھی مکمل توجہ فرماتے تھے اور گفتگو فرمایا کرتے تھے آپ کو اس کی تالیف قلب مقصود ہوتی تھی آپ میری طرف بھی مکمل توجہ فرما کر گفتگو فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ میں سب سے بہتر ہوں ایک دفعہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں بہتر ہوں یا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ابوبکر بہتر ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں بہتر ہوں یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: عمر، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں بہتر ہوں یا عثمان؟ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: عثمان، جب نبی کریم ﷺ سے میں نے عرض کی تو آپ نے میرے ساتھ سچ بولا، میں نے یہ چاہا کہ کاش کہ میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت نہ ہی کیا ہوتا۔

345. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ صَنَعْتَهُ، وَلا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ، لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، وَلا مَسِسْتُ خَزًّا وَلا حَرِيرًا، وَلا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ، وَلا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہیں: میں نے دس برس نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے آپ نے کبھی بھی مجھے اُف نہیں کہا اور میں نے جو کام کیا اس کے متعلق آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور میں نے جو کام نہیں کیا تو اس کے متعلق کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ نبی کریم ﷺ اخلاق میں سب سے بہتر تھے میں نے نبی کریم ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا اور میں نے نبی کریم ﷺ کے پسینے مبارک کے سے زیادہ پاکیزہ کسی مشک یا خوشبو کو نہیں سونگھا۔

346. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ هُوَ الضَّبِّيُّ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، لا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا قَامَ، قَالَ لِلْقَوْمِ: لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هَذِهِ الصُّفْرَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر تھا جس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی کریم ﷺ کو جو بات ناپسند ہوتی تھی وہ کسی شخص کے منہ پر نہیں کہا کرتے تھے جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو آپ نے حاضرین سے فرمایا: تم نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ اس زرد رنگ کو صاف کردے؟

347. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ وَاسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَاحِشًا، وَلا مُتَفَحِّشًا وَلا صَخَّابًا فِي الأَسْوَاقِ، وَلا يَجْزِءُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ بدزبان نہیں تھے اور نہ ہی بازار میں چلا کر بات کیا کرتے تھے آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

348. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے، آپ ﷺ نے کبھی کسی

عليه وسلم . بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ ، إلا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَلا ضَرَبَ خَادِمًا وَلا امْرَأَةً

خادم یا اہلیہ کو نہیں مارا۔

349. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ ، مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ ، فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ غَضَبًا ، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ ، إلا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا ، مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی ایسی زیادتی کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا جو آپ کے ساتھ کی گئی ہو البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کی پامالی ہوتی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق شدید غضبناک ہوا کرتے تھے آپ کو جب بھی دو معاملوں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان معاملے کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔

350. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ ، فَأَلانَ لَهُ الْقَوْلَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ، إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت آپ کے پاس حاضر تھی آپ نے فرمایا: یہ اپنے خاندان کا سب سے برا شخص ہے پھر آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ اندر آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی پھر جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کے متعلق پہلے یہ بات فرمائی تھی پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوتا ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔

351. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ ، وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي هَالَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ الْحُسَيْنُ : سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فِي جُلَسَائِهِ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، دَائِمَ

امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے ساتھ مجلس میں بیٹھنے کے انداز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو، نرم اخلاق کے مالک تھے۔ آپ سخت مزاج اور سخت دل نہیں تھے، چلا کر بات نہیں کرتے تھے۔ بدزبانی نہیں کرتے ..... عیب جو نہیں تھے۔ تنگ

الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ، وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ، يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي، وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيهِ وَلَا يُخَيَّبُ فِيهِ، قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: الْمِرَاءِ، وَالْإِكْبَارِ، وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا، وَلَا يَعِيبُهُ، وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ، حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ، وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ، وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ کو جس چیز کی خواہش نہ ہوتی تھی اس سے چشم پوشی اختیار کرتے تھے۔ البتہ اس سے کسی دوسرے کو مایوس نہیں فرماتے تھے خود آپ اسے قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ نے تین چیزوں کو اپنی ذات سے جدا کر رکھا تھا۔ جھگڑا، تکبر اور فضول گفتگو کرنا اور آپ لوگوں سے تین معاملات نہیں کرتے تھے۔ کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے۔ کسی کے عیب بیان نہیں کرتے تھے اور کسی کی پوشیدہ (برائیوں) کو تلاش نہیں کرتے تھے۔ آپ جب گفتگو فرماتے تھے تو آپ کی خدمت میں حاضر لوگ اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے۔ یوں جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ خاموش ہوتے تھے تو لوگ گفتگو شروع کرتے تھے۔ لوگ آپ کے حضور بحث و مباحثہ نہیں کرتے تھے۔ آپ کی موجودگی میں جو شخص بات کرتا تو آپ کے سامنے سب لوگ خاموش ہوجاتے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی بات کر کے فارغ ہوجاتا۔ سب لوگوں کی گفتگو آپ کی موجودگی میں اس پہلے شخص کی طرح ہوتی تھی۔ جس بات پر لوگ ہنسا کرتے تھے آپ بھی اس پر مسکرا دیتے تھے اور جس بات پر لوگ حیرانی کا اظہار کرتے تھے تو آپ بھی حیرانی کا اظہار فرماتے تھے، اگر کوئی اجنبی شخص اپنے کسی معاملے میں آپ سے کسی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتا تو آپ اس وقت صبر سے کام لیتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے اصحاب یہ چاہتے تھے کہ وہ بھی آپ سے فیض یاب ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو جو طلب گار ہو تو اسے دے دیا کرو۔ آپ صرف اس شخص کی تعریف قبول کرتے تھے جو بدلے کے طور پر کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص حد سے تجاوز کرتا تو آپ اسے روک کر اس کی گفتگو کاٹ دیتے یا پھر اٹھ کر چلے جاتے۔

352 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

امام محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا

کرتے ہوئے سنا ہے: نبی کریم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے ''نہ'' نہیں کہا۔

353 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ بھلائی کے معاملے میں سب سے زیادہ سخی تھے آپ رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ سخی ہوجایا کرتے تھے حتیٰ کہ وہ مہینہ گزر جاتا تھا اس مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے وہ آپ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے جب جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے ملاقات کیا کرتے تھے تو نبی کریم ﷺ بھلائی میں چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے۔

354 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے کبھی کوئی چیز اگلے روز کے لیے سنبھال کر نہیں رکھی۔

355 حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، وَلَكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ، فَإِذَا جَاءَنِي شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَوْلَ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعُرِفَ فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ لِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے کچھ مانگا کہ آپ اسے عطا کریں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے تم میری طرف سے خریدار کرلو جب میرے پاس کوئی چیز آئے گی تو میں اس کی ادائیگی کردوں گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول ﷺ! آپ نے اسے عطا کردیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کا پابند نہیں کیا جو آپ کی قدرت میں نہ ہو تو نبی کریم ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات پسند نہیں آئی انصار میں سے ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ خرچ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمی کا اندیشہ نہ کیجئے (وہ آپ کو عطا کرتا رہے گا) تو نبی

ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ

کریم ﷺ مسکرا دیئے اور انصاری کی بات کے نتیجے میں آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

356۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَأَجْرٍ زُغْبٍ، فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا وَذَهَبًا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا تھال لیکر آئی جس میں خربوزے بھی موجود تھے تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کے سونا اور زیورات عطا کیے۔

357۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم. كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرمالیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

49۔ بَابُ مَا جَاءَ حَيَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے حیاء کرنے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

358۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء دار تھے جب آپ کوئی چیز ناپسند ہوتی تھی تو اس کا اندازہ آپ کے مبارک چہرے سے ہوجاتا تھا۔

359۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم أَوْ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَطُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں، سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے کبھی نبی کریم ﷺ کی شرمگاہ کی جانب نہیں دیکھا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے کبھی نبی کریم ﷺ کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔

50۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللهِ

نبی کریم ﷺ کے حجامہ کروانے کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متعلق جو کچھ مروی ہے

360. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

حمید بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پچھنے لگائے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو صاع اناج دینے کا حکم دیا تھا اور ان کے مالک کے ساتھ بات کی تھی تو ان کے مالکان نے ان کی ادائیگی میں کمی کر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم جو علاج کرتے ہو ان میں سب سے بہترین پچھنے لگوانا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تمہاری سب سے بہترین دوائی پچھنے لگوانا ہے۔

361. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا۔

362. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم احْتَجَمَ فِي الأَخْدَعَيْنِ، وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

امام شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں جانب موجود رگوں اور دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے تھے پھر آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا اگر یہ حرام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے عطا نہ کرتے۔

363. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ: كَمْ خَرَاجُكَ؟ فَقَالَ: ثَلاثَةُ آصُعٍ، فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کو بلوایا اس نے آپ کو پچھنے لگائے آپ نے اس سے دریافت کیا: تم کتنا تاوان ادا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: تین صاع، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک صاع معاف کروا دیا اور اس کا معاوضہ بھی ادا کیا۔

364. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

الْبَصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَحْتَجِمُ فِي الأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ

ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی دونوں جانب رگوں میں اور کندھوں پر پچھنے لگوائے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے تھے۔

365 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پچھنے لگوائے تھے اس وقت آپ ''ملل'' کے مقام پر حالت احرام میں تھے آپ نے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے۔

51 بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے متعلق جو کچھ مروی ہے

366 عن سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے مخصوص نام ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حشر کرنے والا ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

367 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَقِيتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَأَنَا الْمُقَفَّى ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میں ''احمد'' ہوں، میں ''نبی رحمت'' ہوں، میں ''نبی توبہ'' ہوں، میں ''مقفی'' ہوں، میں ''حاشر'' ہوں اور میں ''نبی ملاحم'' ہوں۔

368 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم، نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، هَكَذَا، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ

52. بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے انداز زندگی کے متعلق جو کچھ مروی ہے

369. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ، مَا يَمْلأُ بَطْنَهُ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آج تم لوگ جو چاہتے ہو وہ کھا پی نہیں لیتے؟ میں نے تمہارے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں کہ جن سے آپ شکم سیر فرماتے۔

370. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ، إِنْ هُوَ إِلا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی کریم ﷺ کے گھر والے ایک ماہ ایسا گزار دیتے تھے کہ ہم آگ نہیں جلاتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔

371. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، كَانَ أَحَدُهُمْ يَشُدُّ فِي بَطْنِهِ الْحَجَرَ مِنَ الْجُهْدِ وَالضَّعْفِ الَّذِي بِهِ مِنَ الْجُوعِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی عرض کی ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا نبی کریم ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ کی روایت کے حوالے سے یہ روایت غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ ہم نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو پتھر بندھا ہوا تھا۔ وہ بھوک، کمزوری اور مشقت کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔

372. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ ایک ایسے وقت میں باہر تشریف لائے کہ اس وقت میں آپ باہر تشریف نہیں لاتے تھے اور اس وقت کوئی

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ، وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ صلى الله عليه وسلم: وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا، فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا، أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ، وَرُطَبٌ طَيِّبٌ، وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ، فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا، فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا، فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ، فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم

آپ سے ملاقات نہیں کرتا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے ملے آپ نے دریافت فرمایا: اے ابوبکر! تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہوں اور آپ کی زیارت کرنے اور آپ کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عمر! تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی: بھوک کے سبب یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی کچھ بھوک لگ رہی ہے پھر یہ لوگ حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب گئے یہ بہت سے باغات درختوں اور بکریوں کے مالک تھے ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا وہ صاحب ان حضرات کو گھر میں نہیں ملے ان حضرات نے ان کی اہلیہ سے دریافت کیا: تمہارے گھر والے کہاں ہیں؟ اس نے عرض کی: وہ میٹھا پانی لینے کے لیے گئے ہیں یہ حضرات وہیں ٹھہرے رہے اسی اثناء حضرات ابو الہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکیزہ اٹھا کر لے آئے جو انہوں نے بڑی مشکل سے اٹھا ہوا تھا انہوں نے اسے رکھا اور آ کر نبی کریم ﷺ سے لپٹ گئے اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر وہ ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے ان کے لیے بستر بچھایا پھر یہ باغ کے اندر گئے اور وہاں سے ایک خوشہ توڑ کر لائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کر دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم تازہ کھجوریں نکال کر کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے یہ ارادہ کیا کہ آپ حضرات اس میں سے تازہ یا خشک جو کھجوریں چاہیں لے لیں ان حضرات نے اسے کھایا اور اس پانی کو پیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق بروز قیامت حساب لیا جائے گا ٹھنڈا سایہ،

بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا، قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلا بِأَنْ تُعْتِقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ، فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلا خَلِيفَةً إِلا وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لا تَأْلُوهُ خَبَالا، وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے تاکہ ان حضرات کے لیے کھانا تیار کریں، نبی کریم ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ دودھ دینے والی بکری ہمارے لیے ذبح نہ کرنا انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کیا یا بچی کو کیا، پھر وہ اس کا گوشت لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان حضرات نے اسے کھایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کچھ قیدی آئیں گے تو تم میرے پاس آنا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دو قیدی آئے ان کے ساتھ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرلو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ میرے لیے اختیار کردیجئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تم اس کے متعلق بھلائی کی وصیت کو قبول کرو پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ کے پاس گئے انہیں نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے متعلق بتایا تو انھوں نے کہا آپ اس کا حق اسی وقت ادا کرسکتے ہیں جو نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے، مگر یہ کہ آپ اسے آزاد کردیں تو انہوں نے فرمایا: یہ آزاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو یا کسی خلیفہ کو مبعوث کیا ہے تو اس کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا بربادی کے لیے تو جس شخص کو برے مشیر سے بچا لیا گیا اسے بچا لیا گیا۔

373۔ حدثنا عمر بن إسماعيل بن مجالد بن سعيد، حدثني أبي عن بيان حدثني قيس بن

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

حازم . قال : سمعت سعد بن أبي وقاص يقول : إني لأوّل رجل أهرق دمًا في سبيل الله، وإني لأوّل رجل رمى بسهم في سبيل الله، لقد رأيتني أغزوا في العصابة من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ما نأكل إلا ورق الشجر والحبلة حتى تقرحت أشداقنا وإن أحدنا ليضع كما تضع الشاة والبعير وأصبحت بنو أسد يعزرونني في الدين، لقد خبت إذن وخسرت وضل عملي.

یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دشمن کا خون بہایا اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا مجھے اپنے متعلق بخوبی یاد ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے ایک غزوہ میں شریک ہوا ہم لوگ صرف درخت کے پتے کھایا کرتے تھے حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئی تھیں حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس طرح پاخانہ کیا کرتا تھا جیسے بکری یا اونٹ مینگنیاں کرتے ہیں اب بنو اسد مجھے دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں پھر تو میں نقصان اور رسوائی کا شکار ہوگیا اور میرا عمل ضائع ہوگیا۔

374. حدثنا محمد بن بشار، حدثنا صفوان بن عيسى، حدثنا محمد بن عمرو بن عيسى أبو نعامة العدوي، قال : سمعت خالد بن عمير، وشويسًا، أبا الرقاد قالا : بعث عمر بن الخطاب عتبة بن غزوان وقال انطلق أنت ومن معك، حتى إذا كنتم في أقصى أرض العرب، وأدنى بلاد أرض العجم، فأقبلوا حتى إذا كانوا بالمربد وجدوا هذا المكان، فقالوا : ما هذه؟ هذه البصرة . فساروا حتى إذا بلغوا حيال الجسر الصغير، فقالوا : هاهنا أمرتم، فنزلوا فذكروا الحديث بطوله . قال : فقال عتبة بن غزوان : لقد رأيتني وإني لسابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الشجر حتى تقرحت أشداقنا فالتقطت بردة فقسمتها بيني وبين سعد بن أبي وقاص فما منا من أولئك السبعة أحد إلا وهو أمير مصر من الأمصار وستجربون الأمراء بعدنا

خالد بن عمیر اور شویس بن ابو رقاد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عتبہ بن غزوان کو (مہم پر) روانہ کیا اور انہیں یہ ہدایت کی تم اپنے ساتھیوں آگے رہنا جب تم عرب کے آخری علاقے تک پہنچو اور عجمی علاقوں کے نزدیک ہوجاؤ تو وہاں ٹھہرنا۔ یہ لوگ روانہ ہوگئے جب یہ مربد پہنچے تو وہاں انہوں نے سفید پتھر پائے انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ بصرہ ہے، انہوں نے چھوٹے پل پر پہنچنے کے بعد کہا اسی جگہ کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث روایت کی ہے جس میں حضرت عتبہ بن غزوان کے یہ الفاظ ہیں: مجھے اپنے متعلق بخوبی یاد ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ساتواں شخص تھا، ہماری خوراک صرف درخت کے پتے تھے جس کی وجہ سے ہمارے منہ زخمی ہوچکے تھے۔ ایک دفعہ مجھے ایک چادر ملی میں نے اُسے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کرلیا ان سات افراد میں سے ہر ایک کسی شہر کا گورنر ہے اور جلد تم ہمارے بعد آنے والے حکمرانوں کا بھی تجربہ کرلو گے۔

375. حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن، قال :

حضرت انس بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ

ارشاد فرمایا ہے: راہِ خدا میں مجھے خوفزدہ کرنے کی جتنی کوشش کی گئی اتنا کسی کو خوفزدہ نہیں کیا گیا اور راہِ خدا میں مجھے جتنی اذیت دی گئی اتنی کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھ پر تیس روز ایسے بھی گزرے جب میرے اور بلال کے لیے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا ہو۔ صرف اتنی سی خوراک ہوتی تھی جو بلال کی بغل میں چھپ سکتی تھی۔

376. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِي

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے صبح یا شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت اس وقت جمع ہوتے تھے جب آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے۔ (امام ترمذی کے استاد) عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، لفظ "ضفف" کا مطلب زیادہ لوگوں کا (مل جل کر) کھانا ہے۔

377. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيسًا، وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيسُ، وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَأُتِينَا بِصَحْفَةٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: هَلَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَلَا أَرَانَا أُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

نوفل بن ایاس ہذلی بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہمارے ساتھ ہوتے تھے وہ سب سے اچھے ساتھی تھے، ایک دفعہ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے جب ہم ان کے گھر آئے تو وہ اندر گئے اور غسل کر کے آئے۔ اسی اثناء پیالہ لایا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا جب اسے رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رونے لگے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو محمد! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تھا تو آپ اور آپ کے اہل خانہ جو کی روٹی بھی شکم سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ اس لیے میرے خیال میں ہمیں پیچھے رہنے دیا گیا ہے وہ ہمارے لیے بہتر نہیں ہے۔

53. بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے متعلق جو کچھ مروی ہے

378. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

نے تیرہ سال مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، آپ کی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔

379. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ، قَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سنة

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بھی وصال کے وقت اتنی ہی تھی اور اب میں بھی ۶۳ سال کا ہو چکا ہوں۔

380. حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، وصال کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر ۶۳ سال تھی۔

381. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر ۶۵ برس تھی۔

382. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَدَغْفَلُ، لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ۶۵ برس کی عمر میں وصال ہوا۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں، حضرت دغفل کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث سننا ثابت نہیں ہے۔ ویسے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سے ہیں۔

383. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم. لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلا بِالْقَصِيرِ، وَلا بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلا بِالآدَمِ، وَلا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ زیادہ دراز قد نہیں تھے اور پستہ قد بھی نہیں تھے۔ آپ سفید رنگت والے نہیں تھے اور بالکل گندمی بھی نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا آپ نے دس برس مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔ ۱۰ برس مدینہ میں قیام فرمایا۔ ۶۰ برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں ۲۰ سفید بال بھی نہیں تھے۔

384. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

54. بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے وصال کے متعلق جو کچھ مروی ہے

385. حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ، فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوا، فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا، وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو آخری وقت اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (حجرہ مبارکہ کا) پردہ اٹھایا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کی جانب دیکھا۔ یوں جیسے وہ قرآن کا ایک ورق ہے۔ لوگ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ لوگ اپنی نماز توڑنے لگے تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ تم لوگ نماز مت توڑو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ان لوگوں کی امامت کروا رہے تھے نبی کریم ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ اسی روز کے آخری حصے میں آپ کا وصال ہو گیا۔

386. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری گود میں ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ

مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ: إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ، ثُمَّ بَالَ، فَمَاتَ

نے برتن منگوایا تاکہ اس میں پیشاب کریں پھر آپ نے پیشاب مبارک فرمایا پھر آپ کا وصال ہوگیا۔

387. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ أَوْ قَالَ: عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے نبی کریم ﷺ کے متعلق یاد ہے جب آپ کا وصال ہونے والا تھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی موجود تھا۔ آپ اپنا دست مبارک اس پیالے میں ڈالتے تھے پھر اس پانی کے ذریعے اپنے چہرے پر مسح فرماتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے ''اے اللہ! موت کی سختیوں میں میری مدد فرما'' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''موت کی مدھوشیوں میں میری مدد فرما۔''

388. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى سالت ابا زرعة فقلت له من عبد الرحمن بن العلاء هذا قال هو عبد الرحمن بن العلاء بن الحلاج..

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب سے میں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کی شدت کو دیکھا ہے اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں آتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے پوچھا، یہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ عبدالرحمٰن بن علاء بن حلاج ہیں۔

389. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُلَيْكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، قَالَ: مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ، ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا تو آپ کی تدفین کے متعلق لوگوں میں اختلافِ رائے ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو مجھے نہیں بھولی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اس جگہ پر وفات دیتا ہے جسے وہ نبی پسند کرتا ہے کہ اسے وہاں دفن کیا جائے۔'' اس لیے تم نبی کریم ﷺ کو وہیں دفن کرو جہاں آپ کا بچھونا ہے۔

390. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وعياش

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی

العنبری، وسوار بن عبد الله، وغير واحد، قالوا: أخبرنا يحيى بن سعيد، عن سفيان الثوری، عن موسى بن أبي عائشة، عن عبيد الله، عن ابن عباس وعائشة: أن أبا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما مات

اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، ابوبکر نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

391 حدثنا نصر بن علي الجهضمي، حدثنا مرحوم بن عبد العزيز العطار، عن يزيد بن بابنوس، عن عائشة أن أبا بكر دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بين عينيه، ووضع يديه على ساعديه، وقال: وانبياه، واصفياه، واخليلاه

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کے وصال کے بعد، انہوں نے اپنا منہ نبی کریم ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا، اپنے دونوں ہاتھ آپ کی کلائیوں پر رکھے اور بولے: ہائے نبی، ہائے مقبول شخصیت، ہائے خلیل۔

392 حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ، وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ صلى الله عليه وسلم، حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب وہ دن تھا جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو اس روز مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تو وہاں کی ہر اندھیری ہوگئی۔ ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑی تھی اور آپ کی تدفین میں مشغول تھے ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

393 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کا وصال سوموار کے روز ہوا۔

394 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلاثَاءِ، وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ، وَقَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ غَيْرُهُ: يُسْمَعُ

حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کا وصال پیر کے روز ہوا تھا۔ اس روز اور منگل کی رات آپ اسی طرح ظاہر رہے اور اگلی رات کو آپ کی تدفین کر دی گئی۔ سفیان اور دیگر نے یہ بات روایت کی ہے: رات

صَوْتُ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

395. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

کے آخری حصے میں پھاوڑے چلنے کی آواز سنائی دی گئی۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیر کے روز وصال ہوا تھا اور منگل کے روز آپ کی تدفین کی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

396. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فِي مَرَضِهِ فَأَفَاقَ، فَقَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاةُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ: مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ لِلنَّاسِ أَوْ قَالَ: بِالنَّاسِ، قَالَ: ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ، فَقَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاةُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ: مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِي رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى فَلا يَسْتَطِيعُ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ، قَالَ: ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ: مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ أَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، قَالَ: فَأُمِرَ بِلالٌ فَأَذَّنَ، وَأُمِرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَجَدَ خِفَّةً، فَقَالَ: انْظُرُوا لِي مَنْ أَتَّكِئُ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ بَرِيرَةُ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ، حَتَّى قَضَى أَبُو بَكْرٍ صَلاتَهُ. ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ

سالم بن عبید بیان کرتے ہیں، انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ مرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال سے کہو وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: بلال سے کہو وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: میرے والد نرم دل شخص ہیں جب وہ اس جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے اگر آپ ان کی بجائے کسی اور کو حکم دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتری محسوس کی پھر آپ نے فرمایا: کوئی میرے پاس آئے تاکہ میں اس کے

اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ إِلا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا. قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيِّينَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ. فَأَمْسَكَ النَّاسُ. فَقَالُوا: يَا سَالِمُ. انْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَادْعُهُ. فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَيْتُهُ أَبْكِي دَهِشًا. فَلَمَّا رَآنِي. قَالَ: أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قُلْتُ: إِنَّ عُمَرَ يَقُولُ: لا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ إِلا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا. فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ. أَفْرِجُوا لِي. فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ. فَقَالَ: إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ. ثُمَّ قَالُوا: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ. قَالُوا: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. أَيُصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوا: وَكَيْفَ؟ قَالَ: يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ. وَيَدْعُونَ. ثُمَّ يَخْرُجُونَ. ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ. ثُمَّ يَخْرُجُونَ. حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ. قَالُوا: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم. أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوا: أَيْنَ؟ قَالَ: فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللهُ فِيهِ رُوحَهُ. فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلا فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ. ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو أَبِيهِ. وَاجْتَمَعَ

ساتھ ٹیک لگاؤں تو بریرہ اور ایک اور صاحب آئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے ٹیک لگائی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی جانب ہاتھ کے ذریعے اشارہ فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز مکمل کرلی۔ پھر نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے جس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ہوچکا ہے تو میں اپنی اس تلوار سے اسے قتل کردوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، لوگ جانتے نہیں تھے ان میں اس سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ اس لیے لوگ خاموش رہے۔ انہوں نے سالم سے کہا تم نبی کریم ﷺ کے صاحب کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ میں حیران روتا ہوا ان کے پاس آیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے جس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ہوچکا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کردوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چلو! میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ وہ آئے لوگ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جگہ دو۔ لوگوں نے آپ کو جگہ دی وہ آگے آئے اور نبی کریم ﷺ پر جھک گئے، آپ کو چھوا اور یہ آیت پڑھی: ''تم بھی مرنے والے ہو اور وہ لوگ بھی مرنے والے ہیں'' پھر لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے قریبی ساتھی! کیا نبی کریم ﷺ کا وصال ہوچکا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول

الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ. فَقَالُوا: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ لَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثَّلَاثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا؟ قَالَ: ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً

کے قریبی ساتھی! کیا ہم نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ ادا کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، لوگوں نے پوچھا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: کچھ لوگ اندر جائیں تکبیر کہیں دعا کریں پھر باہر نکل آئیں پھر کچھ لوگ اندر گئے، انہوں نے تکبیر کہی، درود شریف پڑھا، دعا کی پھر وہ باہر نکل آئے۔ حتیٰ کہ سب لوگ اندر چلے گئے۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول کے قریبی ساتھی! کیا نبی کریم ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لوگوں نے پوچھا: کہاں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: وہاں پر جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض فرمایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو وہاں قبض فرمایا ہوگا جو پاکیزہ جگہ ہوگی۔ اس سے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ نبی کریم ﷺ کو غسل دیں۔ آپ کو ددھیالی آپ کو غسل دیں۔ پھر مہاجرین جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے مشورہ کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس جائیں ہم ان کے پاس اکٹھے چلتے ہیں تاکہ امورِ خلافت کا فیصلہ ہوجائے۔ انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس شخص کی طرح کون ہوسکتا ہے؟ جس میں یہ تین خوبیاں پائی جاتی ہوں۔ ترجمہ کنزالایمان: ''دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں موجود تھے جب اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔'' وہ دونوں کون تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اس کے بعد تمام لوگوں نے بہ احسن وخوبی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرلی۔

397. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، شَيْخٌ بَاهِلِيٌّ قَدِيمٌ بَصْرِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، مِنْ كُرَبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَا كَرْبَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لا كَرْبَ عَلَى أَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ، إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ نے موت کی شدت کو محسوس کیا، جو جیسی بھی تھی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ہائے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ تمہارے والد کے پاس وہ چیز آ گئی ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔ (وہ) موت ہے۔ اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

398. حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى بِهِمَا الْجَنَّةَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: فَأَنَا فَرَطٌ لأُمَّتِي، لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ کی امت میں سے کسی شخص کا ایک نابالغ بچہ فوت ہوا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے وہ عورت جسے توفیق دی گئی جس کا ایک بچہ فوت ہوا ہو (اس کو بھی یہ خوشخبری ہے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا: آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی نابالغ بچہ فوت نہ ہوا ہو؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کا پیش رو ہوں گا۔ انہیں مجھ جیسا پیش رو نہیں ملے گا۔

55. بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی وراثت کے متعلق جو کچھ منقول ہے

399. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلا سِلاحَهُ، وَبَغْلَتَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں انہیں نبی کریم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

400۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ فَقَالَ: أَهْلِي وَوَلَدِي، فَقَالَتْ: مَا لِي لا أَرِثُ أَبِي؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: لا نُورَثُ، وَلَكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَعُولُهُ، وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے پوچھا: آپ کا وارث کون بنے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میری بیوی اور بچے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا: پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں بنوں گی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ البتہ نبی کریم ﷺ جن کی کفالت کرتے رہے میں ان کی کفالت کرتا رہوں گا اور نبی کریم ﷺ جن پر خرچ کرتے رہے ہیں میں ان پر خرچ کرتا ہوں گا۔

401۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، أَنَّ الْعَبَّاسَ، وَعَلِيًّا، جَاءَا إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ، يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَنْتَ كَذَا، أَنْتَ كَذَا، فَقَالَ عُمَرُ، لِطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٍ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ، إِلا مَا أَطْعَمَهُ، إِنَّا لا نُورَثُ؟ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

ابوالبختری بیان کرتے ہیں، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، ان دونوں میں اختلاف تھا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے یہی کہہ رہا تھا کہ تم یہ ہو اور تم وہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ کسی کو کچھ کھلا دے اور ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا واقعہ روایت کیا گیا ہے۔

402۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

403. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلا دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: میرے وارث، دینار یا درہم تقسیم نہیں کرسکتے۔ میری بیویوں کے خرچ اور سرکاری اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ ہوگا۔

404. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدٌ، وَجَاءَ عَلِيٌّ، وَالْعَبَّاسُ، يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ: أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے پاس آئے اسی دوران حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے۔ ان دونوں میں اختلاف تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا میں تم لوگوں کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ روایت کیا گیا ہے۔

405. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دِينَارًا وَلا دِرْهَمًا وَلا شَاةً وَلا بَعِيرًا، قَالَ: وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالأَمَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے کوئی دینار یا درہم، بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا۔ (راوی فرماتے ہیں: مجھے شک ہے کہ شاید حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں) کوئی غلام اور کنیز بھی نہیں چھوڑے۔

56. بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

406. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُ بِي

فرمان روایت کرتے ہیں: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

407 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ: لا يَتَشَبَّهُ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔

408 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو مَالِكٍ هَذَا هُوَ: سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ، وَطَارِقُ بْنُ أَشْيَمَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ ابومالک، سعدی بن طارق بن اشیم ہیں اور حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

409 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُنِي، قَالَ أَبِي: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: قَدْ رَأَيْتُهُ، فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ: شَبَّهْتُهُ بِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

عاصم بن کلیب بیان کرتے ہیں، میرے والد نے مجھے یہ بتایا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میرے والد نے یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ مجھے تو وہ ان کے مشابہ محسوس ہوئے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ ان کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

410. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي النَّوْمِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي، هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، حَسَنُ الضَّحِكِ، جَمِيلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ، قَالَ عَوْفٌ: وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا النَّعْتِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا.

حضرت یزید فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ صاحب قرآن پاک کی کتابت کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کی بات ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہو اس نے مجھے ہی دیکھا ہوگا۔'' کیا تم اس شخصیت کا حلیہ بیان کرسکتے ہو جن کو تم نے خواب میں دیکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں آپ کے سامنے ان کا حلیہ بیان کرتا ہوں۔ وہ درمیانے جسم کے شخص تھے اور صحت کے اعتبار سے درمیانے تھے۔ سفیدی مائل گندمی رنگت کے مالک تھے۔ ان کی دونوں آنکھیں یوں تھیں جیسے انہوں نے سرمہ ڈالا ہو۔ ان کی مسکراہٹ خوبصورت تھی چہرے کے نقش اچھے اور خوبصورت تھے۔ ان کی داڑھی نے سینے کو بھرا ہوا تھا۔ عوف نامی راوی بیان کرتے ہیں، مجھے یہ یاد نہیں کہ انہوں نے اس کے علاوہ اور کیا چیزیں بیان کی تھیں؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ آپ کا حلیہ بیان کرسکتے تھے۔

412. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَآنِي، يَعْنِي فِي النَّوْمِ، فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ.

ابن شہاب زہری اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے دیکھ لیا (راوی کہتے ہیں یعنی) خواب میں دیکھا، تو اس نے صحیح دیکھا۔

413. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی

الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَقَالَ: وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

414 حدثنا محمد بن علي، قال سمعت أبي يقول: قال عبد الله ابن المبارك: إذا ابتليت بالقضاء فعليك بالأثر

امام محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تمہیں قاضی بنا دیا جائے تو تم حدیث کی پیروی کرنا۔

415 حدثنا محمد بن علي، حدثنا النضر بن عون، عن ابن سيرين قال: هذا الحديث دين، فانظروا عمن تأخذون دينكم.

ابن سیرین بیان کرتے ہیں، یہ حدیث دین ہے تم اس بات کی تحقیق کرو کہ تم کس سے اپنے دین کو حاصل کر رہے ہو؟

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

اصل نام سلیمان بن الاشعث السجستانی تھا۔ ابوداؤد کنیت ہے۔ بغداد میں پیدا ہوئے۔ بصرے میں درس و تدریس اور تالیف میں مصروف رہے۔ اور وہیں وفات پائی۔ امام ابن حنبل کے شاگرد تھے۔ ان کی اہم تالیف کتاب السنن ہے جو سنن ابی داؤد کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں انھوں نے معروف احادیث جمع کی ہیں۔ کتاب کا موضوع فقہی مسائل تک محدود ہے۔ البتہ اس میں احادیث کی صحت پر کھنے کے اصولوں سے بھی بحث کی گئی ہے۔ کتاب السنن صحاح ستہ میں شمار ہوتی ہے۔

نام ونسب

ابوداؤد کنیت، سلیمان نام اور والد کا اسم گرامی اشعث ہے سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السجستانی قبیلہ ازد کی طرف منسوب ہو کر ازدی اور خراسان کے شہر سجستان کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجستانی کہلاتے ہیں۔

سن پیدائش

امام ابوداؤد سیستان میں **202**ھ میں پیدا ہوئے لیکن آپ نے زندگی کا بڑا حصہ بغداد میں گزارا اور وہیں اپنی سنن کی تالیف کی اسی لیے ان سے روایت کرنے والوں کی اس اطراف میں کثرت ہے پھر بعض وجوہ کی بنا پر **271**ھ میں بغداد کو خیر باد کہا اور زندگی کے آخری چار سال بصرے میں گزارے جو اس وقت علم و فن کے لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔

تحصیل علم

کم عمری میں ہی اخذ علم کے لیے سفر شروع کر دیا تھا، حجاز، شام، مصر، عراق اور خراسان وغیرہ بلادِ اسلامیہ کا سفر کر کے وہاں کے علماء اور مشائخ کی ایک بڑی جماعت سے حدیثِ پاک کا سماع حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں احمد بن حنبل، قعنبی اور ابوالولید الطیالسی جیسے کبارِ مشائخ شامل ہیں۔ بعض ایسے اساتذہ بھی ہیں، جن سے اخذ علم میں آپ امام بخاری اور امام مسلم کے ساتھ شریک ہیں۔ مثلاً احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ اور قتیبہ بن سعید وغیرہ۔

اساتذہ وشیوخ

امام ابوداؤد تحصیل علم کے لیے جن اکابر و شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا استقصاء شوار ہے خطیب تبریزی فرماتے ہیں کہ انہوں نے بے شمار لوگوں سے حدیثیں حاصل کیں، ان کی سنن اور دیگر کتابوں کو دیکھ کر حافظ ابن حجر کے اندازے کے مطابق ان کے شیوخ کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ آپ کے اساتذہ میں مشائخ بخاری و مسلم جیسے امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید اور قعنبی ابوالولید طیاسی، مسلم بن ابراہیم اور یحییٰ بن معین جیسے ائمہ فن داخل ہیں۔

فن حدیث میں کمال

ابراہیم حربی نے جو اس زمانہ کے عمدہ محدثین میں سے ہیں جب سنن ابوداؤد کو دیکھا تو فرمایا کہ ابوداؤد کے لیے حق تعالیٰ

تعالیٰ نے علم حدیث ایسا نرم کر دیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا ہوا تھا۔

فقہی ذوق

اصحاب صحاح ستہ کی نسبت امام ابوداؤد پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا، چنانچہ تمام ارباب صحاح ستہ میں صرف یہی ایک بزرگ ہیں جن کو علامہ شیخ ابواسحٰق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں جگہ دی ہے امام ممدوح کے اسی فقہی ذوق کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کو صرف احادیث احکام کے لیے مختص فرمایا، فقہی احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ اس کتاب (سنن) میں موجود ہے صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا، چنانچہ حافظ ابوجعفر بن زبیر غرناطی متوفی ۷۰۸ھ صحاح ستہ کی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں اور احادیث فقہیہ کے حصر واستیعاب کے سلسلے میں ابوداؤد کو جو بابت حاصل ہے وہ دوسرے مصنفین صحاح ستہ کو نہیں علامہ یافعی فرماتے ہیں کہ آپ حدیث وفقہ دونوں کے سرخیل تھے۔

زہد وتقویٰ

ابوحاتم فرماتے ہیں کہ امام موصوف حفظ حدیث، اتقان روایت، زہد وعبادت اور یقین وتوکل میں یکتائے روزگار تھے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ورع وتقویٰ، عفت وعبادت کے بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ ان کی زندگی کا مشہور واقعہ ہے کہ ان کے کرتے کی ایک آستین تنگ تھی اور ایک کشادہ جب اس کا راز دریافت کیا گیا تو بتایا کہ ایک آستین میں اپنے نوشتے رکھ لیتا ہوں اس لیے اس کو کشادہ بنا لیا ہے اور دوسری کو کشادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس میں کوئی فائدہ نہ تھا اس لیے اس کو تنگ ہی رکھا۔

آپ کے فضل وکمال کا اعتراف

ابوداؤد کو علم وعمل میں جو امتیازی مقام حاصل تھا اس زمانہ کے علماء مشائخ کو بھی اس کا پورا پورا اعتراف تھا چنانچہ حافظ موسیٰ بن ہارون جو ان کے معاصر تھے فرماتے ہیں کہ ابوداؤد دنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں میں نے ان سے افضل کسی کو نہیں دیکھا امام حاکم فرماتے ہیں کہ امام ابوداؤد بلاشک وریب اپنے زمانہ میں محدثین کے امام تھے۔

تصنیفات

امام ابوداؤد نے بہت سا علمی ذخیرہ اپنی یادگار چھوڑا ہے جس کی مجمل فہرست درج ذیل ہے۔ مراسیل۔ الرد علی القدریہ۔ الناسخ والمنسوخ۔ ماتفرد بہ اہل الامصار۔ فضائل الانصار۔ مسند مالک بن انس۔ المسائل معرفۃ الاوقات۔ کتاب بدء الوحی سنن۔ ان میں سب سے زیادہ اہم آپ کی سنن ہے۔

وفات

امام ابوداؤد نے تہتر سال کی عمر پا کر سولہ شوال 275ھ میں انتقال فرمایا اور بصرہ میں امام سفیان ثوری کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ یوم وفات روز جمعہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ السُّنَّةِ

1- بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ

1- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً«

2- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، نَحْوَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: " أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ »زَادَ ابْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا« وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ، كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ " وَقَالَ عَمْرٌو: »الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سنت کا بیان

سنت کی وضاحت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی ۷۱ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی ۷۱ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے، ایک دفعہ وہ کھڑے ہوئے اور بولے: جان لو! نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سے ۷۲ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک (فرقہ) "جماعت" ہوگی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میری امت میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہش نفس یوں سرایت کر جائے گی جیسے کتے کا (زہر) آدمی کے اندر سرایت کر جاتا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جیسے کتے (کا زہر)، اس شخص کے اندر سرایت کر جاتا ہے جس کو کاٹا ہو اور کوئی ایک جوڑ ایسا نہیں ہوتا جس میں وہ داخل نہ ہو۔

مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ«

2-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

3 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّسْتُرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7] إِلَى {أُولُو الْأَلْبَابِ} قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ«

اختلاف کرنے اور قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ کنزالایمان:) "وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں (پ ۳ آل عمران آیت ۷)"۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں، تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ تم ان سے دور رہو۔

3-بَابُ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

4 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ«

5 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ

نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں سے بچنا ان سے دشمنی رکھنا

مجاہد، ایک صاحب کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل یہ ہے: اللہ تعالیٰ کے سبب محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے سبب دشمنی رکھنا۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، یہ عبداللہ حضرت کعب کے وہ صاحبزادے ہیں جو ان کے نابینا ہونے کے بعد، ان کو ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔

-3 صحیح بخاری: 4273' جامع ترمذی: 2994' سنن داری: 145' صحیح ابن حبان: 73' مسند اسحاق بن راھویہ: 1236

-5 صحیح بخاری: 3676' سنن نسائی: 3824' مسند امام احمد: 15827' صحیح ابن خزیمہ: 2442' سنن الکبری للبیہقی: 4204' الادب المفرد: 944

قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ. - وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - قَالَ: »وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ«

وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں، اس کے بعد ابن سرح نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں ”انہوں نے مسلمانوں کو ہم تین شخصوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمادیا۔ حتیٰ کہ جب کافی دن گزر گئے تو ایک روز میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا، جو میرے چچازاد تھے، میں نے انہیں سلام کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ اس کے بعد حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی توبہ کے متعلق قرآن کا حکم نازل ہونے تک کا واقعہ بیان کیا ہے۔

4-بَابُ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے سے ترکِ سلام

6 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: »اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ«

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے گھر آیا، میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس پر زعفران لگا دیا۔ صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے دھو دو۔

7 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ سُمَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اونٹ بیمار ہوگیا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے سیّدہ زینب رضی

6- سنن ابوداؤد:4176' سنن الکبریٰ للبیہقی:8754' مسند الطیالسی:646

7- مسند امام احمد:25046' معجم الکبیر للطبرانی:188' معجم الاوسط للطبرانی:5303

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِزَيْنَبَ: »أَعْطِيهَا بَعِيرًا« فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ؟ »فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ«

اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تم یہ اونٹ اسے دے دو۔ تو سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں: کیا میں یہ اس یہودیہ کو دے دوں؟ نبی کریم ﷺ ناراض ہوئے اور آپ نے ذوالحج، محرم اور صفر کے کچھ حصے تک ان سے ترک تعلق فرمایا۔

5-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ

8 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ«

قرآن کے متعلق بحث تکرار کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، قرآن کے متعلق بحث وتکرار کفر ہے۔

6-بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

9 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ«

سنت کو لازم پکڑنے کے متعلق

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، یاد رکھنا مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اس کی طرح (سنت) دی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک بھرے ہوئے پیٹ والا شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر کہے کہ تم اس قرآن کو لازم پکڑو۔ تمہیں اس میں جو چیز حلال ملے تم اسے حلال سمجھو اور تمہیں اس میں جو چیز حرام ملے اسے حرام جانو۔ خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اور ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت بھی حلال نہیں ہے اور گری ہوئی چیز کو اٹھانا بھی حلال نہیں ہے۔ البتہ اس چیز کا مالک اس سے بے نیاز ہو اور جو شخص کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مہمان نوازی کے حساب سے ان سے

10 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ: »اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ« . فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: " إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ، وَالرَّجُلُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالصَّغِيرُ، وَالْكَبِيرُ، وَالْعَبْدُ، وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ؟ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ ". قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ؟ قَالَ: »بَلَى، اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ، وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ، فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ، وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا« . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ، مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ، وَقَالَ صَالِحُ بْنُ

صول کرے۔

یزید بن عمیرہ، جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی کسی محفل میں وعظ و نصیحت کے لیے بیٹھتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے، عدل سے کام لینے والا ہے، شک کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہارے بعد ایسے فتنے آ رہے ہیں جن میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن کو کھول دیا جائے گا حتیٰ کہ ہر مومن، منافق، مرد و عورت، بڑی عمر کا شخص، چھوٹی عمر کا فرد، غلام اور آزاد اس کا علم حاصل کر لیں گے پھر عنقریب ایسا ہوگا: کوئی شخص یہ کہے گا کہ لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے جب کہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں اور پھر بھی میری پیروی نہیں کرتے؟ میں ان کے لیے کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہوں، (حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) تو اس نے جو نئی چیز نکالی ہوگی تم اس سے بچنا کیونکہ جو چیز اس نے نکالی ہوگی، گمراہی ہوگی اور میں تمہیں سمجھدار شخص کی گمراہی سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات سمجھدار آدمی کی زبانی بیان کرتا ہے اور منافق کبھی کبھار حق کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اگر کوئی سمجھدار شخص گمراہی کی بات کہہ دے تو مجھے کس طرح معلوم ہوگا اور اگر کوئی منافق شخص حق کی بات کہہ دے تو، انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تم سمجھدار شخص

كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي هٰذَا: الْمُشَبِّهَاتِ، مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ، وَقَالَ: لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتّٰى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ

کے اس کلام سے لاتعلق رہنا جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تم خود اس کی اپنی وجہ سے اس سے لاتعلق نہ رہنا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور حق کو قبول کرلے، جب تم اس سے سنو، بے شک حق کے اندر ایک نور ہے۔ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں اس روایت میں بعض اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام زہری کے حوالے سے ایک روایت میں لفظ "يَثْنِيَنَّكَ" کی بجائے "لا ينئينك" مروی ہے۔ امام زہری کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے فرمایا: ہاں! دانا شخص کی وہ بات جو تمہیں متنبہ لگے حتیٰ کہ تم یہ کہہ دو کہ اس نے اس بات سے کیا مراد لیا ہے؟

11 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ، ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ، ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ، فَكَتَبَ: " أَمَّا بَعْدُ، أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ، وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ، فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ -

ابوصلت بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا اور ان سے تقدیر کے متعلق معلوم کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جواب میں لکھا: امابعد! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کے معاملے میں میانہ راوی اختیار کرنے اور اس کے نبی کی سنت کی پیروی کرنے اور بدعتیوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں۔ انہیں ترک کرنے جبکہ اس کے متعلق سنت آچکی ہو اور لوگوں کی حاجت پوری ہوچکی ہو کی ہدایت کرتا ہوں۔ تم پر سنت کو لازم پکڑنا ضروری ہے کیونکہ اللہ کے حکم سے یہ تمہارے لیے (گمراہی سے بچنے) کا ذریعہ ہوگی پھر تم یہ بات جان لو۔ لوگوں نے جو بھی بدعت ایجاد کی اس سے پہلے وہ دلیل آچکی تھی جو اس کے خلاف تھی یا جس میں عبرت موجود تھی کیونکہ سنت اس ہستی نے جاری کی ہے جو یہ جانتے

بِإِذْنِ اللهِ - عِصْمَةٌ، ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ
النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ
عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا. فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ
عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا - وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ
عَلِمَ مِنْ - الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ،
فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ،
فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا، وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا، وَهُمْ
عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى، وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا
فِيهِ أَوْلَى. فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ
سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ
بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ
وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ،
فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي، وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا
يَشْفِي. فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ، وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ
مَحْسَرٍ، وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا، وَطَمَحَ عَنْهُمْ
أَقْوَامٌ فَغَلَوْا، وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذٰلِكَ لَعَلَى هُدًى
مُسْتَقِيمٍ، كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ
فَعَلَى الْخَبِيرِ - بِإِذْنِ اللهِ - وَقَعْتَ، مَا أَعْلَمُ مَا
أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ، وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ
بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ
بِالْقَدَرِ، لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ
يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ، يُعَزُّونَ بِهِ
أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ
بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ، وَقَدْ
سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ

تھے۔ اس کے خلاف کرنا خطا بھکنا، بے وقوفی پستی ہے، یہاں ابن کثیر نامی راوی نے لفظ "من قد علم" روایت نہیں کیا۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) تم اپنے لیے اس چیز سے راضی ہو جس سے پہلے زمانے کے لوگ راضی رہے کیونکہ انہوں نے اس علم پر اکتفا کیا اور وہ لوگ گہری بصیرت کے سبب رک گئے۔ انہیں امور کے کشف کی زیادہ طاقت اور صلاحیت حاصل تھی اور ان میں جو فضیلت موجود تھی وہ اس بات کا زیادہ استحقاق رکھتی تھی۔ اگر ہدایت وہ ہوتی جس پر تم لوگ چل رہے ہوتو وہ تم سے پہلے اس کی طرف چلے جاتے لیکن اگر تم یہ کہو کہ ان کے بعد بدعت اس نے ایجاد کی جو ان حضرات کے راستے کے علاوہ دوسروں کے راستے کی اتباع کرے گا اور ان کے راستے کو چھوڑ دے گا وہ لوگ ایسے ہیں جو سبقت لے جا چکے ہیں اور انہوں نے اس کے متعلق ایسی بات کی ہے جو کفایت کر جاتی ہے اور انہوں نے اس کا جو وصف بیان کیا ہے وہ تسلی بخش ہوتا ہے تو جو ان کے علاوہ تخفیف کرے گا یا زیادتی کرے گا تو ان لوگوں نے جنہوں نے اس میں کمی کی وہ زیادتی کریں گے اور جنہوں نے اس میں زیادتی کی وہ غلو سے کام لیں گے جبکہ وہ حضرات ان دونوں کے درمیان ہدایت کے سیدھے راستے تھے۔ تم نے تقدیر کا اقرار کرنے کے متعلق پوچھنے کے لیے خط لکھا ہے تو اللہ کے علم کے تحت تم نے صاحب علم کی طرف رجوع کیا ہے۔ لوگوں نے جتنے بھی نئے امور نکالے ہیں اور جو بدعات ہیں۔ ان میں مجھے ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جو تقدیر کا اقرار کرنے کے متعلق مروی روایات کے حوالے

وَبَعْدَ وَفَاتِهِ، يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ، وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ، أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ، وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ، وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ، وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ، وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ، وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ، وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ، وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ: كُلُّهُ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ، وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ، وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ، وَمَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا"

سے زیادہ واضح اور معاملے کی حقیقت کے اعتبار سے زیادہ تصدیق شدہ ہو۔ جہلاء نے دور جاہلیت میں اپنی باتوں میں اور اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے انہیں جو چیز نہیں مل پاتی تھی وہ اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے تسلی دیتے تھے اور اس کے بعد اسلام نے بھی اسے مزید پختگی دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یا دو سے زیادہ احادیث میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مسلمانوں نے آپ سے یہ بات سنی۔ آپ کی زندگی میں اور آپ کے وصال کے بعد اس کے متعلق یقین رکھتے ہوئے اور معاملے کو رب کی طرف منسوب کرتے ہوئے اور خود کو کمزور جانتے ہوئے اس کے متعلق گفتگو کی کیونکہ یہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کا علم محیط نہ ہو اور اس کی کتاب اسے گھیرے ہوئے نہ ہو اور اس کے متعلق اس کی تقدیر مقرر نہ ہو چکی ہو اور اس کے ساتھ وہ لوگ اس کی محکم کتاب سے اقتباس کرتے تھے اور اس سے علم حاصل کرتے تھے۔ اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں آیت کیوں نازل کی اور فلاں کیوں فرمایا تو ان آیات کو ان حضرات نے بھی پڑھا تھا جو تم پڑھتے ہو اور ان لوگوں کو اس کی اس تاویل کا علم ہو گیا جس سے تم ناواقف رہے اور ان حضرات نے اس سب کے بعد یہی کہا کہ یہ کتاب اور تقدیر کے مطابق ہے۔ شقاوت طے کی جا چکی ہے جو تقدیر میں لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوگا اور وہ جو نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا۔ ہم اپنی ذات کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کے مالک نہیں ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کیا کی اور ڈرتے رہے۔

7-باب

12 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ«

بلاعنوان

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دوست تھا جو شام سے تعلق رکھتا تھا اور وہ انہیں خط لکھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خط لکھا کہ مجھے پتہ چلا ہے، تم تقدیر کے متعلق بحث کرتے ہو۔ آئندہ مجھے خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

13 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ، أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ؟ قَالَ: »لَا، بَلْ لِلْأَرْضِ«، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: »لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ«، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ} [الصافات: 163] الْجَحِيمِ قَالَ: »إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ«

خالد بیان کرتے ہیں، میں نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! آپ ہمیں بتایئے، حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان کے لیے پیدا کیا گیا تھا یا زمین کے لیے؟ انہوں نے جواب دیا: زمین کے لیے، آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ بچے رہتے اور درخت کا پھل نہ کھاتے انہوں نے فرمایا: یہ کرنا ان کی مجبوری تھی۔ میں نے ان سے کہا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتائیں۔ ترجمہ کنزالایمان تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے۔ (پ ۲۳ الصآفات آیت ۱۶۳) حسن بصری نے فرمایا: شیاطین انہی لوگوں کو گمراہی میں ڈالتے ہیں جن پر جہنم میں داخلہ اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا ہو۔

14 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ} [هود: 119] قَالَ: »خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ، وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ«

حسن بصری، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرماتے ہیں: ''اور اسی کے لیے اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔'' حسن بصری فرماتے ہیں: یہ لوگ اس (جنت) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور یہ (یعنی کچھ لوگ) اس

13- سنن ابوداؤد: 4616، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20673

(جہنم) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

15 - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: {مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات:163] قَالَ: »إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ«

خالد خداء بیان کرتے ہیں میں نے حسن بصری سے پوچھا گیا: (قرآن کی اس آیت کا مفہوم کیا ہے) ترجمہ کنزالایمان تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے۔ (پ ۲۳ الصآفات آیت ۱۶۳)۔'' حسن بصری نے فرمایا: جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو واجب کردیا وہ جہنم میں جائے گا۔

16 - حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: " لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ: الْأَمْرُ بِيَدِي "

حسن بصری فرماتے ہیں، آسمان سے زمین پر گر جانا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اپنے معاملات پر اختیارات رکھتا ہوں۔

17 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ، مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ: نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ: رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ، مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ: »سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ؟ خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ، وَخَلَقَ الْخَيْرَ، وَخَلَقَ الشَّرَّ«، قَالَ الرَّجُلُ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ

حمید بیان کرتے ہیں حسن بصری مکہ آئے تو اہل مکہ کے پڑھے لکھے افراد نے مجھے کہا کہ میں نے ان سے یہ بات کہوں کہ وہ کسی دن ہمارے ساتھ مجلس رکھیں جس میں وہ ان لوگوں کو وعظ ونصیحت کریں۔ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب وہ لوگ جمع ہوگئے تو حسن بصری نے انہیں خطبہ دیا، میں نے ان سے بہترین خطیب کوئی نہیں دیکھا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی پیدا کرنے والا بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا کیا ہے، اسی نے ہر بھلائی کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ہر برائی کو پیدا کیا ہے، تو ایک شخص بولا! اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ اس بزرگ کے متعلق کیسی جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔

18 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حمید بیان کرتے ہیں، حسن بصری فرماتے ہیں۔

سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ، [كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ] [الحجر: 12] قَالَ: »الشِّرْكُ«

(اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:) ''اسی طرح ہم اسے جرم کرنے والوں کے دل میں جگہ دیتے ہیں۔'' حسن بصری فرماتے ہیں اس سے مراد شرک ہے۔

19 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ: »بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ«

حسن بصری فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ان کے اور جو وہ خواہش رکھتے ہیں ان کے درمیان حائل کردیا گیا۔'' حسن فرماتے ہیں: یعنی ان لوگوں کے درمیان اور ایمان کے درمیان حائل کیا گیا۔

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ، فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قُلْتُ: »إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا«

ابن عون بیان کرتے ہیں، میں شام گیا وہاں ایک شخص نے پیچھے سے مجھے آواز دی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رجاء بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابن عون! یہ لوگ حسن بصری کے حوالے سے کیا بات روایت کرتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: یہ لوگ حسن بصری کے حوالے سے بہت سی جھوٹی باتیں بیان کرتے ہیں۔

21 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ، يَقُولُ: "كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ: قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ، وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ: أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟"

ایوب بیان کرتے ہیں دو طرح کے لوگوں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جھوٹی باتیں بیان کی ہیں، ایک وہ لوگ جو تقدیر کے منکر ہیں وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے اس نظریے کی تائید ہوجائے اور دوسرے وہ لوگ جن کے دلوں کے اندر نفرت اور دشمنی تھی۔ وہ یہ کہتے تھے: کیا اس نے فلاں وقت یہ بات نہیں کہی تھی اور فلاں وقت یہ بات نہیں کہی تھی؟

22 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ: »لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ«

یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں، قرہ بن خالد نے ہم سے کہا، اے نوجوانو! حسن بصری کے معاملے میں غلو نہ کرنا کیونکہ ان کی رائے سنت کے مطابق اور بالکل ٹھیک ہے۔

23 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا:

ابن عون بیان کرتے ہیں اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ

حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: "لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا، وَلَكِنَّا قُلْنَا: كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ"

حسن بصری کی باتیں اس حد تک پہنچ جائیں گی جہاں اب پہنچ چکی ہیں تو ہم ان کے رجوع کو تحریری طور پر لے لیتے اور اس پر گواہ بھی بنا لیتے۔ لیکن ہم نے تو یہ سوچا تھا: انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ سبقت اللسان کے سبب تھی۔ اب اس کا ذکر نہیں کیا جائے گا۔

24- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ: »مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا«

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حسن بصری نے مجھ سے فرمایا: آئندہ میں اس کے متعلق (تقدیر کے متعلق) کبھی کوئی بات نہیں کروں گا۔

25- حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، قَالَ: »مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ«

عثمان بتی فرماتے ہیں، حسن بصری نے جس بھی آیت کی تفسیر بیان کی اس میں انہوں نے تقدیر کا (اثبات) کیا ہے۔

26- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ«

عبید بن ابورافع اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیے سے ٹیک لگا کر یہ کہے، جس کے پاس میرا کوئی حکم آچکا ہو جو میں نے دیا ہو یا جس سے میں نے منع کیا ہو، تو وہ یہ کہے کہ ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں ملی۔ ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔

27- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ«

قاسم بن محمد، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے حکم میں کوئی ایسی بات کہے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہوگی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا کام کرے جو ہمارے حکم کے مخالف ہو تو وہ مردود ہوگا۔

26- جامع ترمذی:2663، مستدرک للحاکم:368، معجم الکبیر للطبرانی:934، معجم الاوسط:8671

27- صحیح بخاری:2550، سنن ابن ماجہ:14، صحیح ابن حبان:27، مسند ابویعلیٰ:4594

قَالَ ابْنُ عِيسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ«

28۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ {وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ} [التوبة: 92] فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ »أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ«

عبدالرحمٰن بن عمرو اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کے متعلق قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ہے: "اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے جب وہ تمہارے پاس آئیں تاکہ تم انہیں سواری کے لیے جانور دو تو تم نے کہا: میرے پاس تمہیں سواری کے لیے دینے کے لیے جانور نہیں ہے۔" حجر بیان کرتے ہیں ہم نے انہیں سلام کیا اور ان سے کہا ہم آپ کے پاس آپ کی زیارت کرنے کے لیے، آپ کی عیادت کرنے کے لیے اور آپ سے استفادہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، پھر انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور ایسا وعظ کیا جس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ تو الوداعی وعظ ہوتا ہے۔ آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور حاکم وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ کوئی شخص حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا تو تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔ تم اسے پکڑ لینا اور اسے مضبوطی سے تھام لینا اور تم نئے پیدا ہونے والے

28- مسند امام احمد: 17185؛ مستدرک حاکم: 332

معاملات سے بچنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

29 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ«

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کیا ہے: آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا بحث و تکرار کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہوگئے۔

8-بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ

سنت کو لازم پکڑنا

30 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلائے اسے ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جو شخص کسی برائی کی طرف بلائے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا گناہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

31 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ«

عامر بن سعید اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں کے معاملے میں سب سے زیادہ جرم اس شخص کا ہوگا جو کسی ایسے معاملے کے متعلق پوچھے جو حرام نہیں ہوا تھا اور اس کے پوچھنے کے سبب وہ حرام ہوگیا۔

29- مسند احمد:3655، معجم الکبیر للطبرانی:10368

30- صحیح مسلم:2674، سنن ابن ماجہ:206، مسند امام احمد:9149، مسند ابو یعلیٰ:6489

31- صحیح بخاری:6859، مسند امام احمد:1520، مسند حمیدی:67

9- بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ

32 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ، أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ«

33 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: »أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ«

34 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »أَبُو بَكْرٍ« قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: »ثُمَّ عُمَرُ«. قَالَ: ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَةِ؟ قَالَ: »مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ«

ایک پر دوسرے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم یہ کہا کرتے تھے، ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مساوی کسی کو نہیں سمجھتے، پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دیتے تھے یعنی ان میں سے کسی ایک کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک میں ہم لوگ یہ کہا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا، اللہ کے رسول کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں نے پوچھا: پھر کون ہے، انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر مجھے یہ خدشہ ہوا کہ اگر میں نے ان سے پوچھا: پھر کون ہیں؟ تو وہ "حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہیں گے اس لیے میں نے کہا: پھر اس کے بعد آپ ہوں گے، ابا جان! انہوں نے

32- سنن ابوداؤد: 4628، مسند ابویعلی: 5602

34- معجم الاوسط للطبرانی: 810

35- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، يَقُولُ: »مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَالْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ، وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ«

فرمایا: میں تو مسلمانوں کا ایک عام شخص ہوں۔

سفیان بیان کرتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں حضرات سے، خلافت کے زیادہ مستحق تھے تو اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام مہاجرین اور انصار کو غلط قرار دیا۔ میرے خیال میں اس کے ان خیالات کے ساتھ کوئی بھی عمل آسمان کی جانب بلند نہیں ہوگا۔

36 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، يَقُولُ: »الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ«

سفیان بیان کرتے ہیں: خلفاء پانچ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

10- بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ

خلفاء کا بیان

37 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے گزشتہ رات خواب میں ایک بادل دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں نے لوگوں کو دیکھا وہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں۔ کچھ لوگ زیادہ لے رہے ہیں کچھ لوگ کم لے رہے ہیں۔ پھر میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے لے کر زمین تک آئی ہوئی تھی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما

فَعَلَا بِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأُعَبِّرَنَّهَا. فَقَالَ: »اعْبُرْهَا« قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ، وَالْعَسَلِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ. وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ: تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ. فَقَالَ: »أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا« فَقَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُقْسِمْ«

اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر وہ جڑ گئی تو وہ بھی اس کے ذریعے اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے موقع عنایت فرمائیے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم اس کی تعبیر بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: اس بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے اور اس شہد اور گھی ٹپکنے سے مراد قرآن ہے اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے اور زیادہ اور کم لینے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کو زیادہ حاصل کرتے ہیں اور اسے کم حاصل کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ گامزن ہیں۔ آپ نے اسے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سربلندی عطا فرمائی۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور شخص نے لیا تو وہ بھی سربلند ہوا۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے بتائیے کہ میں نے اس کی صحیح تعبیر کی ہے یا غلط کی ہے؟ آپ نے فرمایا: کچھ صحیح بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

38 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے یہی واقعہ روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں بتانے سے منع فرما دیا۔

39 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: »مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟« فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم میں سے کس شخص نے کیا خواب دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کی! میں نے دیکھا ہے جیسے ایک ترازو آسمان سے اترا ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وزن کیا گیا۔ آپ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پلڑا بھاری تھا، پھر میزان اٹھالیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

40 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ »أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟« فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَ: فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: »خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ«

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس شخص نے کیا خواب دیکھا ہے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کا ذکر نہیں ہے۔ تاہم یہ الفاظ ہیں کہ یہ بات آپ کو پسند نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا: یہ خلافتِ نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت عطا کر دے گا۔

41 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ ابوبکر کو اللہ کے رسول کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ عمر

39- جامع ترمذی:2287' سنن الکبریٰ للنسائی:8136' مسند الطیالسی:866

41- مسند امام احمد:14863' مستدرک للحاکم:4551

قَالَ: »أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ«. قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ يُونُسُ، وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ

کو ابوبکر کے ساتھ ملا کر دیا گیا ہے اور عثمان کو عمر کے ساتھ ملا کر دیا گیا ہے۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک شخص سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور ان حضرات کو ایک دوسرے سے ملا دینے کا مطلب اس امر کی نگرانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا ہے۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک شخص سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور ان حضرات کو ایک دوسرے سے ملا دینے کا مطلب اس امر کا نگران ہونا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یونس اور شعیب (نامی راوی) نے عمرو (نامی راوی) کا ذکر نہیں کیا ہے۔

42- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: »إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ، وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ«

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول ہے جسے آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا اور اس کو نقاہت کے ساتھ پیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا اور اس کو خوب اچھی طرح پیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو اچھی طرح پکڑ لیا اور اسے اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا اور وہ ہل گیا

42- مسند امام احمد: 20255' مصنف ابن ابی شیبہ: 30491

اور اس کا کچھ پانی ان پر چھلک گیا۔

43 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: »لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ«

مکحول بیان کرتے ہیں، رومی چالیس دن تک شام میں گھسے رہیں گے۔ اور وہ لوگ دمشق اور عمان کے اندر نہیں آ سکیں گے۔

44 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ، يَقُولُ: »سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ«

عبدالرحمٰن بن سلمان بیان کرتے ہیں: عنقریب ایک ایسا عجمی بادشاہ آئے گا جو تمام شہروں پر حکومت کرے گا۔ صرف دمشق پر نہیں کر سکے گا۔

45 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ«

مکحول بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ کے دوران مسلمانوں کا خیمہ ''غوطہ'' نامی جگہ پر نصب ہوگا۔

46 - حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: " إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [آل عمران:55] يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ "

عوف بیان کرتے ہیں میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثال اس طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی، اس نے اس آیت کو پڑھا بھی اور اس کی تفسیر بھی بیان کی۔ ''جب اللہ تعالیٰ نے کہا: (ترجمہ کنزالایمان:) ''یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا'' راوی بیان کرتے ہیں اس نے اپنے ہاتھ سے ہماری اور اہل شام کی جانب اشارہ کیا۔

45- سنن ابوداؤد: 4298، مستدرک للحاکم: 8496

47 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: " رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا، وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ ". زَادَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: »فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ«

ربیع بن خالد بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، اس نے اپنے خطبے میں کہا، کسی کام میں کسی شخص کا قاصد اس کے نزدیک زیادہ معزز ہے۔ یا وہ شخص زیادہ معزز ہے جو اس کے گھر میں جانشین ہو تو میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی طرف سے مجھ پر یہ بات لازم ہوگئی کہ اب میں تمہارے پیچھے کبھی بھی نماز ادا نہیں کروں گا اور اگر میں نے کسی قوم کو پایا کہ وہ تمہارے خلاف جہاد کریں گے، تو میں بھی ان کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔ اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے "جماجم" کی جنگ میں حصہ لیا اور مارا گیا۔

48 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: " اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ، وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ، لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، وَاللَّهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللَّهِ حَلَالًا، وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَام، وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ: إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، فَوَاللَّهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ " قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ

عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو سنا وہ یہ کہہ رہا تھا، جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور اس کے متعلق کوئی استثناء نہ پیدا کرو اور امیر المومنین عبدالملک کی اطاعت کرو اور اس میں کوئی استثناء نہ رکھو۔ اللہ کی قسم! اگر میں لوگوں کو یہ حکم دوں کہ وہ مسجد کے دروازے سے نکلیں اور پھر وہ دوسرے دروازے سے نکلیں تو میرے لیے ان کے خون اور مال حلال ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں قبیلہ "مضر" کے مقابلے میں قبیلہ "ربیعہ" کو پکڑ لوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات میرے لیے حلال ہے، اس کے متعلق میرے سامنے کون عذر پیش کرے گا؟ جو عبد ہذیل کی طرف سے ہے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو یہ کہتے ہیں کہ ان کی قرأت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (حجاج بولا:) اللہ کی قسم! یہ صرف عربوں کا ایک نغمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر

فَقَالَ: أَنَا وَاللّٰهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

نازل کیا اور ان سرخ لوگوں کی طرف سے کون عذر پیش کرے گا؟ جو یہ کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک پتھر پھینکتا ہے اور اس کے گرنے تک وہ یہ کہتا ہے۔ نئی بات ظاہر ہو چکی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو اس طرح ختم کر دوں گا جیسے یہ گزشتہ کل تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں بعد میں، میں نے اس کا تذکرہ اعمش سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اس کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

49- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ، »أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا، لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ«، يَعْنِي الْمَوَالِيَ

اعمش بیان کرتے ہیں میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان سرخ لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ اللہ کی قسم! اگر یہ ایک لکڑی کے بدلے میں لکڑی ماریں تو میں انہیں یوں ختم کر دوں گا جیسے یہ گزشتہ کل تھے۔ حجاج کی مراد "موالی" تھے۔

50- حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، قَالَ: جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ: قَالَ: فِيهَا »فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللّٰهِ، وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ« وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ: »وَلَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ« وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ

سلیمان اعمش بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا اس نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت ابوبکر بن عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی اور پھر اس نے خطبے میں یہ کہا: تم اللہ کے خلیفہ اور اس کے صفی عبدالملک بن مروان کی اطاعت کرو۔ اس میں اس کی یہ بات ہے۔ اگر میں مضر کی جگہ ربیعہ کو پکڑ لوں۔ تاہم سرخ لوگوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

51- حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ« قَالَ سَعِيدٌ قَالَ

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خلافتِ نبوت ۳۰ برس تک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا۔ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں، سفینہ نے مجھ سے فرمایا: تم حساب کرو۔ حضرت ابوبکر کے دو سال

51- سنن ابوداؤد: 4647، مستدرک للحاکم: 4697، مصنف ابن ابی شیبہ: 790

لِي سَفِينَةُ: »أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ كَذَا« قَالَ سَعِيدٌ، قُلْتُ: لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ: » كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ«

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دس سال حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی اسی طرح۔سعید کہتے ہیں میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیجھ لوگ یہ کہتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نہیں تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ ''بنوزرقا'' کا یہ بیان جھوٹ ہے ان کی مراد ''بنومروان'' تھے۔

52 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا، فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ، فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ. - قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ -. قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ »اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ« قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ". قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعید بن زید بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا، عبداللہ فرماتے ہیں جب فلاں شخص کوفہ آیا تو اس نے فلاں شخص کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم اس ظالم کو دیکھ رہے ہو؟ پھر انہوں نے ان حضرات کے لیے گواہی دی کہ وہ جنتی ہیں اور فرمایا: اگر میں دسویں کے بارے میں بھی یہی کہوں تو مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ابن ادریس کہتے ہیں عرب لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ''اثم'' عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کی وہ نو (۹) حضرات کون سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آپ اس وقت کوہِ حراء پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ میں نے پھر عرض کی: وہ نو افراد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

52- جامع ترمذی:3747' مسند امام احمد:1631' مستدرک للحاکم:5858' مسند ابویعلیٰ:835

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ میں نے دریافت کیا: وہ دسویں صاحب کون ہیں؟ تو انہوں نے کچھ دیر کے لیے خاموشی اختیار کی پھر فرمایا: میں ہوں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

53۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامِ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: »عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ« قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ »سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ«

حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے، وہ مسجد میں موجود تھے۔ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دس لوگ ''جنتی'' ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر تم لوگ چاہو تو میں دسویں شخص کا نام بھی لے لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں لوگوں نے پوچھا: وہ کون سے صاحب ہیں؟ وہ خاموش رہے پھر ان لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: سعید بن زید (یعنی وہ خود)۔

54۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ، فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى

رباح بن حارث بیان کرتے ہیں میں فلاں شخص کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس کچھ اہل کوفہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو ان صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے ساتھ اپنے پاؤں کی جانب چارپائی پر بٹھا دیا۔ پھر کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص

السَّرِيرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيًّا، قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ، وَلَا تُغَيِّرُ، أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ: »أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ« وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: »لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ«

آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔ وہ جیسے ہی ان کے سامنے آیا تو برا کہنے لگا۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: یہ شخص کسے برا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہہ رہا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہا جارہا ہے پھر بھی تم اسے روک نہیں رہے ہو۔ اسے بدلتے نہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہ بات کہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہ فرمائی ہو اور کل جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس کے متعلق دریافت فرمائیں۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے) پھر انہوں نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شامل ہونا، جس میں ان کا چہرہ غبار آلود ہوجائے تم میں سے کسی ایک شخص کے عمر بھر کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے اگرچہ اس شخص کی عمر، حضرت نوح علیہ السلام کی عمر جتنی ہو۔

55 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''احد'' پہاڑ پر چڑھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا (تمہارے

وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: »اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ«

اوپر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

56 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، أَنَّ اللَّيْثَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: جہنم میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو۔ (یعنی بیعت رضوان)۔

57 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مُوسَى - »فَلَعَلَّ اللَّهَ« - وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ - "اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شاید اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

58 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: "أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ"

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے (پھر اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں یہ ذکر بھی ہے) عروہ بن مسعود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ وہ جب بھی آپ کے ساتھ بات کرتا تھا تو آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور انہوں نے سر پر خود پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے تلوار کی نعل اس کے ہاتھ پر ماری اور بولے: اپنے

-56 صحیح مسلم: 2496' سنن ابن ماجہ: 4281' صحیح ابن حبان: 4802' مسند ابویعلیٰ: 7044

59 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي« فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي«

60 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْأَقْرَعِ، مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ، فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: »وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ؟« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: »كَيْفَ تَجِدُنِي؟« قَالَ: أَجِدُكَ قَرْنًا، فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ، فَقَالَ: »قَرْنٌ مَهْ؟« فَقَالَ: قَرْنٌ حَدِيدٌ، أَمِينٌ شَدِيدٌ، قَالَ: »كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي؟« فَقَالَ: أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ، قَالَ عُمَرُ: »يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ، ثَلَاثًا« فَقَالَ: »كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ؟« قَالَ:

ہاتھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے پیچھے رکھو! تو عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے میرا بازو تھاما اور جنت کا دروازہ مجھے دکھایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اسے دیکھ لیتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

اقرع، جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ''اسقف'' (پادری) کے پاس بھیجا میں اسے بلا کر لایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں میرے متعلق کچھ پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: تم کیا پاتے ہو، اس نے کہا: میں نے آپ کو ''قرآن'' پایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا درہ اس کی طرف اٹھایا اور فرمایا: ''قرن'' کا کیا مطلب ہے۔ وہ بولا: ''قرن'' سے مراد سخت، امین اور زبردست ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: جو

59- مستدرک للحاکم: 4444، معجم الاوسط للطبرانی: 2594

60- الآحاد والمثانی: 107، مصنف ابن ابی شیبہ: 32000

أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ، فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: »يَا دَفْرَاهُ، يَا دَفْرَاهُ« . فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "الدَّفْرُ: النَّتْنُ"

میرے بعد آئے گا اسے تم کیسا پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اسے ایک ایسا خلیفہ پاتا ہوں جو نیک ہوگا البتہ وہ اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ ترجیحی سلوک کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، عثمان پر رحم کرے! یہ جملہ انہوں نے تین دفعہ فرمایا۔ پھر انہوں نے فرمایا: اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا تم اسے کیسا پاتے ہو۔ اس نے کہا: میں اسے لوہے سے بنا ہوا پاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا، اے بدبودار! اے بدبودار! وہ بولا: اے امیر المومنین وہ خلیفہ اچھا ہوگا لیکن جب اسے خلیفہ مقرر کیا جائے گا تو اس وقت تلواریں کھنچی ہوئی ہوں گی اور خون بہے گا (یعنی خانہ جنگی ہوگی)۔ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''دفر'' کا مطلب بدبودار ہونا ہے۔

11- بَابٌ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت کا بیان

61- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ح، وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ، وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ، وَلَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میری امت میں بہترین زمانہ وہ ہے جب مجھے مبعوث فرمایا گیا، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں (اللہ بہتر جانتا ہے) کہ آپ نے تیسری دفعہ ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ (پھر آپ نے فرمایا) اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی وہ

61- صحیح بخاری: 2509، جامع ترمذی: 2222، مسند امام احمد: 7123، مستدرک للحاکم: 4871، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20387، معجم الصغیر للطبرانی: 96، معجم الکبیر للطبرانی: 2188

يُوفُونَ، وَيَخُونُونَ، وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ«

لوگ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے۔ وہ لوگ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا۔ اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔

12- بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہنے کی ممانعت

62- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ«

حضرت ابوسعید خدری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک "اُحد" پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو پھر بھی ان کے ایک مُد، بلکہ نصف مُد خیرات کرنے کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا۔

63- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ، فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ، فَيَقُولُ سَلْمَانُ: حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ، فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ

عمرو بن ابوقرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ مدائن میں تھے وہاں انہوں نے کچھ ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلال کے عالم میں اپنے صحابہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا تو جن حضرات نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی یہ باتیں سنی ان میں سے کچھ لوگ گئے۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کا تذکرہ کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حذیفہ کو زیادہ معلوم ہے جو وہ فرماتے ہیں تو یہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا۔ ہم نے آپ کے بیان کا ذکر حضرت سلمان فارسی

62- صحیح بخاری:3470' جامع ترمذی:3861' مسند امام احمد:11094' سنن الکبریٰ للنسائی:8308' مسند ابویعلی:1087' معجم الاوسط:687' مسند الطیالسی:2183

سَلْمَانُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ، وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً؛ وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: »أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً، أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي، فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ« وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے نہ آپ کی تصدیق کی اور نہ تکذیب۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کہیں کھیت میں تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے سلمان! میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی جو بات سنی ہے آپ نے اس کے متعلق میری تصدیق کیوں نہیں کی؟ حضرت سلمان نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ بعض وقت خفگی کی حالت میں ہوتے تھے اور اسی حالت میں آپ نے اپنے صحابہ کے لیے کچھ فرما دیا اور بعض وقت آپ رضی ہوتے تھے اور آپ نے اسی حالت میں اپنے صحابہ کے متعلق کچھ فرما دیا۔ تو کیا آپ اس سے رک نہیں سکتے ورنہ تو اس طرح آپ کچھ لوگوں کے لیے دل میں محبت ڈال دیں گے اور کچھ لوگوں کے لیے ناراضگی ڈال دیں گے اور اس طرح اختلافات ہو جائیں گے اور آپ کے علم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ ”میری امت سے تعلق رکھنے والے جس بھی شخص کو میں برا کہوں یا اس پر غضبناک ہو کر میں لعنت کروں تو میں آدم کی اولاد میں سے ایک ہوں۔ میں اسی طرح غضبناک ہو جاتا ہوں جس طرح تم لوگ غضبناک ہوتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ (اے اللہ) بروز قیامت اسے ان لوگوں کے لیے رحمت بنا دے۔“ (پھر حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) یا تو آپ اس سے رک جائیں یا پھر میں اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھوں گا۔ (راوی

بیان کرتے ہیں) پھر کچھ لوگوں نے ان سے سفارش کی تو انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط نہیں لکھا۔ انہوں نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کیا تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (قسم توڑنے) سے پہلے یا بعد میں (کفارہ دینا) جائز ہے۔

13- بَابٌ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے کا بیان

64 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: »مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ« فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا، فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ. فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا، قَالَ: »فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَأْبَى اللَّهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللَّهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ« فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف بڑھ گئی تو میں کچھ مسلمانوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو نماز کے لیے بلانے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اسے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے تو حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے وہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے درمیان موجود تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر حاضر تھے۔ میں نے کہا: اے عمر! آپ کھڑے ہوں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ آگے بڑھے، انہوں نے تکبیر کہی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند آواز والے شخص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس بات کے تسلیم نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوایا، وہ آئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ نماز پڑھا چکے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کو نماز

64- مسند امام احمد: 18926، معجم الاوسط للطبرانی: 1065

65 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ، أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ، قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: »لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا«

پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سماعت فرمائی تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا اور فرمایا: نہیں، نہیں۔ ابن ابی قحافہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے جلال کی کیفیت میں یہ بات ارشاد فرمائی۔

14 - بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے کے وقت ترکِ کلام پر جو چیز دلالت کرے

66 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: »إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي« - وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ - وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ"

حسن بصری، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ فرمایا تھا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروا دے گا۔ حماد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: شاید اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروا دے۔

67 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا

ہشام، محمد (نامی راوی) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان

66- صحیح بخاری:3430، جامع ترمذی:3773، مسند امام احمد:20408، سنن الکبریٰ للنسائی:1718، معجم الصغیر للطبرانی:766، معجم الکبیر للطبرانی:2590

67- سنن ابوداؤد:4664، سنن الکبریٰ للنسائی:11167، معجم الکبیر للطبرانی:11122

أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ، إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ »لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ«

کی ہے۔لوگوں میں سے ہر ایک کے متعلق مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر اسے فتنہ لاحق ہوجائے تو وہ (اس میں مبتلا ہوجائے گا) صرف محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نہیں ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے فتنہ تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

68 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ: »إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا« . قَالَ: فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ

ثعلبہ بن ضبیعہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت حذیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کے متعلق جانتا ہوں جسے فتنے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم وہاں سے باہر آئے۔ وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو اس کے اندر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے۔ ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں موجود کوئی فتنہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے (میں وہاں نہیں جاؤں گا) جب تک صورتحال واضح نہ ہوجائے۔

69 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

70 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ: »مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ہمیں اس روانگی کے متعلق بتایئے، کیا یہ کوئی عہد تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے لیا تھا یا آپ کی اپنی رائے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی عہد نہیں لیا، یہ میری ذاتی رائے ہے۔

وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ«

71 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان اختلاف سے ایک گروہ الگ ہوجائے گا، ان کے ساتھ جنگ وہ گروہ کرے گا جو مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

15- بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

انبیاء کرام (علیہم السلام) میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان

72 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

73 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی شخص نے یہ بات کہی، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام پر فضیلت دی ہے۔ مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر مارا۔ وہ یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کو اس کے متعلق بتایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو کیونکہ لوگ جب بے ہوش ہوجائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم وہ بے ہوش ہونے والوں میں شامل تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان

73- صحیح بخاری: 2280، جامع ترمذی: 3245، صحیح ابن حبان: 7311

کرتے ہیں، ابن یحییٰ سے مروی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

74- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میرے لیے زمین کو کھولا کیا جائے گا میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا۔ سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

75- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى«

ابن شہاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

76- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى«

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی نبی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

77- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے خیر البریہ! (اے مخلوق میں سب سے بہتر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

78- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

74- صحیح مسلم:2278، سنن ابن ماجہ:4308، مسند امام احمد:10985، مستدرک للحاکم:82

77- مسند ابو یعلی:3948

78- مستدرک للحاکم:2174، سنن الکبریٰ للبیہقی:17373

وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا، وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا«

ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ ''تبع'' قوم کے لوگ ملعون ہیں یا نہیں ہیں اور مجھے نہیں معلوم، حضرت ''عزیر'' نبی تھے یا نہیں تھے۔

79 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں ابن مریم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

16 - بَابٌ فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ

ارجاء (کے نظریے) کی تردید

80 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ: أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سب سے زیادہ فضیلت اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور ان میں سب سے ادنیٰ راستے میں سے کسی ہڈی کو دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

81 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ پر

79- صحیح بخاری:3258، صحیح مسلم:2365، مستدرک للحاکم:4153

80- جامع ترمذی:2614، سنن ابن ماجہ:57

81- صحیح بخاری:87، سنن ابوداؤد:3692، سنن نسائی:5031، صحیح ابن حبان:157، سنن الکبریٰ للنسائی:6833، معجم الکبیر للطبرانی:12949، مسند اسحاق بن راھویہ:1377

لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: »أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ« قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ«

ایمان رکھنے کی ہدایت کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔

82- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيْنَ الْعَبْدِ، وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنا ہے۔

83 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ« قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا، وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ} [البقرة:143]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی جانب رخ فرمایا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں کا کیا ہوگا جنھوں نے اس حال میں وفات پائی کہ بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ (پ۲ البقرۃ آیت ۱۴۳)۔

84 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »مَنْ أَحَبَّ

حضرت ابو امامہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھے۔ اللہ کے لیے ناراضگی رکھے، اللہ تعالیٰ کے لیے دے، اللہ تعالیٰ کے لیے نہ دے تو اس نے ایمان کو کامل کرلیا۔

82- صحیح مسلم:86' سنن نسائی:464' سنن دارمی:1233' صحیح ابن حبان:1463' سنن الکبریٰ للنسائی:330' مسند ابویعلیٰ:1783

83- جامع ترمذی:2964' مسند امام احمد:2776' سنن دارمی:2063

84- جامع ترمذی:2521' مستدرک للحاکم:2694' معجم الکبیر:7613

لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ«

17- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

85 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: »مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ« قَالَتْ: وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: »أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ، وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي«

86 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا«

87 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا

ایمان میں زیادتی اور خرابی کی دلیل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے لحاظ سے ایسی ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو تمہاری طرح عقل مند مردوں کی عقل کو رخصت کردے۔ایک خاتون نے عرض کی عقل اور دین میں کمی سے مراد کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک عقل کی کمی کا تعلق ہے دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی شمار ہوگی اور جہاں تک دین میں کمی کا تعلق ہے تو تم میں سے کوئی ایک رمضان کے روزے ترک کردیتی ہے اور کچھ دن تک نماز ادا نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومنین میں ایمان کے لحاظ سے سب سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ کچھ تقسیم فرمایا، میں نے عرض کی: آپ فلاں کو بھی کچھ عطا کیجئے کیونکہ وہ مومن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مومن) یا مسلمان ہے۔ میں ایک شخص کو کچھ

-85 صحیح بخاری:298، صحیح مسلم:1000، سنن داری:1007

-86 جامع ترمذی:1162، مسند امام احمد:7396، مستدرک للحاکم:1، مسند ابویعلیٰ:4166، مسند اسحاق بن راھویہ:522

رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْ مُسْلِمٌ« حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »أَوْ مُسْلِمٌ« ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ«

دے دیتا ہوں جبکہ دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھے محبوب ہوتا ہے۔ اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ (پہلا شخص) منہ کے بل (جہنم میں) نہ گر جائے۔

88 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ، قَالَ: »أَوْ مُسْلِمٌ، إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُكَبَّ عَلَى وَجْهِهِ«

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور ان میں سے ایک شخص کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فلاں اور فلاں کو تو عطا کر دیا ہے لیکن فلاں کو کوئی چیز عطا نہیں کی حالانکہ وہ مومن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ اپنی بات دہرائی تو نبی کریم ﷺ یہی ارشاد فرماتے رہے: وہ مسلمان ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور اس شخص کو چھوڑ دیتا ہوں جو میرے نزدیک ان لوگوں سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، میں اسے کوئی چیز نہیں دیتا اس خدشے کے سبب کہ کہیں وہ لوگ جہنم میں منہ کے بل گر نہ جائیں۔

89 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: {قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا} [الحجرات: 14]

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے تاہم اس میں زہری کے یہ زائد ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں

88- صحیح بخاری:27، سنن نسائی:4992، صحیح ابن حبان:163، مسند ابو یعلی:714، مسند الحمیدی:68، مسند الطیالسی:198

قَالَ: »نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ«

کہوں کہ ہم مطیع ہوئے۔ (پ۲۶ الحجرات آیت ۱۴)۔ زہری فرماتے ہیں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اسلام سے مراد کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان سے مراد عمل کرنا ہے۔

90 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ«

واقد بن عبداللہ اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ''میرے بعد زمانۂ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع نہ کر دینا۔''

91 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا: فَإِنْ كَانَ كَافِرًا، وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص کسی مسلمان شخص کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہوگا تو ٹھیک ورنہ وہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

92 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ«

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار عادات جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی۔ حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے، جب وہ بولے تو جھوٹ بولے۔ جب وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بدزبانی کرے اور جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

93 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے

90- صحیح بخاری:6474' سنن نسائی:4125' صحیح ابن حبان:187' مسند ابویعلی:5592' معجم الکبیر للطبرانی:7619

92- صحیح بخاری:34' جامع ترمذی:2362' مسند امام احمد:6768' سنن الکبریٰ للنسائی:8734' مصنف ابن ابی شیبہ:25610

93- صحیح بخاری:2343' جامع ترمذی:2625' سنن ابن ماجہ:3936' مسند امام احمد:8882' سنن الکبریٰ للنسائی:5169' مسند ابویعلی:6299' معجم الاوسط للطبرانی:534' مسند الطیالسی:823' مسند حمیدی:416' مصنف عبدالرزاق:13686

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ«

والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور توبہ کا موقع اس کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

94 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور بادل کے ٹکڑے کی طرح اس پر موجود ہوتا ہے۔ جب وہ شخص اس سے الگ ہوجاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آجاتا ہے۔

18- بَابٌ فِي الْقَدَرِ

تقدیر کا بیان

95 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِمِنًى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ: إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: ''قدریہ'' اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوجائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو تم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔

96 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، مَنْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر امت میں مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان میں سے جو مرجائے تم اس کے جنازے میں شامل نہ ہو اور ان میں

94- مستدرک للحاکم: 56

95- مستدرک للحاکم: 286، معجم الصغیر للطبرانی: 615

96- مسند امام احمد: 5584، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20659

مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ«

سے جو بیمار ہوجائے تم اس کی عیادت نہ کرو۔ یہ دجال کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے انہیں دجال کے ساتھ رکھے۔

97 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَاهُمْ قَالَا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ: جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْيَضُ، وَالْأَسْوَدُ، وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ »زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى« وَبَيْنَ ذَلِكَ " وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹھی سے پیدا کیا وہ مٹی اس نے تمام روئے زمین سے لی تھی تو آدم کی اولاد زمین کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ ان میں سے کچھ سفید ہیں، کچھ سرخ ہیں اور کچھ ان کے درمیان سیاہ فام ہیں۔ کچھ نرم ہیں کچھ سخت ہیں کچھ خبیث ہیں کچھ اچھے ہیں۔ یحییٰ کی حدیث میں یہاں بھی لفظ ''ان کے درمیان'' استعمال ہوا ہے۔

98 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: »مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ، إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً« ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَفَلَا نَمْكُثُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ ایک جنازے میں شریک تھے۔ ان میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے۔ یہ ''بقیع غرقد'' کی بات ہے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ اس سے زمین کریدتے رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص پیدا ہوا اس کا جہنم میں مخصوص ٹھکانہ یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ مقرر کردیا ہے۔ اس کا خوش بخت ہونا یا بدبخت ہونا مقرر کردیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! تو کیا ہم اس مقرر کیے ہوئے پر ٹھہر نہ جائیں اور عمل کو چھوڑ نہ

97- جامع ترمذی:2955' مستدرک للحاکم:3037' سنن الکبریٰ للبیہقی:17485

98- صحیح بخاری:1296' جامع ترمذی:3344' سنن الکبریٰ للنسائی:11678' معجم الصغیر للطبرانی:950

عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ؟ قَالَ: " اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ " ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل:6-10]

دیں؟ کیونکہ جو شخص سعادت مند ہے وہ سعادت کی طرف لازمی جائے گا اور جو بد بخت ہے وہ بد بخت لازمی ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی کردی جاتی ہے۔ سعادت مندوں کے لیے سعادت کو آسان کردیا جاتا ہے اور بدبختوں کے لیے بدبختی کو آسان کردیا جاتا ہے پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔ (پ ۳۰ الیل آیت ۵۔۱۰)

99- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ، أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ، فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ، فَوَفَّقَ اللَّهُ لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَالْأَمْرَ أُنُفٌ. فَقَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ، وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں، تقدیر کے متعلق سب سے پہلے "معبد جہنی" نے بصرہ میں باتیں شروع کیں۔ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کے لیے یا شاید عمرہ کرنے کے لیے گئے تو ہم نے سوچا اگر ہماری ملاقات نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے ہوئی تو ہم ان سے اس شخص کے خیالات کے متعلق معلوم کریں گے: وہ لوگ تقدیر کے متعلق کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ یہ مسجد کے اندر کی بات ہے۔ میں اور میرا ساتھی ان کے برابر میں بیٹھ گئے۔ میں نے یہ سوچا کہ میرا ساتھی مجھے پہلے بات کرنے کا موقع دے گا۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہماری طرف کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں، تقدیر کی کوئی

99- صحیح بخاری:4499، سنن ابن ماجہ:64، صحیح ابن حبان:159، مسند ابو یعلیٰ:242، مسند اسحاق بن راھویہ:166

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا« قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: »أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ« قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: »أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ« قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: »مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ« قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: »أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ« . قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: »يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟« قُلْتُ: اللّٰهُ

حقیقت نہیں ہے۔ یہ سارے معاملات خودبخود ہورہے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام سے عبداللہ حلف اٹھاتا ہے۔ ان میں سے اگر کسی شخص کے پاس "احد" پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسے قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہ لے آئے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ایک شخص ہمارے پاس آیا اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور ہم اسے پہچانتے بھی نہیں تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر بیٹھا اس نے اپنے دونوں گھٹنے، نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملائے۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور بولا اے محمد ﷺ! آپ مجھے اسلام کے متعلق بتائیں۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) تم اس بات کی گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو، اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں اس پر حیران ہوئے۔ وہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی آپ کی

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: »فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ«

تصدیق کر رہا ہے، پھر اس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے متعلق بتایئے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تقدیر پر ایمان رکھو۔ وہ اچھی ہو یا بری ہو، وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ بولا: آپ مجھے احسان کے متعلق بتایئے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ بولا: آپ مجھے قیامت کے متعلق بتائیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے متعلق جس سے سوال کیا گیا ہے اسے سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں معلوم۔ وہ بولا: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے متعلق بتایئے؟ آپ نے فرمایا: کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم ننگے پاؤں اور ننگے جسم، بکریوں کے غریب چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے پر اونچی عمارات تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا۔ کچھ دیر بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تمھیں معلوم ہے یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لیے آئے تھے کہ تمہیں دین سکھائیں۔

100 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ

یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی ہم نے ان کے سامنے تقدیر کا اور لوگوں کے اس کے متعلق خیالات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد حسب

100- سنن ابوداؤد:4696، مسند امام احمد:184، صحیح ابن حبان:168

الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ: وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ؟ قَالَ: «فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى» فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ»

سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص جو "مزینہ" یا "جہینہ" قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اس نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عمل کیوں کریں؟ ایک ایسی چیز کے متعلق جو پہلے سے مقرر ہو چکی ہے؟ یا یہ سوچ کر کریں کہ معاملہ اب طے ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ سوچ کر کرو کہ جو پہلے سے مقرر ہو چکا ہے، تو اس شخص نے یا حاضرین میں سے کسی شخص نے کہا: پھر عمل کرنے کی حاجت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کے لیے جنتیوں سے عمل آسان کردیئے جاتے ہیں اور اہل جہنم کے لیے جہنمیوں کے سے عمل آسان کردیئے جاتے ہیں۔

101 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «إِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں کچھ زائد ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) علقمہ مرجئی ہے۔

102 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ، فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ، فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ، قَالَ: فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ، فَجَلَسَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف فرما ہوجایا کرتے تھے۔ کوئی اجنبی شخص آتا تو پہچان نہیں پاتا تھا کہ ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ تو وہ پوچھا کرتا تھا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی ایسی چیز بنانے کا ارادہ کیا جس کے اوپر آپ تشریف فرما ہوں اور اجنبی شخص آپ کو پہچان سکے

عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ، وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ، حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: »فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «

جب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مٹی کا ایک چبوترہ بنا دیا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوجاتے تھے ہم آپ کے گرد بیٹھ جایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث روایت کی ہے پھر ایک شخص حاضر ہوا پھر انہوں نے اس کی صورت و حلیے کا تذکرہ کیا ہے۔ اس نے حاضرین کے ایک جانب سے سلام کیا اور بولا: السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔

103 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي، قَالَ: »لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ« ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا: تقدیر کے متعلق میرے ذہن میں ایک خیال ہے۔ آپ مجھے اس کے متعلق بتائیے! ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میرے خدشے کو ختم کردے تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے اور وہ انہیں عذاب دے تو وہ ان پر کوئی ظلم نہیں کرے گا اگر وہ ان سب پر رحم کرے تو یہ رحمت ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم ''اُحد'' پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اللہ تعالیٰ اسے تمہاری طرف سے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور اس بات کا یقین نہ رکھو کہ جو تمہیں ملنا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں نہ ملے اور جو تمہیں نہیں ملنا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں مل جائے۔ اگر تم اس کے علاوہ کسی اور خیال پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ راوی بیان کرتے

103- سنن ابن ماجہ: 77، صحیح ابن حبان: 727، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20663

ہیں، پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہی بات بیان فرمائی۔

104 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ " يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي«

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے تم ایمان کی لذت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اس بات کا یقین نہ کرو کہ جو تم کو ملنا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں نہ ملے اور جو تمہیں نہیں ملنا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں مل جائے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اسے حکم دیا کہ تم لکھو! اس نے عرض کی، اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ہر چیز کی تقدیر لکھو۔ حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اے میرے بیٹے! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ ارشاد سنا ہے، جو شخص اس کے سوا کسی دوسرے خیال پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

105 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت

105- صحیح بخاری:3228، جامع ترمذی:2134، موطا امام مالک:1592، صحیح ابن حبان:6179، صحیح ابن حبان:6179، مسند ابویعلیٰ:1204، مسند حمیدی:1115

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى " قَالَ: أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم! آپ ہمارے جد امجد ہیں۔ آپ نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لیے منتخب فرمایا اور آپ کے لیے اپنے دست قدرت سے "تورات" تحریر کی۔ آپ ایک ایسی بات پر مجھے ملامت کر رہے ہیں جو اس نے میری تقدیر میں مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال قبل لکھوائی تھی۔ (نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) یوں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

106 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللهُ آدَمَ. فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللهِ تَعَالَى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب تو حضرت آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کروا دے جنہوں نے ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی ملاقات کروائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ ہمارے جد امجد ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی تھی اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر آپ نے ہمیں اور خود کو جنت سے کیوں نکلوایا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں۔

فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ »قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ « فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى"

حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آپ وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمائے گئے تھے؟ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے ساتھ کلام فرمایا تھا ,اور آپ کے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہیں رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں پائی ہے کہ اللہ کی کتاب میں یہ بات میری تخلیق سے پہلے مقرر کردی گئی تھی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ایک ایسی بات میں مجھے کیسے ملامت کرسکتے ہیں؟ جس کے متعلق مجھ سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہوچکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

107 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ. {وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ} [الأعراف: 172] قَالَ: قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً،

مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی۔ (پ۹ الاعراف آیت ۱۷۲)۔ راوی بیان کرتے ہیں، قعنبی نامی راوی نے اس پوری آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا دستِ قدرت ہاتھ پھیرا تو اس میں سے ان کی اولاد کو نکال دیا، پھر فرمایا: میں نے

107- جامع ترمذی: 3075' مسند امام احمد: 2455' مستدرک للحاکم: 74

فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ ". فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ. وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ«

ان لوگوں کو جنت کے لیے اور جنتوں کے عمل کے لیے پیدا کیا ہے جو یہ کریں گے۔ پھر ان کی پشت پر دست قدرت پھیر کر ان کی کچھ اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے اور جہنمیوں کے سے عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! پھر عمل کیوں کیا جاتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں کے سے عمل لیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ جنتیوں کے سے عمل کرتے ہوئے مرتا ہے تو اس سبب سے اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے اور جب کسی شخص کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے جہنمیوں کے سے عمل لیتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ بندہ مرتا ہے تو جہنمیوں کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے۔

108 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، نعیم بن ربیعہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

109 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا، وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کی تقدیر میں کافر ہونا لکھا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

109- صحیح مسلم: 2661، جامع ترمذی: 3150، صحیح ابن حبان: 6221

110 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ فِي قَوْلِهِ {وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ} [الكهف: 80] «وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا»

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ترجمہ کنزالایمان: وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے۔ (پ۱۶ الکھف آیت ۸۰)۔" (نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) اسے فطری طور پر کافر پیدا کیا گیا تھا۔

111 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: {أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً} [الكهف: 74] الْآيَةَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو ملاحظہ فرمایا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ انہوں نے اس کا سر پکڑا اور اس کو جسم سے الگ کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی۔ (پ۱۶ الکھف آیت ۷۴)

112 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ، فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ " إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ، وَأَجَلُهُ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے، آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ اس کے رزق، اس کی زندگی اور اس کے عمل کو لکھتا ہے پھر وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ

112- صحیح بخاری: 3036' جامع ترمذی: 2137' صحیح ابن حبان: 6174' مسند ابویعلی: 5157' معجم الاوسط للطبرانی: 1717

وَعَمَلَهُ، ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا"

یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ (نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں) تم میں سے کوئی ایک شخص جنتیوں کے سے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہا جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں کا سا عمل کرتا رہتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں کا سا عمل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

113 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: »نَعَمْ« قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: »كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ«

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جہنمی اور جنتی کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وہ آسان ہو جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

114 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، تقدیر کے منکروں کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ تعلق رکھو۔

114- صحیح بخاری: 1318، سنن نسائی: 1950، سنن الکبریٰ للنسائی: 2076، معجم الکبیر للطبرانی: 12448، مسند اسحاق بن راھویہ: 1298

19- بَابٌ فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

115- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ: »اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ«

مشرکین بچوں کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا۔

116 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: »هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: »اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: »مِنْ آبَائِهِمْ« قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: »اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ«

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اہل ایمان کے بچوں (کا کیا ہوگا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کسی عمل کے بغیر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: کسی عمل کے بغیر؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کرنا تھا۔

117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ. فَقَالَ: »أَوَ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا. وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ،

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کولایا گیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ کتنا خوش نصیب ہے کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی اور اسے کسی برائی تک پہنچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا اس سے مختلف

116- صحیح مسلم: 2662، سنن ابن ماجہ: 82، صحیح ابن حبان: 138، موطا امام مالک: 4553، مسند حمیدی: 265، معجم الاوسط للطبرانی: 4515

117- صحیح بخاری: 1319، جامع ترمذی: 2138، مسند امام احمد: 7181، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11917، معجم الکبیر للطبرانی: 828، مسند حمیدی: 1113

وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا، وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ«

معاملہ نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کر دیا ہے اور اس کے اہل کو بھی پیدا کر دیا ہے۔ اس نے اس جنت کو اس کے لیے پیدا کیا ہے جبکہ وہ اس وقت اپنی آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور اس نے جہنم کو بھی پیدا کیا ہے اور اس کے اہل کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے جہنم کو ان لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے حالانکہ وہ اس وقت اپنی آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

118 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: »اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں جیسے ہر اونٹ کو اس کی ماں تندرست جنم دیتی ہے۔ کیا تم کو اس میں کوئی کان کٹا ہوا ملتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایسے شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو بچپن میں فوت ہو جائے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرتا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ مَالِكٌ: احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ، قَالُوا: أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ، قَالَ: »اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ«

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی میں اس وقت وہاں موجود تھا (اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کی سند نقل کی ہے) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا بدمذہب لوگ اس حدیث سے ہمارے خلاف دلیل پیش کرتے ہیں، تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم ان کے خلاف اس حدیث کے آخری حصے کو بطور دلیل پیش کرو (یعنی) پھر لوگوں نے دریافت کیا تھا جو شخص بچپن میں فوت ہو جائے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے

جو وہ عمل کرتے۔

119 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، يُفَسِّرُ حَدِيثَ »كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ« قَالَ: هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى﴾ [الأعراف:172]

حماد بن سلمہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہیں: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔'' وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے آباؤ اجداد کی پشتوں میں ان سے یہ عہد لے لیا تھا اس وقت اس نے جب فرمایا تھا: (ترجمہ کنزالایمان:) ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں''۔

120 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ« قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا: قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن کی جانے والی جہنم میں ہوں گی۔ یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

121 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: »أَبُوكَ فِي النَّارِ« فَلَمَّا قَفَّى قَالَ: »إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ جہنم میں ہے جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا: میرا باپ (یعنی چچا) اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

122 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: »إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان ابنِ آدم کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

120- صحیح ابن حبان:7480، معجم الکبیر للطبرانی:6320

121- صحیح مسلم:203، صحیح ابن حبان:578، مسند ابویعلیٰ:3516

122- صحیح مسلم:2174، مسند ابویعلیٰ:3470

123 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ، وَلَا تُفَاتِحُوهُمُ الْحَدِيثَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قدریوں (یعنی تقدیر کے منکرین) کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ لین دین نہ کرو۔

20- بَابٌ فِي الْجَهْمِيَّةِ

جہمیہ کا بیان

124 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ یہ کہا جائے گا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جو شخص کوئی ایسی چیز پائے تو وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

125 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ: " فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ یہ کہیں تو تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اس کو جنم دیا گیا ہے اور اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے۔ پھر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ،

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

123- سنن ابوداؤد: 4720، معجم ابن حبان: 79، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20662

124- صحیح بخاری: 6866، مسند امام احمد: 9015، سنن الکبریٰ للنسائی: 104697، مسند اسحاق بن راحویہ: 319

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: »مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ؟« قَالُوا: السَّحَابَ، قَالَ: »وَالْمُزْنَ« قَالُوا: وَالْمُزْنَ، قَالَ: »وَالْعَنَانَ« قَالُوا: وَالْعَنَانَ " قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا« قَالَ: »هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟« قَالُوا: لَا نَدْرِي، قَالَ: »إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ« حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ »ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ«

بیان کرتے ہیں، میں چند لوگوں کے ساتھ "بطحا" میں موجود تھا۔ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے ایک بادل گزرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا اور فرمایا: تم اسے کیا کہتے ہو لوگوں نے جواب دیا: "سحاب"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مزن" بھی کہتے ہو لوگوں نے عرض کی: "مزن" بھی کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنان" بھی کہتے ہو لوگوں نے عرض کی: "عنان" بھی کہتے ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "عنان" کے متعلق مجھے مستند یاد نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمیں نہیں معلوم! تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جو ۷۱ (راوی کو شک ہے یا شاید) ۷۲ یا ۷۳ برس کی مسافت پر محیط ہے پھر اس کے اوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پر ہے، حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمان گنوائے، تو ساتویں آسمان کے درمیان سمندر ہے۔ اس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر ان کی پشت کے اوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

127 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

128 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ

129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ أَحْمَدُ: كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ، وَضَاعَتِ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ؟« وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: »وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ، إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهَكَذَا« وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ »وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ« قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ:

حضرت جبیر بن محمد اپنے والد سے، اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایک اعرابی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! لوگ مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ گھر والے تباہ ہو رہے ہیں۔ مال برباد ہو رہے ہیں۔ مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش کی دعا فرمایئے! ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو شفیع کے طور پر پیش کرتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کو بطور شفیع پیش کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ناس جائے کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ پھر نبی کریم ﷺ نے سبحان اللہ پڑھا آپ سبحان اللہ متواتر پڑھتے رہے، حتیٰ کہ اس بات کا اندازہ آپ کے صحابہ سے ہوگیا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ناس جائے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے شفیع کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں بلند ہے۔ تمہارا ناس جائے کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کتنا عظیم ہے؟ اس کا عرش اس کے آسمانوں کے اوپر اس طرح ہے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا: یوں جیسے اس کے اوپر "قبہ" ہوتا ہے اور وہ اس پر یوں

129- معجم الکبیر للطبرانی: 1547

»إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ، وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ« وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: وَابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَابْنِ الْمُثَنَّى، وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي

چر چراتا ہے جیسے سوار کی وجہ سے پالان چر چراتا ہے۔ ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ پھر بے شک اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش، تمام آسمانوں کے اوپر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد بن سعید کے حوالے سے مروی روایت زیادہ صحیح ہے۔ ایک جماعت نے اس کی تائید کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی شامل ہیں۔ ایک جماعت نے اسے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے جیسا کہ احمد نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔ ہم تک جو خبر پہنچی ہے اس کے مطابق عبدالاعلیٰ اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے ایک ہی جگہ سے سماع کیا ہے۔

130 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: انہوں نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش کو تھامنے والے، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق بتاؤں، اس کے کان کی لو سے لے کر کندھے کے درمیان تک سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب

130- مسند ابویعلیٰ:6619، معجم الاوسط للطبرانی:1709

131- معجم الاوسط للطبرانی:9334

أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا} [النساء: 58] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى {سَمِيعًا بَصِيرًا} [النساء: 58] قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ، وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ«، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ«، قَالَ ابْنُ يُونُسَ: قَالَ الْمُقْرِئُ: يَعْنِي: إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ، يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ«

تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کان پر رکھا اور اپنی انگلی کو اپنی آنکھ پر رکھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور اپنی دو مبارک انگلیوں کو رکھا۔ ابن یونس بیان کرتے ہیں، مقری فرماتے ہیں: یعنی ان اللہ سمیع بصیر پڑھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی سماعت اور بصارت ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ جہمیہ (فرقے کے ماننے والوں) کی تردید ہے۔

21- بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

دیدارِ الٰہی کا بیان

132 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَوَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: »إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا« ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَ {سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا} [طه: 130]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی جانب دیکھا، یہ چودھویں رات کی بات ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے رب کی اسی طرح زیارت کرو گے جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آ رہی اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے قبل اور اس کے غروب ہونے سے قبل والی نماز نہ چھوڑنا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''ور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے''۔

132- صحیح بخاری: 529' سنن ابوداؤد: 4730' سنن ابن ماجہ: 177' مسند امام احمد: 7914' مستدرک للحاکم: 8736' سنن الکبریٰ للبیہقی: 2015' معجم الاوسط للطبرانی: 1693' مسند الطیالسی: 2179' مسند اسحاق بن راھویہ: 1423

133 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: »هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟« قَالُوا: لَا. قَالَ: »هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟« قَالُوا: لَا. قَالَ: »وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کا دیدار کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی جیسے تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

134 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ مُوسَى: ابْنِ عُدُسٍ - عَنْ أَبِي رَزِينٍ - قَالَ مُوسَى: الْعُقَيْلِيِّ - قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ؟ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: يَا أَبَا رَزِينٍ، أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ؟ " قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: »لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ« ثُمَّ اتَّفَقَا: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: »فَاللَّهُ أَعْظَمُ« قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: قَالَ: »فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَاللَّهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ«

حضرت ابورزین موسیٰ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ زائد ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا؟ ابن معاذ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کیا قیامت کے روز ہر شخص الگ سے رب کی زیارت کرے گا اور اس کی نشانی اس کی مخلوق میں کیا ہوگی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم میں سے ہر ایک چاند کو نہیں دیکھ سکتا؟ ابن معاذ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: چودھویں رات میں تنہا چاند کو نہیں دیکھتا؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو سب سے عظیم ہے۔ ابن معاذ فرماتے ہیں: یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان تو اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

22- بَابٌ فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ

135 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ" قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: "بِيَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟"

جہمیہ فرقے کی تردید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں دست قدرت میں پکڑے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں! زمین کے حکمران کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر تمام زمینوں کو لپیٹے گا پھر انہیں دستِ قدرت میں لے گا۔ ابن علاء کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے دوسرے دست قدرت میں پکڑے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمینی حکمران کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

136 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب روزانہ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے پھر وہ فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے؟ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں؟

23- بَابٌ فِي الْقُرْآنِ

قرآن (کے متعلق جو کچھ مروی ہے)

137 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ، فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ میدان عرفات میں لوگوں کے سامنے تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے، کیا کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے گا۔ قریش تو مجھے اس بات سے روکتے ہیں کہ میں اپنے رب کے کلام

فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي«

کی تبلیغ کروں۔

138 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ: »كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ«

حضرت عامر بن شہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نجاشی کے پاس موجود تھا۔ اس کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا تو نجاشی بولا: کیا تم اللہ کے کلام پر ہنس رہے ہو؟

139 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ - وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً، مِنَ الْحَدِيثِ - قَالَتْ: »وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى«

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے نزدیک میری اتنی وقعت نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام (نازل کرے) جس کی تلاوت کی جائے۔

140 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ »أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ« ثُمَّ يَقُولُ: »كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پڑھ کر دم فرماتے تھے: ''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات سے پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان، موذی چیز اور لگ جانے والی نظر کے شر سے۔'' پھر آپ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات سے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کو دم فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے۔

141 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ،

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

140- صحیح بخاری: 3191 'سنن ابن ماجہ: 3525 'صحیح ابن حبان: 1012 'سنن الکبریٰ للنسائی: 7726 'مصنف ابن ابی شیبہ: 23577

وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ، سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا، فَيُصْعَقُونَ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ، حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ« قَالَ: "فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: الْحَقَّ، فَيَقُولُونَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ وحی سے متعلق کلام فرماتا ہے تو آسمان والے اسے سنتے ہیں اور بے ہوش ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ اسی حالت میں رہتے ہیں حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں تو ان کے دلوں کی کچھ کیفیت درست ہوتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام! تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے! تو وہ سب یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے، حق فرمایا ہے۔

24-بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّورِ

دوبارہ زندہ ہونے اور صور کا ذکر

142 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمُ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ«

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

143 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ، إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کے ہر حصے کو زمین کھا لے گی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے خاص حصے کے کیونکہ اسی سے اسے تخلیق کیا گیا اور اسی سے اسے دوبارہ بنایا جائے گا۔

25-بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

144 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

143- سنن نسائی:2077' موطا امام مالک:567' صحیح ابن حبان:3138' سنن الکبریٰ للنسائی:2204' مسند اسحاق بن راھویہ:289

144- جامع ترمذی:2435' صحیح ابن حبان:6467' سنن الکبریٰ:20563' معجم الصغیر للطبرانی:448' مسند حمیدی:1669

145 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ«

حضرت عمران بن حصین نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوجائیں گے اور انہیں ''جہنمیوں'' کا نام دیا جائے گا۔

146 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اہل جنت اس میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی۔

26- بَابٌ فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور جہنم کی پیدائش

147 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ" قَالَ: "فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اور اس کو دیکھو۔ جب وہ گئے اور اسے دیکھا تو واپس آ کر عرض کی: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! جو بھی شخص اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں داخل ہوجائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو خلاف نفس چیزوں سے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جاؤ اور اس کو دیکھو۔ جب وہ گئے اور انہوں نے اسے دیکھا تو واپس آ کر انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ کوئی بھی شخص اس میں داخل نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا تو فرمایا: اے

145- صحیح بخاری:6191' سنن الکبریٰ للبیہقی:20567' معجم الکبیر للطبرانی:287

146- صحیح مسلم:2835' مسند ابویعلیٰ:1906

147- جامع ترمذی:2560' مسند امام احمد:8379' مستدرک للحاکم:72' مسند ابویعلیٰ:5940

اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا. فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا"

جبرائیل علیہ السلام! جاؤ اور اس کو دیکھو، وہ گئے اور انہوں نے اسے دیکھا تو واپس آ کر عرض کی: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! جو بھی شخص اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جاؤ اور اسے دیکھو۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے اسے دیکھا تو عرض کی: تیرے جلال اور عزت کی قسم! مجھے یہ خوف ہے کہ ہر شخص اس میں چلا جائے گا۔

27۔ بَابٌ فِي الْحَوْضِ

حوض کا بیان

148 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے آگے حوض ہوگا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ''جرباء'' اور ''اذرح'' کے درمیان ہے۔

149 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا. فَقَالَ: »مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ« قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: »سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ«

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ آپ نے فرمایا: جتنے لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا ایک لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، آپ لوگوں کی تعداد اس وقت کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: سات سو تھی یا شاید آٹھ سو تھی۔

150 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا

مختار بن فلفل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت

148- صحیح بخاری:6206' مسند امام احمد:6079' معجم الاوسط للطبرانی:852' مصنف ابن ابی شیبہ:31664

149- مسند امام احمد:19287' معجم الکبیر للطبرانی:4997' مصنف ابن ابی شیبہ:31687

150- صحیح مسلم:400' مسند امام احمد:12015' سنن الکبریٰ للبیہقی:2208' مصنف ابن ابی شیبہ:31665

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ، وَإِمَّا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: »إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ« فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ: »هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟« قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: »فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ«

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کو اونگھ آ گئی۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ابھی میرے اوپر اس سورت کا نزول ہوا ہے۔ پھر آپ نے (ان آیات کی) تلاوت کی: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ" نبی کریم ﷺ نے اس پوری سورت کو تلاوت کیا۔ جب آپ نے اسے پڑھ لیا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے "کوثر" کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، یہ جنت میں ہے۔ اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے، اس پر ایک حوض ہے، میری امت کے لوگ قیامت کے روز اس حوض پر آئیں گے۔ اس کے کوزے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں۔

151 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ، أَوْ كَمَا قَالَ: عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ، أَوْ قَالَ: الْمُجَوَّفُ، فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ: »مَا هَذَا؟« قَالَ: الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ جنت میں تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے سامنے ایک نہر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے کھوکھلے یاقوت کے تھے۔ فرشتے نے جو آپ کے ساتھ تھا، اپنا ہاتھ اس پر مارا اور اس میں سے مشک نکال کر دکھائی۔ نبی کریم ﷺ نے اس فرشتے سے جو آپ کے ساتھ تھا، دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا

کی ہے۔

152 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ، قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ - سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ - فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ، فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؛ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ: نَعَمْ »لَا مَرَّةً، وَلَا ثِنْتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، وَلَا أَرْبَعًا، وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا«

ابوطالوت بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں حضورت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے، جب عبید اللہ نے انہیں دیکھا تو بولا: یہ چھوٹے قد کا موٹا محمدی ہے۔ وہ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور بولے: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں ایسی قوم میں باقی رہوں گا جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہونے کی وجہ سے مجھے طعنہ دیں گے تو عبید اللہ نے ان سے کہا: حضرت محمد ﷺ کا صحابی ہونا آپ کے لیے عزت کا باعث ہے، رسوائی کا باعث نہیں ہے۔ پھر اس نے بتایا: میں نے آپ کو اس لیے بلوایا ہے تاکہ آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کروں، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو اس کے متعلق کوئی ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں، تین دفعہ نہیں، چار دفعہ نہیں، پانچ دفعہ نہیں (بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ سنا ہے) اور جو شخص آپ کے حوالے سے کوئی جھوٹی بات بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس حوض سے پینا نصیب نہ کرے پھر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غضب کے عالم میں وہاں سے چلے گئے۔

28- بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کے متعلق

153 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب قبر میں مسلمان سے پوچھا جاتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے

153- صحیح بخاری:1303' جامع ترمذی:3120' سنن ابن ماجہ:4269' صحیح ابن حبان:206' معجم الاوسط للطبرانی:1347' صحیح ابن حبان:745

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ} [إبراهيم: 27]"

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت کے ذریعے ثابت رکھے گا۔"

154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَبُو نَصْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ. فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ: »مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ؟« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ: »تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ« قَالُوا: وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنِ اللهُ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا. فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ، وَلَكِنَّ اللهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ. فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي. فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. فَيُقَالُ لَهُ: فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ بنی بخار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ایک آواز سنی تو آپ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ قبر والے لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ کچھ لوگ ہیں جو دورِ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: جہنم کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کی: وہ کیوں؟ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تم کسی کی عبادت کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کردے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ اس سے پوچھا جاتا ہے ان صاحب کے متعلق تم کیا کہتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھا جاتا۔ پھر اسے لے کر ایک گھر کی طرف جایا جاتا ہے جو اس کیلئے جہنم میں ہونا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا گھر تھا جو جہنم میں تمہارے لیے ہونا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا اور تم پر رحم فرمایا اور اس کے عوض میں تمہیں جنت میں گھر دیدیا تو

154- مسند امام احمد: 12144

أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيَطْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ"

وہ مردہ یہ کہتا ہے تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو اس کی خوشخبری دوں تو اسے کہا جاتا ہے تم سکون سے رہو! اور جب کافر کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے جھڑک کر کہتا ہے تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے مجھے نہیں معلوم۔ اسے کہا جاتا ہے تمہیں علم بھی نہیں ہے اور تم نے تلاوت بھی نہیں کی تو اس سے کہا جاتا ہے ان صاحب کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے وہی بات کہی تھی جو لوگ کہتے تھے تو وہ فرشتہ لوہے کے گرز اس کے دونوں کانوں پر مارتا ہے۔ وہ اتنی زور سے چیختا ہے کہ انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر مخلوق اس کی آواز سن لیتی ہے۔

155 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: »إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ« فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ، قَالَ فِيهِ »وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ« زَادَ »الْمُنَافِقَ« وَقَالَ: »يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ«

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے۔ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اس کے بعد تقریباً گزشتہ روایت کی طرح روایت کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر وہ کافر یا منافق ہو تو یہ کہتے ہیں یعنی اس میں لفظ "منافق" کا زائد ہے اور اس روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں: انسانوں اور جنات کے علاوہ اس کے پاس موجود ہر مخلوق اس آواز کو سنتی ہے۔

156 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَهَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم ﷺ سے ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے۔ جب ہم قبرستان پہنچ گئے اور اس کو لحد میں رکھ دیا گیا نبی کریم ﷺ وہاں

156- سنن ابوداؤد: 3212 'سنن ابن ماجہ: 1548 'مستدرک للحاکم: 107 'مسند ابویعلیٰ: 375

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: »اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ« مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ »هَاهُنَا« وَقَالَ: " وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ " قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: " وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ »زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ« فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا} [إبراهيم: 27] " الْآيَةَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: " فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ " قَالَ: »فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا« قَالَ: »وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ« قَالَ: »وَإِنَّ الْكَافِرَ« فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: " وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي،

تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ یوں جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں، نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ یہ بات آپ نے دو یا تین دفعہ ارشاد فرمائی۔ جریر نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ واپس جاتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ جب اسے یہ کہا جاتا ہے اے بندے! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں، دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا لیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے۔ پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں، تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے اس سے پوچھتے ہیں ان صاحب کے متعلق جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا ہے کیا کہتے ہو، تو وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں، تمہیں اس کے متعلق کیسے علم ہوا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کی تلاوت کی ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت پر دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ثابت رکھے گا۔'' اس کے بعد ان دونوں راویوں کا ان الفاظ پر اتفاق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے میرے بندے

فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ، فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ، فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ " قَالَ: »فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا« قَالَ: »وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ« زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: »ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا« قَالَ: »فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا« قَالَ: »ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ«

نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی جانب دروازہ کھول دو تو اس شخص کو جنت کی ہوا اور وہاں کی خوشبو آتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے قبر کو کشادہ کردیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب کافر مرتا ہے آپ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی روح کو واپس اس کے جسم میں لایا جاتا ہے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھا لیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے اس سے پوچھتے ہیں ان صاحب کے متعلق تم کیا کہتے ہو جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا ہے، وہ جواب دیتا ہے، ہائے افسوس ہائے افسوس مجھے نہیں معلوم تو آسمان سے آواز دینے والا آواز لگاتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دو، اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی جانب کا دروازہ کھول دو تو اس شخص کو جہنم کی تپش اور گرمی آتی ہے اور اس کی قبر کو اتنا تنگ کردیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ یہاں جریر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں: پھر ایک اندھا اور بہرہ فرشتہ اس پر مقرر کردیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے سے بنا ہوا گرز ہوتا ہے۔ اگر وہ اس گرز کو کسی پہاڑ پر مارے تو اسے مٹی کردے۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اس گرز کے ذریعے اس پر ایک ضرب لگاتا ہے (تو اس کی آواز) مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے۔

157 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ، عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ

صرف انسان اور جنات نہیں سنتے تو وہ شخص مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں دوبارہ روح ڈالی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

29- بَابٌ فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ

158 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا يُبْكِيكِ؟« قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ {هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ} حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ " قَالَ: يَعْقُوبُ، عَنْ يُونُسَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ

میزان کا ذکر

حسن بصری بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جہنم کو یاد کرتے ہوئے رو پڑیں تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی، مجھے جہنم کا خیال آ گیا تو میں رو پڑی۔ کیا آپ قیامت کے روز اپنی بیوی کو یاد رکھیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین مقامات کے اوپر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان کے وقت، جب تک اسے یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کا میزان ہلکا ہے یا بھاری ہے۔ کتاب (نامہ اعمال) ملنے کے قریب، جب یہ کہا جائے گا آؤ اور اپنی کتاب کو پڑھو۔ جب تک یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کی کتاب کہاں واقع ہوتی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا اس کے پیچھے، اور پل صراط کے قریب جب اسے جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔ اس روایت کو یعقوب نامی راوی نے یونس سے روایت کیا ہے اور یہ اسی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

30- بَابٌ فِي الدَّجَّالِ

159 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ،

دجال کا تذکرہ

حضرت ابوعبید بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

158- مسند امام احمد: 24740، مستدرک للحاکم: 8722

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ« ، فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ »لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: »أَوْ خَيْرٌ«

ہوئے سنا، حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا اور فرمایا: ہوسکتا ہے کوئی ایک شخص اسے حاصل کر لے جس نے میری زیارت کی ہوئی ہے۔ میرا کلام سنا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت ہمارے دلوں کا کیا حال ہوگا۔ کیا یہ آج کی طرح ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

160 - حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: " إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ "

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ میں تمہیں اس کے متعلق ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

31- بَابٌ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ

خارجیوں کو قتل کرنا

161 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَمَنْدَلٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي جَهْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک بالشت بھر بھی مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن میں سے نکال دیا۔

160- صحیح بخاری:3159، سنن ابوداؤد:4756، مسند امام احمد:1526، مستدرک للحاکم:8630، مسند ابویعلیٰ:725، مسند الطیالسی:1106

161- مسند امام احمد:8047، سنن الکبریٰ للبیہقی:16391

مِنْ عُنُقِهِ«

162 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفَيْءِ؟« قُلْتُ: إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ، أَوْ أَلْحَقَكَ، قَالَ: »أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي«

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال فے کے متعلق تم لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کریں گے۔ میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس وقت میں اپنی تلوار اپنی گردن پر رکھوں گا اور ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک آپ سے آکر مل نہیں جاتا (یعنی شہید نہیں ہو جاتا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر صورت کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تم صبر سے کام لینا جب تک مجھ سے مل نہیں جاتے۔

163 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هِشَامٌ »بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ« فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ؟ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: »لَا مَا صَلَّوْا«

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ باتیں تمہیں بری لگیں گی تو جو شخص ناپسند کرے۔ یہاں ہشام نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اپنی زبان سے ناپسند کرے تو وہ بری ہو گیا اور جو شخص اپنے دل سے ناپسند کرے، وہ سلامت رہا مگر جو شخص راضی ہوا اور اس نے اس کی پیروی کی عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ انہیں قتل نہ کریں۔ یہاں ابن داؤد نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک یہ لوگ نماز ادا کرتے رہیں۔

162- صحیح مسلم: 648، سنن ابن ماجہ: 1257، مسند امام احمد: 21517، صحیح ابن خزیمہ: 1639، سنن الکبریٰ للنسائی: 932

164 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: »فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ« قَالَ قَتَادَةُ: »يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ«

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اس کی طرح روایت نقل کی ہے کہ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص ناپسند کرے گا، وہ بری ہو جائے گا اور جو انکار کرے گا وہ سلامت رہے گا۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص اپنے دل سے انکار کرے گا اور جو شخص اپنے دل سے ناپسند کرے گا۔

165 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ، وَهَنَاتٌ، وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ«

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے، فساد ہوں گے تو جو شخص مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا جبکہ وہ اکٹھے ہوں تو تم اسے تلوار سے قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو۔

32- بَابٌ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ

خوارج کے ساتھ جنگ کرنا

166 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ: »فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ؟ قَالَ: قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

عبیدہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل نہروان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا دایاں ہاتھ نامکمل ہوگا اگر تم لوگ یقین کرو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو زبانی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے ساتھ کیا وعدہ کیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! رب کعبہ کی قسم!

167 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی

167- صحیح بخاری: 3166، سنن نسائی: 2578، صحیح ابن حبان: 25، سنن الکبریٰ للنسائی: 2359، مسند ابویعلیٰ: 1163

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا. فَقَالَ: »إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ« قَالَ: فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ. فَقَالَ: »مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ، أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟« قَالَ: فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَمَنَعَهُ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: »إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا، قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ«

کریم ﷺ کو مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا بھیجا تو آپ نے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقراع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری اس پر قریش اور انصار ناراض ہو گئے اور وہ بولے: کہ انہوں نے نجد کے سرداروں کو عطا کر دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور اس کے رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ اس کی پیشانی تنگ تھی، اس کی داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ بولا: اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں کے لیے امین بنایا ہے، تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی اولاد میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا یوں جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

168 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيَّ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: »التَّحْلِيقُ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، عنقریب میری امت میں اختلاف اور فرقہ بندی ہوگی۔ کچھ لوگ وہ ہوں گے جو باتیں اچھی کریں گے لیکن ان کے عمل برے ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر وہ واپس نہیں آتا حتیٰ وہ اوپر کی جانب سے لوٹ کر آئے۔ وہ مخلوق میں سے سب سے بُرے لوگ ہوں گے۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان کے ساتھ جنگ کرے اور جس کے ساتھ وہ لوگ جنگ کریں۔ وہ لوگ انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن ان کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ جو شخص ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مقرب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی ان لوگوں کی مخصوص علامت کیا ہے یا رسول اللہ (ﷺ)! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سر منڈوانا۔

169 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ قَالَ: »سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، وَالتَّسْبِيدُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "التَّسْبِيدُ: اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی طرح ایک روایت مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ان کی مخصوص علامت سر منڈوانا ہے اور بالوں کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں ختم کردو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ "التسمید" کا مطلب بالوں کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔

170 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تمہیں کوئی

170- صحیح بخاری: 4770' جامع ترمذی: 2188' سنن ابن ماجہ: 168' صحیح ابن حبان: 6739' سنن الکبریٰ للبیہقی: 16474' معجم الصغیر للطبرانی: 1049' فضائل الصحابۃ: 1198' مصنف عبدالرزاق: 18677

سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ. قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ. وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي، وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ. يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ. فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

بات بتاؤں تو میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں، بہ نسبت اس کے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں تمہیں اپنے اور تمہارے معاملے کے متعلق کچھ کہوں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جن کی عمریں کم ہوں گی اور ان میں عقل نہیں ہوگی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ان کے حوالے سے روایت کریں گے لیکن اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے خارج ہو جاتا ہے۔ وہ قرآن یاد کریں گے لیکن ان کا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ جہاں کہیں بھی تم ان کا سامنا کرو تو ان کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا۔ اس شخص کے لیے جو انہیں قتل کرے گا اور اس کا اجر قیامت کے روز ملے گا۔

171 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ. أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا. وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا. وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا. يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ،

حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ اس لشکر میں شریک تھے جو خوارج کی جانب گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے تمہاری قرأت کی ان کے سامنے کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ ان کی نماز کے سامنے تمہاری نماز کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ یہ ان کے حق میں ہے لیکن وہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نماز

171- سنن الکبریٰ للبیہقی: 16477

لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ « أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ ؟ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ " قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: " فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، قَالَ: فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ، قَالَ: وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ " فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: " الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ، حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ. فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، وَقَالَ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ

ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گی اور وہ اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے خارج ہوتا ہے۔ جو لشکر ان لوگوں کا مقابلہ کرے گا اگر اسے یہ بات معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی ان کے لیے کیا فیصلہ کیا ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کر لیں گے۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا بازو ہوگا لیکن اس کی کلائی نہیں ہوگی۔ اس کے بازو کے اوپر پستان کے سرے کی طرح ابھار ہوگا جس پر سفید بال موجود ہوں گے۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) کیا تم لوگ معاویہ اور اہل شام (سے لڑنے) کے لیے چلے جاتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے اپنے بال بچوں اور اموال میں چھوڑ جاتے ہو۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے خون بہانے کو مباح قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال واسباب پر غارت گری کی ہے تم اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن وہب نے مجھے وہ جگہ دکھائی جب ہم پل کے اوپر سے گزرے تو حضرت زید نے بتایا: جب ہمارا ان دشمنوں سے سامنا ہوا تو خوارج کا امیر عبداللہ بن وہب تھا۔ اس نے ان سے کہا: تم اپنے نیزے رکھ دو اور تلواریں نکال لو! مجھے یہ خدشہ ہے کہ لوگ تمہیں اسی طرح قسم دیں گے جیسا کہ انہوں نے حروراء کے دن قسم دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں نکال لیں تو ہم لوگوں نے انہیں اپنے نیزوں کے اوپر رکھ لیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ مارے گئے لیکن ہم میں سے صرف دو

عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ"

افراد شہید ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان اس شخص کو تلاش کرو جس کا ایک بازو نامکمل ہو۔ لوگوں کو وہ شخص نہیں ملا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اٹھے اور ان مرے ہوئے لوگوں کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر مرے پڑے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے نکالو تو لوگوں نے اسے زمین کے ساتھ ملا ہوا پایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی اور بولے: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول نے تبلیغ کر دی ہے۔ حضرت عبیدہ سلمانی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی: اے امیر المومنین کیا اللہ کی قسم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے؟ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو عبیدہ سلمانی نے تین دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قسم لی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی۔

172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ: «فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ، مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ»

ابوالوضی بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نامکمل ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو (امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔ پھر ان لوگوں نے مقتولین کے نیچے سے مٹی میں ملے ہوئے اس شخص کو نکالا۔ ابوالوضی بیان کرتے ہیں، میں اسے گویا ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔ وہ حبشی تھا اس نے قریطق پہنا ہوا تھا۔ اس کا ایک بازو اس طرح تھا جیسے عورت کی چھاتی ہوتی ہے۔ اس پر کچھ بال موجود تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر موجود ہوتے ہیں۔

172- مسند احمد: 1179، سنن الکبریٰ للبیہقی: 3757، معجم الصغیر للطبرانی: 1537، مسند حمیدی: 169

173 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: »إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَكَانَ فَقِيرًا، وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي« قَالَ أَبُو مَرْيَمَ: »وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ«

ابومریم بیان کرتے ہیں، وہ نامکمل ہاتھ والا شخص ہمارے ساتھ مسجد میں موجود تھا۔ ہم رات اور دن اس کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ وہ غریب شخص تھا میں نے اسے ان غریبوں کے ساتھ دیکھا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھانا کھانے کے لیے لوگوں کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ میں نے اسے اپنی ٹوپی بھی پہننے کے لئے دی تھی۔ ابومریم بیان کرتے ہیں، اس نامکمل ہاتھ والے شخص کا نام چھاتی والا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح تھا۔ اس پر اسی طرح گھنڈی بنی ہوئی تھی جیسے چھاتی کے اوپر گھنڈی بنی ہوتی ہے اور اس پر کچھ بال تھے جیسے بلی کی مونچھ کے بال ہوتے ہیں۔

33- بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ

چوروں کے ساتھ لڑنا

174 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ«

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، جس شخص کے مال کو ناحق طور پر چھینا جانے لگا ہو اور وہ لڑتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔

175 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ، أَوْ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بیان روایت کرتے ہیں، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ وہ شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

174- جامع ترمذی: 1420، سنن ابن ماجہ: 2581، سنن الکبریٰ للنسائی: 3551

دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ«

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ

1- بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

176 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: »قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ، فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ«

177 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي، أَمْ تَنَاسَوْا؟ »وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ، إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ، وَاسْمِ أَبِيهِ، وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ«

178 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فتنوں اور ان کے متعلق خبروں کا بیان

فتنوں اور ان کے متعلق علامات کا تذکرہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے اسی جگہ کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی ہر اہم بات بیان فرما دی جس نے یاد رکھا۔ اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ اسے بھول گیا۔ میرے ساتھی جانتے ہیں، جب ان میں سے کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے تو مجھے وہ بات یاد آ جاتی ہے جیسے کوئی شخص دوسرے شخص کو جانتا ہے۔ وہ شخص اس کے سامنے موجود نہیں ہوتا لیکن جب وہ اسے دیکھ لیتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! مجھے علم نہیں کہ میرے ساتھی اس بات کو بھول چکے ہیں یا وہ دانستہ ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ نے ہر ایسے فتنے کے قائد کے متعلق بتا دیا ہے جو دنیا کے فنا ہونے سے پہلے آئے گا اور اس کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں گے۔ آپ نے ہمارے سامنے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اس کے قبیلے کا نام تک بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے اختتام پر (دنیا) فنا ہو جائے گی۔

176- صحیح بخاری:6230' جامع ترمذی:2191' مسند ابو یعلیٰ:1101' مسند حمیدی:752

وَسَلَّمَ قَالَ: »يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ«

179 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟ قَالَ: " هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ، تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ، فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ، مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنْ غَدِهِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے کثرت سے ان کا ذکر فرمایا۔ آپ نے ''احلاس'' کے فتنے کا ذکر فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ''احلاس'' کا فتنہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: (جان بچانے کے لیے) راہ فرار ہوگا اور جنگ ہوگی پھر آپ نے فتنہ ''سراء'' کا ذکر فرمایا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے نمودار ہوگا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ اس کا تعلق مجھ سے ہے حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ میرے ساتھی متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیں گے جو پسلی پر سرین کی مانند ہوگا پھر ''دہیماء'' کا فتنہ ہوگا جو اس امت کے کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑے گا اسے کم از کم تھپڑ ضرور مارے گا اور جب یہ کہا جائے گا کہ اب یہ اختتام پر ہے تو وہ اور بھڑک اٹھے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا۔ اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسا ہو جائے تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

180 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

سبیع بن خالد بیان کرتے ہیں، میں کوفہ آیا یہ اس

179- مسند امام احمد:6168' مستدرک حاکم:8441

180- مسند امام احمد:23476' مستدرک حاکم:8332

قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ، أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا. فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ. وَقَالُوا: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا؟ هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ. فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ. فَقَالَ: إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ، إِنِّي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ، أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: »نَعَمْ« قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: »السَّيْفُ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ؟ قَالَ: »إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ، وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ« . قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: »ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ، وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ« . قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: »ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ«.

وقت کی بات ہے جب ''تستر'' فتح ہوا تھا۔ میں نے وہاں سے ایک خچر خریدنا تھا میں مسجد میں آیا تو وہاں درمیانے قد کے کچھ لوگ موجود تھے اور وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ جب آپ اسے دیکھیں تو اسے پہچان جائیں کہ یہ اہل حجاز سے تعلق رکھتا ہے۔ سبیع بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور کہا تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ بھلائی کے متعلق عرض کیا کرتے تھے اور میں آپ سے برائی کے متعلق دریافت کیا کرتا تھا۔ لوگ مکمل طور پر اس جانب متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے بتایا: میری وہ رائے ہے جو تمہیں پسند نہیں آئے گی۔ (انہوں نے بتایا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ بھلائی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے اس کے بعد کوئی برائی آئے گی۔ جیسا کہ اس سے پہلے برائی موجود تھی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کا زمین میں کوئی ایک خلیفہ ہو اور وہ تمہاری پشت پر مارے اور تمہارے مال پر قبضہ کر لے تو بھی تم اس کی اطاعت کرنا ورنہ تم اس حالت میں مرنا کہ تم درخت کی جڑیں چبا رہے ہو (یعنی جنگل میں زندگی بسر کر رہے ہو) پھر میں نے دریافت کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اس کے بعد دجال نکلے گا۔ اس کے پاس ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی جو شخص اس کی آگ میں چلا جائے گا۔ اس کا اجر لازم ہو جائے گا اور اس کے گناہ ختم ہو جائیں گے اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوگا اس کے گناہ لازم ہو جائیں گے اور اس کا اجر ختم ہو جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھر تو قیامت قائم ہوگی۔

181 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ، قَالَ: »بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ« ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ، »عَلَى أَقْذَاءٍ«، يَقُولُ: قَذًى »، « وَهُدْنَةٌ " يَقُولُ: »صُلْحٌ« ، »عَلَى دَخَنٍ« عَلَى ضَغَائِنَ ".

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ میں نے دریافت کیا: تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی زبانوں پر بھلائی ہوگی اور دلوں میں فساد ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث روایت کی ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کرتے ہیں۔ قتادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، وہ مرتدین ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے کہ یہ لوگ ظاہری طور پر اصلاح کرتے تھے اور باطنی طور پر ان کے اندر فساد تھا۔

182 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ، أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: »فِتْنَةٌ وَشَرٌّ« ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: »يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ« ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ

نصر بن عاصم لیثی بیان کرتے ہیں، ہم لوگ یشکری کے پاس آئے ہم بنی لیث سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے پوچھا: تم کون سے قبیلے سے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی لیث سے ہیں ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے متعلق معلوم کریں۔ انہوں نے اس حدیث کو سنایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا: آزمائش بھی ہوگی

بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: »هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، فِيهَا - أَوْ فِيهِمْ -« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: »لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ« قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: »فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ، صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ«.

اور برائی بھی ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اس برائی کے بعد کوئی بھلائی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو، اور اس میں جو حکم موجود ہے اس کی پیروی کرو۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا "هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها او فيهم" میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! "هدنة على دخن" کا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے دل تبدیل نہیں ہوں گے۔ اس صورت پر ہے جس پر وہ پہلے تھے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں، یا رسول اللہ اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا کر دے گی، بہرا کر دے گی۔ اس میں جہنم کی جانب بلانے والے لوگ ہوں گے۔ اے حذیفہ! اس وقت اگر تم اس حالت میں مر جاؤ درخت کی جڑ چباتے ہو (جنگل میں) تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

183 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ، فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ« وَقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: »لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا، لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ«

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم اس وقت کسی خلیفہ کو نہ پاؤ تو تم فرار ہو جانا حتیٰ کہ تم اس حالت میں مرو کہ تم درخت کی جڑ چبا رہے ہو۔ اس روایت کے آخر پر یہ الفاظ بھی ہیں: میں نے عرض کی، اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی گھوڑی کے ہاں بچہ ہونے کا انتظار کرے گا تو اس

کے ہاں بچہ ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ« قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي«، قُلْتُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ، قَالَ: »أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ«

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور اپنا دل اس کے حوالے کر دے تو اس سے جہاں تک ہو سکے۔ اس کی پیروی کرنی چاہیے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس کی مخالفت کرے تو تم اس کی گردن اڑا دو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے پوچھا: کیا آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جوب دیا: میرے دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ میں نے کہا: آپ کے چچا اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم یہ کریں؟ اور یہ کریں تو انہوں نے فرمایا: تم اللہ کی فرمانبرداری کے کام میں اس کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں ان کی نافرمانی کرو۔

185 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شر کی وجہ سے عربوں کی بربادی ہے جو قریب آ چکا ہے جو شخص اس سے ہاتھ روک لے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں گھیر لیا جائے گا۔ حتیٰ کہ ان کی حکومت صرف "سلاح" تک رہ جائے گی۔

184- مسند امام احمد: 6501، مصنف ابن ابی شیبہ: 32536

185- مسند امام احمد: 9063، معجم الکبیر للطبرانی: 135

يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ«

186 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

زہری بیان کرتے ہیں، "سلاح" خیبر کے نزدیک ایک جگہ ہے۔

187 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ« - أَوْ قَالَ: - "إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا - أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ،

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے رب نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور مجھے زمین کا تمام مشرقی اور مغربی حصہ دکھا دیا گیا۔ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین کو میرے لئے لپیٹا گیا۔ مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید، میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے دعا کی کہ وہ اسے عام قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر دشمن کو مکمل طور پر مسلط نہ کرے کہ وہ انہیں جڑ سے ختم کر دے اگرچہ دشمن ان کے خلاف دنیا بھر سے اکٹھا ہو جائے۔ البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ حتیٰ کہ ان کا ایک حصہ دوسرے کو ہلاک کر دے اور ایک حصہ دوسرے حصے کو قیدی بنا لے مجھے اپنی امت کی طرف سے گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا خوف ہے۔ جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے قیامت تک کبھی نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں گے اور جب تک میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا نہیں کریں گے اور میری امت میں

187- صحیح مسلم: 2889، سنن ابن ماجہ: 3952، صحیح ابن حبان: 6714، الآحاد والمثانی: 456

كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ - قَالَ ابْنُ عِيسَى: »ظَاهِرِينَ« ثُمَّ اتَّفَقَا - لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ"

تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں (نبی کریم ﷺ) "خاتم النبیین" ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر عمل پیرا رہے گا اور کوئی بھی مخالفت کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے گا۔

188 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ"

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو جائز قرار دیا ہے۔ (یعنی مقرر کر دیا ہے) ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف نقصان کی دعا نہیں کرے گا کہ اس کے نتیجے میں تم سب ہلاکت کا شکار ہو جاؤ اور اہل باطل اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہیں آئیں گے اور تم لوگ گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔

189 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ، يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا« . قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: »مِمَّا مَضَى« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، اسلام کی چکی ۳۵ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ۳۶ یا ۳۷ سال تک گھومتی رہے گی۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ہلاکت کے راستے میں ہلاک ہوں گے اور اگر یہ لوگ قائم رہے تو ستر سال تک قائم رہیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: جو باقی رہ چکے ہیں یا جو گزر چکے ہیں تو انہوں نے جواب دیا جو گزر چکے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: جس نے لفظ "خراش" استعمال کیا۔ اس نے غلطی کی۔

188- معجم الکبیر:3440' مسند اسحاق بن راھویہ:421

189- مسند امام احمد:3707' مستدرک للحاکم:4549' معجم الکبیر للطبرانی:9159

190 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ«. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيَّةُ هُوَ؟ قَالَ: »الْقَتْلُ، الْقَتْلُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زمانہ قریب ہو جائے گا علم قلیل ہو جائے گا فتنے نمودار ہوں گے بخل پھیل جائے گا ''ہرج'' زیادہ ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل، قتل۔

2-بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے کے متعلق کوشش کی ممانعت

191 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي«، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: »مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ، فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ، فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ«. قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: »فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ«.

حضرت مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمیں اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں مصروف رہے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مشغول رہے، جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں مصروف رہے۔ اس شخص نے عرض کی: جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تو وہ اپنی تلوار کی جانب جائے اور اس کی ڈھال کو پتھر پر مارے پھر جہاں تک بچ سکتا ہو بچ جائے۔

192 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی

190- صحیح بخاری:5690، مسند امام احمد:7186

191- صحیح بخاری:3406، جامع ترمذی:2194، صحیح ابن حبان:5959، سنن الکبریٰ للنسائی:16573، مسند الطیالسی:2344

مُفَضَّلٌ، عَنْ عَيَّاشٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ» . وَتَلَا يَزِيدُ: {لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ} [المائدة: 28] الْآيَةَ.

193 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: «قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ» . قَالَ فِيهِ: قُلْتُ: مَتَى ذَلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: «تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ» . قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ، وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ، فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ. فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ

کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں، اور بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے اور اپنا ہاتھ مجھے قتل کرنے کے لئے پھیلائے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جانا۔ یزید نامی راوی نے یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنزالایمان: بےشک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا۔ (پ۶ المآئدہ آیت ۲۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت ابوبکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ سنایا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں قتل ہونے والے تمام لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ راوی نے پوچھا: اے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ قتل و غارت کے زمانے میں ہوگا جب آدمی اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے بھی محفوظ نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے؟ انہوں نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ اور زبان کو روکے رکھنا اور اپنے گھر میں موجود کمبل کی طرح ہو جانا۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو میرے دل میں یہی خدشہ پیدا ہوا اس لئے میں وہاں سے سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میری ملاقات حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی جس

کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور بتایا کہ انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس حدیث کو اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

194 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ - يَعْنِي - عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت سے قبل تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنہ ہوگا جس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا۔ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ تم لوگ اپنی کمانوں کو توڑ دینا اس کی تانت کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار دینا اگر کوئی شخص داخل ہو جائے (راوی کہتے ہیں) یعنی تمہارے گھر میں آ جائے تو تم آدم کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر والے کی طرح ہو جانا۔

195 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ، فَقَالَ: شَقِيَ قَاتِلُ هَذَا، فَلَمَّا مَضَى، قَالَ: وَمَا أُرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ، فَلْيَقُلْ: هَكَذَا، فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ " قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَوْنٍ،

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ تھام رکھا تھا ہم مدینہ منورہ کے ایک راستے سے گزر رہے تھے؟ ایک لٹکے ہوئے سر کے پاس سے گزرے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بولے: اس کا قاتل بدبخت ہے جب وہ آگے گزر گئے تو انہوں نے فرمایا: میں اسے بدبخت ہی جانتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب میری امت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کسی کو قتل کرنے کے لئے چل پڑے تو اس کو یہی کہنا چاہے کہ وہ قتل

194- صحیح مسلم: 118' جامع ترمذی: 2197' سنن دارمی: 338' صحیح ابن حبان: 5962' مسند ابویعلیٰ: 4260

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ. وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ: هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبْرَةَ، وَقَالُوا: سَمُرَةَ، وَقَالُوا: سُمَيْرَةَ. هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ

کرنے والا شخص جہنم میں داخل ہوگا اور جس کو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عون نے عبدالرحمٰن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے۔ ایک سند میں ان کا نام عبدالرحمٰن بن سمیرہ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نے اس روایت کو ابوالولید سے ابوعوانہ سے روایت کیا ہے ابوالولیہ فرماتے ہیں: میرے علم میں اس کا نام ''ابن سبرہ'' ہے لیکن کچھ لوگ ''سمرہ'' کہتے ہیں اور کچھ لوگ ''سمیرہ'' کہتے ہیں۔

196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ«. قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ فِيهِ »كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ؟« يَعْنِي الْقَبْرَ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، - أَوْ قَالَ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ - قَالَ: »عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ« - أَوْ قَالَ: »تَصْبِرُ« - ثُمَّ قَالَ لِي: »يَا أَبَا ذَرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: »كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ؟« قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: »عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي؟ قَالَ: »شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ« قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: »تَلْزَمُ بَيْتَكَ« قُلْتُ: فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: »فَإِنْ خَشِيتَ

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حاضر ہوں اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگوں کو موت آجائے گی۔ اس وقت انہیں گھر (راوی کہتے ہیں) یعنی قبر بھی کسی غلام کے بدلے میں ملے گا۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، یا اللہ اور اس کے رسول مجھے جو حکم دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم صبر کرنا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب تم ''احجار زیت'' کو دیکھو گے کہ وہ خون میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جو مجھے حکم دیں گے۔ نبی

أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ«

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے علاقے میں واپس چلے جانا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر اسے اپنے کندھوں پر رکھ لوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے میں نے عرض کی: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا۔ میں نے عرض کی: اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں خوفزدہ کر دے گی تو تم اپنے چہرے کے اوپر کپڑا ڈال لینا۔ اس طرح وہ تمہارے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔

197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي« ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: »كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آگے آنے والے وقت میں ایسا فتنہ آرہا ہے جو تاریک رات کے ایک ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ اس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا لیکن شام کو کافر ہو چکا ہوگا۔ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر کا ٹاٹ بن جانا۔

198 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ايْمُ اللَّهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ

حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے علیحدہ رہے۔ بے شک خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے علیحدہ رہے۔ بیشک خوش

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا«

نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے علیحدہ رہے اور جس کو اس میں مبتلا کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اس کی بات ہی کیا ہے۔

3- بَابٌ فِي كَفِّ اللِّسَانِ

زبان کو روکے رکھنا

199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ، بَكْمَاءُ، عَمْيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو شخص اس کی طرف جھانکے گا یہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس میں زبان چلانا یوں ہوگا جیسے تلوار چلانا۔

200 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ. اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ«.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو عربوں کو گھیرے گا۔ اس میں قتل ہونے والے لوگ جہنم میں جائیں گے اس فتنے میں زبان تلوار کے حملے سے زیادہ تیز ہوگی۔

201 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوشَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے تاہم اس میں عبداللہ بن عبدالقدوس نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: زیاد نامی شخص "سیمیں گوش" یعنی پتلے کانوں کا مالک تھا۔

4- بَابُ مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنَ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے کے وقت غیر آباد جگہوں پر جانے کی رخصت

202 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

200- جامع ترمذی: 2178

202- صحیح بخاری: 19، سنن ابن ماجہ: 3980، مسند امام احمد: 11046، سنن الکبریٰ للنسائی: 11767، مسند حمیدی: 733

مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَغَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ«

کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب وہ وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے گا یا جنگلات میں چلا جائے گا۔ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے راہ فرار اختیار کرے گا۔

5-بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنے کے وقت میں جنگ کرنے کی ممانعت

203 - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ - يَعْنِي-فِي الْقِتَالِ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ«. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: »إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ«

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں، میں نکلا میرا ارادہ جنگ میں شامل ہونے کا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا جہنم میں جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! قاتل تو ٹھیک ہے مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے مقابل فریق کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

204 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، بِإِسْنَادِهِ، وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے مضامین مختصر ہیں۔

6-بَابٌ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے قتل کی شدت

205 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ،

خالد بن دہقان بیان کرتے ہیں، ہم لوگ قسطنطنیہ کی جنگ میں شامل تھے۔ ہم اس وقت ''زلقیہ'' کے مقام پر موجود تھے۔ فلسطین سے تعلق رکھنے والا ایک

203- صحیح بخاری: 31' سنن ابن ماجہ: 3964' صحیح ابن حبان: 5995' سنن الکبریٰ للبیہقی: 16569' الآحاد والمثانی: 1564

فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ، يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ، فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ. قَالَ لَنَا خَالِدٌ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ، إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا«.

شخص وہاں آیا جو وہاں کے شرفاء میں شمار ہوتا تھا۔ لوگ اسے پہچانتے تھے۔ اس کا نام ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی تھا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا۔ وہ ان کی حیثیت جانتا تھا۔ خالد بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی وہ بتاتے ہیں، میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتی ہیں، میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "اللہ تعالیٰ عنقریب ہر ایک کے گناہ کی مغفرت کردے گا سوائے اس شخص کے جس نے شرک کیا ہو یا وہ مومن جس نے کسی دوسرے مومن کو دانستہ قتل کیا ہو"۔

فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ: سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: »مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا«

ہانی بن کلثوم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کردے اور جو شخص اس پر راضی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

قَالَ لَنَا خَالِدٌ: ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ« . وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد خالد نے ہمیں ابن ابی زکریا سے سیدہ ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مومن ہمیشہ بے غم اور صالح رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام قتل کا مرتکب نہیں ہوتا۔ جب وہ حرام قتل کا مرتکب ہو جاتا ہے

الصَّامِتِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

تو وہ بوجھل اور ست ہو جاتا ہے''۔ ہانی بن کلثوم نے محمود بن ربیع سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

206 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَوْ غَيْرُهُ، قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ: »اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ« قَالَ: »الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ، فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ، فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى، لَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: " فَاعْتَبَطَ: يَصُبُّ دَمَهُ صَبًّا "

خالد بن دہقان بیان کرتے ہیں، میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے حدیث کے ان الفاظ کے متعلق پوچھا: اعتبط بقتلہ تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو فتنے کے وقت میں قتل و غارت کریں گے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص قتل کرے گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ وہ ہدایت پر ہے اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت نہیں مانگے گا۔ یعنی اپنے اس عمل کی مغفرت طلب نہیں کرتے گا۔

207 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ: " أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا} [النساء: 93] بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} [الفرقان: 68] بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ "

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ آیت (ترجمہ کنزالایمان:)''اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے''۔ یہ آیت اس آیت کے بعد نازل ہوئی جو سورہ فرقان میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے۔ (پ۱۹ الفرقان آیت ۶۸) یہ پہلی والی آیت دوسری کے چھ ماہ بعد نازل ہوئی تھی۔

208 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: " لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: سورہ فرقان میں موجود یہ آیت جب نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے

الْفُرْقَانِ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} [الفرقان: 68] قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ} [الفرقان: 70]، فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ ". قَالَ: " وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93] الْآيَةَ ". قَالَ: »الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ« . فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: »إِلَّا مَنْ نَدِمَ«.

معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے۔ (پ۱۹ الفرقان آیت ۶۸)۔ تو اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے مشرکین نے کہا: ہم نے تو اس جان کو قتل کیا ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کی پوجا بھی کرتے رہے ہیں اور ہم گناہوں کا مرتکب بھی ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ (پ۱۹ الفرقان آیت ۷۰)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک سورۃ نساء میں موجود اس آیت کا تعلق ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ (پ۵ النسآء آیت ۹۳)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اسلامی احکام کا علم ہو جائے اور پھر کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہوگا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے بتایا: اگر وہ شخص ندامت کا شکار ہو تو اس کی توبہ مقبول ہوگی۔

209 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي " {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] أَهْلِ الشِّرْكِ، قَالَ: وَنَزَلَ {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ}

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قصے میں یہ روایت کرتے ہیں: (ترجمہ کنزالایمان:) "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے"۔ اس سے مراد اہل شرک ہیں جبکہ (مسلمانوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی) (ترجمہ کنزالایمان:) "تم فرماؤ اے میرے وہ

[الزمر:53]"

210 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93]، قَالَ: »مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ«

211 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، فِي قَوْلِهِ: " {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93]، قَالَ: »هِيَ جَزَاؤُهُ، فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ«

7- بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ

212 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِتْنَةً، فَعَظَّمَ أَمْرَهَا، فَقُلْنَا: - أَوْ قَالُوا: - يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَلَّا، إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ«، قَالَ سَعِيدٌ: »فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا«

213 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ

بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ آیت ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ (پ ۵ النسآء آیت ۹۳)۔ اس آیت کو کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

ابومجلز اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ (پ ۵ النسآء آیت ۹۳)''۔ ابومجلز کہتے ہیں یہ اس کا بدلہ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

مقتول کے لیے کس ثواب کی امید ہے

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فتنے کا ذکر فرمایا اور اس کی سختی سے مذمت فرمائی۔ ہم نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر وہ ہم تک پہنچ جائے اور ہمیں برباد کرے تو؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں۔ تمہارے لیے قتل ہو جانا کافی ہے۔ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت ''امت مرحومہ'' ہے۔ اس پر آخرت میں کوئی عذاب

212- صحیح مسلم: 948، سنن الکبریٰ للنسائی: 8206۔
213- مستدرک للحاکم: 8272، معجم الصغیر للطبرانی: 5، معجم الاوسط للطبرانی: 1

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ، وَالزَّلَازِلُ، وَالْقَتْلُ«

نہیں ہوگا۔ اس کا عذاب دنیا میں فتنوں، قتلوں اور زلزلوں کی صورت میں ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کا بیان

214 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ«، فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: »كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ«

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے سب کے سب ایسے ہوں گے کہ امت کا ان پر اجماع واتفاق ہوجائے گا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا اور اسے سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہہ رہے تھے؟ فرمایا کہ وہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

215 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً«، قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً، قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَا قَالَ؟ قَالَ: »كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دین مسلسل معزز رہے گا بارہ خلفاء کے ہونے تک۔ یہ سن کر لوگوں نے نعرہ تکبیر لگایا پھر زور سے چلائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے کچھ فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ کہا کہ یہ فرمایا کہ وہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

216 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، بِهَذَا

جابر، سمرہ اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر واپس لوٹے تو قریش کے کچھ لوگ آپ کے پاس

214- صحیح بخاری:6976، جامع ترمذی:2223، صحیح ابن حبان:6663، معجم الکبیر للطبرانی:1791، معجم الاوسط للطبرانی:2922

الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: »ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ«

آئے اور کہنے لگے کہ پھر کیا ہوگا یعنی ان خلفاء کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا کہ قتل عام ہوگا۔

217 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ. ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ فِطْرٍ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ« - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: »لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ«، ثُمَّ اتَّفَقُوا - »حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي« - أَوْ »مِنْ أَهْلِ بَيْتِي« - يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي " زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ: »يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا، وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا« وَقَالَ: فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: »لَا تَذْهَبُ، أَوْ لَا تَنْقَضِي، الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي« . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوگا۔ زائدہ نے فرمایا کہ اللہ اس دن کو اتنا لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی مجھ سے یا فرمایا کہ اہل بیت میں سے بھیجیں گے جس کا نام میرے نام سے اور جس کے باپ کے نام میرے باپ کے نام سے مطابقت رکھتا ہوگا۔ فطر نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھر دی گئی تھی جبکہ سفیان نے اپنی روایت میں فرمایا کہ دنیا جائے گی نہیں یا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ملک عرب کا مالک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ہوجائے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش اور عمر بن عبید کے الفاظ سفیان ہی کی طرح ہیں۔

218 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ، لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب زمانہ میں سے صرف ایک دن (باعتبار آخرت) باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جو زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ

أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا«

پہلے ظلم سے بھر دی گئی تھی۔

219۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ« قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ، »يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا«

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ام المومنین) فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میرے خاندان سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالملیح حسن بن عمر علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور ان کی نیکی وصلح کا ذکر کرتے سنا ہے۔

220۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوں گے روشن پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے، پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ نازل ہو جائیں گے جن کی اقتداء میں حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دجال سے لڑیں گے۔

221۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں (اگلا خلیفہ منتخب کرنے میں) اختلاف ہو جائے گا اس دوران ایک آدمی مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف بھاگے گا لوگ اسے خلافت کے لئے نکالیں گے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے پھر لوگ ان کے ہاتھ پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر وہ ایک لشکر شام سے بھیجیں گے تو وہ لشکر" بیداء" کے

بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: »تِسْعَ سِنِينَ« ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: »سَبْعَ سِنِينَ«

مقام پر زمین میں دھنس جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جب لوگ اس لشکر کو دیکھیں گے تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی ان سے بیعت کریں گی پھر ایک آدمی اٹھے گا قریش میں سے جس کی ننھیال بنی کلب میں سے ہوگی وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا تو وہ اس لشکر پر غلبہ حاصل کرلیں گے اور وہ بنوکلب کا لشکر ہوگا اور ناکامی ہو اس شخص کے لئے جو بنوکلب کے اموال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو، مہدی مال غنیمت تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کریں گے اور اسلام پر اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا (سارے کرہ ارض پر اسلام پھیل جائے گا) پھر اس کے بعد سات سال تک وہ زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوجائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بعض نے ہشام کے حوالہ سے یہ کہا کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے جبکہ بعض نے کہا کہ سات سال تک رہیں گے۔

222 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ: »تِسْعَ سِنِينَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: " وَقَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ، عَنْ هِشَامٍ: »تِسْعَ سِنِينَ«.

حضرت قتادہ سے یہی حدیث منقول ہے انہوں نے 9 سال کہے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ معاذ کے علاوہ سب نے ہشام کے حوالہ 9 سے سال ہی کہے ہیں۔

223 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ

ام سلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتی ہیں لیکن معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

224 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

ام سلمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: »يُخْسَفُ بِهِمْ، وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ«

کہتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین میں دھنس جانے والے لشکر کا تذکرہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بادل نخواستہ اس لشکر میں شامل ہوا ہو؟ فرمایا کہ سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے لیکن قیامت کے روز اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: »إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً - يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا«

خالد عن اسحاق کے واسطہ سے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام رکھا تھا اور عن قریب اس کی نسل میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے مطابق ہوگا وہ اخلاق و کردار میں تمہارے نبی کے مشابہ ہوگا لیکن صورت و خلقت میں مشابہ نہیں ہوگا پھر طویل قصہ ذکر کر کے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا

وَقَالَ هَارُونُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ، عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ، يُوَطِّئُ - أَوْ يُمَكِّنُ - لِآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ" أَوْ قَالَ: »إِجَابَتُهُ«

ہلال بن عمرو بیان کیا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جسے حارث بن حراث کہا جاتا ہوگا اس کے سامنے ایک اور آدمی ہوگا جسے منصور کہا جاتا ہوگا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو تسلط دے گا یا متمکن کرے گا۔ (زمین میں) جیسے قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ دی تھی اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کی دعوت قبول کرنا واجب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

1۔بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا حکم دینے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

225 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے متعلق وہ وصیت کر سکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس پر دو راتیں گزر جائیں مگر یہ کہ وہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔

226 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار کوئی درہم کوئی اونٹ یا بکری نہیں چھوڑی اور نہ ہی آپ نے کوئی وصیت فرمائی۔

2۔بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي فِي مَالِهِ؟

وصیت کرنے والے کیلئے اپنے مال کے متعلق کیا بات جائز نہیں ہے

227۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضَ مَرَضًا - قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ - بِمَكَّةَ، ثُمَّ اتَّفَقَا أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان روایت کیا ہے، وہ بیمار ہو گئے اور شدید بیمار ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث صرف

225- صحیح بخاری:2587' جامع ترمذی:974' سنن ابن ماجہ:2699' سنن دارمی:3175' صحیح ابن حبان:6024' سنن الکبریٰ للبیہقی:12368' معجم الاوسط للطبرانی:390' معجم الکبیر للطبرانی:13189

226- صحیح بخاری:4192' سنن نسائی:3594' مسند امام احمد:1909' صحیح ابن خزیمہ:2489' سنن الکبریٰ:6421

227- صحیح بخاری:25191' جامع ترمذی:975' سنن ابن ماجہ:2708' سنن دارمی:3195' صحیح ابن حبان:4249

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ؛ قَالَ: »لَا«. قَالَ: فَبِالشَّطْرِ؛ قَالَ: »لَا«. قَالَ: فَبِالثُّلُثِ؛ قَالَ: »الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ«. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؛ قَالَ: »إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ«. ثُمَّ قَالَ: »اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ«

میری ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں ۔ انہوں نے عرض کی: نصف؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں ۔ انہوں نے عرض کی ایک تہائی ۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی ۔ آپ نے فرمایا: ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کے جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں مفلس چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم پیچھے بھی رہ جاؤ تو پھر بھی تم جو عمل کرو گے اور جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے تو اس کے نتیجے میں تمہارے مرتبے میں اضافہ ہوگا ۔ ہوسکتا ہے کہ تم زیادہ مدت تک زندہ رہو حتیٰ کہ کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کریں اور کچھ لوگ تم سے ضرر پائیں پھر نبی کریم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ انہیں الٹے قدموں واپس نہ لا ۔ تاہم سعد بن خولہ پر افسوس ہے ۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے فرمایا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا ۔

3-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

تندرستی کی حالت میں صدقہ کرنے کی فضیلت

228- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

228- صحیح بخاری: 1353' سنن ابوداؤد: 2542' صحیح ابن حبان: 3312' مستدرک للحاکم: 3078' سنن الکبریٰ للبیہقی: 7621' مسند اسحاق بن راھویہ: 170

بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: »أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ«

ہیں، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم تندرستی کی حالت میں صدقہ کرو اور تم حریص ہو تمہیں زندگی کی امید ہو اور جب افلاس کا اندیشہ ہو تم اسے اتنی مدت تک تاخیر نہ کرو جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا دے دینا اور فلاں کو اتنا دے دینا حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

229- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ مَوْتِهِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس کے حق میں، موت کے وقت اس کے سو درہم کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

4- بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے میں کراہت

230- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ« قَالَ: وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَاهُنَا {مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ} [النساء: 12] حَتَّى بَلَغَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مرد یا عورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہتے ہیں پھر جب موت کا وقت نزدیک آتا ہے تو وہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو۔ (پ ۴ النسآء آیت ۱۲) یہ آیت انہوں نے یہاں

229- صحیح ابن حبان: 3334

230- جامع ترمذی: 2117، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12365

﴿ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [النساء: 13] قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »هَذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدَّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ«

تک پڑھی۔ اور یہی ہے بڑی کامیابی (پ ۴ النساء آیت ۱۳) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ یعنی اشعث بن جابر، نصر بن علی کے دادا ہیں۔

5-بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا

وصیت میں شامل ہونا (وصی بننا)

231 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ مِصْرَ«

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور جانتا ہوں میں تمہارے لیے اسی بات کو پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں تم دو آدمیوں کے امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اہل مصر اسے روایت کرنے میں ''منفرد'' ہیں۔

6-بَابُ مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے وصیت کے حکم کا منسوخ ہونا

232 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، " ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ [البقرة: 180]، فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ"

عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، (انہوں نے یہ آیت پڑھی): ترجمہ کنزالایمان: اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے۔ (پ ۲ البقرہ آیت ۱۸۰)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: پہلے وصیت اسی طرح ہوتی تھی حتیٰ کہ میراث سے متعلق آیت نے اسے منسوخ کر دیا۔

7-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کے متعلق جو کچھ مروی ہے

233 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

231- صحیح مسلم: 1826' مسند امام احمد: 21063' مستدرک للحاکم: 7019' سنن الکبریٰ للبیہقی: 5129

233- سنن ابوداؤد: 3565' سنن نسائی: 3641' سنن دارمی: 3260' مسند الطیالسی: 1127

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ»

سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں ہوگی۔

8-بَابُ مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ

یتیم کو کھانے میں ساتھ ملا لینا

234- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} [الأنعام: 152] وَ {إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا} [النساء: 10]. الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: " {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ} [البقرة: 220]. فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے'' اور وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جس شخص کے زیر کفالت کوئی یتیم تھا وہ گیا اور اس نے اس یتیم کے کھانے سے اپنے کھانے کو علیحدہ کر لیا اور اس کے مشروب کو اپنے مشروب سے علیحدہ کر دیا۔ اس یتیم کا جو کھانا بچ جاتا تھا وہ ویسے ہی پڑا رہتا تھا حتیٰ کہ وہ یتیم اسے کھا لے یا پھر وہ خراب ہو جاتا تھا۔ یہ بات لوگوں کے لیے بڑی دشوار ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ (پ ۲ البقرہ آیت ۲۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تو لوگوں نے اپنا کھانا یتیموں کے کھانے کے ساتھ ملایا اور اپنا مشروب ان کے مشروب کے ساتھ ملا لیا۔

9-بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے والی کو کس حد تک یتیم کا مال لینا جائز ہے

235- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَنَّ خَالِدَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان

234- سنن نسائی: 3669، مستدرک حاکم: 2499، سنن الکبریٰ للبیہقی: 10140

بْنُ الْحَارِثِ عَنْهُمْ. حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ. قَالَ: فَقَالَ: »كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ، وَلَا مُبَادِرٍ، وَلَا مُتَأَثِّلٍ«

روایت کرتے ہیں، ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں غریب شخص ہوں اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک یتیم میرے زیر کفالت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے زیر کفالت یتیم کے مال میں سے فضول خرچی کیے بغیر، زیادتی کیے بغیر اور مال جمع کیے بغیر کھا سکتے ہو۔

10- بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ

یتیمی کب ختم ہوتی ہے

236 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ«

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ بات یاد رکھی ہے: بالغ ہو جانے کے بعد یتیمی باقی نہیں رہتی اور صبح سے لے کر شام تک خاموشی کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کھانے کا بیان

237 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ« . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: »الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہلاک کرنے والے سات اعمال سے بچو۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاک

237- صحیح مسلم: 89، سنن الکبریٰ للنسائی: 6498، صحیح ابن حبان: 5561

وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »أَبُو الْغَيْثِ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ«

دامن غافل مومن عورتوں پر الزام لگانا۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: ابوالغیث سالم، ابن مطیع کے غلام ہیں۔

238 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ فَقَالَ: »هُنَّ تِسْعٌ«. فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ: »وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا«

عبید بن عمیر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ نو ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں یہ دو چیزیں زائد بھی ہیں۔ مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام کی حرمت کو پامال کرنا وہ زندگی اور موت ہر حالت میں تمہارا قبلہ ہے۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

کفن کو تمام مال کے ساتھ شامل کرنے کی دلیل

239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ: قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ«

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوگئے۔ ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اس کے سر کو ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر ''اذخر'' (گھاس) ڈال دو۔

13- بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ، ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا

کوئی شخص جب کوئی چیز ہبہ کرے تو پھر اسی چیز کی اس شخص کیلئے وصیت کردی جائے یا وہ اس کا وارث بن جائے

240- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت ابوبریدہ رضی

240- صحیح مسلم:1149، سنن ابن ماجہ:2394، سنن الکبریٰ للنسائی:6214، معجم الکبیر للطبرانی:6494

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ: »قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ«. قَالَتْ: وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا؟ قَالَ: »نَعَمْ«. قَالَتْ: وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِءُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: »نَعَمْ«

اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ اس نے عرض کی: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقے (ہبہ) کے طور پر دی تھی۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے ترکے میں اسی کنیز کو چھوڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اجر واجب ہوگیا ہے اور میراث میں وہ کنیز تمہارے پاس واپس آجائے گی۔ اس خاتون نے عرض کی: ان کا انتقال جب ہوا اس وقت ان پر ایک مہینے کے روزے رکھنا واجب تھا تو کیا یہ بات جائز ہوگی (راوی کو شک ہے) یا ان کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی اگر میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس عورت نے عرض کی: انہوں نے حج بھی کرنا تھا تو کیا یہ بات جائز ہوگی یا یہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ

کسی کا کسی چیز کو وقف کرنا

241- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: »إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا«. فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا، وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوَرَّثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے۔ اس سے بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ اس کے متعلق مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس پر جو پھل لگے ہیں اسے صدقہ کردو، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کردیا کہ اصل زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا اور اسے وراثت میں نہیں دیا جا

241- صحیح بخاری: 2620' سنن ابوداؤد: 3597' مسند امام احمد: 4608' صحیح ابن خزیمہ: 2483

السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ: »وَالضَّيْفِ« . ثُمَّ اتَّفَقُوا: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ. زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

سکتا (اور اس کا پھل) غرباء قریبی رشتہ داروں، غلاموں کے لیے اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہوگا۔ بشر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: مہمانوں کے لیے بھی ہوگا۔ پھر اس کے بعد ان سب راویوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: جو شخص اس کا نگران ہو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے خود کھالے اور اپنے دوست کو بھی کھلا دے جبکہ وہ اس مال کو اکٹھا کرنے والا نہ ہو۔ بشر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں، محمد نامی راوی فرماتے ہیں: مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

242 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، " عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ، فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ، قَالَ: »غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا، فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ« . قَالَ: وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ: وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ، وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ، وَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ، وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ، ثُمَّ يَلِيهِ ذُو

لیث بیان کرتے ہیں، یحییٰ بن سعید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ کرنے سے متعلق تحریر کے متعلق بیان کیا ہے، عبدالحمید بن عبداللہ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے ہیں نے اس کا ایک نسخہ مجھے لکھوایا تھا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ وہ ہے جو اللہ کے بندے ''عمر'' نے لکھا ہے جو ''ثمغ'' (زمین کے متعلق)۔ (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص مال جمع کرنے والا نہ ہو اور اس کا جو پھل گر جائے وہ مانگنے والے محروم شخص کے لیے ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اگر ''ثمغ'' کا نگران چاہے تو وہ غلام خرید سکتا ہے جو اس میں کام کرے۔ معیقیب نے یہ بات تحریر کی ہے اور عبداللہ بن ارقم نے اس کی گواہی دی ہے۔ (اس کے الفاظ یہ ہیں:) ''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں

الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى، وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ آكَلَ أَوِ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ"

جو رحمن اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق اللہ کے بندے "عمر" نے جو مسلمانوں کا امیر ہے، وصیت کی ہے کہ اگر کوئی معاملہ درپیش ہو جائے تو ثمغ، صرمہ بن اکوع اور وہ غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو خیبر میں ہی اور وہاں کا غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "وادی" میں دیئے تھے ان سب کی نگران حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رہے گی۔ جب تک وہ حیات ہے، اس کے بعد اس کے گھر والوں میں سے اس کا نگران کوئی اور ہوگا اور اس کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو خریدا نہیں جا سکتا۔ اسے خرچ کیا جائے گا جہاں وہ مناسب سمجھے گا۔ سوال کرنے والے محروم شخص کے لیے، قریبی رشتہ دار کے لیے اور جو شخص اس کا نگران ہوگا کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اگر وہ خود اس میں سے کھالے یا کسی کو کھلائے یا اس میں سے کوئی غلام خرید لے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

243 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ"

میت کی طرف سے صدقہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ما سوائے تین اعمال کے، صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

244 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جو شخص وصیت کئے بغیر مر جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جا سکتا ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک

حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ، أَفَيُجْزِءُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا«

خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ صدقہ کرتی اور کچھ عطا کرتی تو کیا یہ بات جائز ہوگی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تم ان کی طرف سے صدقہ کرو۔

245- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ فَقَالَ: »نَعَمْ«. قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا، وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے ان کی طرف سے صدقہ کیا۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزِمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا؟

حربی کی وصیت، جبکہ اس کا ولی مسلمان ہو چکا ہو تو کیا اس ولی کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اس وصیت کو نافذ کرے

246- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً، فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ، وَإِنَّ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اس کے بیٹے عمرو (جو مسلمان ہو چکے تھے) انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام بھی آزاد کر دیں انہوں نے سوچا کہ پہلے میں اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کرلوں وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا

245- صحیح بخاری: 2609 'سنن ابو داؤد: 2882 سنن نسائی: 3649 'سنن دارمی: 1451 'صحیح ابن حبان: 3353

246- جامع ترمذی: 1247 'مصنف عبدالرزاق: 16349

هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً، أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ«

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی تو ہشام نے پچاس غلام ان کی طرف سے آزاد کر دیئے، کیا باقی پچاس غلام میں آزاد کر دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے تو اس کا ثواب اسے مل جاتا۔

18-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس اس کی ادائیگی کیلئے مال ہو تو اس کے قرض خواہ انتظار کریں اور وارثوں کے ساتھ نرمی سے بات کریں

247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى، فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، »فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ، وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى« وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد کا انتقال ہو گیا انہوں نے تیس وسق ایک یہودی کا قرض دینا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے مہلت مانگی تو اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ اس سے سفارش کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے اس یہودی کے ساتھ بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کر لے۔ اس چیز کے عوض میں جو ان کے والد کے ذمے واجب تھی، تو اس نے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے متعلق گفتگو فرمائی کہ وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہلت دے تو اس نے یہ بات بھی نہیں مانی۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔

247- صحیح بخاری: 2266، معجم الاوسط للطبرانی: 9143

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسموں اور نذروں کا بیان

1-بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْأَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ

248 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ«

جھوٹی قسم اٹھانے کی شدت کا بیان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دانستہ جھوٹی قسم اٹھائے گا وہ جہنم میں اپنے خاص ٹھکانے پر جانے کے لیے تیار رہے۔

2-بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ يَمِينًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِأَحَدٍ

249 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ« فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟« قُلْتُ: لَا. قَالَ لِلْيَهُودِيِّ: »احْلِفْ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا}

جو شخص جھوٹی (قسم) اٹھائے تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کرلے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسی قسم اٹھائے جس میں وہ جھوٹا ہو تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔ حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ حکم میرے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ معاملہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان تھا جب زمین سے متعلق اس نے میرا حق دینے سے انکار کر دیا تھا میں نے یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ثبوت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: تم قسم اٹھالو، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو قسم اٹھالے گا اور میرا مال ہڑپ

248- صحیح بخاری: 19981 سنن الکبریٰ للنسائی: 5996، مصنف ابن ابی شیبہ: 22150

249- صحیح بخاری: 2229، جامع ترمذی: 1269، مسند امام احمد: 3597، مستدرک حاکم: 7806، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19695

[آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

کر جائے گا تو اللہ نے آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳ آل عمران آیت ۷۷) یہ آیت آخر تک ہے۔

250 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ، قَالَ: »هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟« قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ، فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ، إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ أَجْذَمُ« فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضُهُ

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، "کندہ" سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور "حضرموت" سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے وہ اس زمین سے متعلق تھا جو یمن میں تھی حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین کو اس شخص کے والد نے لے لیا تھا اور وہ اس شخص کے پاس ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ لیکن میں اس پر قسم اٹھاتا ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے والد نے لی ہوئی تھی تو وہ کندی شخص بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی شخص قسم کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کر لے گا وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ معذور ہو گا، تو کندی نے کہا: یہ زمین اس کی ہے۔

251 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي فِي

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے والد کی تھی کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے میرے پاس

250- صحیح مسلم: 139، جامع ترمذی: 1340، صحیح ابن حبان: 5704، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20225

يَدِي، أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: »أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟« قَالَ: لَا، قَالَ: »فَلَكَ يَمِينُهُ« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ« ، فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ، فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ«

ہے میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ قسم اٹھالے گا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ گنہگار شخص ہے یہ اس چیز کی پرواہ نہیں کرے گا کہ کیا قسم اٹھا رہا ہے؟ یہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے معاملے کا اور کوئی حل نہیں ہے۔ وہ شخص قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوگیا جب وہ جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے ایسی قسم اٹھائی تاکہ وہ بطور ظالم مال کو کھالے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے رخ پھیر لے گا۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

252 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نِسْطَاسٍ، مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا، عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ، إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ -«

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے قریب قسم کھانے کی اہمیت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا اگرچہ وہ ایک تازہ مسواک کے متعلق کیوں نہ ہو تو اسے جہنم میں اپنے خاص ٹھکانے پر جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے لیے جہنم واجب ہوجائے گی۔

4- بَابُ الْحَلِفِ بِالْأَنْدَادِ

253 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

بتوں کے نام کی قسم کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم

252- سنن ابن ماجہ: 2325' صحیح ابن حبان: 4368' سنن الکبریٰ للنسائی: 6018' مسند ابویعلیٰ: 1782

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ"

کھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ کہے: لات کی قسم! تو اسے لاالہ الا اللہ پڑھ لینا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھیوں سے یہ کہے کہ آؤ! میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

254 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے باپ دادا کی اور اپنی ماؤں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی بتوں کی قسم کھاؤ، قسم صرف اللہ کے نام کی کھاؤ اور اللہ کے نام کی قسم بھی تم اس وقت کھاؤ جب تم سچے ہو۔

5- بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ

باپ دادا کی قسم کھانے میں کراہت

255 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، أَوْ لِيَسْكُتْ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ چند سواروں کے درمیان موجود تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم کھا رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ جس نے قسم کھائی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔

256 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى بِآبَائِكُمْ، زَادَ قَالَ عُمَرُ: «فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَذَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا»

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے سنا (امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے یعنی تمہارے باپ داداؤں، ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے دانستہ یا بھولے سے کبھی یہ

255- صحیح بخاری:6270' جامع ترمذی:1533' سنن نسائی:2094' سنن دارمی:2341

256- سنن دارمی:1535' صحیح ابن حبان:4358

257 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، رَجُلًا يَحْلِفُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ«

258 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ«

قسم نہیں کھائی۔

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو یہ قسم کھاتے ہوئے دیکھا، کعبہ کی قسم! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھائے اس نے شرک کیا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، (یہ حدیث ایک دیہاتی کے قصے کے بارے میں ہے جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کامیاب ہوگیا اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے ٹھیک کہا ہے۔

6- بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ

امانت سے متعلق قسم کھانے میں کراہت

259 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا«

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے امانت سے متعلق قسم کھائی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

7- بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ذو معنی جملہ کہنا

260 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَمِينُكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہاری قسم سے وہ مفہوم لیا جائے گا جس کا تمہارا ساتھی تصدیق کرے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اس

258- صحیح مسلم:11' موطا امام مالک:423' سنن الکبریٰ للبیہقی:19616' صحیح ابن خزیمہ:306

260- سنن نسائی:1656' سنن دارمی:2349' مستدرک للحاکم:7834' جامع ترمذی:1354

عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ«. قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ«

حدیث کے راوی عبداللہ بن ابو صالح اور عباد بن ابوصالح دونوں نام ایک ہی شخصیت کے ہیں۔

261 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا، وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا، وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي، قَالَ: »صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ«

حضرت سوید بن خظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ ان کے ایک دشمن نے انہیں پکڑلیا لوگوں نے جھوٹی قسم کھانے میں حرج محسوس کیا لیکن میں نے یہ قسم کھالی کہ یہ میرا بھائی ہے تو دشمن نے انہیں چھوڑ دیا پھر جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا کہ لوگوں نے قسم کھانے میں حرج محسوس کیا لیکن میں نے قسم کھالی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے درست کہا تھا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ بِالْبَرَاءَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

اسلام سے بری ہونے یا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھانے کے متعلق جو کچھ مروی ہے

262 - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم کھائے اور وہ جھوٹی بھی ہو تو وہ شخص ایسا ہوگا جو اس نے کہا ہے اور جو شخص کسی چیز کے ذریعے خودکشی

261- سنن ابن ماجہ:2119 مستدرک للحاکم:7821 معجم الکبیر للطبرانی:6464

262- صحیح بخاری:3830' مسند ابویعلیٰ:7494

كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ»

کر لے تو قیامت کے روز سے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے متعلق کوئی نذر نہیں ہوتی۔

263 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم: " مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا "

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قسم کھاتے ہوئے یہ کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں۔ اگر وہ جھوٹا ہو تو بھی وہ ویسا ہی ہو جائے گا۔ جیسا اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو وہ کبھی بھی سلامتی کے ساتھ اسلام کی جانب نہیں آسکے گا۔

9- بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ

جو شخص یہ قسم کھائے کہ وہ سالن نہیں کھائے گا

264 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ، فَقَالَ: »هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ«.

یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے روٹی کے ٹکڑے کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔

265 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

10- بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں استثناء کرنا

266 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ بات معلوم ہوئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم کھائے اور ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا۔

266- جامع ترمذی: 1531' سنن ابن ماجہ: 2106' مسند امام احمد: 4581' مستدرک للحاکم: 7832

اسْتَثْنَى"

267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَمُسَدَّدٌ، وَهَذَا حَدِيثُهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى، فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم کھائے اور استثناء کرلے تو اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے

268 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذِهِ الْيَمِينِ: »لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے: "دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم"۔

269 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ، قَالَ: »وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی "قسم" میں تاکید پیدا کرنی ہوتی تو یہ فرمایا کرتے تھے "اس ذات کی قسم! ابو القاسم کی جان جس کے دست قدرت میں ہے"۔

270 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قسم اٹھانا ہوتی تھی تو یہ الفاظ فرماتے تھے: "نہیں میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں"۔

267- سنن ابوداؤد: 3793' سنن داری: 2343' صحیح ابن حبان: 4342' سنن الکبریٰ للبیہقی: 14896

268- صحیح بخاری: 6243' سنن ابوداؤد: 3761' مسند امام احمد: 5347' مسند ابویعلیٰ: 5442

269- مسند امام احمد: 11462' سنن الکبریٰ للبیہقی: 19596

270- معجم الصغیر للطبرانی: 2093

إِذَا حَلَفَ يَقُولُ: »لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ«

271 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ: وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ، خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ لَقِيطٌ: فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَعَمْرُ إِلَهِكَ«

حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ وفد کی صورت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (امام ابو داؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تمہارے رب کی قسم!

12- بَابُ الْحِنْثِ إِذَا كَانَ خَيْرًا

جب بہتری ہو تو قسم توڑ دینا

272 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ« أَوْ قَالَ: »إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ يَمِينِي«

حضرت ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جب بھی کوئی قسم اٹھاؤں گا اور اس کے مخالف معاملے کو اس سے زیادہ بہتر محسوس کروں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ،

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ہے: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! جب تم قسم کھاؤ اور پھر اس کے مخالف معاملے کو اس سے زیادہ بہتر دیکھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ امام ابو داؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد رحمتہ اللہ

وَكَفِّرْ يَمِينَكَ « . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ، يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ.

علیہ کو سنا ہے: وہ قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ دینے کی رخصت دیتے ہیں۔

274 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، نَحْوَهُ قَالَ: فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے یہی روایت مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور پھر وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق احادیث مروی ہیں اور ان میں سے ہر ایک راوی سے بعض روایات میں کفارے سے پہلے قسم توڑنے کا ذکر موجود ہے۔

13 - بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا

کیا لفظ "قسم" سے "یمین" منعقد ہو جاتی ہے

275 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُقْسِمْ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

276 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا « فَقَالَ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے رات خواب دیکھا ہے پھر اس نے اپنے خواب کا ذکر کیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی تعبیر بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا ہے اور کچھ غلط بیان کیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

275- مسند امام احمد: 1894

أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي، مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُقْسِمْ«.

نے عرض کی: میں آپ کی قسم دیتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ مجھے بتایئے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، تاہم اس میں لفظ قسم کا ذکر نہیں ہے اور اس میں صرف یہ بات زائد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں، نہیں بتایا۔

14 - بَابٌ فِيمَنْ يَحْلِفُ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

278 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ، اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ، فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَلَى، قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ«. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے مدعی سے ثبوت طلب فرمایا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لی اس نے اللہ کے نام کی قسم کھائی اور کہا اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم نے جو کیا تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے سبب تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

15 - بَابٌ كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ

کفارے سے متعلق صاع (کا ماپ) کتنا ہوگا

279 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبٍ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ، - وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ، ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ

عبدالرحمٰن بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ ام حبیب بنت ذویب بن قیس مزنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کی اہلیہ تھیں پھر اس کے بعد سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، کے بھتیجے کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ: »لَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا، حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ، عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«. قَالَ أَنَسٌ: "فَجَرَّبْتُهُ، أَوْ قَالَ: فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ"

اہلیہ بن گئیں۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے ابن حرملہ کہتے ہیں سیدہ ام حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک صاع دیا اور انہوں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی انہوں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ''صاع'' ہے۔ انس نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ماپا تو وہ ہشام کے دور کے دو مد اور نصف مد کے برابر تھا۔

16- بَابٌ فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ

مومن غلام یا کنیز

280 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: »ائْتِنِي بِهَا«. قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا، قَالَ: »أَيْنَ اللَّهُ؟« قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: »مَنْ أَنَا؟« قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: »أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ«.

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ایک کنیز ہے میں نے اسے مارا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری یہ بات بہت ناگوار لگی میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد کردوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے لے کر آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں اسے لے کر حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریافت فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو یہ مومن ہے۔

281 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً

ابوسلمہ، شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ان کی والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے کسی مومن غلام یا کنیز کو آزاد کر دیا جائے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری والدہ نے

280- مسند امام احمد: 15781، مستدرک للحاکم: 5126

مُؤْمِنَةً، وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيدَ

یہ وصیت کی تھی کہ میں ان کی طرف سے مومن غلام یا کنیز کو آزاد کردوں میرے پاس ایک سیاہ فام کنیز ہے جونوبیہ۔اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالد بن عبداللہ نے اس روایت کو مرسلا روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس میں شرید نامی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

282 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ« ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ:- »لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع کردیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشادفرماتے ہیں: نذر کسی چیز (یعنی مصیبت) کو واپس نہیں کرتی اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

گناہ کے کام کی نذر ماننا

283 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

284 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ؟ قَالُوا: هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ، وَلَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہاں ایک شخص دھوپ میں کھڑا ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت فرمایا: لوگوں نے عرض کی یہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ یہ کھڑا رہے گا

282- صحیح بخاری:6234' جامع ترمذی:1538' سنن ابن ماجہ:2123' صحیح ابن حبان:4376

283- صحیح بخاری:6318' سنن نسائی:3806' موطاامام مالک:1014 مسند امام احمد:24121

يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، قَالَ: »مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ«

18۔بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

285 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ«، حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ، يَقُولُ: »قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ، فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ« وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: »وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: " أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ، قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ"

286 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي

بیٹھے گا نہیں، سائے میں نہیں آئے گا بات نہیں کرے گا، اور روزہ رکھے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو بات کرے، سائے میں آجائے اور بیٹھ جائے، البتہ اپنے روزے کو پورا کرے۔

جن کے نزدیک ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا جب معصیت کی نذر ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: ابن مبارک اس حدیث کے متعلق، فرماتے ہیں۔ یہ ابی سلمہ (سے مروی) حدیث ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زہری نے اس روایت کو ابوسلمہ نہیں سنا ہے۔امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ان (راویوں) نے ہمارے لیے اس روایت (سند کی حیثیت سے) خراب کر دیا ہے۔ان سے پوچھا گیا، آپ کے نزدیک اس کی خرابی صحیح ہے؟ اور کیا ابن ابی اویس کے علاوہ کسی اور نے بھی اس کو روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایوب (نے) لیکن وہ بھی اس کی طرح ہے۔ان کی مراد ایوب بن سلیمان بن بلال ہے۔ اس روایت کو ایوب نے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ میں کوئی

285- صحیح مسلم:3292، سنن نسائی:3834، مسند امام احمد:26140، مسند الطیالسی:1484

أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ«. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ، وَأَرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى بَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بِإِسْنَادِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، مِثْلَهُ

نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔امام احمد بن محمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث علی بن مالک سے یحییٰ بن ابوکثیر سے محمد بن زبیر سے ان کے والد سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ان کی مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم نے اس روایت میں وہم کیا ہے اور ابوسلمہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

287 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ: »مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ، وَلْتَرْكَبْ، وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ«

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق عرض کی: کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور سر پر کوئی چیز نہیں لے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ سر پر چادر لے، سوار ہو جائے اور تین دن روزے رکھے۔

288 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: نَذَرَتْ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میری بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گی تو اس نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کروں، میں نے

أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ«

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

289- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، قَالَ: »إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ«، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، نَحْوَهُ وَخَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ علم ہوا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کے لیے جائے گی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے بے نیاز ہے تم اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

290- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ " فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل بیت اللہ تک جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت فرمائی: وہ سوار ہو جائے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے۔

291- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً، وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے (کہ وہ پیدل حج کے لیے جائے گی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے تکلیف اٹھانے کا کوئی اجر نہیں دے گا اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے۔

292- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، فَقَالَ: »إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ« . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے جا رہا تھا آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا: تو لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنی ذات کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت فرمائی، وہ سوار ہو جائے۔

19- بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا

293 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ، أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: »صَلِّ هَاهُنَا« ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: »صَلِّ هَاهُنَا« ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: »شَأْنَكَ إِذَنْ« . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ کو فتح کر دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت ادا کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں نماز ادا کرلو! اس نے دوبارہ یہ سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں نماز ادا کرلو! اس نے پھر یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔

294 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وحَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَمْرًو - وَقَالَ عَبَّاسٌ: ابْنُ حَنَّةَ - أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

حضرت عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت کو روایت کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر تم یہاں نماز ادا کرلو تو یہ تمہارے

293- سنن الکبریٰ للبیہقی: 19922، معجم الکبیر للطبرانی: 7258، مصنف عبدالرزاق: 9140

عَوْفٍ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ«. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ: وَقَالَ أَخْبَرَاهُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی جگہ کافی ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو انصاری نے ابن جریج سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں، جعفر بن عمر اور عمرو بن حیہ نے اس روایت کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

20-بَابٌ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی جانب سے نذر پوری کرنا

295 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اقْضِهِ عَنْهَا«

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میری والدہ انتقال کرگئی ہیں ان کے ذمہ ایک نذر تھی جو انہوں نے پوری نہیں کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کی طرف سے تم پوری کردو۔

296 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا، فَنَجَّاهَا اللهُ، فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَاءَتْ، ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون سمندر پہ سوار ہوئیں انہوں نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں نجات دے گا تو وہ ایک مہینے تک روزہ رکھیں گی اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دے دی تو انہوں نے روزے نہیں رکھے حتیٰ کہ ان کا انتقال ہوگیا، ان کی صاحبزادی یا ان کی بہن، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اسے ہدایت فرمائی، وہ ان کی طرف سے روزے رکھ لے۔

295- صحیح بخاری:2610' جامع ترمذی:1546' سنن ابن ماجہ:2132' مسند امام احمد:1893

296- سنن نسائی:3816' سنن الکبریٰ للنسائی:4758' صحیح ابن خزیمہ:2054' مسند امام احمد:1861

297- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ؟ قَالَ: »قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ« . قَالَتْ: وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ- فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز دے دی تھی والدہ کا انتقال ہوگیا انہوں نے وراثت میں وہی کنیز چھوڑی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اجر لازم ہوگیا اور وہ میراث میں تمہارے پاس واپس آجائے گی۔ اس خاتون نے عرض کی: ان کا انتقال ہوگیا ہے ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد انہوں نے ''عمرہ'' والی حدیث کی مانند روایت کا تذکرہ کیا ہے۔

21- بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

نذر کو پوری کرنے کے متعلق جو حکم دیا گیا

298 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ، قَالَ: »أَوْفِي بِنَذْرِكِ« قَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ »لِصَنَمٍ« : قَالَتْ: لَا، قَالَ: »لِوَثَنٍ«. قَالَتْ: لَا، قَالَ: »أَوْفِي بِنَذْرِكِ«

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرلو اس نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں فلاں جگہ قربانی کروں گی (راوی کہتے ہیں) یہ وہ جگہ تھی جہاں اہل جاہلیت قربانی کیا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے بت کے نام پر کرنی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسری بت کے نام پر کرنی ہے اس نے عرض کی: نہیں آپ نے فرمایا: پھر تم اپنی نذر پوری کرلو۔

297- صحیح مسلم:1149' سنن ابن ماجہ:2394' سنن الکبریٰ للنسائی:6314' مصنف عبدالرزاق:16587

298- مسند امام احمد:23061' سنن الکبریٰ للبیہقی:19888

299 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟« قَالُوا: لَا، قَالَ: »هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟«، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ«

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ قربانی کرے گا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ قربانی کروں گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ کفار کی کوئی عید تھی؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی نذر پوری کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جو ایسی چیز کے متعلق ہو جس کا انسان مالک نہیں ہے۔

22-بَابٌ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس کے متعلق نذر ماننا

300 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ: فَأُسِرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي، وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ: »نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ« قَالَ: وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ''عضباء'' نامی اونٹنی بنو عقیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی ملکیت تھی یہ حاجیوں کے آگے جایا کرتی تھی اسے قید کرلیا گیا وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بندھا ہوا تھا نبی کریم ﷺ اس وقت ایک دراز گوش پر تشریف فرما تھے سوار تھے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کی: اے محمد! آپ نے مجھے اور حاجیوں کے آگے جانے والی اس اونٹنی کو کس جرم میں پکڑا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہارے حلیف ثقیف قبیلے کی زیادتی کے سبب تمہیں

299- سنن ابن ماجہ:2130' سنن الکبریٰ للبیہقی:19926' مصنف ابن ابی شیبہ:12438

300- سنن دارمی:25505' سنن الکبریٰ للنسائی:8592' معجم الکبیر للطبرانی:456

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: وَقَدْ قَالَ: فِيمَا قَالَ: وَأَنَا مُسْلِمٌ - أَوْ قَالَ: وَقَدْ أَسْلَمْتُ - فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: »مَا شَأْنُكَ؟« قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. قَالَ: »لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ" قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، إِنِّي ظَمْآنٌ فَاسْقِنِي، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَذِهِ حَاجَتُكَ« أَوْ قَالَ: »هَذِهِ حَاجَتُهُ«. فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ. قَالَ: وَحَبَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ. قَالَ: فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ. قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا، وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ. قَالَ: فَنُوِّمُوا لَيْلَةً. وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ. قَالَ: فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ. قَالَ: فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللهُ لَتَنْحَرَنَّهَا. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ: »بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا - أَوْ جَزَتْهَا - إِنِ اللهُ أَنْجَاهَا

پکڑا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، ثقیف قبیلے نے افراد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو قید کیا ہوا تھا اس نے اس کے متعلق جو بھی بات کہنی تھی کہی اور پھر بولا میں مسلمان ہوں، یا شاید اس نے یہ کہا میں اسلام قبول کرتا ہوں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہاں پر روایت کا یہ حصہ میں نے امام محمد بن عیسیٰ (ترمذی) رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے، اس شخص نے بلند آواز میں کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم اور مہربان تھے آپ واپس اس کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: میں مسلمان ہوتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ کہتے ہوتو تم اپنے معاملے کے مالک ہوا اور تم ہر طرح کی کامیابی پاؤ گے۔ امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں سلیمان نامی راوی کی روایت کی طرف واپس آتا ہوں، اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھوکا ہوں مجھے کھانے کے لیے کچھ دیں میں پیاسا ہوں مجھے پینے کے لیے کچھ دیں راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری حاجت کی چیزیں ہیں پھر اس کے بعد ان دو آدمیوں کے عوض میں اس شخص کو فدیے کے طور پر دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عضباء'' کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ مشرکین نے مدینہ منورہ کے جانوروں پر ڈاکہ ڈالا اور ''عضباء'' کو بھی ساتھ لے گئے جب وہ ان جانوروں کو ساتھ لے کر جا رہے

عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ « قَالَ أَبُو دَاوُدَ: » وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ «

تھے تو انہوں نے ایک مسلمان خاتون کو بھی قیدی بنالیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب رات کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اپنے اونٹوں کو آرام کے لیے چھوڑ دیا اور جب وہ لوگ رات کے وقت سو گئے تو وہ خاتون اٹھی وہ جس بھی اونٹ پہ ہاتھ رکھتی تھی وہ اونٹ آواز نکالتا تھا حتیٰ کہ وہ خاتون "عضباء" اونٹنی کے پاس آئی۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ وہ خاتون اس اونٹنی پر سوار ہوئی پھر اس نے اس اونٹنی کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ خاتون مدینہ منورہ پہنچی تو نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کو پہچان لیا گیا، نبی کریم ﷺ کو اس کی نذر کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اس اونٹنی کو بہت برا بدلہ ملا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو اس اونٹنی کے سبب اس لیے نجات دی ہے تاکہ وہ اسے قربان کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کو پورا نہیں کیا جاتا اور اس نذر کو بھی پورا نہیں جاتا جس کا آدمی مالک نہ ہو۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خاتون حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھی۔

23- بَابٌ فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ

جس شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اپنے مال کو صدقہ کر دے گا

301 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے یہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ؛ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ« قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو یہ انہیں ساتھ لے کر چلا کرتے تھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقے کے لیے پیش کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بعض مال کو اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: پھر میں ''خیبر'' میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللّٰهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً؛ قَالَ: »لَا« قُلْتُ: فَنِصْفُهُ؛ قَالَ: »لَا« قُلْتُ: فَثُلُثُهُ؛ قَالَ: »نَعَمْ« قُلْتُ: فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد سے اپنے دادا کا، ان کے قصے کے متعلق بیان روایت کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: نصف کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کی تو پھر میں ''خیبر'' میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

24 - بَابُ مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

جو شخص زمانہ جاہلیت میں نذر مانے اور پھر اسلام قبول کر لے

303 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي نَذَرْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ

303- صحیح بخاری: 1927 ' سنن ابوداؤد: 2474 ' سنن نسائی: 3821 مسند الطیالسی: 8369

فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْفِ بِنَذْرِكَ«

میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرلو۔

25- بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ

جس شخص نے کوئی نذر مانی لیکن اسے متعین نہ کرے

304 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ« ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ،

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نذر کا کفارہ (وہی ہے جو) قسم کا کفارہ ہے۔امام ابو داؤد فرماتے ہیں: عمرو بن حارث نے اسے کعب بن علقمہ سے ابن شماسہ سے، حضرت عقبہ سے روایت کیا ہے۔

305 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اسی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

26- بَابُ لَغْوِ الْيَمِينِ

لغو قسم کا بیان

306 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الصَّائِغَ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِينِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ، كَلَّا وَاللهِ، وَبَلَى وَاللهِ«. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "كَانَ إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا، قَتَلَهُ أَبُو مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ

عطاء سے لغو قسم کے متعلق یہ بات مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد آدمی کا اپنے گھر میں کلام ہے یعنی اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے، اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابراہیم صائغ نامی راوی کو ابومسلم نے ''فرندس'' میں قتل کر دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ان صاحب نے ہتھوڑی اٹھائی ہوتی تھی جیسے ہی اذان کی آواز سنتے تھے۔فوراً ہتھوڑی

النِّدَاءَ سَيَّبَهَا "، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا

کو رکھ دیتے تھے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی روایت کو داؤد بن ابو الفرات نے ابراہیم صائغ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر "موقوف" روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔ اس روایت کو زہری، عبدالملک بن ابی سلمہ اور مالک بن مغول، ان سب نے، عطاء سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک "موقوف" روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

27- بَابٌ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ

جس شخص نے کسی کھانے کے متعلق قسم کھائی کہ وہ اسے نہیں کھائے گا

307 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَوْ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: نَزَلَ بِنَا أَضْيَافٌ لَنَا، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا أَرْجِعَنَّ إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ، وَمِنْ قِرَاهُمْ، فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ، فَقَالُوا: لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ؟ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ؟ قَالُوا: لَا، قُلْتُ: قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا، وَقَالُوا: وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا، حَتَّى تَجِيءَ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكُمْ؟ قَالُوا: مَكَانَكَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالُوا: وَنَحْنُ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ، قَالَ: قَرِّبُوا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہمارے ہاں کچھ مہمان آ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رات گئے تک بات چیت کرتے رہے۔ انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ جب میں تمہارے پاس واپس آؤں تو تم اپنے ان مہمانوں سے فارغ ہو چکے ہو اور کھانا کھلا چکے ہو، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس کھانا لے کر آئے تو مہمانوں نے کہا: کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں آ جاتے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارے مہمانوں کا کیا حال ہے کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ تو گھر والوں نے بتایا نہیں! عبدالرحمٰن بن ابو بکر کہتے ہیں میں نے کہا: میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس

307- صحیح بخاری: 3388، مسند امام احمد: 1712

طَعَامَكُمْ. قَالَ: فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. فَطَعِمَ وَطَعِمُوا. فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا. قَالَ: «بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ».

وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر آ نہیں جاتے مہمانوں نے بتایا: یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تھا لیکن ہم نے انکار کر دیا کہ جب تک آپ نہیں آ جاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کیوں نہیں کھایا انہوں نے جواب دیا: آپ کے سبب، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس وقتتک جب تک آپ نہیں کھائیں گے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے آج جتنی بری رات کبھی نہیں دیکھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کا کھانا ابھی لے کر آؤ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ان کا کھانا سامنے رکھا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسم اللہ پڑھی پھر انہوں نے کھانا کھایا تو مہمانوں نے بھی کھانا کھالیا۔ مجھے یہ بتایا گیا کہ دوسرے دن وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق عرض کی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا اور جو مہمانوں نے کہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ سچے ہو۔

308 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ، فِي حَدِيثِهِ قَالَ: وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ سالم کہتے ہیں: مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ نبی کریم ﷺ نے کفارہ کے لیے فرمایا ہے۔

28-بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

309 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَا يَمِينَ عَلَيْكَ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَفِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ«

رشتے داری کے حقوق ادا نہ کرنے کے متعلق قسم کھانا

سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں کے درمیان وراثت کا معاملہ تھا ان میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کے لیے کہا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھے تقسیم کے لیے کہا تو میرا تمام مال خانہ کعبہ کے خزانے میں جمع ہو جائے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: خانہ کعبہ تمہارے مال سے بے نیاز ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اپنے بھائی سے بات کرو میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملے میں تم پر کوئی قسم لازم نہیں ہوگی اور کوئی نذر لازم نہیں ہوگی اور رشتے داری کے حقوق ادا نہ کرنے کے معاملے میں بھی نہیں ہوگی اور اس چیز میں بھی نہیں ہوگی جس کے تم مالک نہیں ہو۔

29-بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ

310 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ

قسم میں سکوت کے بعد استثناء کرنا

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا۔ اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا۔ پھر آپ نے ''انشاء اللہ'' کہہ دیا۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو کئی راویوں نے شریک سے، سماک کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

309- صحیح ابن حبان:4355، مستدرک للحاکم:8723

310- صحیح مسلم:3286، سنن الکبریٰ للبیہقی:19712، معجم الاوسط للطبرانی:1004

كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ«
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ، أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ«

روایت کیا ہے۔

311 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: »وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا«، ثُمَّ قَالَ: »إِنْ شَاءَ اللَّهُ« ثُمَّ قَالَ: »وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ«، ثُمَّ قَالَ: »وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا« ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: »إِنْ شَاءَ اللَّهُ«. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَرِيكٍ قَالَ: »ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ«

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع روایت کے طور پر اس کو روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا پھر آپ نے فرمایا ''انشاء اللہ'' پھر آپ نے فرمایا: میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا پھر آپ خاموش رہے پھر آپ نے ''انشاء اللہ'' کہا۔ امام ابو داؤد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولید بن مسلم نامی راوی نے شریک سے اس میں یہ الفاظ زائد کئے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں فرمائی۔

312- حدثنا المنذر بن الوليد حدثنا عبد الله بن بكر حدثنا عبيد الله بن الاخنس عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر ولا يمين فيما لا يملك ابن ادم ولا في معصية ولا في قطيعة رحم ومن حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فليدعها ولياتِ الذي هو خير فان تركها كفارتها۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق ہو اور جو رشتے داری کے حقوق کو ادا نہ کرنے سے متعلق ہو اس میں نذر یا قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور جو شخص کوئی قسم کھائے اور پھر اس کے برخلاف معاملے کو زیادہ بہتر سمجھے تو اس (یعنی قسم کو) چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہو کیونکہ اسے چھوڑ دینا ہی اس کا کفارہ ہے۔

312- مسند ابو یعلی: 3792 صحیح ابن حبان: 4392، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19644

30- بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ

313 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ« قَالَ أَبُو دَاوُدَ: »رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ، أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ«

جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جس اس نے متعین نہ کیا ہو تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جو گناہ سے متعلق ہو تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اس کا کفارہ وہی ہوگا۔ جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس نذر کو پورا کر لے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کو وکیع اور نے دیگر راویوں نے ،عبداللہ بن سعید بن ابو الہند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ''موقوف'' رکھا ہے۔

313- سنن ابن ماجہ:2127، المعجم الکبیر للطبرانی:12169

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: 824ء وفات: 886ء

محدث۔ جن چھ محدثین کو سب سے زیادہ مستند تسلیم کیا گیا ہے۔ اور جن کی کتب صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک ابن ماجہ بھی ہے۔ انھیں احادیث جمع کرنے کا شوق تھا اور اس سلسلے میں عراق، عرب، مصر تک سفر کیا ان کی تصنیف کا نام سنن ابن ماجہ ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ انھوں نے تفسیر قرآن بھی لکھی تھی۔ لیکن وہ اب وہ ناپید ہے۔

نام نسب

ابوعبداللہ، نام نامی: محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ القزوینی الربعی ہے۔ عراق کے مشہور شہر قزوین میں 209ھ مطابق 824 / میں پیدائش ہوئی۔ اسی نسبت سے قزوینی کہلائے اور قبیلۂ ربیعہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے ربعی کہلاتے ہیں۔ "ماجہ" کے بارے میں سخت اختلاف ہے۔ بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے؛ لیکن مولانا عبدالرشید نعمانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اس بحث کو طے کرنے کا حق سب سے زیادہ مورخین قزوین کو ہے کہ "اہل البیت أدریٰ بما فیہ" اور ان حضرات کے بیانات حسبِ ذیل ہیں: محدث رافعی، تاریخ قزوین میں امام ابن ماجہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں: ان کا نام محمد بن یزید ہے اور ماجہ یزید کا لقب ہے جس پر تشدید نہیں ہے اور حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں حافظ حنبلی کے حوالے سے جو قزوین کے مشہور مورخ ہیں، نقل کیا ہے کہ ماجہ یزید کا عرف تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس بارے میں خود امام ابن ماجہ کے مشہور ترین شاگرد حافظ ابوالحسن بن القطان کا بیان موجود ہے جس میں وہ نہایت جزم کے ساتھ تصریح کرتے ہیں کہ ماجہ آپ کے والد کا لقب تھا دادا کا نہیں، ظاہر ہے کہ آپ کے والد ماجد ہی کا لقب تھا، اور ماجہ فارسی زبان کا لفظ ہے، جو غالباً "ماہ" یا "ماہجہ" کا معرب ہے، اس سے ظاہر ہے کہ امام ابن ماجہ عجمی نژاد ہیں عربی النسل نہیں؛ اس لیے ربعی جو آپ کی نسبت ہے یہ نسلی نہیں؛ بلکہ نسبت ولاء ہے۔"

تحصیل علم

امام ابن ماجہ نے جب شعور کی آنکھ کھولی تو آپ کے شہر قزوین میں بڑے بڑے علما مثلاً علی بن محمد طنافسی، عمرو بن رافع، اسماعیل بن ابوسہل، ہارون بن موسیٰ تمیمی وغیرہ موجود تھے۔ ظاہر ہے کہ امام ابن ماجہ نے ابتدائی تعلیم کے لیے انھی لوگوں سے استفادہ کیا ہوگا، لیکن افسوس ہے کہ اس پہلو سے امام صاحب کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوتے۔

شیوخ و اساتذہ

امام صاحب کے مشہور شیوخ اور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں:

ابراہیم بن منذر حزامی	ابوبکر بن ابی شیبہ	جبارہ بن مغلس	صحدون بن عمارہ بغدادی
داؤد بن رشید	سہل بن اسحاق	ابراہیم واسطی	عبداللہ بن محمد

امام صاحب کے زمانے میں محدثین اطراف عالم میں پھیلے ہوئے تھے، اس لیے انھوں نے حصول حدیث کی خاطر مختلف ملکوں کے مثلاً خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام، بصرہ، کوفہ، مکہ، رے اور بغداد وغیرہ سفر کیے۔ امام صاحب کے ان سفروں کی ابتدا تقریباً بائیس سال کی عمر میں ہوئی۔

مجلس درس

امام ابن ماجہ کی تدریسی خدمات کی تفصیلات ہمیں کتابوں میں نہیں ملتیں، لیکن ظاہر ہے کہ ان کے شاگردوں کی موجودگی ہمیں اس بات کا پتا دیتی ہے کہ انھوں نے اپنے دور میں تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔

تلامذہ

امام صاحب سے کسب فیض کرنے والوں میں نمایاں نام یہ ہیں:

ابراہیم بن دینار جرشی	احمد بن ابراہیم قزوینی	ابوالطیب احمد بن روح شعرانی
احمد بن محمد مدنی	اسحاق بن محمد قزوینی	جعفر بن ادریس

تصنیف وتالیف

امام ابن ماجہ نے تین اہم کتابیں لکھیں:

پہلی سنن ابن ماجہ ہے۔ یہ ابن ماجہ کا سب سے بڑا علمی و تصنیفی اور دینی کارنامہ ہے، موجود کتب حدیث میں یہ ایک اہم اور متداول کتاب تصور کی جاتی ہے۔ دوسری تصنیف تفسیر کی کتاب ہے۔ علامہ ابن کثیر اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ابن ماجہ کی ایک ضخیم و جامع تفسیر ہے۔ علامہ سیوطی نے دور صحابہ اور دور تابعین کے بعد کی تفاسیر کا ذکر کرنے کے بعد تفسیر ابن جریر کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ بہر حال، یہ اب ناپید ہے۔ امام ابن ماجہ کی تیسری تصنیف تاریخ کی ایک کتاب ہے، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بھی میسر نہیں ہے۔

علما کی شہادت

امام ابن ماجہ کے فضل و کمال، جلالت شان اور حفظ حدیث کا اعتراف ہر دور کے علما نے کیا ہے۔ حافظ ابو یعلیٰ خلیلی فرماتے ہیں: وہ ایک بلند پایہ، معتبر اور لائق حجت محدث تھے۔ ان کی عظمت وثقاہت پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کو فن حدیث سے پوری واقفیت تھی اور وہ اس کے جلیل القدر حافظ تھے۔ ابوالقاسم رافعی بیان کرتے ہیں کہ آئمۂ مسلمین میں ابن ماجہ بھی ایک بڑے معتبر امام ہیں، ان کی قبولیت پر سب کا اتفاق ہے۔ علامہ ابن جوزی کہتے ہیں کہ وہ حدیث، تاریخ اور تفسیر کے ممتاز ماہر تھے۔ علامہ ابن خلکان کے نزدیک وہ حدیث کے امام تھے اور اس کے متعلقات پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ ابن ماجہ عظیم الشان حافظ و ضابط، صادق القول اور وسیع العلم تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ وہ صاحب سنن، حافظ حدیث اور امام فن تھے۔

وفات

امام ابن ماجہ نے 22 رمضان المبارک 273 ہجری کو 64 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی وفات پر بعض شعرا نے نہایت پر درد مرثیے کہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

1-بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

1 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ شُعْبَةُ »خَيْرُكُمْ « وَقَالَ سُفْيَانُ، »أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ«

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کے فضائل ومناقب

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شعبہ کہتے ہیں:) تم میں سب سے بہتر (کہا)، (اور سفیان نے کہا:) تم میں سب سے افضل (کہا) وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

2 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ«

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

3- حدثنا ازهر بن مروان حدثنا الحارث بن نبهان حدثنا عاصم بن بهدلة عن مصعب بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم من تعلم القران وعلمه قال واخذ بيدى فاقعدنى.

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔

4 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنترے کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا مزہ اچھا ہے لیکن کوئی بو نہیں ہے، اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ (خوشبو دار گھاس وغیرہ) کی سی ہے کہ اس کی بو اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال تھوہڑ (اندرائن) جیسی ہے کہ اس کا مزہ کڑوا ہے، اور اس میں کوئی

الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا«

خوشبو بھی نہیں۔

5۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: »هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ، أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے ہیں، جو اللہ والے اور اس کے نزدیک خاص لوگ ہیں۔

6۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ«

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے سلسلے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

7۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَاقْرَءُوهُ وَارْقُدُوا، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، تب سوؤ کیونکہ قرآن اور اس کے سیکھنے والے اور رات کو قیام (نماز تہجد) میں قرآن پڑھنے والے کی مثال خوشبو بھری ہوئی تھیلی کی ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو، اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا، مگر رات کو پڑھا نہیں ایسی خوشبو بھری تھیلی کی ہے جس کا منہ بندھا ہوا ہے۔

8۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ. فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ قَالَ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزَى. قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ مَوَالِينَا. قَالَ

حضرت عامر بن واثلہ ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث کی ملاقات عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام عسفان میں ہوئی، عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو مکہ کا عامل بنا رکھا تھا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: تم کس کو اہل وادی (مکہ) پر اپنا نائب بنا کر کے آئے ہو؟ نافع نے کہا: میں نے ان پر اپنا نائب ابن ابزیٰ کو مقرر کیا ہے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ابن ابزیٰ

عُمَرُ. فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى، قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَاضٍ، قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ»

کون ہے؟ نافع نے کہا: ہمارے غلاموں میں سے ایک ہیں، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے ان پہ ایک غلام کو اپنا نائب مقرر کر دیا؟ نافع نے عرض کیا: ابن ابزی کتاب اللہ (قرآن) کا قاری، مسائل میراث کا عالم اور قاضی ہے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر بات یوں ہے تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ بہت سی قوموں کو سربلند، اور بہت سی قوموں کو پست کرتا ہے۔

9 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَالِبٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْبَحْرَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ»

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابوذر! اگر تم صبح کو قرآن کی ایک آیت بھی سیکھ لو تو تمہارے لئے سو رکعت پڑھنے سے بہتر ہے، اور اگر تم صبح علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ایک ہزار رکعت پڑھو۔

2-بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ

علماء کے فضائل ومناقب اور طلب علم کی ترغیب وتشویق

10 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں فہم وبصیرت عنایت کر دیتا ہے۔

11 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «الْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر (بھلائی) انسان کی فطری عادت ہے، اور شر (برائی) نفس کی خصومت ہے، اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں بصیرت وتفقہ عطاء کرتا ہے۔

الدِّينِ«

12 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ أَبُو سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ«

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان پر ایک فقیہ (عالم) ہزار عابد سے بھاری ہے۔

13 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ، مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ«

حضرت کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوالدرداء! میں رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ سے ایک حدیث کے لئے آیا ہوں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث روایت کرتے ہیں؟! ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: آپ کی آمد کا سبب تجارت تو نہیں؟ اس آدمی نے کہا: نہیں، کہا: کوئی اور مقصد تو نہیں؟ اس آدمی نے کہا: نہیں، ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین کی تلاش میں کوئی راستہ چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں، آسمان وزمین کی ساری مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں طالب علم کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر، بیشک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں، اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے، لہٰذا جس نے اس علم کو حاصل کیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔

14 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »طَلَبُ الْعِلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اور نا اہلوں و نا قدروں کو علم سکھانے والا سور کے گلے میں جواہر، موتی اور سونے کا ہار پہنانے والے کی طرح

فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ«

ہے۔

15 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کردیا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے بعض پریشانیاں دور فرمادے گا، اور جس شخص نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کے عیب کو چھپائے گا، اور جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس پر آسانی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستہ کو آسان کردیتا ہے، اور جب بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کچھ لوگ اکٹھا ہو کر قرآن کریم پڑھتے ہیں یا ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے، اور جس کے عمل نے اسے پیچھے کردیا، تو آخرت میں اس کا نسب اسے آگے نہیں کرسکتا۔

16 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: أُنْبِطُ الْعِلْمَ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ«

حضرت زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے پوچھا: کس لئے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کے لئے، صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔

17 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں صرف خیر

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ«

(علم دین) سیکھنے یا سکھانے کے لیے آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے، اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آئے تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہے جس کی نظر دوسروں کی متاع پر لگی ہوتی ہے۔

18 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عَاتِكَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ« وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، هَكَذَا. ثُمَّ قَالَ: »الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ، وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ«

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس علم دین کو اس کے قبض کیے جانے سے پہلے حاصل کرلو، اور اس کا قبض کیا جانا یہ ہے کہ اسے اٹھالیا جائے، پھر آپ نے بیچ والی اور شہادت کی انگلی دونوں کو ملایا، اور فرمایا: عالم اور متعلم (سیکھنے اور سکھانے والے) دونوں ثواب میں شریک ہیں، اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

19 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَدْعُونَ اللَّهَ، وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ، هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَدْعُونَ اللَّهَ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا« فَجَلَسَ مَعَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے کسی کمرے سے نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے اس میں دو حلقے دیکھے، ایک تلاوت قرآن اور ذکر و دعاء میں مشغول تھا، اور دوسرا تعلیم و تعلم میں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں حلقے نیکی کے کام میں ہیں، یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں، اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے، اور یہ لوگ علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول ہیں، اور میں تو صرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

3- بَابُ مَنْ بَلَّغَ عِلْمًا

علم دین کے مبلغ کے مناقب وفضائل

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس

لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ«. زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: "ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنُّصْحُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ"

نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچایا، اس لئے کہ بعض علم رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں، اور بعض علم کو اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔ علی بن محمد نے اپنی روایت میں اتنا مزید کہا: تین چیزیں ہیں کہ ان میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا، ہر نیک کام محض اللہ کی رضا کے لیے کرنا، مسلمانوں کے اماموں اور سرداروں کی خیر خواہی چاہنا، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہمیشہ رہنا، ان سے جدا نہ ہونا۔

21۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَقَالَ: »نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ«

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ کی مسجد خیف میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچادیا، اس لئے کہ بہت سے علم دین رکھنے والے فقیہ نہیں ہوتے ہیں، اور بہت سے وہ ہیں جو علم کو اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

22۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

اس سند سے بھی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً مروی ہے۔

23۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچادیا، اس لئے کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والوں سے زیادہ ادراک رکھنے والے ہوتے ہیں۔

24۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، أَمْلَاهُ عَلَيْنَا قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کو خطبہ دیا اور فرمایا: یہ باتیں حاضرین مجلس ان لوگوں تک پہنچادیں جو موجود

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ - هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: »لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يَبْلُغُهُ أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ«

نہیں ہیں، اس لئے کہ بہت سے لوگ جنہیں کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ اس بارے میں ہوشمند اور باشعور ہوتے ہیں۔

25- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ«

حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! حاضرین یہ باتیں ان تک پہنچادیں جو یہاں نہیں ہیں۔

26- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ يَسَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو لوگ حاضر ہیں انہیں چاہئے کہ جو لوگ یہاں حاضر نہیں ہیں، ان تک (جو کچھ انہوں نے سنا ہے) پہنچادیں۔

27- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی، اور اسے محفوظ رکھا، پھر میری جانب سے اسے اوروں کو پہنچادیا، اس لیے کہ بہت سے علم دین رکھنے والے فقیہ نہیں ہوتے ہیں، اور بہت سے علم دین رکھنے والے اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

4- بَابُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ

خیر کی کنجی والی شخصیت کا بیان

28 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض لوگ خیر کی کنجی اور برائی کے قفل ہوتے ہیں اور بعض لوگ برائی کی کنجی اور خیر کے قفل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ«

ہوتے ہیں، تو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالی نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں ہیں، اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالی نے شر کی کنجیاں رکھ دی ہیں ۔

29- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ«

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خیر خزانے ہیں، اور ان خزانوں کی کنجیاں بھی ہیں، اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جس کو اللہ تعالی نے خیر کی کنجی، اور شر کا قفل بنادیا ہو، اور اس بندے کے لئے ہلاکت ہے جس کو اللہ تعالی نے شر کی کنجی، اور خیر کا قفل بنایا ہو۔

5- بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

لوگوں کو خیر و بھلائی سکھانے والے کا ثواب

30 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْبَحْرِ«

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عالم کے لئے آسمان وزمین کی تمام مخلوق مغفرت طلب کرتی ہے، یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔

31 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ«

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کو علم دین سکھایا، تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس شخص کو جو اس پر عمل کرے، اور عمل کرنے والے کے ثواب سے کوئی کمی نہ ہوگی۔

32 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنی موت کے بعد جو چیزیں دنیا

قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ"

میں چھوڑ جاتا ہے ان میں سے بہترین چیزیں تین ہیں: نیک اور صالح اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے، صدقہ جاریہ جس سے نفع جاری رہے، اس کا ثواب اسے پہنچتا رہے گا، اور ایسا علم کہ اس کے بعد اس پر عمل کیا جاتا رہے۔

33 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مومن کو اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے وہ یہ ہیں: علم جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، نیک اور صالح اولاد جو چھوڑ گیا، وراثت میں قرآن مجید چھوڑ گیا، کوئی مسجد بنا گیا، یا مسافروں کے لئے کوئی مسافر خانہ بنوا دیا ہو، یا کوئی نہر جاری کر گیا، یا زندگی اور صحت وتندرستی کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ نکالا ہو، تو اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا۔

6-بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوطَأَ عَقِبَاهُ

اس کا ذکر جس کو یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلیں

34 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَيْهِ رَجُلَانِ«

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ کبھی آپ کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

35 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: »مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سخت گرمی کے دن میں بقیع غرقد نامی مقبرہ سے گذرے، لوگ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، جب آپ ﷺ نے جوتوں کی چاپ سنی تو آپ کے دل میں خیال آیا، آپ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ ان کو اپنے سے آگے کر لیا کہ کہیں آپ کے دل میں کچھ تکبر نہ آ جائے۔

التِّعَالِ وَقَرَّ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ، فَجَلَسَ حَتّٰى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ، لِئَلَّا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ«

36 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا مَشٰى مَشٰى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ وَتَرَكُوا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔

7-بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ

طالبانِ علم کی وصیت

37 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاقْنُوهُمْ" قُلْتُ لِلْحَكَمِ، مَا اقْنُوهُمْ، قَالَ: عَلِّمُوهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس کچھ لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے، لہٰذا جب تم ان کو دیکھو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق انہیں مرحبا (خوش آمدید) کہو، اور انہیں علم سکھاؤ۔ محمد بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حکم سے پوچھا کہ اقنوھم کے کیا معنیٰ ہیں، تو انہوں نے کہا: عَلِّمُوهُمْ، یعنی انہیں علم سکھاؤ

38 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ حَتّٰى مَلَأْنَا الْبَيْتَ، فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ نَعُودُهُ حَتّٰى مَلَأْنَا الْبَيْتَ، فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِجَنْبِهِ، فَلَمَّا رَآنَا قَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَرَحِّبُوا بِهِمْ، وَحَيُّوهُمْ، وَعَلِّمُوهُمْ«. قَالَ: »فَأَدْرَكْنَا وَاللّٰهِ أَقْوَامًا مَا رَحَّبُوا بِنَا، وَلَا حَيَّوْنَا، وَلَا عَلَّمُونَا، إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَجْفُونَا«

حضرت اسماعیل (بن مسلم) کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے یہاں تک کہ ہم سے گھر بھر گیا، انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لیے پھر کہا: ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے یہاں تک کہ ہم سے گھر بھر گیا، تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے، اور کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، یہاں تک کہ ہم سے گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے، جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے پھر فرمایا: عنقریب میرے بعد کچھ لوگ طلب علم کے لئے آئیں گے، تو تم انہیں مرحبا کہنا، مبارکباد پیش کرنا، اور انہیں علم دین سکھانا۔ پھر حسن بصری کہتے ہیں: قسم اللہ کی (طلب علم میں) ہمارا بہت سے ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا کہ انہوں نے

نہ تو ہمیں مرحبا کہا، نہ ہمیں مبارکباد دی، اور نہ ہی ہمیں علم دین سکھایا، اس پر مزید یہ کہ جب ہم ان کے پاس جاتے تو وہ ہمارے ساتھ بری طرح پیش آتے۔

39۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: "مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: »إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّهُمْ سَيَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا«

حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ جب ہم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتے تو وہ فرماتے: رسول اکرم ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید، رسول اللہ اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: لوگ تمہارے پیچھے ہیں، اور عنقریب وہ تمہارے پاس زمین کے مختلف گوشوں سے علم دین حاصل کرنے کے لئے آئیں گے، لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔

8-بَابُ الِانْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ

علم سے نفع اٹھانے اور اس پر عمل کرنے کا بیان

40۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی: اے اللہ! میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے، اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے، اور اس دل سے جو (اللہ سے) نہ ڈرے، اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہوتا ہو۔

41۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میرے لئے اس چیز کو نفع بخش اور مفید بنادے جو تو نے مجھے سکھایا ہے، مجھے وہ چیز سکھادے جو میرے لئے نفع بخش اور مفید ہو، اور میرا علم زیادہ کردے، اور ہر حال میں ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

42۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے علم دین کو جس سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہوتی ہے محض کسی دنیاوی فائدہ کے لئے سیکھا تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہیں

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ« يَعْنِي رِيحَهَا

پائے گا۔

43- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِبٍ الْأَزْدِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علم سیکھا تاکہ بے وقوفوں سے بحث ومباحثہ کرے، یا علماء پر فخر کرے، یا لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے، تو وہ جہنم میں ہوگا۔

44- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم علم کو علماء پر فخر کرنے یا کم عقلوں سے بحث وتکرار کے لئے نہ سیکھو، اور علم دین کو مجالس میں اچھے مقام کے حصول کا ذریعہ نہ بناؤ، جس نے ایسا کیا تو اس کے لئے جہنم ہے، جہنم۔

45- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَقُولُونَ: نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ، وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا، وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا " قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں گے، قرآن پڑھیں گے، اور کہیں گے کہ ہم امراء وحکام کے پاس چلیں اور ان کی دنیا سے کچھ حصہ حاصل کریں، پھر ہم اپنے دین کے ساتھ ان سے الگ ہوجائیں گے، (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) یہ بات ہونے والی نہیں ہے، جس طرح کانٹے دار درخت سے کانٹا ہی چنا جاسکتا ہے، اسی طرح ان کی قربت سے صرف... چنا جاسکتا ہے۔ محمد بن صباح راوی نے کہا: گویا آپ نے (گناہ) مراد لیا۔

46- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ، ح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جُبُّ الْحُزْنِ سے اللہ کی پناہ مانگو، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! جُبُّ الْحُزْنِ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: »وَادٍ فِي جَهَنَّمَ، يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ«، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ »أُعِدَّ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِينَ بِأَعْمَالِهِمْ، وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأُمَرَاءَ«

نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ان قراء کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قاری وہ ہیں جو مالداروں کا چکر کاٹتے ہیں۔

47 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوا عَلَيْهِمْ، سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ«

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر اہل علم علم کی حفاظت کرتے، اور اس کو اس کے اہل ہی کے پاس رکھتے تو وہ اپنے زمانہ والوں کے سردار ہوتے، لیکن ان لوگوں نے دنیا طلبی کے لیے اہل دنیا پر علم کو نچھاور کیا، تو ان کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنی تمام تر سوچوں کو ایک سوچ یعنی آخرت کی سوچ بنالیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی غموں کے لیے کافی ہوگا، اور جس کی تمام تر سوچیں دنیاوی احوال میں پریشان رہیں، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوجائے۔

48 - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَأَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ«

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے غیر اللہ کے لئے علم طلب کیا، یا اللہ کے علاوہ کی (رضامندی) چاہی، تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔

49 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَشْعَثَ بْنَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم علم کو علماء پر فخر

سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِتَصْرِفُوا وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ«

کرنے یا کم عقلوں سے بحث وتکرار کرنے یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے نہ سیکھو، جس نے ایسا کیا اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

50 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَنْبَأَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم کو علماء پر فخر کرنے، اور بیوقوفوں سے بحث وتکرار کرنے، اور لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے سیکھا، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

9- بَابُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ

علم چھپانے پر وارد وعید کا بیان

51 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ، إِلَّا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی علم دین یاد رکھتے ہوئے اسے چھپائے، تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنا کر لایا جائے گا۔

52 - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: " وَاللَّهِ، لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ، يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَيْئًا أَبَدًا، لَوْلَا قَوْلُ اللَّهِ: {إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ} [البقرة: 174] إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر قرآن کریم کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی بھی کوئی نہ حدیث بیان کرتا، اور دو آیتیں یہ ہیں: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور۔ (پ ۲ البقرہ آیت ۱۷۴) آخری آیت تک

53 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس امت کے خلف (بعد والے)

السَّرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ«

اپنے سلف (پہلے والوں) کو برا بھلا کہنے لگیں، تو جس شخص نے اس وقت ایک حدیث بھی چھپائی اس نے اللہ کا نازل کردہ فرمان چھپایا۔

54 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے دین کے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا، اور باوجود علم کے اس نے اسے چھپایا، تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

55 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ وَاقِدٍ الثَّقَفِيُّ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْرِ الدِّينِ، أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی ایسا علم چھپایا جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے دینی امور میں نفع دیتا ہے، تو اللہ اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے گا۔

56 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرَابِيسِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا، اور جاننے کے باوجود اس نے اس کو چھپایا، تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

10- بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

تلاوتِ قرآن کے ثواب کا بیان

57 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ،

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کے پڑھنے میں

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ«

ماہر ہو، وہ معزز اور نیک سفراء (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہو اور اسے پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو تو اس کو دوگنا ثواب ہے۔

58۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَاصْعَدْ، فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے سے، یا حافظ قرآن سے جب وہ جنت میں داخل ہوگا کہا جائے گا: پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا، تو وہ پڑھتا اور چڑھتا چلا جائے گا، وہ ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ جو اسے یاد ہوگا وہ سب پڑھ جائے گا۔

59۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ"

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن ایک تھکے ماندے شخص کی صورت میں آئے گا، اور حافظ قرآن سے کہے گا کہ میں نے ہی تجھے رات کو جگائے رکھا، اور دن کو پیاسا رکھا۔

60۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹ کر جائے تو اسے تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیاں گھر پر بندھی ہوئی ملیں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں (کیوں نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں تین آیتیں پڑھتا ہے، تو یہ اس کے لئے تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیوں سے افضل ہیں۔

61۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جب تک مالک اسے باندھ کر دیکھ بھال کرتا رہے گا تب تک وہ قبضہ میں رکھے گا، اور جب اس کی رسی کھول دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

62- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ " قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اقْرَءُوا: يَقُولُ الْعَبْدُ: {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2]، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَيَقُولُ: {الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1] فَيَقُولُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ: {مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ}، فَيَقُولُ اللهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي فَهَذَا لِي، وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ يَقُولُ الْعَبْدُ: {إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ} [الفاتحة: 5]- يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي - وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، آدھا میرے لئے ہے، اور آدھا میرے بندے کے لئے، اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! جب بندہ {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد ثنا بیان کی، اور بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے، اور جب بندہ {الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی، اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے، پھر جب بندہ {مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ} کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی تو یہ میرے لئے ہے، اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے، یعنی پھر جب بندہ {إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ} کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے، اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے، اور سورت کی اخیر آیتیں میرے بندے کے لئے ہیں، پھر جب بندہ {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: یہ میرے بندہ کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

63- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں وہ سورت نہ سکھاؤں جو قرآن مجید میں سب سے عظیم سورت ہے، پھر آپ ﷺ جب مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سورت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہے جو سبع مثانی ہے، اور

وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَأَذْكَرْتُهُ. فَقَالَ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ«

قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

64- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ: تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی، اور وہ سورہ {تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ} ہے۔

65- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} (یعنی سورہ اخلاص) (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

66- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} (یعنی سورہ اخلاص) (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

67- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ«

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: {اللَّهُ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ} (یعنی سورہ اخلاص ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

11- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

ذکر الٰہی کی فضیلت

68- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، مَوْلَى ابْنِ.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل ہو، اور

عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ،« قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »ذِكْرُ اللهِ« وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: »مَا عَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذِكْرِ اللهِ«

تمہارے مالک کو سب سے زیادہ محبوب ہو، اور تمہارے درجات کو بلند کرتا ہو، اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے اور دشمن سے ایسی جنگ کرنے سے کہ تم ان کی گردنیں مارو، اور وہ تمہاری گردنیں ماریں بہتر ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اللہ کا ذکر ہے۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا انسان کا کوئی عمل ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

69- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ«

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ مجلس میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور (اللہ کی) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور سکینت ان پر نازل ہونے لگتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں سے ان کا ذکر کرتا ہے۔

70- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کی وجہ سے حرکت میں ہوتے ہیں۔

71- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: »لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ«

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول وقواعد مجھ پر بہت ہو گئے ہیں، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس پر میں مضبوطی سے جم جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہئے۔

12- بَابُ فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

72- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ، وَلِي الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي " قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَغَرُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: »مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ«

لا الہ الا اللہ کی فضیلت

حضرت اغر ابو مسلم سے روایت ہے اور انہوں نے شہادت دی کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں ہی سب سے بڑا ہوں، اور جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ یعنی صرف تنہا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے، کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، میں ہی اکیلا معبود برحق ہوں، اور جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میرا کوئی شریک اور ساجھی نہیں، اور جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اسی کی بادشاہت اور ہر قسم کی تعریف ہے، کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، بادشاہت اور تعریف (یعنی ملک اور حمد) میرے ہی لئے ہے، اور جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کے علاوہ کسی میں کوئی طاقت وقوت نہیں، کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میرے علاوہ کسی میں کوئی قوت وطاقت نہیں۔ ابو اسحاق کہتے ہیں: پھر اغر نے ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا، میں نے ابو جعفر سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مرتے وقت ان کلمات کے کہنے کی توفیق بخشی تو اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

73- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكَ كَئِيبًا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا كَانَتْ نُورًا لِصَحِيفَتِهِ، وَإِنَّ جَسَدَهُ وَرُوحَهُ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ« . فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوُفِّيَ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا، هِيَ الَّتِي أَرَادَ عَمَّهُ عَلَيْهَا، وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى لَهُ مِنْهَا، لَأَمَرَهُ"

حضرت سعدیٰ مریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گزرے، تو انہوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو رنجیدہ پاتا ہوں؟ کیا تمہیں اپنے چچا زاد بھائی (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت گراں گزری ہے؟، انہوں نے کہا: نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں ایک بات جانتا ہوں اگر کوئی اسے موت کے وقت کہے گا تو وہ اس کے نامہ اعمال کا نور ہوگی، اور موت کے وقت اس کے بدن اور روح دونوں اس سے راحت پائیں گے، لیکن میں یہ کلمہ آپ سے دریافت نہ کر سکا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اس کلمہ کو جانتا ہوں، یہ وہی کلمہ ہے جو آپ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب) سے مرتے وقت پڑھنے کے لئے کہا تھا، اور اگر آپ کو اس سے بہتر اور باعث نجات کسی کلمہ کا علم ہوتا تو وہی پڑھنے کے لئے فرماتے۔

74- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُوقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا«

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی موت اس گواہی پر ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اور یہ گواہی سچے دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

75- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا«

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا إله إلا الله سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں، اور یہ کلمہ کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتا۔

76- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

الْحُبَابِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكُنَّ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ«

اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن میں سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی وشریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، کہا تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کی سو برائیاں مٹائی جاتی ہیں، اور وہ پورے دن رات تک شیطان سے بچا رہتا ہے، اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا مگر جو کوئی اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ کہے۔

77 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَاقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز صبح (فجر) کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہے تو اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

13 - بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے والوں کی فضیلت

78 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سب سے بہترین دعا الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔

79 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ

قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ غُلَامٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ، قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ: " أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ، فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا، فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَا: يَا رَبَّنَا، إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبِّ إِنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: »اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي، حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا«

رسول اللہ ﷺ نے ان سے بیان کیا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے یوں کہا: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ (اے میرے رب! میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری ذات کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے لائق ہے)، تو یہ کلمہ ان دونوں فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) پر مشکل ہوا، اور وہ نہیں سمجھ سکے کہ اس کلمے کو کس طرح لکھیں، آخر وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے جسے ہم نہیں جانتے کیسے لکھیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا؟ حالانکہ اس کے بندے نے جو کہا اسے وہ خوب جانتا ہے، ان فرشتوں نے عرض کیا: تیرے بندے نے یہ کلمہ کہا ہے يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کلمہ کو (ان ہی لفظوں کے ساتھ نامہ اعمال میں) اسی طرح لکھ دو جس طرح میرے بندے نے کہا: یہاں تک کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملے گا تو میں اس وقت اس کو اس کا بدلہ دوں گا۔

80- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا؟« قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ: »لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ«

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، ایک شخص نے (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ کہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا: یہ کلمہ کس نے کہا؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے یہ کلمہ کہا اور اس سے میری نیت خیر کی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، اور اس کلمے کو عرش تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکی۔

81 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ أَبُو مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی اچھی بات دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ تمام تعریفیں اس اللہ کے

صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ« ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ«

لئے ہیں جس کی مہربانی سے تمام نیک کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں ، اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔

82 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے میرے رب! میں جہنمیوں کے حال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

83 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَى أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے، اور وہ الحمد للہ کہتا ہے تو اس نے جو دیا وہ اس چیز سے افضل ہے جو اس نے لیا۔

14 بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

تسبیح (سبحان اللہ) کہنے کی فضیلت

84 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر بہت ہلکے ہیں، اور میزان میں بہت بھاری ہیں، اور رحمن کو بہت پسند ہیں (وہ دو کلمے یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (اللہ ہر عیب ونقص) سے پاک ہے اور ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، عظیم (عظمت والا) اللہ (ہر عیب ونقص) سے پاک ہے)۔

85 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: »يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟« قُلْتُ: غِرَاسًا لِي، قَالَ: »أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن درخت لگا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ابو ہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں درخت لگا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ضرور بتلایئے اللہ کے رسول! آپ

هَذَا؟» قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ"

ﷺ نے فرمایا: تم سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ کہا کرو، تو ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا ۔

86- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ - أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ - وَهِيَ تَذْكُرُ اللهَ، فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ - أَوْ قَالَ: انْتَصَفَ - وَهِيَ كَذَلِكَ، فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ: أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ - أَوْ أَوْزَنُ - مِمَّا قُلْتِ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ"

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح (فجر) کے وقت یا صبح کے بعد ان کے پاس سے گزرے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی تھیں، پھر آپ ﷺ اس وقت لوٹے جب دن چڑھ آیا، یا انہوں نے کہا: دوپہر ہوگئی اور وہ اسی حال میں تھیں (یعنی ذکر میں مشغول تھیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس سے اٹھا ہوں یہ چار کلمے تین مرتبہ پڑھے ہیں، یہ چاروں کلمے (ثواب میں) زیادہ اور وزن میں بھاری ہیں، اس ذکر سے جو تم نے کئے ہیں، (وہ چار کلمے یہ ہیں:) سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی مرضی کے مطابق، اس کے عرش کے وزن، اور لامحدود کلمے کے برابر اس کی حمد وثناء بیان کرتا ہوں)۔

87 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى الطَّحَّانِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيحَ، وَالتَّهْلِيلَ، وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا. أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟»

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا جلال جو تم ذکر کرتے ہو وہ تسبیح (سبحان اللہ) تہلیل لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اور تحمید الحمد للہ ہے، یہ کلمے عرش کے اردگرد گھومتے رہتے ہیں، ان میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز ہوتی ہے، اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں (اللہ کے سامنے) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے لئے ایک ایسا شخص ہو جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا برابر ذکر کرتا رہے ۔

88 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتلایئے، میں بوڑھی اور ضعیف

أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ. فَقَالَ: »كَبِّرِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَسَبِّحِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ«

89 - حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ"

90 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ"

91 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهَا يَعْنِي يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا«

15 بَابُ الِاسْتِغْفَارِ

92 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

ہوگئی ہوں، میرا بدن بھاری ہوگیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: سو بار اللہ اکبر، سو بار الحمد للہ، سو بار سبحان اللہ کہو، یہ ان سو گھوڑوں سے بہتر ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں مع زین ولگام کے کس دیئے جائیں، اور سو جانور قربان کرنے، اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار کلمے تمام کلمات سے بہتر ہیں اور جس سے بھی تم شروع کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں، وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ (اللہ کی ذات پاک ہے، ہر قسم کی حمد وثناء اللہ ہی کو سزاوار ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہے تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کہنے کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ یہ کلمے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے (پرانے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔

استغفار کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: ہم

أُسَامَةَ، وَالْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: »رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ« مِائَةَ مَرَّةٍ

شمار کرتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مجلس میں رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما لے، تو ہی توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے) سو بار کہتے تھے۔

93 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

94 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

95 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرَبٌ عَلَى أَهْلِي، وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ، تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً«

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں پر زبان درازی کرتا تھا، لیکن اپنے گھر والوں کے سوا کسی اور سے زبان درازی نہ کرتا تھا، میں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کیا کرتے، تم ہر روز ستر بار استغفار کیا کرو۔

96 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا«

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مبارکبادی ہے اس شخص کے لئے جو اپنے صحیفہ (نامہ اعمال) میں کثرت سے استغفار پائے۔

97 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا، اور ہر تنگی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ«

سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا، اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا، جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہوگا ۔

98- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا«

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے : اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا (اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، اور جب برا کام کرتے ہیں تو اس سے استغفار کرتے ہیں ۔

99- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً ثُمَّ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً"

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کو اسی طرح دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، اور میں اس پر زیادہ بھی کرسکتا ہوں، اور جو شخص ایک برائی کرے گا اس کو ایک ہی برائی کا بدلہ ملے گا، یا میں بخش دوں گا، اور جو شخص مجھ سے (عبادت وطاعت کے ذریعہ) ایک بالشت قریب ہوگا، تو میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوں گا، اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوگا تو میں اس سے ایک باع یعنی دونوں ہاتھ قریب ہوگا، اور جو شخص میرے پاس (معمولی چال سے) چل کر آئے گا، تو میں اس کے پاس دوڑ کر آؤں گا، اور جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا، اس حال میں کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اس کے گناہوں کے برابر بخشش لے کر اس سے ملوں گا ۔

100- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جیسا وہ گمان مجھ سے رکھے، اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، اگر وہ میرا دل میں ذکر کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ میرا ذکر لوگوں میں کرتا ہے تو میں ان لوگوں سے بہتر لوگوں

مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا، اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"

میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔

101 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: »إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے صوم کے کیونکہ وہ میرے لئے ہے میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

16 بَابُ مَا جَاءَ فِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت

102 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: »يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟«. قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: قُلْ: »لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (گناہوں سے دوری اور عبادات وطاعت کی قوت صرف اللہ رب العزت کی طرف سے ہے) پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتلاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور بتایئے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

103 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟« قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور بتایئے، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔

104 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ، مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ

حضرت حازم بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے حازم! تم لَا حَوْلَ

بْنِ حَزْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا حَازِمُ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ"

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الدُّعَاءِ

1-بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

105 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ

106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ« ثُمَّ قَرَأَ: {وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ} [غافر: 60]"

107 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ«

2-بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

108- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ- سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ- فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ- قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ-

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

دعا کے فضائل وآداب

دعا کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک (غصہ) ہوتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: {وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ} اور تمہارے رب نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴ المومن آیت ۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ لائق قدر کوئی چیز نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب! میری مدد فرما، اور میرے

فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجَمَلِيُّ- فِي زَمَنِ خَالِدٍ- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكَتِّبِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: " رَبِّ! أَعِنِّي وَلا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ! اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مُطِيعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي ". قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ: قُلْتُ لِوَكِيعٍ: أَقُولُهُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

مخالف کی مذمت کر، اور میری تائید فرما، اور میرے مخالف کی تائید مت کر، اور میرے لئے تدبیر فرما، میرے خلاف کسی کی سازش کامیاب نہ ہونے دے، اور مجھے ہدایت فرما، اور ہدایت کو میرے لئے آسان کردے، اور اس شخص کے مقابلہ میں میری مدد فرما جو مجھ پر ظلم کرے، اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار اور ذکر کرنے والا، ڈرنے والا، اور اپنا مطیع فرماں بردار، رونے اور گڑگڑانے والا، رجوع کرنے والا بندہ بنالے، اے اللہ میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھودے، میری دعا قبول فرما، میرے دل کو صحیح راستے پر لگا، میری زبان کو مضبوط اور درست کردے، میری دلیل وحجت کو مضبوط فرما، اور میرے دل سے بغض وعناد ختم کردے۔ ابوالحسن طنافسی کہتے ہیں کہ میں نے وکیع سے کہا: کیا میں یہ دعا قنوت وتر میں پڑھ لیا کروں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں پڑھ لیا کرو۔

109- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: " مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ " فَرَجَعَتْ، فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: " الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟ " فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: قُولِي: لا، بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، فَقَالَتْ: فَقَالَ: " قُولِي: اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم طلب کرنے کے لئے آئیں، تو آپ نے ان سے فرمایا: میرے پاس تو خادم نہیں ہے جو میں تجھے دوں، (یہ سن کر) وہ واپس چلی گئیں، اس کے بعد آپ خود ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جو چیز تم نے طلب کی تھی وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس سے بہتر چیز تمہیں بتاؤں؟ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: تم کہو کہ نہیں، بلکہ مجھے وہ چیز زیادہ پسند ہے جو خادم سے بہتر ہو، چنانچہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہی کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! اور ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل کرنے والے! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہوگی، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے

تیرے ورے کوئی چیز نہیں، ہم سے ہمارا قرض ادا کر دے، اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کر دے۔

110- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاکدامنی اور دل کی مالداری چاہتا ہوں"۔

111- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے اس علم سے فائدہ پہنچا جو تو نے مجھے سکھایا، اور مجھے وہ علم سکھا جو میرے لئے نفع بخش ہو، اور میرے علم میں زیادتی عطا فرما، اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ہے، میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: " اللَّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ " فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَقَالَ: " إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا " وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ (اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ)، ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہم پر خوف کرتے ہیں (ہمارے حال سے کہ ہم پھر گمراہ ہو جائیں گے)، حالانکہ ہم تو آپ پر ایمان لا چکے، اور ان تعلیمات کی تصدیق کر چکے ہیں جو آپ لے کر آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک لوگوں کے دل رحمن کی دونوں انگلیوں کے درمیان ہیں، انہیں وہ الٹتا پلٹتا ہے، اور اعمش نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

113- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا

أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ "۔

ہے اور گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے، تو اپنی عنایت سے میرے گناہ بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، تو غفور ورحیم (بخشنے والا مہربان) ہے۔

114۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصًا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا، فَقَالَ: " لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا " قُلْنَا: يَارَسُولَ اللَّهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا! قَالَ: " اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ "، قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: " أَوَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الْأَمْرَ؟ "۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصا (چھڑی) پر ٹیک لگائے ہمارے پاس باہر تشریف لائے، جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں! ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرماتے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہوجا، ہماری عبادت قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، اور جہنم سے بچا، اور ہمارے سارے کام درست فرمادے، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تو گویا ہماری خواہش ہوئی کہ آپ اور کچھ دعا فرمائیں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے لئے جامع دعا نہیں کردی۔

115۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ، أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ "۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں چار باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو اللہ کے سامنے نرم نہ ہو، اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

3۔ بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ چاہی ہے ان کا بیان

116۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ (ح) وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کیا

مُحَمَّدٍ. حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ " اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ".

کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے فتنہ اور اس کے عذاب سے، اور مالداری وفقیری کے فتنے کی برائی سے، اور مسیح الدجال کے فتنے کی برائی سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو گناہوں سے پاک وصاف کردے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کیا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کردے جس طرح تو نے پورب اور پچھم کے درمیان دوری کی ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے)۔

117- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: " اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ".

فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا کیا کرتے تھے؟، انہوں نے کہا: آپ کہتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان کاموں کی برائی سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کی برائی سے جو میں نے نہیں کئے۔

118- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ. حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ. حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الْخَرَّاطُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ " اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جیسے قرآن کی سورت سکھاتے اسی طرح یہ دعا بھی ہمیں سکھاتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے)۔

119- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں آپ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ"۔

کو ڈھونڈھنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا) تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلووں پر جا پڑا، دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ (حالت سجدہ میں) یہ دعا کر رہے تھے: یعنی اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی کی تیری ناراضگی سے، اور تیری عافیت کی تیری سزا سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، میں تیری تعریف کما حقہ نہیں کر سکتا، تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔

120- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے فقیری، مال کی کمی، ذلت، ظلم کرنے اور ظلم کیے جانے سے پناہ مانگو۔

121- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ"۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس علم کا سوال کرو جو فائدہ پہنچائے، اور اس علم سے پناہ مانگو جو فائدہ نہ پہنچائے۔

122- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الرَّجُلَ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهَا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بزدلی، بخیلی، ارذل عمر (انتہائی بڑھاپا)، قبر کے عذاب اور دل کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔ وکیع نے کہا: دل کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی بُرے اعتقاد پر مر جائے، اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں توبہ واستغفار نہ کرے۔

4- بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کا بیان

123- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا

حضرت طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا (اس وقت کہ جب) ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: " قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي " وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الْإِبْهَامَ " فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعْنَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ ".

کے رسول! میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما)، اور آپ نے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیاں جمع کر کے فرمایا: یہ چاروں کلمات تمہارے لئے دین اور دنیا دونوں کو اکٹھا کر دیں گے۔

124- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: " اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا ".

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتا ہوں جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے طلب کی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ چاہی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور اس قول وعمل کا بھی جو جنت سے قریب کردے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کردے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم جس کا تو نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے بہتر کردے)۔

125- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ: " مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ " قَالَ: أَتَشَهَّدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، أَمَا وَاللّٰهِ! مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ، وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، قَالَ: " حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تشہد (التحیات) پڑھتا ہوں، پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم میں آپ کی اور معاذ کی گنگناہٹ اچھی طرح نہیں پاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی تقریباً ویسے ہی گنگناتے ہیں۔

4- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

عفو اور عافیت کی دعا کا بیان

126- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو، پھر وہ شخص دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو، پھر وہ تیسرے دن بھی حاضر خدمت ہوا، اور عرض کیا: اللہ کے نبی! کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو و عافیت کا سوال کیا کرو، کیونکہ جب تمہیں دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت عطا ہوگئی تو تم کامیاب ہو گئے۔

127- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَقَامِي هَذَا، عَامَ الْأَوَّلِ (ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ) ثُمَّ قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا".

حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، تو انہوں نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پچھلے سال میری اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے، پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لئے سچائی کو لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی ساتھی ہے، اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی، اور تم جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ برائی کا ساتھی ہے، اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گی، اور تم اللہ تعالیٰ سے تندرستی اور عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان ویقین کے بعد صحت وتندرستی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے، تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ کرو، قطع رحمی اور ترک تعلقات سے بچو، اور ایک دوسرے سے منہ موڑ کر پیٹھ نہ پھیرو بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

128- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کرو:

وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَا أَدْعُو؟ قَالَ: "تَقُولِينَ: اللّٰهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي".

اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی ودرگزر کو پسند کرتا ہے تو تو مجھ کو معاف فرمادے۔

129- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنَ اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جو بھی دعا مانگتا ہے وہ اس دعا سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتی: (وہ دعا یہ ہے:) اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں۔

6-بَاب إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے سے شروع کرے

130- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَأَخَا عَادٍ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہم پر اور عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔

7-بَاب يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ

دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے

131- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ" قِيلَ: وَكَيْفَ يَعْجَلُ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: "يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللّٰهُ لِي".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! جلدی کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یوں کہتا ہے کہمیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہ کی۔

8-بَاب لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: "اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ"

آدمی کو اس طرح نہیں کہنا چاہئے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے

132- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے یقینی طور پر سوال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زور زبردستی کرنے والا نہیں

شِئْتَ، وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ".

ہے۔

9-بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا بیان

133- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: {وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ}، وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ".

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے: (ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان (پارہ ۲ بقرہ ۱۶۳) اور سورہ آل عمران کے شروع میں :(ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا (پارہ ۳ آل عمران ۱۔۲)

134- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطه.

حضرت قاسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ذریعہ اگر دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے تین سورتوں میں ہے: سورۃ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ طہ۔

135- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِيسَى بْنِ مُوسَى، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ غَيْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اس سند سے حضرت ابو امامہ سے بھی اسی طرح مرفوعاً مروی ہے۔

136- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ".

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیوں کہ تو ہی اکیلا اللہ ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا اور نہ وہ جنا گیا، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے جس کے ذریعہ اگر سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے، اور دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

137- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا أَبُو خُزَيْمَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ: "لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے ہی لئے حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو بہت احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے، جلال اور عظمت والا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

138- حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ، وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ، وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ، وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ" قَالَتْ: وَقَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ: "يَا عَائِشَةُ! هَلْ عَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الِاسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟" قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! فَعَلِّمْنِيهِ، قَالَ: "إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ يَا عَائِشَةُ!" قَالَتْ: فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِيهِ، قَالَ: "إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ يَا عَائِشَةُ! أَنْ أُعَلِّمَكِ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ أَنْ تَسْأَلِينَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا". قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ، وَأَدْعُوكَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے: یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس پاکیزہ، مبارک اچھے نام کے واسطہ سے دعا کرتا ہوں جو تجھے زیادہ پسند ہے کہ جب اس کے ذریعہ تجھ سے دعا کی جاتی ہے، تو تو قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو تو عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ تجھ سے رحم طلب کی جائے تو تو رحم فرماتا ہے، اور جب مصیبت کو دور کرنے کی دعا کی جاتی ہے تو مصیبت اور تنگی کو دور کرتا ہے، اور ایک روز آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ نام بتایا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو وہ اسے قبول کرے گا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بھی وہ نام بتا دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! یہ تمہارے لئے مناسب نہیں، میں یہ سن کر علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی، پھر میں نے اٹھ کر آپ کے سر مبارک کو چوما، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتا دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تمہارے لئے مناسب نہیں کہ میں تمہیں بتاؤں، اور تمہارے لئے اس اسم اعظم کے واسطہ سے دنیا کی کوئی چیز طلب کرنی مناسب نہیں،

الرَّحْمَنَ، وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ، وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، قَالَتْ: فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتِ بِهَا".

یہ سن کر میں اٹھی، وضو کیا، پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد میں نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! میں تجھ اللہ سے دعا کرتی ہوں، میں تجھ رحمن سے دعا کرتی ہوں، اور میں تجھ محسن، مہربان سے دعا کرتی ہوں اور میں تجھ سے تیرے تمام اسماء حسنیٰ سے دعا کرتی ہوں، جو مجھے معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں، یہ کہ تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: اسم اعظم انہی اسماء میں ہے جس کے ذریعہ تم نے دعا مانگی ہے۔

10- بَابُ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا بیان

139- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو، جو انہیں یاد (حفظ) کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

140- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهِيَ: اللهُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُّ، الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْجَمِيلُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْقَرِيبُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو، چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اس لئے طاق کو پسند کرتا ہے جو انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور وہ ننانوے نام یہ ہیں: اَللّٰهُ اسم ذات سب ناموں سے اشرف اور اعلیٰ، اَلْوَاحِدُ اکیلا، یکتا، اَلصَّمَدُ بے نیاز، اَلْأَوَّلُ پہلا، اَلْآخِرُ پچھلا، اَلظَّاهِرُ ظاہر، اَلْبَاطِنُ باطن، اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا، اَلْبَارِئُ پیدا کرنے والا، اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا، اَلْمَلِكُ بادشاہ، اَلْحَقُّ سچا، اَلسَّلَامُ سلامتی دینے والا، اَلْمُؤْمِنُ یقین والا، اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان، اَلْعَزِيزُ غالب، اَلْجَبَّارُ تسلط والا، اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی والا، اَلرَّحْمَنُ بہت رحم کرنے والا، اَلرَّحِيمُ مہربان، اَللَّطِيفُ بندوں پر شفقت کرنے والا، اَلْخَبِيرُ خبر رکھنے والا، اَلسَّمِيعُ سننے والا، اَلْبَصِيرُ دیکھنے والا، اَلْعَلِيمُ جاننے والا، اَلْعَظِيمُ بزرگی

الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ، الْوَدُودُ، الشَّكُورُ،
الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ، الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفُوُّ،
الْغَفُورُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ،
الْمَجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ، الْبُرْهَانُ،
الرَّئُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ،
الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ، الشَّدِيدُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ،
الْبَاقِي، الْوَاقِي، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ،
الْبَاسِطُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، الْمُقْسِطُ، الرَّزَّاقُ، ذُو
الْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَائِمُ، الدَّائِمُ، الْحَافِظُ،
الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ، الْمُعْطِي، الْمُحْيِي،
الْمُمِيتُ، الْمَانِعُ، الْجَامِعُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ،
الْعَالِمُ، الصَّادِقُ، النُّورُ، الْمُنِيرُ، التَّامُّ،
الْقَدِيمُ، الْوِتْرُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ". قَالَ
زُهَيْرٌ: فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنَّ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى۔

والا، الْبَارُّ بھلائی والا، الْمُتَعَالِ برتر، الْجَلِيلُ بزرگ،
الْجَمِيلُ خوبصورت، الْحَيُّ زندہ، الْقَيُّومُ قائم رہنے
اور قائم رکھنے والا، الْقَادِرُ قدرت والا، الْقَاهِرُ قہر والا،
الْعَلِيُّ اونچا، الْحَكِيمُ حکمت والا، الْقَرِيبُ نزدیک،
الْمُجِيبُ قبول کرنے والا، الْغَنِيُّ تونگر بے نیاز، الْوَهَّابُ
بہت دینے والا، الْوَدُودُ بہت چاہنے والا، الشَّكُورُ قدر
کرنے والا، الْمَاجِدُ بزرگی والا، الْوَاجِدُ پانے والا،
الْوَالِي مالک مختار، حکومت کرنے والا، الرَّاشِدُ خیر والا،
الْعَفُوُّ بہت معاف کرنے والا، الْغَفُورُ بہت بخشنے والا،
الْحَلِيمُ بردبار، الْكَرِيمُ کرم والا، التَّوَّابُ توبہ قبول
کرنے والا، الرَّبُّ پالنے والا، الْمَجِيدُ بزرگی والا، الْوَلِيُّ
مددگار ومحافظ، الشَّهِيدُ نگراں، حاضر، الْمُبِينُ ظاہر کرنے
والا، الْبُرْهَانُ دلیل، الرَّؤُفُ شفقت والا، الرَّحِيمُ
مہربان، الْمُبْدِئُ پہلے پہل پیدا کرنے والا، الْمُعِيدُ دوبارہ
پیدا کرنے والا، الْبَاعِثُ زندہ کرکے اٹھانے والا، الْوَارِثُ
وارث، الْقَوِيُّ (قوی) زورآور، الشَّدِيدُ سخت، الضَّارُّ
نقصان پہنچانے والا، النَّافِعُ نفع دینے والا، الْبَاقِي قائم،
الْوَاقِي بچانے والا، الْخَافِضُ پست کرنے والا، الرَّافِعُ اونچا
کرنے والا، الْقَابِضُ روکنے والا، الْبَاسِطُ چھوڑ دینے
والا، پھیلانے والا، الْمُعِزُّ عزت دینے والا، الْمُذِلُّ ذلت
دینے والا، الْمُقْسِطُ منصف، الرَّزَّاقُ روزی دینے والا، ذُو
الْقُوَّةِ طاقت والا، الْمَتِينُ مضبوط، الْقَائِمُ ہمیشہ رہنے
والا، الدَّائِمُ ہمیشگی والا، الْحَافِظُ بچانے والا، الْوَكِيلُ
کارساز، الْفَاطِرُ پیدا کرنے والا، السَّامِعُ سننے والا،
الْمُعْطِي دینے والا، الْمُحْيِي زندہ کرنے والا، الْمُمِيتُ
مارنے والا، الْمَانِعُ روکنے والا، الْجَامِعُ جمع کرنے والا،
الْهَادِي (رہبری ہادی) راہ بتانے والا الْكَافِي کفایت کرنے
والا، الْأَبَدُ ہمیشہ برقرار، الْعَالِمُ (عالم) جاننے والا،
الصَّادِقُ سچا، النُّورُ روشن، ظاہر، الْمُنِيرُ روشن کرنے والا

التَّامُّ مکمل الْقَدِيمُ ہمیشہ رہنے والا، الْوِتْرُ طاق، الْأَحَدُ اکیلا، الصَّمَدُ بے نیاز، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ جس نے نہ جنا ہے نہ وہ جنا گیا ہے، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ زہیر کہتے ہیں: ہمیں بہت سے اہل علم سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ان ناموں کی ابتدا اس قول سے کی جاتی ہے: اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر طرح کی تعریف ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اسی کے لئے اچھے نام ہیں۔

11-بَاب دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے اور مظلوم کی دعا کا بیان

141- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: لَا شَكَّ فِيهِنَّ، دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد (اور والدہ) کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

142- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَتْنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَرِيرٍ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْحِجَابِ".

حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: والد (اور والدہ) کی دعا حجاب الٰہی (مقام قبولیت) تک پہنچتی ہے۔

12-بَاب كَرَاهِيَةِ الِاعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

143- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ

حضرت ابونعامہ (قیس بن عبایہ) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے سنا: اللہ! جب میں جنت میں جاؤں تو مجھے جنت کی دائیں جانب سفید محل عطا فرما)، تو انہوں نے کہا: میرے بیٹے! اللہ

الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلْتُهَا، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ".

تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: عنقریب کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے۔

13-بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

144- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا (أَوْ قَالَ) خَائِبَتَيْنِ".

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب حی (بڑا باحیا، شرمیلا) اور کریم ہے، اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ اس کا بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ انہیں خالی یا نامراد لوٹا دے۔

145- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِبُطُونِ كَفَّيْكَ، وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی اندرونی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو، ان کی پشت اپنی طرف کر کے دعا نہ کرو، پھر جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھ اپنے منہ پر پھیرو۔

14-بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

صبح وشام کیا دعا پڑھے؟

146- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِذَا أَمْسَى

حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے: اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے حمد وثنا، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور اس کے دس گناہ مٹا دئے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں، اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ پڑھے تو وہ صبح تک ایسے ہی رہتا

فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ " قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَاعَيَّاشٍ يَرْوِي عَنْكَ كَذَا، وَكَذَا فَقَالَ: "صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ".

ہے تو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ابوعیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے ایسی اور ایسی حدیث بیان کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش سچ کہتے ہیں۔

147- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کرو تو یہ کہا کرو: اے اللہ ہم نے تیرے ہی نام پر صبح کی، اور تیرے ہی نام پر شام کی، اور تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں، اور تیرے ہی نام پر مریں گے۔ اور شام کرو تو یہ کہا کرو: اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام پر شام کی، اور تیرے ہی نام پر صبح کی، اور تیرے ہی نام پر جیتے ہیں، تیرے ہی نام پر مریں گے، اور تیری ہی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ" قَالَ: وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ، وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بندہ ہر دن صبح اور شام تین بار یہ کہے: اس اللہ کے نام سے جس کے نام لینے سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے، وہ سمیع وعلیم (یعنی سننے اور جاننے والا ہے) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ راوی کہتے ہیں: ابان کچھ فالج سے متاثر ہو گئے تو وہ شخص انہیں دیکھنے لگا، ابان نے اس سے کہا: مجھے کیا دیکھتے ہو؟ سنو! حدیث ویسے ہی ہے جیسے میں نے تم سے بیان کی، لیکن میں اس دن یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر مجھ پر نافذ کر دے۔

149- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، عَنْ سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ، أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ

حضرت خادم رسول ابوسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان یا کوئی آدمی یا کوئی بندہ (یہ راوی کا شک ہے کہ کون سا کلمہ ارشاد فرمایا) صبح وشام یہ کہتا ہے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے

يُصْبِحُ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

سے راضی وخوش ہیں) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق بن گیا کہ وہ قیامت کے دن اسے خوش کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كتاب الزهد

زہد کا بیان

1-بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

150 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ، وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أُصِبْتَ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ" قَالَ هِشَامٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ يَقُولُ: مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ، كَمِثْلِ الْإِبْرِيزِ فِي الذَّهَبِ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں زہد آدمی کے حلال کو حرام کر لینے، اور مال کو ضائع کرنے میں نہیں ہے، بلکہ دنیا میں زہد (دنیا سے بے رغبتی) یہ ہے کہ جو مال تمہارے ہاتھ میں ہے، اس پر تم کو اس مال سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور دنیا میں جو مصیبت تم پر آئے تو تم اس پر خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے، اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے۔ ہشام کہتے ہیں: کہ ابوادریس خولانی کہتے تھے کہ حدیثوں میں یہ حدیث ایسی ہے جیسے سونے میں کندن۔

151 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلَقِّي الْحِكْمَةَ".

حضرت ابوخلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو دنیا کی طرف سے بے رغبت ہے، اور کم گو بھی تو اس سے قربت اختیار کرو، کیوں کہ وہ حکمت ودانائی کی بات بتائے گا۔

152 حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے، اور لوگ بھی

ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِي اللهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُحِبُّوكَ".

، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی رکھو، اللہ تم کو محبوب رکھے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ، تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

153 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ طَعِينٌ، فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ، فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالِ! أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلٍّ، لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ، قَالَ: "إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ" فَأَدْرَكْتُ، فَجَمَعْتُ.

حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں کہ میں ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، وہ برچھی لگنے سے زخمی ہو گئے تھے، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی عیادت کو آئے تو ابو ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا درد کی شدت سے رو رہے ہیں یا دنیا کی کسی اور وجہ سے؟ دنیا کا تو بہترین حصہ گزر چکا ہے، ابو ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ان میں سے کسی بھی وجہ سے نہیں رو رہا، بلکہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے ایک نصیحت کی تھی، کاش! میں اس پر عمل کئے ہوتا! آپ ﷺ نے فرمایا تھا: شاید تم ایسا زمانہ پاؤ، جب لوگوں کے درمیان مال تقسیم کیا جائے، تو تمہارے لئے اس میں سے ایک خادم اور راہ جہاد کے لئے ایک سواری کافی ہے، لیکن میں نے مال پایا، اور جمع کیا۔

154 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: اشْتَكَى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ، فَرَآهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَخِي! أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانُ: مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ، مَا أَبْكِي ضِنًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، قَالَ: وَمَا عَهِدَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا سَعْدُ! فَاتَّقِ اللهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی عیادت کے لئے آئے اور ان کو روتا ہوا پایا، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھائی آپ کس لئے رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رسول اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض نہیں اُٹھایا؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ان دونوں میں سے کسی بھی وجہ سے نہیں رو رہا، نہ تو دنیا کی حرص کی وجہ سے اور نہ اس وجہ سے کہ آخرت کو ناپسند کرتا ہوں، بلکہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے ایک نصیحت کی تھی، جہاں تک میرا خیال ہے میں نے اس سلسلے میں زیادتی کی ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: وہ کیا نصیحت تھی؟ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ

وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم میں سے کسی کے لئے بھی دنیا میں اتنا ہی کافی ہے جتنا کہ مسافر کا توشہ، لیکن میں نے اس سلسلے میں زیادتی کی ہے، اے سعد! جب آپ فیصلہ کرنا تو اللہ تعالی سے ڈرنا، جب کچھ تقسیم کرنا تو اللہ تعالی سے ڈرنا، اور جب کسی کام کا قصد کرنا تو اللہ تعالی سے ڈر کر کرنا۔

قَالَ ثَابِتٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بِضْعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا مِنْ نَفَقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهُ.

حضرت ثابت (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ سلمان رضی اللہ تعالی عنہ نے بیس سے چند زائد درہم کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا، وہ بھی اپنے خرچ میں سے۔

2- بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا

دنیا کے غم وفکر کا بیان

155 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ".

حضرت ابان بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے، میں نے کہا: اس وقت مروان نے ان کو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: مروان نے ہم سے کچھ ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کو دنیا کی فکر لگی ہو تو اللہ تعالی اُس پر اُس کے معاملات کو پراگندہ کر دے گا، اور محتاجی کو اس کی نگاہوں کے سامنے کر دے گا، جب اس کو دنیا سے صرف وہی ملے گا جو اس کے حصے میں لکھ دیا گیا ہے، اور جس کا مقصود آخرت ہو تو اللہ تعالی اُس کے معاملات کو ٹھیک کر دے گا، اس کے دل کو بے نیازی عطا کرے گا، اور دُنیا اُس کے پاس ناک رگڑتی ہوئی آئے گی۔

156 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ،

حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے تمہارے محترم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے سارے غموں کو آخرت کا غم بنالیا تو اللہ تعالی اس کی دنیا کے غم کے لئے کافی ہے، اور جو دنیاوی معاملات کے غموں اور پریشانیوں میں الجھا رہا، تو اللہ تعالی کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کس

وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهِ هَلَكَ".

وادی میں ہلاک ہوا۔

157 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: (وَلا أَعْلَمُهُ إِلا قَدْ رَفَعَهُ) قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلأْتُ صَدْرَكَ شُغْلا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے یکسو ہوجا تو میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا، اور تیری محتاجی دور کردوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرا دل مشغولیتوں سے بھر دوں گا، اور تیری محتاجی دور نہ کروں گا۔

3-بَاب مَثَلِ الدُّنْيَا

دنیا کی مثال

158 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ".

حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو بنی فہر کے ایک فرد تھے) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے، اور پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں واپس آتا ہے۔

159 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ، فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا أَنَا وَالدُّنْيَا! إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے تو آپ کے بدن مبارک پر اس کا نشان پڑ گیا، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم دیتے تو ہم آپ کے لئے اس پر کچھ بچھا دیتے، آپ اس تکلیف سے بچ جاتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو دنیا میں ایسے ہی ہوں جیسے کوئی مسافر درخت کے سائے میں آرام کرے، پھر اس کو چھوڑ کر وہاں سے چل دے۔

160 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ الصَّبَّاحُ، قَالُوا:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے کہ وہاں ایک

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا، فَقَالَ: "أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا".

مردہ بکری اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے پڑی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل و بے وقعت ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک بے قیمت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے وقعت ہے، اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس سے کافر کو ایک قطرہ بھی نہ چکھاتا۔

161 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: إِنِّي لَفِي الرَّكْبِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ أَتَى عَلَى سَخْلَةٍ مَنْبُوذَةٍ، قَالَ: فَقَالَ: "أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟". قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مِنْ هَوَانِهَا، أَلْقَوْهَا أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ: "فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا".

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک قافلے میں تھا کہ آپ بکری کے ایک پڑے ہوئے مردہ بچے کے پاس آئے، اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک حقیر و بے وقعت ہے؟ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کی بے وقعتی ہی کی وجہ سے اس کو یہاں ڈالا گیا ہے، یا اسی طرح کی کوئی بات کہی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہے جتنی یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک حقیر و بے وقعت ہے۔

162 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: "الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کی یاد کے، اور اس شخص کے جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، یا عالم کے یا متعلم کے۔

163 حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "الدُّنْيَا سِجْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا جیل اور کافر کی جنت ہے۔

الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ".

164 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ: " يَا عَبْدَ اللَّهِ! كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا بعض حصہ (کندھا) تھاما اور فرمایا: عبداللہ! دنیا میں ایسے رہو گویا تم اجنبی ہو یا مسافر، اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔

4- بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

جس کی لوگ پرواہ نہ کریں اس کا بیان

165 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟ " قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: " رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُسْتَضْعَفٌ، ذُو طِمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ میں نے کہا: ہاں، بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کمزور وناتواں شخص دو پرانے کپڑے پہنے ہو جس کو کوئی اہمیت نہ دی جائے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو وہ اس کی قسم ضرور پوری کرے۔

166 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ".

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور اور بے حال شخص جس کو لوگ کمزور سمجھیں، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر وہ سخت مزاج، پیسہ جوڑ جوڑ کر رکھنے، اور تکبر کرنے والا ہے۔

167 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، غَامِضٌ فِي النَّاسِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبَرَ عَلَيْهِ، عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ مومن ہے، جو مال و دولت آل و اولاد سے ہلکا پھلکا ہو، جس کو نماز میں راحت ملتی ہو، لوگوں میں گم نام ہو، اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں، اس کا رزق بس گزر بسر کے لئے کافی ہو، وہ اس پر صبر کرے، اس کی موت جلدی آجائے، اس کی میراث کم ہو، اور اس پر رونے والے کم

وَقُلْتُ بَوا کِیهِ".

ہوں۔

168 حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " الْبَذَاذَةُ مِنَ الإِيمَانِ " قَالَ: الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ، يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سادگی و پراگندہ حالی ایمان کی دلیل ہے ایمان کا ایک حصہ ہے، سادگی بے جا تکلف کے معنی میں ہے، یعنی زیب وزینت وآرائش سے گریز کرنا۔

169 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ " قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: " خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُئُوا، ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ تم میں بہترین لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔

5-بَاب فَضْلِ الْفُقَرَاءِ

فقراء کی فضیلت

170 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ " قَالُوا: رَأْيَكَ فِي هَذَا، نَقُولُ: هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُخَطَّبَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ: أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: " مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ " قَالُوا: نَقُولُ: وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ، لَمْ يُنْكَحْ، وَإِنْ شَفَعَ، لا يُشَفَّعْ، وَإِنْ قَالَ: لا يُسْمَعْ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَهَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا".

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا: جو آپ کی رائے ہے وہی ہماری رائے ہے، ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شریف لوگوں میں سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اسے قبول کیا جائے، اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے، اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات سنی جائے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول نہ کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اور اگر کچھ کہے تو اس کی

بات نہ سنی جائے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس پہلے جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے۔

171 حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " إِنَّ اللهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْعِيَالِ ".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ اپنے مومن، فقیر (محتاج)، سوال سے بچنے والے اور اہل وعیال والے بندے کو محبوب رکھتا ہے۔

6-بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

فقراء کا مقام و مرتبہ

172 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے محتاج اور غریب لوگ مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آخرت کا آدھا دن (دنیا کے) پانچ سو سال کے برابر ہے۔

173 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: " إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ، بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقیر مہاجرین، مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

174 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو غَسَّانَ بَهْلُولٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ، فَقَالَ: " يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ! أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ فقیر مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال داروں کو ان پر فضیلت دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے فقراء کی جماعت! کیا میں تم کو یہ خوش خبری نہ سنا دوں کہ غریب مومن، مالدار مومن سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، (پانچ سو سال پہلے) پھر موسیٰ بن عبیدہ نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ کنز

بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ " ثُمَّ تَلَا مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ {وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ}.

الایمان: اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس (پارہ ۱۷ الحج ۴۷)

7- بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

175 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَبُو يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْنِيهِ: أَبَا الْمَسَاكِينِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے، ان کے ساتھ بیٹھتے، اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ بھی ان سے باتیں کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھی تھی۔

176 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحِبُّوا الْمَسَاكِينَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: " اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ ".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسکینوں اور فقیروں سے محبت کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعا میں کہتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکین کی موت دے، اور میرا حشر مسکینوں کے زمرے میں کر۔

177 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِئَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ خَبَّابٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} إِلَى قَوْلِهِ {فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ}، قَالَ: جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ، فَوَجَدَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ وَخَبَّابٍ، قَاعِدًا فِي نَاسٍ

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ (ترجمہ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ (پارہ ۷ الانعام ۵۲) کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما آئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صہیب، بلال، عمار، اور خباب جیسے کمزور حال مسلمانوں کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا، جب انہوں نے ان لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں طرف

مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوهُمْ فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَقَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا، فَإِنَّ وُفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيكَ فَنَسْتَحْيِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هَذِهِ الْأَعْبُدِ، فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَأَقِمْهُمْ عَنْكَ، فَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: " نَعَمْ " قَالُوا: فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا، قَالَ: فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ، وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: {وَلا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ، مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ، وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ، فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ} ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: {وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ} ثُمَّ قَالَ: {وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ}، قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكَبَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكَنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ} " وَلا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ " {تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا} يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ {وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا} قَالَ: هَلَاكًا، قَالَ: أَمْرُ

دیکھا تو ان کو حقیر جانا، اور آپ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے تنہائی میں ملے، اور کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک الگ مجلس مقرر کریں تاکہ عرب کو ہماری بزرگی اور بڑائی معلوم ہو، آپ کے پاس عرب کے وفود آتے رہتے ہیں، اگر وہ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھ لیں گے تو ہمارے لئے باعث شرم ہے، جب ہم آپ کے پاس آئیں تو آپ ان مسکینوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کیجیے، جب ہم چلے جائیں تو آپ چاہیں تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں اس سلسلے میں ایک تحریر لکھ دیجیے، آپ ﷺ نے ایک کاغذ منگوایا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھنے کے لئے بلایا، ہم ایک طرف بیٹھے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے: (ترجمہ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ (پارہ ۷ الانعام ۵۲)) پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور یونہی ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں گے (یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔ (پارہ ۷ الانعام ۵۳)، پھر فرمایا: (ترجمہ کنز الایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے۔ (پارہ ۷ الانعام ۵۴) خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس آیت کے نزول کے بعد) ہم آپ ﷺ سے قریب ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا، آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے، اور جب اٹھنے کا ارادہ کرتے

عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ، ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ: فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

تو کھڑے ہو جاتے،اور ہم کو چھوڑ دیتے (اس سلسلے میں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے۔ (پارہ ۱۵ الکھف ۲۸) اس سے مراد اقرع وعیینہ ہیں (ترجمہ کنز الایمان:) "انہوں نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور ان کا معاملہ تباہ ہو گیا"، یہاں فرطا کا معنی بیان کرتے ہوئے خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہلاکا اقرع اور عیینہ میں سے ہر ایک کا معاملہ تباہ ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان دو آدمیوں کی مثال اور دنیوی زندگی کی مثال بیان فرمائی، خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تو جب آپ کے کھڑے ہونے کا وقت آتا تو پہلے ہم اٹھتے تب آپ اٹھتے۔

178 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا سِتَّةٍ: فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ وَالْمِقْدَادِ وَبِلَالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْخُلَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ} الْآيَةَ.

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت {وَلَا تَطْرُدِ...} ہم چھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی: میرے، ابن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال e کے سلسلے میں، قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے، آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجیے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں وہ بات داخل ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ کنز الایمان:) اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ (پارہ ۷ الانعام ۵۲)

8- بَابٌ فِي الْمُكْثِرِينَ

مالداروں کا بیان

179 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كُرَيْبٍ قَالا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: " وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِينَ إِلا مَنْ قَالَ: بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا " وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَرْبَعٌ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَّامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تباہی ہے زیادہ مال والوں کے لئے سوائے اس کے جو مال اپنے اس طرف، اس طرف، اس طرف اور اس طرف خرچ کرے، دائیں، بائیں، اور اپنے آگے اور پیچھے چاروں طرف خرچ کرے۔

180 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سِمَاكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ ".

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مال والے لوگ قیامت کے دن سب سے کمتر درجہ والے ہوں گے، مگر جو مال کو اس طرح اور اس طرح کرے اور اسے حلال طریقے سے کمائے۔

181 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَسْفَلُونَ، إِلا مَنْ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا " ثَلاثًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زیادہ مال والے ہی سب سے نیچے درجے والے ہوں گے مگر جو اس طرح کرے، اس طرح کرے اور اس طرح کرے، (یعنی کثرت سے صدقہ وخیرات کرے) تین بار اشارہ فرمایا۔

182 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: " مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِي ذَهَبًا، فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي قَضَاءِ دَيْنٍ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن آئے تو میرے پاس اس میں سے کچھ باقی رہے، سوائے اس کے جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

183 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "

حضرت عمرو بن غیلان ثقفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لائے، میری تصدیق کرے، اور اس بات پر یقین رکھے کہ جو کچھ میں لایا ہوں وہی حق ہے، اور وہ تیری جانب سے ہے تو اس کے مال

اللّٰهُمَّ! مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَائَكَ، وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَمْ يُصَدِّقْنِي، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ".

اور اولاد میں کمی کر، اپنی ملاقات کو اس کے لئے محبوب بنا دے، اس کی موت میں جلدی کر، اور جو مجھ پر ایمان نہ لائے، میری تصدیق نہ کرے، اور نہ اس بات پر یقین رکھے کہ جو میں لے کر آیا ہوں وہی حق ہے، تیری جانب سے اترا ہے، تو اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر دے، اور اس کی عمر لمبی کر۔

184 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِينَ، (ح) و حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِينَ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيطِيِّ، عَنْ نُقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً، فَرَدَّهُ، ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ، فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " اللَّهُمَّ! بَارِكْ فِيهَا وَفِيمَنْ بَعَثَ بِهَا " قَالَ نُقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا، قَالَ: " وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا " ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ " لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ " وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ " لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک شخص کے پاس اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا، لیکن اس نے انکار کر دیا، آپ ﷺ نے مجھے ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا تو اُس نے ایک اونٹنی بھیج دی، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور جس نے اس کو بھیجا ہے اس میں بھی برکت عطا کرے۔ نقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یہ بھی دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی برکت دے جو اسے لے آیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو اُسے لایا ہے اس کو بھی برکت دے، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کا دودھ دوہا گیا، اس نے بہت دودھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! (پہلے اونٹنی نہ دینے والا شخص) کا مال زیادہ کر دے، اور جس نے اونٹنی بھیجی ہے اُس کو رزق یومیہ دے۔

185 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہوا دینار و درہم کا بندہ اور چادر اور شال کا بندہ، اگر اس کو یہ چیزیں دے دی جائیں تو خوش رہتا ہے، اور اگر نہ دی جائیں تو (اپنا عہد) پورا نہ کرے۔

186 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہوا دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور شال کا بندہ، وہ ہلاک ہو اور (جہنم میں) اوندھے منہ گرے۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ".

اگر اس کو کوئی کانٹا چبھ جائے تو کبھی نہ نکلے۔

9- بَابُ الْقَنَاعَةِ

قناعت کا بیان

187 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالداری دنیاوی ساز وسامان کی زیادتی سے نہیں ہوتی، بلکہ اصل مالداری تو دل کی بے نیازی اور آسودگی ہے۔

188 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُخْبِرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرُزِقَ الْكَفَافَ، وَقَنَعَ بِهِ".

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کامیاب ہوگیا وہ شخص جس کو اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی، اور ضرورت کے مطابق روزی ملی، اور اس نے اس پر قناعت کی۔

189 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "اللَّهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل محمد کو بہ قدر ضرورت روزی دے۔

190 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نُفَيْعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أُتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی مالدار یا فقیر ایسا نہ ہوگا جو یہ تمنا نہ کرے کہ اس کو دنیا میں بہ قدر ضرورت روزی ملی ہوتی۔

191 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ

حضرت عبید اللہ بن محصن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا ".

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کا جسم صحیح سلامت ہو، اس کی جان امن وامان میں ہو اور اس دن کا کھانا بھی اس کے پاس ہو تو گویا اس کے لئے دنیا اکٹھی ہو گئی۔

192 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ " قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کو دیکھو جو تم سے کم تر ہو، اس کو مت دیکھو جو تم سے برتر ہو، اس طرح امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔ ابو معاویہ نے فوقکم کی جگہ علیکم کا لفظ استعمال کیا ہے۔

193 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔

10- بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

آل محمد ﷺ کی معیشت (گزر بسر) کا بیان

194 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوقِدُ فِيهِ بِنَارٍ، مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ (إِلَّا أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ: نَلْبَثُ شَهْرًا)۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہم آل محمد ﷺ مہینہ ایسے گزارتے تھے کہ ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، سوائے کھجور اور پانی کے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ ابن نمیر نے نَمْكُثُ شَهْرًا کے بجائے نَلْبَثُ شَهْرًا کہا ہے۔

195 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلَى آلِ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ کبھی کبھی آل محمد ﷺ پر پورا مہینہ ایسا گزر جاتا تھا کہ ان کے گھروں میں سے کسی گھر میں دھواں نہ دیکھا جاتا تھا، ابو سلمہ نے پوچھا:

مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ، قُلْتُ: فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، جِيرَانُ صِدْقٍ، وَكَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ، فَكَانُوا يَبْعَثُونَ إِلَيْهِ أَلْبَانَهَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانُوا تِسْعَةَ أَبْيَاتٍ.

پھر وہ کیا کھاتے تھے؟ کہا: دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی، البتہ ہمارے کچھ انصاری پڑوسی تھے، جو سچے دوستی میں پڑوسی تھے، ان کی کچھ پالتو بکریاں تھیں، وہ آپ کو ان کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے نو گھر تھے۔

196 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ، مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ دن میں بھوک سے کروٹیں بدلتے رہتے تھے، آپ کو خراب اور ردی کھجور بھی نہ ملتی تھی جس سے اپنا پیٹ بھر لیتے۔

197 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِرَارًا: " وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ " وَإِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو بار بار فرماتے سنا ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس کسی دن ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجور نہیں ہوتا اور ان دنوں آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔

198 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ " أَوْ " مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آل محمد کے پاس کبھی ایک مد غلہ سے زیادہ نہیں رہا، یا آل محمد کے پاس کبھی ایک مد غلہ نہیں رہا۔

199 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ (رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ) عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ (أَوْ لَا يَقْدِرُ) عَلَى طَعَامٍ.

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، اور ہم تین دن تک ٹھہرے رہے مگر ہمیں کھانا نہ ملا جو ہم آپ کو کھلاتے۔

200 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ، فَأَكَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: " الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ".

دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تازہ گرم کھانا لایا گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: الحمد للہ میرے پیٹ میں اتنے اور اتنے دن سے گرم تازہ کھانا نہیں گیا۔

11- بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے کا بیان

201 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا چمڑے کا تھا، اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

202 حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي خَمِيلٍ لَهُمَا (وَالْخَمِيلُ: الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ) قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوِسَادَةٍ مَحْشُوَّةٍ إِذْخِرًا، وَقِرْبَةٍ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پاس آئے، وہ دونوں اپنی خمیل (سفید اونی چادر کو کہتے ہیں) اوڑھے ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو یہ چادر تھی، اذخر کی گھاس بھرا ایک تکیہ اور پانی رکھنے کی ایک مشک شادی کے وقت دی تھی۔

203 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرَظٍ فِي نَاحِيَةٍ فِي الْغُرْفَةِ، وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ، فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ، فَقَالَ: " مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! " فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ، وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں آکر بیٹھ گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک تہہ بند پہنے ہوئے ہیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے جسم پر نہیں ہے، چٹائی سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے تھے، اور میں نے دیکھا کہ ایک صاع کے بقدر تھوڑا سا جو تھا، کمرہ کے ایک کونے میں ببول کے پتے تھے، اور ایک مشک لٹک رہی تھی، میری آنکھیں بھر آئیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن خطاب: تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں، اس چٹائی سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے ہیں، یہ آپ کا اثاثہ (پونجی) ہے جس میں بس یہ یہ چیزیں نظر آ رہی ہیں، اور وہ قیصر وکسریٰ پھلوں اور نہروں میں آرام سے رہ

أَرَى، وَذَٰلِكَ كِسْرَى وَقَيْصَرُ فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَأَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهَٰذِهِ خِزَانَتُكَ. قَالَ: " يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟ " قُلْتُ: بَلَى.

رہے ہیں، آپ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں، اور یہ آپ کی سارا اثاثہ (پونجی) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے یہ سب کچھ آخرت میں ہو، اور ان کے لئے دنیا میں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

204 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أُهْدِيَتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ. فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ، إِلَّا مَسْكَ كَبْشٍ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (فاطمہ) میرے پاس رخصت کی گئیں تو رخصتی کی رات ہمارا بستر صرف بھیڑ کی ایک کھال تھی۔

12- بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی معیشت کا بیان

205 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صدقہ وخیرات کا حکم دیتے تو ہم میں سے ایک شخص حمالی کرنے جاتا، یہاں تک کہ ایک مد کما کر لاتا، (اور صدقہ کر دیتا) اور آج ان میں سے ایک کے پاس ایک لاکھ نقد موجود ہے، ابو وائل شقیق کہتے ہیں: گویا کہ وہ اپنی ہی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

206 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

حضرت خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں منبر پر خطبہ سنایا اور کہا: میں نے وہ وقت دیکھا ہے جب میں ان سات آدمیوں میں سے ایک تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا، یہاں تک کہ (اس کے پتے کھانے سے) ہمارے مسوڑھے زخمی ہو جاتے۔

207 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ، قَالَ: فَأَعْطَانِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو بھوک لگی اور وہ سات آدمی تھے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سات کھجوریں دیں، ہر ایک کے لئے ایک ایک کھجور تھی۔

النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ.

208 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ} قَالَ الزُّبَيْرُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، قَالَ: " أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ ".

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی ۔ (پارہ ۳۰ التکاثر ۸) نازل ہوئی تو انہوں نے کہا: کن نعمتوں کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا؟ یہاں تو صرف دو کالی چیزیں: پانی اور کھجور ہی میسر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب نعمتیں حاصل ہوں گی ۔

209 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ، نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنِيَ أَزْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا تَمْرَةٌ، فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! وَأَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ، فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تین سو آدمیوں کو روانہ کیا، ہم نے اپنے توشے اپنی گردنوں پر لاد رکھے تھے، ہمارا توشہ ختم ہو گیا، یہاں تک کہ ہم میں سے ہر شخص کو ایک کھجور ملتی، کسی نے پوچھا: ابوعبداللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا ہوتا ہوگا؟ جواب دیا: جب وہ بھی ختم ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر معلوم ہوئی، ہم سمندر تک آئے، آخر ہمیں ایک مچھلی ملی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا، ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے ۔

13- بَابٌ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

گھر بنانے اور اجاڑنے کا بیان

210 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: " مَا هَذَا؟ " فَقُلْتُ: خُصٌّ لَنَا وَهَى، نَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَا أُرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ ".

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اس وقت ہم اپنی ایک جھونپڑی درست کر رہے تھے، آپ ﷺ نے سوال کیا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ ہماری جھونپڑی ہے، ہم اس کو درست کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں موت اس سے بھی جلد آسکتی ہے ۔

211 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: "مَا هَذِهِ؟" قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذَلِكَ، فَوَضَعَهَا، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ". فَقَالَ: "يَرْحَمُهُ اللَّهُ! يَرْحَمُهُ اللَّهُ!".

ﷺ ایک انصاری کے دروازے پر بنے گنبد پر سے گزرے، تو سوال کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ گول گھر ہے، اس کو فلاں نے بنایا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مال اس طرح خرچ ہوگا، وہ اپنے مالک کے لئے روز قیامت وبال ہوگا، انصاری کو اس کی خبر پہنچی، تو اس نے اس گھر کو ڈھا دیا، جب دوبارہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گزرے، تو دیکھا کہ وہاں وہ بنگلہ نہیں ہے، تو اس کے بارے میں سوال فرمایا تو بتایا گیا کہ جب اس کو آپ کی کہی ہوئی بات کی خبر پہنچی تو اس نے اسے ڈھا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، اللہ اس پر رحم کرے۔

212 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُكِنُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ میں نے ایک گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچائے، اور اللہ کی مخلوق نے میری اس میں (گھر بنانے میں) کوئی مدد نہیں کی تھی۔

213 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ فَقَالَ: لَقَدْ طَالَ سَقْمِي، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ" لَتَمَنَّيْتُهُ. وَقَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا، إِلَّا فِي التُّرَابِ" أَوْ قَالَ: "فِي الْبِنَاءِ".

حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، تو آپ کہنے لگے کہ میرا مرض طویل ہوگیا ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ تم موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی آرزو کرتا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: بندے کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے سوائے مٹی میں خرچ کرنے کے، یا فرمایا: عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا ہے۔

14-بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

توکل اور یقین کا بیان

214 حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "لَوْ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسے ہی توکل (بھروسہ) کرو جیسا کہ اس پر توکل (بھروسہ) کرنے کا حق ہے، تو وہ تم کو ایسے رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے

أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا".

، وہ صبح میں خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

215 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَلامِ بْنِ شُرَحْبِيلَ أَبِي شُرَحْبِيلَ، عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءٍ ابْنَيْ خَالِدٍ قَالا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا، فَأَعَنَّاهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: " لا تَيْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّزَتْ رُءُوسُكُمَا، فَإِنَّ الإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ، لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ، ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت ابنائے خالد حبہ اور سواء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے، آپ کچھ مرمت کا کام کر رہے تھے تو ہم نے اس میں آپ کی مدد کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم روزی کی طرف سے مایوس نہ ہونا جب تک تمہارے سر ہلتے رہیں، بیشک انسان کی ماں اس کو لال جنتی ہے، اس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو رزق دیتا ہے۔

216 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ زُرَيْقٍ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً، فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ".

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے دل میں دنیا کی ہر چیز کی خواہش ہوتی ہے، جس نے اپنا دل تمام خواہشات کے پیچھے لگا دیا، تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں کہ وہ اس کو کس وادی میں ہلاک کرے، اور جس نے اللہ پر بھروسہ کر لیا تو ہر طرح کی خواہش کی فکر اس سے جاتی رہے گی۔

217 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " لا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ".

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان (حسن ظن) رکھتا ہو۔

218 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: " الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَلا تَعْجِزْ، فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور و ناتواں مومن سے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے، اور ہر ایک میں بھلائی ہے، تم اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ پہنچائے، اور عاجز نہ بنو، اگر مغلوب ہو جاؤ تو کہو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے، جو اس نے چاہا کیا، اور لفظ اگر مگر سے

اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ".

گریز کرو، کیوں کہ اگر مگر شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔

15۔ بَابُ الْحِكْمَةِ

حکمت کا بیان

219 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمت و دانائی کی بات مومن کا گم شدہ سرمایہ ہے، جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

220 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں: صحت و تندرستی اور فرصت و فراغت (کے ایام)۔

221 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: "إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ. وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ".

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آکر کہا: اللہ کے رسول! مجھے کچھ بتایئے، اور مختصر نصیحت کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو ایسی نماز پڑھو گویا کہ دنیا سے جا رہے ہو، اور کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس کے لئے آئندہ عذر کرنا پڑے، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جاؤ۔

222 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی باتیں سنے، پھر اپنے ساتھی سے صرف بری بات بیان کرے، تو اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کسی چرواہے کے پاس جائے، اور کہے: اے چرواہے! مجھے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری

بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: يَا رَاعِي! أَجْزِرْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ . قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ".

ذبح کرنے کے لئے دو، چرواہا کہے: جاؤ اور ان میں سب سے اچھی بکری کا کان پکڑ کر لے جاؤ، تو وہ جائے اور بکریوں کی نگرانی کرنے والے کتے کا کان پکڑ کر لے جائے۔

223 قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: " بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً".

اس سند سے بھی حماد نے اسی طرح روایت کی ہے، اس میں أُذُنِ خَيْرِهَا کے بجائے أُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً کا لفظ ہے۔

16- بَابُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعُ

تکبر اور گھمنڈ سے بے زاری اور تواضع کا بیان

224 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، (ح) وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ جَمِيعًا، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں داخل ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر وغرور ہوگا اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

225 حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي ، مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑائی (کبریائی) میری چادر ہے، اور عظمت میرا تہبند، جو ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی مجھ سے جھگڑے، (یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی دعویٰ کرے) میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

226 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: " الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے، اور عظمت میرا تہبند ہے، جو ان دونوں میں سے ایک کے لئے بھی مجھ سے جھگڑا کرے گا، میں اس کو آگ میں ڈال دوں گا۔

إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ".

227 حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةً، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، وَمَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ".

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ایک درجہ تواضع کیا، تو اللہ تعالیٰ اُس کا ایک درجہ بلند کردے گا، اور جو اللہ تعالیٰ پر ایک درجہ تکبر اختیار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے کردے گا، یہاں تک کہ اس کو تمام لوگوں سے نیچے درجہ میں کردے گا۔

228 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَسَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، فِي حَاجَتِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل مدینہ میں سے کوئی ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے، یہاں تک کہ وہ آپ کو اپنی ضرورت کے لئے جہاں چاہتی لے جاتی۔

229 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُشَيِّعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَكَانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ عَلَى حِمَارٍ، وَيَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنٍ مِنْ لِيفٍ، وَتَحْتَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کی عیادت کرتے، جنازے کے پیچھے جاتے، غلام کی دعوت قبول کرلیتے، گدھے کی سواری کرتے۔ جس دن بنوقریظہ اور بنونضیر کا واقعہ ہوا، آپ گدھے پر سوار تھے، خیبر کے دن بھی ایک ایسے گدھے پر سوار تھے جس کی رسی کھجور کی چھال کی تھی، اور آپ کے نیچے کھجور کی چھال کا زین تھا۔

230 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى: إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ".

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع وفروتنی اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

17۔ بَابُ الْحَيَاءِ

شرم و حیا کا بیان

231 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، مَوْلَى لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا، رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپردہ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، اور جب آپ کو کوئی چیز ناگوار لگتی تو آپ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا تھا۔

232 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

233 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے، اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

234 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ".

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گذشتہ کلام نبوت میں سے جو باتیں لوگوں کو ملی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم میں حیا نہ ہو تو جو چاہے کرو۔

235 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے، اور ایمان کا بدلہ جنت ہے، اور فحش گوئی جفا (ظلم و زیادتی) ہے اور جفا (ظلم زیادتی) کا بدلہ جہنم ہے۔

الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ".

236 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب دار بنادے گی، اور حیا جس چیز میں ہو اس کو خوب صورت بنادے گی۔

18- بَابُ الْحِلْمِ

حلم اور بردباری کا بیان ا

237 حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ ".

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے پر قابو پالیا اس حال میں کہ وہ اس کے کر گزرنے پر قادر تھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا، اور اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے اپنے لئے چن لے۔

238 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: " أَتَتْكُمْ وُفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ " وَمَا يَرَى أَحَدٌ فِينَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءُوا فَنَزَلُوا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَبَقِيَ الْأَشَجُّ الْعَصَرِيُّ، فَجَاءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا، ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَا أَشَجُّ! إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ ". قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ ".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس قبیلۂ عبد القیس کے وفود آئے ہیں، اور کوئی اس وقت نظر نہیں آرہا تھا، ہم اسی حال میں تھے کہ وہ آپہنچے، اترے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے، اشج عصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقی رہ گئے، وہ بعد میں آئے، ایک مقام پر اترے، اپنی اونٹنی کو بٹھایا، اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اشج! تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: ایک تو حلم و بردباری، دوسری طمانینت وسہولت، اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صفات میری خلقت میں ہے یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ پیدائشی ہیں۔

239 حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ "إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اشج عصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں: ایک حلم اور دوسری حیا۔

240 حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ، كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں اتنا زیادہ نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غصہ کا گھونٹ پینے کا ہے۔

19- بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

غمگین ہونے اور رونے کا بیان

241 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ، وَاللَّهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ" وَاللَّهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور سن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے، بیشک آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کو حق ہے کہ وہ چرچرائے، اس میں چار انگل کی بھی کوئی جگہ نہیں ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ کے حضور سجدے میں رکھے ہوئے ہے، اللہ کی قسم! اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ، اور تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوتے، اور تم میدانوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے، اللہ کی قسم! میری تمنا ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

242 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا".

243 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللَّهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ {وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ}.

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام اور اس آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں بہت فاسق ہیں۔(پارہ ۲۷ الحدید ۱۶) کے نزول کے درمیان جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا ہے صرف چار سال کا وقفہ ہے۔

244 حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ نہ ہنسا کرو، کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔

245 حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: "اقْرَأْ عَلَيَّ" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النِّسَاءِ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا} فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو، تو میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت: ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔(پارہ ۵ النسآء ۴۱) پر پہنچا تو میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

246 حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَبَكَى، حَتَّى بَلَّ الثَّرَى، ثُمَّ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں تھے، آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے، اور رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بھائیو! اس جیسی کے لئے تیاری کرلو۔

قَالَ: "يَا إِخْوَانِي! لِمِثْلِ هَذَا فَأَعِدُّوا".

247 حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا".

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو تکلف کر کے رؤو۔

248 حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مومن کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہہ نکلیں، خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، پھر وہ اس کے رخساروں پر بہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا۔

20۔ بَابُ التَّوَقِّي عَلَى الْعَمَلِ

عمل قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنے کا بیان

249 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! { وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ } أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: "لَا يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ (أَوْ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ!) وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ".

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے۔ (پارہ ۱۸ النسآء ۶۰) سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں، چوری کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں: ابوبکر کی بیٹی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ شخص ہے جو صوم رکھتا ہے، صدقہ دیتا ہے، اور نماز پڑھتا ہے، اور ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو اس کا یہ عمل قبول نہ ہو۔

250 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ، طَابَ أَعْلَاهُ، وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ، فَسَدَ أَعْلَاهُ ".

اعمال برتن کی طرح ہیں، جب اس میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا، اور جب نیچے خراب ہوگا تو اوپر بھی خراب ہوگا۔

251 حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَذَا عَبْدِي حَقًّا ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب بندہ سب کے سامنے نماز پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے، اور تنہائی میں نماز پڑھتا ہے تو بھی اچھی طرح پڑھتا ہے، (ایسے ہی بندے کے متعلق) اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ حقیقت میں میرا بندہ ہے۔

252 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهُ " قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: " وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو، اور سیدھے راستے پر رہو، کیوں کہ تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات دلانے والا نہیں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟! آپ ﷺ نے فرمایا: اور مجھے بھی نہیں! مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل سے مجھے ڈھانپ لے۔

21-بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

ریا اور شہرت کا بیان

253 حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں تمام شرکاء کے شرک سے مستغنی اور بے نیاز ہوں، جس نے کوئی عمل کیا، اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کو شریک کیا، تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ اسی کے لئے ہے جس کو اس نے شریک کیا۔

254 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی تھے) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ".

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا، اس دن جس میں کوئی شک نہیں ہے، تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ جسنے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے لئے کیا، اور اس میں کسی کو شریک کیا، تو وہ اپنا بدلہ شرکاء سے طلب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے نیاز ہے۔

255 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟" قَالَ قُلْنَا بَلَى، فَقَالَ: "الشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس نکل کر آئے، ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز کے بارے میں نہ بتادوں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پوشیدہ شرک ہے جو یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو اپنی نماز کو صرف اس وجہ سے خوب صورتی سے ادا کرتا ہے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔

256 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا، وَلَكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللَّهِ، وَشَهْوَةً خَفِيَّةً".

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک سب سے زیادہ خطرناک چیز جس کا مجھ کو اپنی امت کے بارے میں ڈر ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند یا بتوں کی پوجا کریں گے، بلکہ وہ غیر اللہ کے لئے عمل کریں گے، اور دوسری چیز مخفی شہوت ہے۔

257 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ يُسَمِّعْ، يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں میں شہرت وناموری کے لئے کوئی نیک کام کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل ورسوا کرے گا، اور جس نے ریا کاری کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو لوگوں کے سامنے ذلیل ورسوا کر

وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ".

258 حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُسَمِّعْ، يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ".

دکھائے گا۔

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ریاکاری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری لوگوں کے سامنے نمایاں اور ظاہر کرے گا، اور جو شہرت کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا اور ذلیل کرے گا۔

22- بَابُ الْحَسَدِ

حسد کا بیان

259 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشک وحسد کے لائق صرف دو لوگ ہیں: ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، اور پھر اس کو راہ حق میں لٹا دینے کی توفیق دی، دوسرا وہ جس کو علم وحکمت عطا کی تو وہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

260 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشک وحسد کے لائق صرف دو لوگ ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا، تو وہ اسے دن رات پڑھتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، تو وہ اسے دن رات (نیک کاموں میں) خرچ کرتا ہے۔

261 حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو، اور صدقہ وخیرات گناہوں کو اسی طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو، صلاۃ مومن کا نور ہے اور صوم آگ سے ڈھال ہے۔

مِنَ النَّارِ".

23۔بَابُ الْبَغْيِ

بغاوت وسرکشی کا بیان

262 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ . مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ".

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے کرنے پر آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی سزا دینی زیادہ لائق ہو سوائے بغاوت اور قطع رحمی کے۔

263 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا: الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً: الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ".

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے جلدی جن نیکیوں کا ثواب ملتا ہے وہ نیکی اور صلہ رحمی ہے، اور سب سے جلدی جن برائیوں پر عذاب آتا ہے وہ بغاوت وسرکشی اور قطع رحمی ہیں۔

264 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شر سے آدمی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کی تحقیر کرے۔

265 حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا، وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، اور تم ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

24۔بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

ورع اور تقویٰ و پرہیزگاری کا بیان

266 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ. حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ. حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ. عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ. وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لا بَأْسَ بِهِ. حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ".

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ متقین کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اس بات کو جس میں کوئی حرج نہ ہو، اس چیز سے بچنے کے لئے نہ چھوڑ دے جس میں حرج ہے۔

267 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ. حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ. عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ" قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ. نَعْرِفُهُ. فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: "هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ. لا إِثْمَ فِيهِ وَلا بَغْيَ وَلا غِلَّ وَلا حَسَدَ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صاف دل، زبان کا سچا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: زبان کے سچے کو تو ہم سمجھتے ہیں، صاف دل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیزگار صاف دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد۔

268 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ. عَنْ أَبِي رَجَاءٍ. عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ. عَنْ مَكْحُولٍ. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كُنْ وَرِعًا. تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَنِعًا. تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ. تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ. فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ! ورع وتقویٰ والے بن جاؤ، لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قانع بن جاؤ، لوگوں میں سب سے زیادہ شکر کرنے والے ہو جاؤ گے، اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، مومن ہو جاؤ گے، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو، مسلمان ہو جاؤ گے، اور کم ہنسا کرو، کیوں کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

269 حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمْحٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. عَنِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ. وَلا وَرَعَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں ہے، اور (حرام سے) رک جانے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں ہے، اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عالی نسبی (حسب ونسب والا ہونا) نہیں ہے۔

كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ".

270 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوَى".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالی نسبی (اچھے حسب ونسب والا ہونا) مال ہے، اور کرم (جود وسخا اور فیاضی) تقویٰ ہے۔

271 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً (وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةً) " لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا، لَكَفَتْهُمْ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: {وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا}.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، (راوی عثمان بن أبی شیبہ نے کلمہ کی جگہ آیت کہا) اگر تمام لوگ اس کو اختیار کر لیں تو وہ ان کے لئے کافی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! کون سی آیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے۔ (پارہ ۲۸ الطلاق ۲)

25- بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

لوگوں کی عمدہ تعریف وتوصیف کا بیان

272 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوِ الْبَنَاوَةِ (قَالَ: وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ) قَالَ: "يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ". قَالُوا: بِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: "بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ، بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ".

حضرت ابو زہیر ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نباوہ یا بناوہ (طائف کے قریب ایک مقام ہے) میں خطبہ دیا، اور فرمایا: تم جلد ہی جنت والوں کو جہنم والوں سے تمیز کر لوگے، لوگوں نے سوال کیا: کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی تعریف اور بری تعریف کرنے سے تم ایک دوسرے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

273 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا

حضرت کلثوم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! جب میں اچھا کام کروں تو مجھے کیسے پتا چلے گا کہ میں نے اچھا کام کیا، اور جب برا کروں تو

أَحْسَنْتُ، أَنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ، وَإِذَا أَسَأْتُ، أَنِّي قَدْ أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ".

کیسے سمجھوں کہ میں نے برا کام کیا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا ہے تو سمجھ لو کہ تم نے اچھا کیا ہے، اور جب وہ کہیں کہ تم نے برا کام کیا ہے تو سمجھ لو کہ تم نے برا کیا ہے۔

274 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ".

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: جب میں کوئی اچھا کام کروں تو کیسے سمجھوں کہ میں نے اچھا کام کیا ہے؟ اور جب برا کام کروں تو کیسے جانوں کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے، تو سمجھ لو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے، اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا ہے، تو سمجھ لو کہ تم نے برا کام کیا ہے۔

275 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي ثُبَيْتٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ".

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی وہ ہے جس کے کان اللہ تعالیٰ لوگوں کی اچھی تعریف سے بھر دے، اور وہ اسے سنتا ہو، اور جہنمی وہ ہے جس کے کان اللہ تعالیٰ لوگوں کی بری تعریف سے بھر دے، اور وہ اسے سنتا ہو۔

276 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلَّهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "ذَلِكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ".

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ایک شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو کیا اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو مومن کے لئے نقد (جلد ملنے والی) خوش خبری (بشارت) ہے۔

277 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں کوئی عمل کرتا ہوں، لوگوں کو اس کی خبر ہوتی ہے، تو وہ میری تعریف کرتے ہیں، تو مجھے اچھا لگتا ہے، (اس کے بارے میں فرمایئے) آپ ﷺ نے

اللّٰهِ! إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ، فَيُطَّلَعُ عَلَيْهِ، فَيُعْجِبُنِي؟ قَالَ: "لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ".

فرمایا: تمہارے لئے دو اجر ہیں: پوشیدہ عمل کرنے کا اجر اور علانیہ کرنے کا اجر۔

26۔بَابُ النِّيَّةِ

نیت کا بیان

278 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، (ح) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَا: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے، تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہی ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی دنیاوی مفاد کے لئے یا کسی عورت سے شادی کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی کے لئے مانی جائے گی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہے۔

279 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ" قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ" قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کی مثال چار لوگوں جیسی ہے: ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال اور علم عطا کیا، تو وہ اپنے علم کے مطابق اپنے مال میں تصرف کرتا ہے، اور اس کو حق کے راستے میں خرچ کرتا ہے، ایک وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور مال نہ دیا، تو وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ دونوں اجر میں برابر ہیں، اور ایک شخص ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں غلط روش اختیار کرتا ہے، ناحق خرچ کرتا ہے، اور ایک شخص ایسا ہے جس کو اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال، تو وہ کہتا ہے: کاش میرے پاس اس آدمی کے جیسا مال ہوتا تو میں اس (تیسرے) شخص کی طرح کرتا یعنی ناحق خرچ

ﷺ: "فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ".

کرتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

280 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (ح) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُفَضَّلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ان دونوں سندوں سے بھی حضرت ابو کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

281 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

282 حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ".

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنی اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

27- بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

283 حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطًّا وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ، وَخُطُوطًا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ، وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ فَقَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چوکور لکیر کھینچی، اور اس کے بیچ میں ایک لکیر کھینچی، اور اس بیچ والی لکیر کے دونوں طرف بہت سی لکیریں کھینچیں، ایک لکیر چوکور لکیر سے باہر کھینچی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درمیانی لکیر انسان ہے، اور اس کے چاروں طرف جو لکیریں ہیں وہ عوارض (بیماریاں) ہیں، جو اس

قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " هَذَا الإِنْسَانُ الْخَطُّ الأَوْسَطُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا، أَصَابَهُ هَذَا، وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الأَجَلُ الْمُحِيطُ، وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الأَمَلُ ".

کو ہر طرف سے ڈستی یا نوچتی اور کاٹتی رہتی ہیں، اگر ایک سے بچتا ہے تو دوسری میں مبتلا ہو جاتا ہے، چوکور لکیر اس کی عمر ہے، جس نے احاطہ کر رکھا ہے اور باہر والی لکیر اس کی آرزو ہے۔

284 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " هَذَا ابْنُ آدَمَ، وَهَذَا أَجَلُهُ عِنْدَ قَفَاهُ " وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ، ثُمَّ قَالَ: " وَثَمَّ أَمَلُهُ ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابن آدم (انسان) ہے اور یہ اس کی موت ہے، اس کی گردن کے پاس، پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلا کر فرمایا: اور یہاں تک اس کی آرزوئیں اور خواہشات بڑھی ہوئی ہیں۔

285 حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت اور مال کی زیادتی کی محبت میں۔

286 حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) بوڑھا ہو جاتا ہے، اور اس کی دو خواہشیں جوان ہو جاتی ہیں: مال کی ہوس، اور عمر کی زیادتی کی تمنا۔

287 حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " لَوْ أَنَّ لابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ، لأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ، وَلا يَمْلأُ نَفْسَهُ إِلا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم (انسان) کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ یہ تمنا کرے گا کہ ایک تیسری وادی اور ہو، مٹی کے علاوہ اس کے نفس کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

288 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اکثر لوگوں کی عمر ساٹھ سال سے ستر کے درمیان ہوگی، اور بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔

28-بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

نیک کام کو ہمیشہ کرنے کی فضیلت کا بیان

289 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا.

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو موت دی، آپ نے انتقال نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہوتی تھی، اور آپ کو سب سے زیادہ محبوب وہ نیک عمل تھا جس کو بندہ پابندی سے کرتا ہے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

290 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: "مَنْ هَذِهِ" قُلْتُ: فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ (تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ! لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا" قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت (بیٹھی ہوئی) تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں عورت ہے، یہ سوتی نہیں ہے (نماز پڑھتی رہتی ہے) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چپ رہو تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے کی تمہیں طاقت ہو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا ہے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جس کو آدمی ہمیشہ پابندی سے کرتا ہے۔

291 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ، فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي، فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ،

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور ہم نے جنت اور جہنم کا ذکر اس طرح کیا گویا ہم اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہے ہیں، پھر میں اپنے اہل وعیال کے پاس چلا گیا، اور ان کے ساتھ ہنسا کھیلا، پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی، میں گھر سے نکلا، راستے میں مجھے ابوبکر

قَالَ: فَذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ، فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَابَكْرٍ. فَقُلْتُ: نَافَقْتُ، نَافَقْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفْعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "يَا حَنْظَلَةُ! لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ (أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ) يَا حَنْظَلَةُ ! سَاعَةً وَسَاعَةً".

رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے، میں نے کہا: میں منافق ہوگیا، میں منافق ہوگیا ، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہی ہمارا بھی حال ہے ، حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کیفیت کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلہ ! اگر (اہل وعیال کے ساتھ) تمہاری وہی کیفیت رہے جیسی میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے بستروں (یا راستوں) میں تم سے مصافحہ کریں، حنظلہ! یہ ایک گھڑی ہے، وہ ایک گھڑی ہے۔

292 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خود کو اتنے ہی کام کا مکلف کرو جتنے کی تم میں طاقت ہو، کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔

293 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ، فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ، فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ" ثَلَاثًا "فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا".

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا، آپ مکہ کے ایک جانب گئے، اور کچھ دیر ٹھہرے، پھر واپس آئے، تو اس شخص کو اسی حالت میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، آپ ﷺ کھڑے ہوئے، اپنے دونوں ہاتھوں کو ملایا، پھر فرمایا: لوگو! تم میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا ہے (ثواب دینے سے) یہاں تک کہ تم خود ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ۔

29- بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

گناہوں کو یاد کرنے کا بیان

294 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ! کیا ہم سے ان گناہوں کا بھی مواخذہ کیا جائے گا، جو ہم نے (زمانہ) جاہلیت میں کئے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے عہد اسلام میں نیک کام کئے (دل سے اسلام لے آیا) اس سے جاہلیت کے

كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ".

کاموں پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اسلام لاکر بھی برے کام کئے، (کفر پر قائم رہا ہے) تو اس سے اول و آخر دونوں برے اعمال پر مواخذہ کیا جائے گا۔

295 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ، سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا عَائِشَةُ! إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا".

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: حقیر و معمولی گناہوں سے بچو، کیوں کہ اللہ تعالی کی طرف سے ان کی بھی تلاشی ہوگی۔

296 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ {كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ}".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ (داغ) لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کرے، باز آجائے اور مغفرت طلب کرے تو اس کا دل صاف کردیا جاتا ہے، اور اگر وہ (گناہ میں) بڑھتا چلا جائے تو پھر وہ دھبہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں کیا ہے: ترجمہ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کو کاموں نے (پارہ ۳۰ المطففین ۱۴)

297 حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ خَدِيجٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا" قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: "أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ،

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، اللہ تعالی ان کو فضا میں اڑتے ہوئے ذرے کی طرح بنا دے گا، ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے اور کھول کر بیان فرمایئے تاکہ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہم ان میں سے نہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ وہ تمہارے بھائیوں میں سے ہی ہیں، اور تمہاری قوم میں سے ہیں، وہ بھی راتوں کو اسی طرح عبادت

وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا ".

کریں گے، جیسے تم عبادت کرتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

298 حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: " التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ " وَسُئِلَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: "الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے کام لوگوں کو زیادہ تر جنت میں داخل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا خوف) اور حسن خلق (اچھے اخلاق)، اور پوچھا گیا: کون سے کام زیادہ تر آدمی کو جہنم میں لے جائیں گے؟ فرمایا: دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔

30- بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

توبہ کا بیان

299 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ تم اپنی گم شدہ چیز پانے سے خوش ہوتے ہو۔

300 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ عَلَيْكُمْ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم گناہ کرو یہاں تک کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو تو (اللہ تعالیٰ) ضرور تمہاری توبہ قبول کرے گا۔

301 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا، حَتَّى إِذَا أَعْيَى، تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا، فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے ایسے ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی آدمی کی سواری چٹیل میدان میں کھو جائے، وہ اس کو تلاش کرے یہاں تک کہ جب وہ تھک جائے تو کپڑے سے اپنا منہ ڈھانک کر لیٹ جائے، اسی حالت میں اچانک وہ اپنی سواری کے قدموں کی چاپ وہاں سے آتی سنے جہاں اسے کھویا تھا، وہ اپنے چہرے سے

بِرَاحِلَتِهِ".

اپنا کپڑا اٹھائے تو دیکھے کہ اس کی سواری موجود ہے۔

302 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

303 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سارے بنی آدم (انسان) گناہ گار ہیں اور بہترین گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔

304 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِاللهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " النَّدَمُ تَوْبَةٌ " فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: " النَّدَمُ تَوْبَةٌ ؟ " قَالَ: نَعَمْ.

حضرت عبداللہ بن معقل مزنی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ندامت (شرمندگی) توبہ ہے، میرے والد نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

305 حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ (عز و جل) اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آجائے۔

306 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بتایا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے، وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا، آپ ﷺ نے اس سے کچھ نہیں کہا تو اس پر اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ کنزالایمان:) صلاۃ قائم کرو دن کے دونوں حصوں (صبح وشام) میں اور رات کے ایک حصے میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں، یہ ذکر

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ: "هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي".

کرنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ (خاص) میرے لئے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس پر عمل کرے۔

307 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ (أَوْ مَخَافَتُكَ) يَا رَبِّ! فَغَفَرَ لَهُ لِذٰلِكَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے اوپر بہت زیادتی کی تھی، (یعنی گناہوں کا ارتکاب کیا تھا) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر مجھے پیس کر سمندر کی ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرا رب میرے اوپر قادر ہوگا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بیٹوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین سے کہا کہ جو تو نے لیا ہے اسے حاضر کر، اتنے میں وہ کھڑا ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: تجھے اس کام پر کس نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر اور خوف نے اے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اسی وجہ سے معاف کر دیا۔

308 قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ". قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْئَسَ رَجُلٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اس بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی جس کو اس نے باندھ رکھا تھا، وہ نہ اس کو کھانا دیتی تھی، اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ زہری کہتے ہیں: (ان دونوں حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ) کوئی آدمی نہ اپنے عمل پر بھروسا کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہی ہو۔

309 حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي!

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو سوائے اس کے جس کو میں بچائے رکھوں، تو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں معاف کردوں گا، اور تم میں سے جو جانتا ہے کہ میں مغفرت کی

كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلا مَنْ عَافَيْتُ. فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلا مَنْ أَغْنَيْتُ. فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ. وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ. وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي . لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوِ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي . لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ. وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ. وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا. فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ. مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ. فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا. ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ. مَاجِدٌ عَطَائِي كَلامٌ. إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا. فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ".

قدرت رکھتا ہوں اور وہ میری قدرت کی وجہ سے معافی چاہتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، تم سب کے سب گم راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، تم مجھ ہی سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سب کے سب محتاج ہو سوائے اس کے جس کو میں غنی (مالدار) کردوں، تم مجھ ہی سے مانگو میں تمہیں روزی دوں گا، اور اگر تمہارے زندہ و مردہ، اول و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں، اور میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا، اور اگر یہ سب مل کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بدبخت کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی، اور اگر تمہارے زندہ و مردہ، اول و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں، اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی آرزوئیں پہنچیں، تو میری سلطنت میں کوئی فرق واقع نہ ہوگا، مگر اس قدر جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے ہے کہ میں سخی ہوں، بزرگ ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے، میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

31-بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

310 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ" يَعْنِي: الْمَوْتَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو توڑنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

311 حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ. حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ. حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. عَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کے پاس ایک انصاری شخص آیا، اس نے آپ کو سلام کیا، پھر کہنے لگا: اللہ کے رسول! مومنوں میں سے کون سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے

مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا " قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: "أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ".

فرمایا جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے، اس نے کہا: ان میں سب سے عقل مند کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں موت کو سب سے زیادہ یاد کرے، اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے سب سے اچھی تیاری کرے، وہی عقل مند ہے۔

312 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ".

حضرت ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو رام کرلے، اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں پر لگادے، پھر اللہ تعالیٰ سے تمنائیں کرے۔

313 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: " كَيْفَ تَجِدُكَ؟ " قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک نوجوان کے پاس آئے جو مرض الموت میں تھا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی رحمت کی امید کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے کے دل میں ایسے وقت میں یہ دونوں کیفیتیں جمع ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز دے گا جس کی وہ امید کرتا ہے، اور جس چیز سے ڈرتا ہے، اس سے محفوظ رکھے گا۔

314 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں: نکل اے پاک جان! جو کہ ایک پاک جسم میں تھی، نکل تو لائق تعریف ہے، اور خوش ہوجا، اللہ کی رحمت وریحان (خوشبو) سے اور ایسے رب سے جو تجھ سے ناراض نہیں ہے، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل پڑتی ہے، پھر اس کو

غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَٰلِكَ، حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ فُلانٌ. يُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، ادْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَٰلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ، قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ! كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، اخْرُجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ، وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ. فَلا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَٰلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلا يُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلانٌ فَيُقَالُ: لا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً، فَإِنَّهَا لا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ".

آسمان کی طرف چڑھا کرلے جایا جاتا ہے، اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں ہے، کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک جان جو کہ ایک پاک جسم میں تھی، تو داخل ہوجا، تو تعریف کے قابل ہے اور خوش ہوجا اللہ کی رحمت وریحان (خوشبو) سے، اور ایسے رب سے جو تجھ سے ناخوش نہیں، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس کے اوپر اللہ عزوجل ہے، اور جب کوئی برا شخص ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے ناپاک نفس، جو ایک ناپاک بدن میں تھی، نکل تو بری حالت میں ہے، خوش ہوجا گرم پانی اور پیپ سے، اور اس جیسی دوسری چیزوں سے، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل جاتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے جایا جاتا ہے، لیکن اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا، پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ جواب ملتا ہے: یہ فلاں ہے، کہا جاتا ہے: ناپاک روح کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں، جو کہ ناپاک بدن میں تھی، لوٹ جا اپنی بری حالت میں، تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اس کو آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں آجاتی ہے۔

315 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيدَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ، أَوْثَبَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ، قَبَضَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ، فَتَقُولُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ! هَذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں لکھی ہوتی ہے تو ضرورت اس کو وہاں لے جاتی ہے، جب وہ اپنے آخری نقش قدم کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر لیتا ہے، زمین قیامت کے دن کہے گی: اے رب! یہ تیری امانت ہے جو تو نے میرے سپرد کی تھی۔

316 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ أَبُو سَلَمَةَ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ " فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ، فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: "لا، إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ".

سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ سے ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے، اور ہم میں سے ہر شخص موت کو برا جانتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ موت کے وقت کا ذکر ہے، جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی مغفرت کی خوش خبری دی جاتی ہے، تو وہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے، اور جب اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے نہیں ملنا چاہتا۔

317 حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " لا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی مصیبت کی وجہ سے جو اس کو پیش آئے موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی خواہش کی ضرورت پڑ ہی جائے تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو، اور مجھے موت دے اگر مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

32- بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلَى

قبر اور مردے کے گل سڑ جانے کا بیان

318 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الإِنْسَانِ إِلا يَبْلَى، إِلا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے جسم کی ہر چیز سڑ گل جاتی ہے، سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے، اور اسی سے قیامت کے دن انسان کی پیدائش ہوگی۔

319 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَبْكِي، حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ،

حضرت ہانی بربری مولیٰ عثمان کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رونے لگتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، ان سے پوچھا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ

وَلا تَبْكِي وَتَبْكِي، مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ" قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ".

نے فرمایا ہے: قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر وہ اس منزل پر نجات پا گیا تو اس کے بعد کی منزلیں آسان ہوں گی، اور اگر یہاں اس نے نجات نہ پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے سخت ہیں اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی قبر سے زیادہ ہولناک کوئی چیز نہیں دیکھی۔

320 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَزِعٍ وَلا مَشْعُوفٍ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الإِسْلامِ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا، فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لا أَدْرِي، فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلا فَقُلْتُهُ، فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرنے والا قبر میں جاتا ہے، نیک آدمی تو اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، نہ کوئی خوف ہوتا ہے نہ دل پریشان ہوتا ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ تو وہ کہتا ہے: میں اسلام پر تھا، پھر پوچھا جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہیں؟ وہ کہتا ہے: یہ محمد اللہ کے رسول ہیں، یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھلا کون دیکھ سکتا ہے؟ پھر اس کے لئے ایک کھڑکی جہنم کی جانب کھولی جاتی ہے، وہ اس کی شدت اشتعال کو دیکھتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے: دیکھ، اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس سے بچا لیا ہے، پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے، وہ اس کی تازگی اور لطافت کو دیکھتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانا ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین پر تھا، یقین پر ہی مرا، اور یقین پر ہی اٹھے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور برا آدمی اپنی قبر میں پریشان اور گھبرایا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، پھر پوچھا جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہیں؟ جواب دیتا ہے کہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو میں نے بھی وہی کہا، اس کے لئے جنت کا ایک دریچہ کھولا جاتا ہے، وہ اس کی لطافت و تازگی کو دیکھتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ! اس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے محروم کیا، پھر جہنم کا دریچہ کھولا جاتا ہے، وہ اس کی شدت اور

هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى".

ہولناکی کو دیکھتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانا ہے، تو شک پر تھا، شک پر ہی مرا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

321 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ} قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ فَذَلِكَ قَوْلُهُ {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ} عذاب قبر کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے، اس (مردے) سے پوچھا جائے گا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میرا رب اللہ ہے، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، یہی مراد ہے اس آیت: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (پارہ ۱۳ ابراہیم ۲۷)

322 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے، تو اس کے سامنے اس کا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، اگر اہل جنت میں سے تھا تو اہل جنت کا ٹھکانا، اور اگر جہنمی تھا تو جہنمیوں کا ٹھکانا، اور کہا جائے گا کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ۔

323 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ".

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درخت میں لٹکتی رہے گی، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں لوٹ جائے گی۔

324 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو اسے ایسا لگتا ہے کہ سورج ڈوبنے کا وقت قریب ہے، وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے، اور کہتا ہے: مجھے

غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّي"۔

نماز پڑھنے کے لئے چھوڑ دو۔

33-بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ

حشر کا بیان

325 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ صَاحِبَيِ الصُّورِ بِأَيْدِيهِمَا (أَوْ فِي أَيْدِيهِمَا) قَرْنَانِ يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَتَى يُؤْمَرَانِ"۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: بیشک صور والے دونوں فرشتے اپنے ہاتھوں میں صور لئے برابر دیکھتے رہتے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم ہو۔

326 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ! فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ، قَالَ: تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ" فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام لوگوں سے برگزیدہ بنایا، یہ سن کر ایک انصاری نے اس کو ایک طمانچہ مارا، اور کہا: تم ایسا کہتے ہو جب کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں؟ آپ ﷺ کے سامنے جب اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ عز و جل فرماتا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے (پارہ ۲۴ الزمر ۶۸) میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ موسیٰ (علیہ السلام) عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا، یا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے، اور جس نے یہ کہا: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے غلط کہا۔

327 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: "يَأْخُذُ الْجَبَّارُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: (اللہ) جبار آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا، (آپ نے مٹھی بند کی پھر اس کو بند کرنے اور کھولنے لگے) پھر فرمائے گا: میں جبار ہوں، میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں دوسرے جبار؟ کہاں

سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدِهِ{وَقَبَضَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا} ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ" قَالَ: وَيَتَمَايَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟۔

ہیں دوسرے متکبر؟ یہ کہہ کر رسول اللہ ﷺ دائیں اور بائیں جھک رہے تھے، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ منبر کچھ نیچے سے ہل رہا تھا حتیٰ کہ میں کہنے لگا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر نہ پڑے۔

328 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: " حُفَاةً عُرَاةً " قُلْتُ: " وَالنِّسَاءُ " قَالَ: "وَالنِّسَاءُ " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا يُسْتَحْيَا؟ قَالَ: " يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَهَمُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگ قیامت کے دن کیسے اٹھائے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ننگے پاؤں، ننگے بدن، میں نے کہا: عورتیں بھی اسی طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتیں بھی، میں نے کہا: اللہ کے رسول! پھر شرم نہیں آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! معاملہ اتنا سخت ہوگا کہ (کوئی) ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

329 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ، فَأَمَّا عَرَضَتَانِ، فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي، فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ"۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی، دوبار کی پیشی میں بحث وتکرار اور عذر وبہانے ہوں گے اور تیسری بار میں اعمال نامے ہاتھوں میں اڑ رہے ہوں گے، تو کوئی اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوگا۔

330 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ} قَالَ: "يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے: ترجمہ کنزالایمان: ''جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: لوگ اس طرح کھڑے ہوں گے کہ نصف کان تک اپنے پسینے میں غرق ہوں گے۔

331 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ {يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ} فَأَيْنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: "عَلَى الصِّرَاطِ".

رسول اکرم ﷺ سے (ترجمہ کنز الایمان:) ''جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان'' (پارہ ۱۳ ابراہیم ۴۸) سے متعلق پوچھا کہ لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر۔

332 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُتْوَارِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: (وَكَانَ فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ) قَالَ: سَمِعْتُهُ (يَعْنِي: أَبَا سَعِيدٍ) يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، عَلَى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ، ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوجٌ بِهِ، ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهِ، وَمَنْكُوسٌ فِيهَا".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا، اس پر سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع کریں گے، تو بعض لوگ صحیح سلامت گزر جائیں گے، بعض کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گر پڑیں گے، پھر نجات پائیں گے، بعض اسی پر اٹکے رہیں گے، اور بعض اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

333 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ" قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: {وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا} قَالَ: "أَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: {ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا}".

حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے جو لوگ بدر و حدیبیہ کی جنگوں میں شریک تھے، ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، (ان شاء اللہ) اگر اللہ نے چاہا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ (پارہ ۱۶ مریم ۷۱)، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا: ترجمہ کنز الایمان: ''پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے''۔ (پارہ ۱۶ مریم ۷۲)

34- بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

امت محمدیہ ﷺ کی صفات

334 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، سِيمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا ".

اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس آؤ گے اس حال میں کہ وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ پاؤں اور پیشانیاں روشن ہوں گی، یہ میری امت کا نشان ہوگا، اور کسی امت کا یہ نشان نہ ہوگا۔

335 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: " أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ " قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: " أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ " قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی اور خوش ہوگے کہ تم جنت والوں کے چوتھائی رہو، ہم نے کہا: کیوں نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش ہوگے کہ جنت والوں کے ایک تہائی رہو، ہم نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھا ہوگے، ایسا اس لئے ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا، اور مشرکین کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر کالا بال۔

336 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَأَقَلُّ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُدْعَى قَوْمُهُ، فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيُقَالُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَتُدْعَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: وَمَا عِلْمُكُمْ بِذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا، فَصَدَّقْنَاهُ، قَالَ: فَذَلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے، اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے، اور کسی نبی کے ساتھ زیادہ لوگ ہوں گے، کسی کے ساتھ کم، اس نبی سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی اور پوچھا جائے گا: کیا اس نے تم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: نہیں نبی سے پوچھا جائے گا: تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا: محمد اور ان کی امت، پھر محمد کی امت بلائی جائے گی اور کہا جائے گا: کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گی: ہاں اس سے پوچھا جائے گا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ جواب دے گی کہ

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} "۔

ہمارے نبی نے ہم کو یہ بتایا کہ رسولوں نے پیغام پہنچادیا ہے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہی اللہ تعالیٰ کے قول: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ''۔ (پارہ ۲ البقرہ ۱۴۳) کا مطلب ہے۔

337 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: " وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلا سُلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَرْجُو أَلا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّءُوا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ، مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ"۔

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، کوئی بندہ ایسا نہیں ہے، جو ایمان لائے، پھر اس پر جمار ہے مگر وہ اس کی وجہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں جو لوگ نیک ہوئے جنت کے مکانات میں ٹھکانا نہ بنا لیں، اور مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کرے گا۔

338 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا، لا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَثَلاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ"۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب (سبحانہ وتعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، نہ ان کا حساب ہوگا، اور نہ ان پر کوئی عذاب، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے، اور ان کے سوا میرے رب عزوجل کی مٹھیوں میں سے تین مٹھیوں کے برابر بھی ہوں گے۔

339 حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ قَالا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً،

حضرت معاویہ بن حیدۃ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کا تکملہ ہوں گے، اور ہم ان سب سے آخری اور بہتر امت ہوں گے۔

نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا".

340 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا، وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ".

حضرت معاویہ بن حیدۃ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمہیں لے کر ستر امتیں پوری ہوئیں، اور تم ان میں سب سے بہتر ہو، اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت ہو۔

341 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ".

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی، اور چالیس صفیں اور امتوں میں سے۔

342 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم آخری امت ہیں اور سب سے پہلے حساب کے لئے بلائے جائیں گے، کہا جائے گا: امت اور اس کے نبی کہاں ہیں؟ تو ہم اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

343 حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُذِنَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ، فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ، قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ".

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو جمع کرے گا، تو محمد ﷺ کی امت کو سجدے کا حکم دے گا، وہ بڑی دیر تک اس کو سجدہ کرتے رہیں گے، پھر حکم ہوگا اپنے سروں کو اٹھاؤ ہم نے تمہاری تعداد کے مطابق تمہارے فدیے جہنم سے کر دیئے۔

344 حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ، عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ امت امت مرحومہ ہے، اس کا عذاب اسی کے ہاتھوں میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کے حوالے ایک مشرک کیا جائے گا، اور کہا جائے

إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيُقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ".

گا: یہ تیرا فدیہ ہے جہنم سے۔

35- بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

روزِ قیامت، اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید

345 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ، فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کو تمام مخلوقات کے درمیان تقسیم کر دیا ہے، اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم اور شفقت کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر رحم کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں محفوظ کر رکھی ہیں، ان کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا

346 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خَلَقَ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا، وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، سو رحمتیں پیدا کیں، زمین میں ان سو رحمتوں میں سے ایک رحمت بھیجی، اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر رحم کرتی ہے، اور چرندو پرند جانور بھی ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور ننانوے رحمتوں کو اس نے قیامت کے دن کے لئے اٹھا رکھا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

347 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

348 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس گزرے اور میں ایک گدھے پر

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ، فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟" قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ، إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ".

سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو وہ ان کو عذاب نہ دے۔

349 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ، وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُّورَهَا، وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا، فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّورِ، تَنَحَّتْ بِهِ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: "بَلَى" قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: "بَلَى" قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ! فَأَكَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں، ان میں ایک عورت تنور میں ایندھن جھوک رہی تھی، اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، جب تنور کی آگ بھڑک اٹھی وہ اپنے بیٹے کو لے کر ہٹ گئی۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں عورت نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں وہ بولی: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم نہیں کرے گا جتنا ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا: ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی، آپ ﷺ نے سر جھکا دیا۔ اور روتے رہے پھر اپنا سر اٹھایا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں کو عذاب دے گا جو بہت سرکش و شریر ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ کے باغی ہوتے ہیں اور لا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔

350 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں کوئی نہیں جائے گا سوائے بدبخت کے لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! بدبخت کون ہے؟

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً".

آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی، اور کوئی گناہ نہ چھوڑا۔

351 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخُو حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ (أَوْ تَلَا) هَذِهِ الْآيَةَ {هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ}، فَقَالَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُجْعَلْ مَعِي إِلَهٌ آخَرُ، فَمَنِ اتَّقَى أَنْ يَجْعَلَ مَعِي إِلَهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: (ترجمہ کنز الایمان:) "وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا"۔ (پارہ ۲۹ المدثر ۵۶) تلاوت فرمائی، اور فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اس کے لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، اور میرے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنایا جائے، تو جو میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنانے سے بچے تو میں ہی اس کا اہل ہوں کہ اس کو بخش دوں۔

352 قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: {هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ}، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُشْرَكَ بِي غَيْرِي، وَأَنَا أَهْلٌ، لِمَنِ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ".

اس سند سے بھی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت: {هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ} کے بارے میں کہ تمہارے رب نے فرمایا: میں ہی اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے، اور جو میرے ساتھ شریک کرنے سے بچے میں اہل ہوں اس بات کا کہ اسے بخش دوں۔

353 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ، فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے میری امت کے ایک شخص کی پکار ہوگی، اور اس کے ننانوے دفتر پھیلا دیئے جائیں گے، ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہوگا، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ وہ کہے گا: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے حافظ کاتبوں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ پھر فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ آدمی ڈر جائے گا، اور کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں، ہمارے پاس کئی

يَقُولُ: أَلَكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيُهَابُ الرَّجُلُ، يَقُولُ: لا. فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ، وَإِنَّهُ لا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ! فَيَقُولُ: إِنَّكَ لا تُظْلَمُ. فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ". قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ، وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرُّقْعَةِ: بِطَاقَةٌ۔

نیکیاں ہیں، اور آج کے دن تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر وہ تمام دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، وہ سارے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: بطاقہ پرچے کو کہتے ہیں، اہل مصر رقعہ کو بطاقہ کہتے ہیں۔

36-بَاب ذِكْرِ الْحَوْضِ

حوضِ کوثر کا بیان

354 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ. أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ. وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا ایک حوض ہے، کعبہ سے لے کر بیت المقدس تک، دودھ جیسا سفید ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں، اور قیامت کے دن میرے پیروکار اور تبعین تمام انبیاء کے پیروکاروں اور تبعین سے زیادہ ہوں گے۔

355 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ. تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ،

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے ہی دھتکاروں اور بھگاؤں گا جیسے کوئی آدمی اجنبی اونٹ کو اپنے حوض سے دھتکارتا اور بھگاتا ہے، سوال کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم میرے پاس اس حالت میں

لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ ".

آؤ گے کہ تمہارے ہاتھ اور منہ وضو کے نشان سے روشن ہوں گے، اور یہ نشان تمہارے علاوہ اور کسی کا نہیں ہوگا۔

356 حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، نُبِّئْتُ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَّامٍ! فِي مَرْكَبِكَ، قَالَ: أَجَلْ وَاللَّهِ! يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ، وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ، قَالَ فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةَ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، أَكَاوِيبُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، الدُّنْسُ ثِيَابًا وَالشُّعْثُ رُءُوسًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ " قَالَ: فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ، وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ، لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ، وَلَا أَدْهُنُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ.

حضرت ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھ کو بلا بھیجا، میں ان کے پاس ڈاک کے گھوڑے پر بیٹھ کر آیا، جب میں پہنچا تو انہوں نے کہا: اے ابوسلام! ہم نے آپ کو زحمت دی کہ آپ کو تیز سواری سے آنا پڑا، میں نے کہا: بیشک، اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! (ہاں واقعی تکلیف ہوئی ہے)، انہوں نے کہا، اللہ کی قسم، میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا، لیکن مجھے پتا چلا کہ آپ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رسول اکرم ﷺ کے غلام) سے حوض کوثر کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ یہ حدیث براہ راست آپ سے سن لوں، تو میں نے کہا کہ مجھ سے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا عدن سے ایلہ تک کا فاصلہ، دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ میٹھا، اس کی پیالیاں آسمان کے تاروں کی تعداد کے برابر ہیں، جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور سب سے پہلے جو لوگ میرے پاس آئیں گے (پانی پینے) وہ میلے کچیلے کپڑوں اور پراگندہ بالوں والے فقراء مہاجرین ہوں گے، جو ناز و نعم میں پلی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لئے دروازے کھولے جاتے۔ ابوسلام کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہوگئی، پھر بولے: میں نے تو ناز و نعم والی عورتوں سے نکاح بھی کیا، اور میرے لئے دروازے بھی کھلے، اب میں جو کپڑا پہنوں گا، اس کو ہرگز نہ دھوؤں گا، جب تک وہ میلا نہ ہو جائے، اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالوں گا جب تک کہ وہ پراگندہ نہ ہو جائے۔

357 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں کناروں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں یا مدینہ و عمان میں ہے۔

كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعُمَانَ".

358 حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: "يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر چاندی اور سونے کے جگ آسمان کے تاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

359 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ! وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاحِقُونَ" ثُمَّ قَالَ: "لَوَدِدْنَا أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: "أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي، وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: "أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا؟" قَالُوا: بَلَى، قَالَ: "فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ" قَالَ: "أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ" ثُمَّ قَالَ: "لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَأُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمُّوا! فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، وَلَمْ يَزَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، فَأَقُولُ: أَلَا سُحْقًا! سُحْقًا!".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبرستان میں آئے، اور قبر والوں کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ! وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاحِقُونَ (اے مومن قوم کے گھر والو! آپ پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم آپ لوگوں سے جلد ہی ملنے والے ہیں)، پھر فرمایا: میری آرزو ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: تم سب میرے اصحاب ہو، میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی امت میں سے جو لوگ ابھی نہیں آئے تیں آپ ان کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ آدمی جس کے گھوڑے سفید پیشانی، اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں خالص کالے گھوڑوں کے بیچ میں ان کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اخوان قیامت کے دن وضو کے نشانات سے (اسی طرح) سفید پیشانی، اور سفید ہاتھ پاؤں ہو کر آئیں گے، پھر فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا کچھ لوگ میرے حوض سے بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح ہانک دیئے جائیں گے، میں انہیں پکاروں گا کہ ادھر آؤ، تو کہا جائے گا کہ انہوں نے تمہارے بعد دین کو بدل دیا، اور وہ الٹے پاؤں

لوٹ جائیں گے، میں کہوں گا: خبردار! دور ہو، دور ہو۔

37 - بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

360 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی (اپنی امت کے سلسلے میں) ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے، تو ہر نبی نے جلدی سے دنیا ہی میں اپنی دعا پوری کر لی، اور میں نے اپنی دعا کو چھپا کر اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھ چھوڑا ہے، تو میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا رہا۔

361 حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا، قیامت کے دن زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی، اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا، میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، اور میں فخریہ نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔

362 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ، فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ، فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ" قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم والے جن کا ٹھکانا جہنم ہی ہے، وہ اس میں نہ مریں گے نہ جئیں گے، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم کی آگ پکڑ لے گی، اور ان کو مار ڈالے گی یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے، تو ان کی شفاعت کا حکم ہوگا، پھر وہ گروہ در گروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر پھیلائے جائیں گے، کہا جائے گا: اے جنتیو! ان پر پانی ڈالو تو وہ نالی میں دانے کے اگنے کی طرح اگیں گے، راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا: گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادیہ (دیہات) میں بھی رہ چکے ہیں۔

الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.

363 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي".

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت قیامت کے دن میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

364 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، لأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى، أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ".

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ شفاعت اور آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے میں سے ایک چیز چن لوں، تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا، کیوں کہ وہ عام ہوگی اور کافی ہوگی، کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ شفاعت متقیوں کے لئے ہے؟ نہیں، بلکہ یہ ایسے گناہ گاروں کے لئے ہے جو غلطی کرنے والے اور گناہوں سے آلودہ ہوں گے۔

365 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهُمُّونَ، شَكَّ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا! فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلائِكَتَهُ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَيَذْكُرُ وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ) وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ، وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ) وَلَكِنِ ائْتُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن قیامت کے دن جمع ہوں گے اور ان کے دلوں میں ڈال دیا جائے گا، یا وہ سوچنے لگیں گے، (یہ شک راوی حدیث سعید کو ہوا ہے)، تو وہ کہیں گے: اگر ہم کسی کی سفارش اپنے رب کے پاس لے جاتے تو وہ ہمیں اس حالت سے راحت دے دیتا، وہ سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم ہیں، سارے انسانوں کے والد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور اپنے فرشتوں سے آپ کا سجدہ کرایا، تو آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجیے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دے دے، آپ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں - آپ اپنے کئے ہوئے گناہ کو یاد کر کے اس کا شکوہ ان لوگوں کے سامنے کریں گے، اور اس بات سے شرمندہ ہوں گے، پھر فرمائیں گے: لیکن تم سب نوح کے پاس جاؤ اس لئے

خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ) وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى، عَبْدَاللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. (قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَمْشِي بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ، قَالَ: " فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ". قَالَ: يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَى أَثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:

کہ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے اہل زمین کے پاس بھیجا، وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، تو آپ ان سے کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ اللہ کے حضور جاؤں، اور آپ اپنے اس سوال کو یاد کر کے شرمندہ ہوں گے جو آپ نے اپنے رب سے اس چیز کے بارے میں کیا تھا جس کا آپ کو علم نہیں تھا - پھر کہیں گے کہ لیکن تم سب ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ، وہ سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، تو آپ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، لیکن تم سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جن سے اللہ تعالی نے گفتگو کی، اور ان کو تورات عطا کی، وہ سب ان کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں (وہ اپنا وہ قتل یاد کریں گے جو ان سے بغیر کسی خون کے مقابل ہو گیا تھا) لیکن تم سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اور اس کا کلمہ و روح ہیں، وہ سب ان کے پاس آئیں گے، تو وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں، لیکن تم سب محمد ﷺ کے پاس جاؤ، جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو اللہ تعالی نے معاف کر دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں چلوں گا (حسن کی روایت کے مطابق مومنوں کی دونوں صفوں کے درمیان چلوں گا) میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا، تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا، تو سجدے میں گر پڑوں گا، میں اس کے آگے سجدے میں اس وقت تک رہوں گا جب تک وہ اس حالت میں مجھے چھوڑے رکھے گا، پھر حکم ہوگا: اے محمد! سر اٹھاؤ، اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، میں اس کی حمد بیان کروں گا جس طرح وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی، اللہ تعالی ان سب کو جنت میں داخل کر دے گا، پھر میں دو بارہ

قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ".

لوٹوں گا، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا، تو سجدے میں گر پڑوں گا، میں اس کے آگے سجدے میں اس وقت تک رہوں گا، جب تک وہ اس حالت میں مجھے چھوڑے رکھے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ، تم کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اس کی تعریف کروں گا، جس طرح وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، تو میرے لئے حد مقرر کردی جائے گی، اور وہ ان کو جنت میں داخل کر دے گا، پھر میں تیسری بار لوٹوں گا، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا، میں اس کے آگے سجدے میں اس وقت تک رہوں گا، جب تک وہ اس حالت میں مجھے چھوڑے رکھے گا، پھر حکم ہوگا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اس کے سکھائے ہوئے طریقے سے اس کی حمد کروں گا، پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر ان کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا، پھر میں چوتھی بار لوٹوں گا، اور کہوں گا: اے میرے رب! اب تو کوئی باقی نہیں ہے، سوائے اس کے جس کو قرآن نے روکا ہے یعنی جو قرآن کی تعلیمات کی رو سے جہنم کے لائق ہے، قتادہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم سے وہ شخص بھی نکل آئے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہا، اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی نیکی ہوگی، اور وہ شخص بھی نکلے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہا، اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر نیکی ہوگی، اور وہ شخص بھی نکلے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہا، اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی ہوگی۔

366 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین طرح کے

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلَّاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ ".

لوگ شفاعت کر سکیں گے: انبیاء، علماء پھر شہداء۔

367 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ، غَيْرَ فَخْرٍ ".

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب مقرر ہوں گا، اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا، میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں۔

368 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں سے ایک گروہ میری شفاعت کی وجہ سے باہر آئے گا، ان کا نام جہنمی ہوگا۔

369 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: " لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ: " سِوَايَ " قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کے نتیجہ میں بنو تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے علاوہ (یعنی وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے علاوہ، ابو وائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی الجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے آپ ہی سے سنی ہے۔

370 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَتَدْرُونَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس بات کا اختیار دیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ

مَا خَيَّرَنِي رَبِّيَ اللَّيْلَةَ؟ " قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ " قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: " هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ".

نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میری آدھی امت جنت میں داخل ہو یا شفاعت کروں تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا، ہم نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بھی شفاعت والوں میں بنائے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شفاعت ہر مسلمان کو شامل ہے۔

38- بَابُ صِفَةِ النَّارِ

جہنم کے احوال وصفات کا بیان

371 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نُفَيْعٍ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَوْلَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا، وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہاری یہ آگ جہنم کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، اور اگر یہ دو مرتبہ پانی سے نہ بجھائی جاتی تو تم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے، اور یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ دو بارہ اس کو جہنم میں نہ ڈالا جائے۔

372 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ، فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا، وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُومِهَا ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا: اے میرے رب! میرے بعض حصہ نے بعض حصے کو کھا لیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو سانسیں عطا کیں: ایک سانس سردی میں، دوسری گرمی میں، تو سردی کی جو شدت تم پاتے ہو وہ اسی کی سخت سردی کی وجہ سے ہے، اور جو تم گرمی کی شدت پاتے ہو یہ اس کی گرم ہوا سے ہے۔

373 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: " أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو اس کی آگ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی، اب وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔

374 حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ، فَيُقَالُ: اغْمِسُوهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً، فَيُغْمَسُ فِيهَا، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ! هَلْ أَصَابَكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ، وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضُرًّا وَبَلَاءً، فَيُقَالُ: اغْمِسُوهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُغْمَسُ فِيهَا غَمْسَةً، فَيُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ! هَلْ أَصَابَكَ ضُرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ: مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضُرٌّ وَلَا بَلَاءٌ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا، جس نے دنیا میں بہت عیش کیا ہوگا، اور کہا جائے گا: اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو، اس کو ایک غوطہ جہنم میں دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے فلاں! کیا تم نے کبھی راحت بھی دیکھی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، میں نے کبھی کوئی راحت نہیں دیکھی اور مومنوں میں سے ایک ایسے مومن کو لایا جائے گا، جو سخت تکلیف اور مصیبت میں رہا ہوگا، اس کو جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف یا پریشانی دیکھی؟ وہ کہے گا: مجھے کبھی بھی کوئی مصیبت یا تکلیف نہیں پہنچی۔

375 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " إِنَّ الْكَافِرَ لَيَعْظُمُ حَتَّى إِنَّ ضِرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَى ضِرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَى ضِرْسِهِ".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر جہنم میں اتنا بھاری بھرکم ہوگا کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہو جائے گا، اور اس کا باقی بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا بدن دانت سے بڑا ہوتا ہے۔

376 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا ".

حضرت عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ایک رات ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، تو ہمارے پاس حارث بن اُقیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، اس رات حارث نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایسا شخص بھی ہوگا جس کی شفاعت سے مضر قبیلے سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے، اور میری امت میں سے ایسا شخص ہوگا جو جہنم کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ وہ جہنم کا ایک کونہ ہو جائے گا۔

377 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں پر رونا آزاد چھوڑ دیا

يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ، فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ، ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ، لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهَا السُّفُنُ لَجَرَتْ".

جائے گا، وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے بن جائیں گے، اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ تیرنے لگیں۔

378 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} "وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: (ترجمہ کنز الایمان:) {اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان}۔ (پارہ ۴ آل عمران ۱۰۲) تلاوت کی اور فرمایا: زقوم (تھوہڑ) کا ایک قطرہ (جہنمیوں کی خوراک) زمین پر ٹپک جائے، تو ساری دنیا والوں کی زندگی تباہ کر دے، تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پاس اس کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا۔

379 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم کی آگ ابن آدم کے سارے بدن کو کھائے گی سوائے سجدوں کے نشان کے، اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ حرام کیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشان کو کھائے۔

380 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ وَجِلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرِحِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ، فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا، اور پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے جنت والو! تو وہ خوف زدہ اور ڈرے ہوئے اوپر چڑھیں گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو ان کے مقام سے نکال دیا جائے، پھر پکارا جائے گا: اے جہنم والو! تو وہ خوش خوش اوپر آئیں گے کہ وہ اپنے مقام سے نکالے جا رہے ہیں، پھر کہا جائے گا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے، فرمایا: پھر حکم ہوگا تو وہ پل صراط پر ذبح کر دی جائے گی، پھر دونوں گروہوں سے کہا جائے گا: اب دونوں گروہ اپنے اپنے مقام میں ہمیشہ

فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ، لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا".

رہیں گے، اور موت کبھی نہیں آئے گی۔

39- بَاب صِفَةِ الْجَنَّةِ

جنت کے احوال وصفات کا بیان

381 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ، اقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) قَالَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَؤُهَا: مِنْ قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمت تیار کر رکھی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ان نعمتوں کے علاوہ جو تم کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں اور بھی نعمتیں ہیں، اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ترجمہ کنز الایمان: ''کوئی نفس نہیں جانتا ہے کہ اس کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے، یہ بدلہ ہے اس کے نیک اعمال کا''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو قُرَّاتِ اَعْیُن (یعنی جمع کا صیغہ) پڑھتے تھے۔

382 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " لَشِبْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا (الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا) ".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک بالشت کی جگہ زمین یا زمین پر موجود تمام چیزوں میں یعنی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

383 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

384 حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: " الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ، كُلُّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جنت کے سو درجے ہیں، ہر درجے کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے کے برابر ہے، اور اس کا سب سے اونچا درجہ فردوس ہے، اور سب

دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَإِنَّ أَعْلاَهَا الْفِرْدَوْسُ، وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ، وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ، مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ، فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ".

سے عمدہ بھی فردوس ہے اور عرش بھی فردوس پر ہے، اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں، تو جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

385 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاتَ يَوْمٍ لأَصْحَابِهِ: " أَلاَ مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ؛ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لاَ خَطَرَ لَهَا، هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! نُورٌ يَتَلأْلأُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ، فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ " قَالُوا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: " قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ " ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: کیا کوئی جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا؟ اس لئے کہ جنت جیسی کوئی اور چیز نہیں ہے، رب کعبہ کی قسم، وہ چمکتا ہوا نور ہے، خوشبو دار پھول ہے جو جھوم رہا ہے، مضبوط محل ہے، بہتی نہر ہے، وہاں بہت سارے پکے ہوئے میوے اور تیار پھل ہیں، خوب صورت اور خوش اخلاق بیویاں ہیں، کپڑوں کے بہت سارے جوڑے ہیں، ہمیشگی کا مقام ہے، جہاں سدا بہار اور تازگی ہے، اونچا، محفوظ اور روشن محل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: کہو، ان شاء اللہ، پھر جہاد کا ذکر کیا، اور اس کی رغبت دلائی۔

386 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لاَ يَبُولُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ وَلاَ يَمْتَخِطُونَ وَلاَ يَتْفُلُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، أَخْلاَقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے آسمان میں سب سے زیادہ روشن تارے کی طرح چمکتے ہوں گے، نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ وہ ناک صاف کریں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کا ہوگا، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سارے جنتیوں کی عادت ایک شخص جیسی ہوگی، سب اپنے والد آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پر ہوں گے، ساٹھ ہاتھ کے لمبے۔

387 حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے، اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اور اس کی پانی بہنے کی نالی یاقوت و موتی پر ہوگی، اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

388 حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ لَا يَقْطَعُهَا" وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ {وَظِلٍّ مَمْدُودٍ}.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، اس کے سائے میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا، اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ترجمہ کنزالایمان: "اور ہمیشہ کے سائے میں"۔ (پارہ ۲۷ الواقعہ ۳۰)۔

389 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، قَالَ سَعِيدٌ: أَوَ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، (وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ)

حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو انہوں نے کہا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں ملا دے، سعید بن مسیب نے کہا: کیا وہاں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے مراتب اعمال کے مطابق ان کو جگہ ملے گی، پھر ان کو دنیا کے دنوں میں سے جمعہ کے دن کے برابر اجازت دی جائے گی، وہ اللہ عزوجل کی زیارت کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا، اور ان کے سامنے جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں جلوہ افروز ہوگا، ان کے لئے منبر رکھے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے اور چاندی کے منبر اور ان میں سے کم تر درجے والا (حالانکہ ان میں کم تر کوئی نہ ہوگا) مشک و کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا، اور ان کو یہ خیال نہ ہو گا کہ کرسیوں والے ان سے زیادہ اچھی جگہ بیٹھے

عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ. مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا. قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: " نَعَمْ. هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ " قُلْنَا: لا. قَالَ: " كَذَلِكَ. لا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلا حَاضَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضَرَةً. حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلا تَذْكُرُ. يَا فُلانُ! يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ (يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا) فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ. غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ. فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. (قَالَ) فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلائِكَةُ. فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ. وَلَمْ تَسْمَعِ الآذَانُ. وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. (قَالَ) فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا. لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلا يُشْتَرَى. وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ. فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ (وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ) فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ. فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ. وَذَلِكَ أَنَّهُ لا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ". قَالَ: " ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا. فَتَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا. فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلا. لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلَ مِمَّا

ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں جھگڑتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں، فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب عزوجل کو دیکھنے میں جھگڑا نہیں کروگے اور اس مجلس میں کوئی شخص نہیں بچے گا مگر اللہ تعالیٰ ہر شخص سے گفتگو کرے گا، یہاں تک کہ وہ ان میں سے ایک شخص سے کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن تم نے ایسا ایسا کیا تھا؟ (اس کو دنیا کی بعض غلطیاں یاد دلائے گا) تو وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں، میری وسیع مغفرت ہی کی وجہ سے تو اس درجے کو پہنچا ہے، وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کو اوپر سے ایک بادل ڈھانپ لے گا، اور ایسی خوشبو برسائے گا جو انہوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر فرمائے گا: اب اٹھو اور جو کچھ تمہاری مہمان نوازی کے لئے میں نے تیار کیا ہے اس میں سے جو چاہو لے لو، فرمایا: پھر ہم ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا، اس میں وہ چیزیں ہوں گی جن کے مثل نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ دلوں نے سوچا، (فرمایا) ہم جو چاہیں گے ہمارے لئے پیش کر دیا جائے گا، اس میں کسی چیز کی خرید و فروخت نہ ہوگی، اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے، ایک اونچے مرتبے والا شخص آگے بڑھے گا اور اپنے سے نیچے درجے والے سے ملے گا (حالانکہ ان میں کوئی کم درجے کا نہ ہوگا) وہ اس کے لباس کو دیکھ کر مرعوب ہوگا، لیکن یہ دوسرا شخص اپنی گفتگو پوری نہ کر پائے گا کہ اس پر اس سے بہتر لباس آجائے گا، ایسا اس لئے ہے کہ جنت میں کسی کو کسی چیز کا غم نہ رہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم اپنے گھروں کو لوٹیں گے، تو ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی، اور خوش آمدید کہیں گی، اور کہیں گی کہ تم آگئے اور تمہاری خوب صورتی اور خوشبو اس سے کہیں

فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا".

عمدہ ہے جس میں تم ہمیں چھوڑ کر گئے تھے، تو ہم کہیں گے: آج ہم اپنے رب کے پاس بیٹھے، اور یہ ضروری تھا کہ ہم اسی حال میں لوٹتے۔

390 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ أَبُو مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَسَلَّمَ "مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً: ثِنْتَيْنِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِيٌّ، وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِي" قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَعْنِي: رِجَالًا دَخَلُوا النَّارَ، فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ، كَمَا وُرِثَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی جنت میں جائے گا اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) بیویوں سے اس کی شادی کردے گا، دو بڑی آنکھوں والی حوریں اور ستر (۷۰) اہل جہنم کی میراث میں سے ہوں گی، ان میں سے ہر ایک کی شرم گاہ خوب شہوت والی ہوگی، اور اس کا ذکر ایسا ہوگا جس میں کبھی کجی نہیں ہوگی، ہشام بن خالد نے کہا: اہل جہنم کی میراث سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ جہنم میں جائیں گے اہل جنت ان کی بیویوں کے وارث ہو جائیں گے مثلاً فرعون کی بیوی کے وارث جنتی ہوں گے۔

391 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا، تو حمل اور وضع حمل اس کی خواہش کے موافق سب ایک گھڑی میں ہو جائے گا۔

392 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيُقَالُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا، وہ شخص جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا، اس سے کہا جائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت تک آئے گا تو اس کو لگے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے، وہ لوٹ جائے گا اس پر کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو بھری ہوئی پایا، اللہ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت تک آئے گا تو اس

اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ: سُبْحَانَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَارَبِّ! إِنَّهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا، (أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا) فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي (أَوْ أَتَضْحَكُ بِي) وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟" قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَكَانَ يُقَالُ: هَذَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

کو بھری ہوئی سمجھ کر پھر واپس چلا جائے گا، لوٹ کر کہے گا: اے میرے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے دنیا اور اس کے مثل دس دنیاؤں کی جگہ (جنت میں) ہے، وہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟، یہ حدیث بیان کرتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے اخیر کے دانت ظاہر ہو گئے، (یعنی کھل کھلا کر ہنس پڑے) کہا جاتا ہے کہ یہ شخص جنتیوں میں سب سے کم درجے والا ہوگا۔

393 حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ! أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ! أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بار جنت مانگی تو جنت نے کہا: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما، اور جس نے تین بار جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم نے کہا: اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دے۔

394 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ}".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے دو ٹھکانے ہیں: ایک ٹھکانا جنت میں اور ایک ٹھکانا جہنم میں، جب وہ مرتا ہے اور جہنم میں چلا جاتا ہے تو جنت والے اس کے حصے کو لاوارث سمجھ کر لے لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے قول: ترجمہ کنز الایمان: "یہ لوگ وارث ہیں"۔ (پارہ ۱۸ المومنون ۱۰) کا یہی مطلب ہے۔

ابواب الدعاء

دعا کا بیان

395 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ ان کلمات کو صبح یا شام کے وقت کبھی نہیں

حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي، وَحِينَ يُصْبِحُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي« قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ

چھوڑتے تھے۔ ''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تیری معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے مال اور اپنے اہل خانہ میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری قابل ستر چیزوں کو چھپا دے اور میرے خدشات (سے) امان میں رکھنا، میرے آگے سے پیچھے سے دائیں طرف سے بائیں طرف سے، میرے اوپر سے، میری حفاظت کرنا، میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ نیچے کی طرف سے مجھے ہلاک کر دیا جائے''۔ وکیع نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔

396 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ« قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ، فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى«

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے یہ دعا مانگی۔ ''اے اللہ! تو میرا رب تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی بساط کے لائق کاربند ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے، اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری رحمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں، تو میری مغفرت کر دے، کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دن اور رات کے وقت ان کلمات کو پڑھے اور اس دن یا اس شب میں وہ شخص فوت ہو جائے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، انشاء اللہ!

1- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

آدمی جب بستر پر جائے تو کیا دعا مانگے

397 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: »اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اے ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو چیز دینے والے! اے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چوپائے کے شر سے

كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ«

تیری پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہوئی ہے تو ہی سب سے اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی سب سے آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے تجھ سے نیچے کچھ نہیں، تو میرا قرض ادا فرما دے اور میری تنگدستی ختم کر کے مجھے غنی کر دے"۔

398 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو وہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے کو الگ کر کے اس کے ذریعے اپنے بستر کو جھاڑے کیونکہ اسے یہ بات نہیں معلوم کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شخص دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے۔ "اے میرے رب! تیری مدد سے ہی میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری مدد سے ہی میں اسے اٹھاؤں گا اگر تو میرے نفس کو روک لیتا ہے (یعنی مجھے موت دے دیتا ہے) تو مجھ پر رحم کرنا اور اگر تو اسے چھوڑ دیتا ہے تو پھر تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے"۔

399 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ قَالَا: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تھے، تو اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر "معوذتین" پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے پورے جسم اطہر پر پھیرا کرتے تھے۔

400 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: " إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تم یہ پڑھو۔ "اے اللہ! میں نے اپنے چہرے کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا ہے، میں نے اپنی پشت کو تیرے ساتھ لگا دیا ہے، میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی اور تجھ سے ڈرتے ہوئے بھی، تیرے علاوہ

وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ. وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيرًا"

کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور تیری بارگاہ میں صرف تیرا ہی سہارا حاصل کیا جا سکتا ہے میں تیری اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں، جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے نبی پر بھی ایمان رکھتا ہوں، جسے تو نے مبعوث کیا ہے"۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر تمہارا اسی شب میں انتقال ہو گیا تو تمہارا انتقال فطرت (دین اسلام) پر ہوگا اور اگر تم صبح اٹھ گئے تو تم صبح اس حال میں کرو گے کہ تمہیں بہت زیادہ بھلائی مل چکی ہوگی۔

401 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. عَنْ إِسْرَائِيلَ. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ - يَعْنِي الْيُمْنَى - تَحْتَ خَدِّهِ. ثُمَّ قَالَ: »قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ -«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک یعنی دایاں دست مبارک اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے: "اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا"۔ یا "تو اپنے بندوں کو دوبارہ اکٹھا فرمائے گا"۔

2- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

اگر کسی شخص کی شب کے وقت آنکھ کھل جائے تو وہ کیا پڑھے؟

402 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ. وَلَهُ الْحَمْدُ. وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سُبْحَانَ اللَّهِ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَاللَّهُ أَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي. غُفِرَ لَهُ - قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ - فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى. قُبِلَتْ صَلَاتُهُ"

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی شب کے وقت آنکھ کھل جائے تو جیسے ہی وہ بیدار ہو وہ یہ پڑھے: "اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اس کے لیے خاص ہے، حمد اس کے لیے خاص ہے، وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ بلند و برتر عظیم ہے۔ اس کی مدد اور طاقت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"۔ اور پھر وہ شخص یہ دعا کرے: "اے میرے رب! تو میری مغفرت فرما دے"۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ ولید نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: یا وہ

شخص جو دعا مانگے گا، تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وہ شخص وضو کر کے نماز ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

403 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ اللَّيْلِ: " سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ "

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ انہوں نے نبی ﷺ کے در اقدس کے پاس رات گزاری۔ انہوں نے نبی ﷺ کو شب کے وقت یہ پڑھتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے“۔ نبی ﷺ نے پست آواز میں یہ کلمات پڑھے، پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور اس کے لیے ہر طرح کی حمد خاص ہے“۔

404 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ«

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ رات میں جب بیدار ہوتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے: ”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اٹھ ہونا ہے“۔

405 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهُورٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ«

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات با وضو سوتا ہے اور پھر شب کے کسی وقت بھی بیدار ہو کر، اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی بھی چیز کے متعلق سوال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔

3- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

کسی تکلیف دہ صورت کی دعا

406 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جو میں مصیبت کے وقت پڑھ لیتی ہوں: اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوں“۔

ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: »اَللّٰهُ، اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا«

407 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: »لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ« قَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِيهَا كُلِّهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ پریشانی میں یہ پڑھا کرتے تھے: "اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ بردبار اور بزرگی کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، جو عظیم عرش کا رب ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، جو سات آسمانوں کا رب ہے اور کریم عرش کا رب ہے"۔ وکیع نامی راوی نے ایک دفعہ یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے"۔ ان تمام کلمات میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔

4- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا دعا مانگے؟

408 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ: »اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ«

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ جب اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا مانگتے تھے: "اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں، یا میں پھسل جاؤں، میں زیادتی کروں، یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں، یا میرے خلاف کا مظاہرہ کیا جائے"۔

409 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: »بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب اپنے کاشانہ اقدس سے باہر جاتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے: "اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا جا سکتا ہے"۔

410 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ

نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے (یہاں ایک لفظ کے متعلق راوی کو شک ہے) تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ، أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ، كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ، فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللهِ قَالَا: هُدِيتَ، وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَا: وُقِيتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ قَالَا: كُفِيتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟ "

ہیں، جو اس پر مقرر ہوتے ہیں جب وہ آدمی ''بسم اللہ'' پڑھتا ہے، تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں ہدایت عطا کر دی گئی، جب بندہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کہتے ہیں، تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں بچالیا گیا، جب وہ بندہ ''توکلت علی اللہ'' کہتے ہے، تو وہ کہتے ہیں: تمہاری کفایت ہوگئی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: اس کے بعد اس شخص کے لیے مقرر شدہ دو شیاطین وہاں آتے ہیں وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تم ایک ایسے شخص سے کیا چاہتے ہو؟ جسے ہدایت بھی نصیب کردی گئی جس کی کفایہ بھی ہوگئی اور جسے بچا بھی لیا گیا۔

5-بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

گھر داخل ہوتے وقت کی دعا

411 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَالْعَشَاءَ "

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان یہ کہتا ہے: اب تمہیں یہاں رہنے کے لیے یا کھانے کے لیے کچھ نہیں ملے گا اور جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان یہ کہتا ہے: تمہیں یہاں رہنے کے لیے جگہ مل جائے گی اور جب کھانا کے وقت اللہ کا ذکر کرے، تو شیطان یہ کہتا ہے: تمہیں یہاں شب رہنے کے لیے بھی جگہ مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا۔

6-بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

جب آدمی سفر پر جائے تو کیا دعا مانگے؟

412 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ - وَقَالَ: عَبْدُ الرَّحِيمِ: يَتَعَوَّذُ - إِذَا سَافَرَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ» وَزَادَ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: عبدالرحیم نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں: نبی ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے، تو ان الفاظ میں پناہ مانگتے تھی: ''اے اللہ میں سفر کی واپسی پر بری حالت، اچھائی کے بعد برائی، مظلوم کی بدعاء، اہل خانہ یا مال کے متعلق کسی بھی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ ابو معاویہ نامی راوی نے یہ الفاظ

أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ قَالَ: مِثْلَهَا

زائد روایت کیے ہیں: جب آپ ﷺ واپس تشریف لاتے تھے، تو بھی اسی کی طرح دعا کی کرتے تھے۔

7-بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ

جب آدمی بادل یا بارش دیکھے تو دعا مانگے؟

413 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ، فَيَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ« . فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: »اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا« مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ جب افق کی جانب سے بادل کو آتے ہوئے دیکھتے تھے، تو آپ ﷺ جو بھی کام کر رہے ہوتے تھے اسے ترک کر دیتے تھے۔ اگر چہ آپ ﷺ اس وقت (نفل) نماز بھی پڑھ رہے ہوں پھر آپ ﷺ اس بادل کی طرف رخ فرما کر دعا پڑھتے: ''اے اللہ اس بادل کو جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں) پھر اگر بارش شروع ہو جاتی تو یہ دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! یہ بہت برسنے والی اور نفع دینے والی ہو''۔ نبی ﷺ دو یا تین دفعہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔ اور اگر اللہ اس بادل کو ویسے ہی بھیج دیتا اور بارش نہیں ہوتی تھی، تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرماتے تھے۔

414 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: »اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تھے، آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! اسے خوب برسنے والی اور خوش کرنے والی بنا دے''۔

415 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: فَذَكَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ، فَقَالَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ جب کسی بادل کو دیکھتے تھے، تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ کبھی اندر تشریف لے جاتے تھے، کبھی باہر تشریف لاتے تھے۔ کبھی ادھر جاتے تھے، کبھی ادھر جاتے تھے، پھر جب بارش شروع ہو جاتی تھی، تو آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی تھی۔ راوی

" وَمَا يُدْرِيكِ، لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُودٍ: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ} [الأحقاف: 24] الْآيَةَ "

بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اس مشاہد کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے یہ اسی طرح کا ہو، جس طرح ہود کی قوم نے کہا تھا: (ترجمہ کنزالایمان:) "پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے"۔

8- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

جب آدمی کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا دعا مانگے؟

416 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ - وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ - عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ فَجِئَهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَائِنًا مَا كَانَ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے اور یہ دعا پڑھ لے، تو وہ خود اس مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ مصیبت کسی بھی قسم کی کیوں نہ ہو۔ "ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے، جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے۔ اس نے اپنی مخلوق میں سے بہت سے افراد پر، مجھے خوب فضیلت عطا کی ہے"۔

9- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

417 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ»

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "نیکی کا حکم دو برائی سے منع کرو۔ اس سے پہلے تم لوگ دعا مانگو اور پھر وہ قبول بھی نہ ہو"۔

418 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ

حضرت قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی

بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ} [المائدة: 105]، وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ»، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ مَرَّةً أُخْرَى: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ

حمد وثناء بیان کی اور فرمانے لگے: اے لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: (ترجمہ کنزالایمان:)''اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو''۔ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جن لوگ ''برائی'' کو دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش نہیں کریں گے، تو عنقریب ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا عذاب نازل فرما دے گا۔ابو اسامہ نامی راوی نے ایک دفعہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ، أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ، فَقَالَ: {لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ} حَتَّى بَلَغَ {وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ} [المائدة: 81] ". قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، وَقَالَ: «لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا»

حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں جب خرابیاں آ گئیں تو ان کی یہ حالت ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا پھر اگر اگلے دن دوبارہ اسے دیکھتا تو پھر اسے نہیں روکتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ اس دوسرے شخص کے ساتھ اس کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیے۔اور ان لوگوں کے متعلق قرآن (کی یہ آیت) نازل ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہے:(ترجمہ کنزالایمان:)''لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر'' یہ آیت یہاں تک ہے:(ترجمہ کنزالایمان:) ''اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں''۔راوی کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم ظالم ہاتھ پکڑ کر اسے حق پر چلنے والا نہیں بنا دیتے''۔

420- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ - أَمْلَاهُ عَلَيَّ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی مروی ہے۔

421 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا، فَكَانَ فِيمَا قَالَ: »أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ« قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: »قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں یہ بات فرمائی: ''یادرکھنا لوگوں کی ہیبت، کسی شخص کو حق بات کو کہنے سے ہرگز نہ روکے، جبکہ آدمی کو حق بات کا علم ہو''۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھی ہیں، لیکن ہم خوفزدہ ہو گئے۔

422 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ« . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: "يَرَى أَمْرًا لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے خود کو حقیر نہ کرے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص خود کو کیسے حقیر کرسکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کوئی ایسا کام ہوتے ہوئے دیکھتا ہے، جس کے متعلق اللہ کا اس شخص پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے متعلق بات کرے، لیکن پھر وہ شخص اس کام کے متعلق کچھ نہ کہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے یہ فرمائے گا: فلاں فلاں موقعہ پر فلاں فلاں بات کیوں کی؟ تو وہ شخص جواب دے گا: لوگوں کے خوف سے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تم مجھ سے ڈرتے۔

423 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ«

عبید اللہ بن جریر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس قوم کی یہ حالت ہو، ان میں گناہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان میں طاقتور ہوں اور رکاوٹ بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں پھر وہ گناہوں کو نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرتا ہے۔

424 - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ، قَالَ: »أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بحری راستے سے آنے والے مہاجرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے حبشہ کی زمین پر جو حیرت انگیز چیز دیکھی، ان میں سے کوئی چیز تم مجھے نہیں بتاؤ گے؟ ان میں سے ایک نوجوان نے عرض

الْحَبَشَةِ؟« قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِينِهِمْ، تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ، فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: سَوْفَ تَعْلَمُ يَا غُدَرُ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ، بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ عِنْدَهُ غَدًا، قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »صَدَقَتْ، صَدَقَتْ كَيْفَ يُقَدِّسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شَدِيدِهِمْ؟«

کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! ایک دفعہ ہم کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ہمارے پاس سے وہاں کی ایک بوڑھی عورت گزری، جس نے اپنے سر پر پانی کا مٹکا رکھا ہوا تھا۔ وہاں ان میں سے ایک نوجوان آیا اس نے اپنا ہاتھ اس عورت کے دونوں کندھوں کے درمیان مارا اور دھکا دیا، تو وہ عورت دونوں گھٹنوں کے بل گر گئی اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب وہ عورت اٹھی اور اس نے اس نوجوان کی طرف دیکھا تو بولی: اے دھوکے باز! جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا، جب اللہ تعالیٰ کرسی رکھے گا اور پہلے والے اور بعد والے سب لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس دن ہاتھ اور پاؤں کلام کریں گے، اس چیز کے متعلق، جو وہ عمل کرتے رہے ہیں۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا، میرا اور تمہارا معاملہ اس کی بارگاہ میں کل کیسا ہوگا؟ راوی کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت نے ٹھیک کہا ہے، اس عورت نے ٹھیک کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے پاک کر سکتا ہے؟ جس میں طاقتور سے کمزور کو بدلہ نہ دلوایا جائے۔

425- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ«

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

426- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ، سَأَلَهُ،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص جمرہ اولیٰ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے تو اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوئی

فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ، قَالَ: »أَيْنَ السَّائِلُ؟« قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: »كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ«

جواب نہیں دیا۔ جب نبی ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی اور آپ ﷺ نے اپنا پاؤں لگام میں رکھا، تا کہ آپ ﷺ سواری پر سوار ہو جائیں، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ میں ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: (سب سے افضل جہاد) ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

427 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا، فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ عید کے دن مروان نے منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کر دیا تو ایک شخص بولا ”اے مروان! تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے تم نے آج کے دن منبر نکلوایا ہے حالانکہ اس دن میں اسے نہیں نکلوایا جاتا اور تم نے نماز سے پہلے ہی خطبہ دینا شروع کر دیا ہے حالانکہ خطبے سے شروع نہیں کیا جاتا، تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: جو اس پر لازم تھا وہ اس نے پورا کر دیا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جو شخص کسی برائی کو دیکھے اور وہ اس کی طاقت رکھتا ہو کہ اپنے ہاتھ سے اسے ختم کر دے، تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کر دینا چاہئے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے اسے ختم کرے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا، تو اپنے دل میں (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

ابو عبدالرحمن کنیت ہے، لقب حافظ الحدیث ہے۔ نام: احمد بن شعیب بن یحییٰ بن سنان بن دینار نسائی خراسانی ہے۔ شہر مرو کے قریب "نساء" ترکمانستانمیں **214** ھ میں ولادت ہوئی، اسی کی طرف منسوب ہو کر "نسائی" اور کبھی "نسوی" کہلاتے ہیں۔

حصول علم

اپنے دیار کے شیوخ سے اخذِ علم کے بعد، **23** ھ میں قتیبہ بن سعید کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دو سال استفادہ کیا، اس کے علاوہ خراسان، عراق، حجاز، جزیرہ، شام اور مصر وغیرہ مختلف مقامات کا سفر کیا، اس کے بعد مصر میں سکونت اختیار کر لی اور افادہ وتصنیف میں مشغول رہے۔ ذی قعدہ **302** ھ میں مصر سے دمشق آ گئے۔

قوت حافظہ

امام نسائی کو اللہ عزوجل نے غیر معمولی قوت حافظہ سے مالا مال کیا تھا حضرت امام ذہبی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا کہ امام مسلم اور امام نسائی میں سے حدیث کا زیادہ حافظ کون ہے؟ تو فرمایا: امام نسائی

زہد وتقویٰ

آپ زہد وتقویٰ میں ضرب المثل تھے، ہمیشہ صوم داؤدی کے پابند رہے، دن ورات کا بیشتر حصہ عبادت میں گزرتا اور اکثر حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے، امراء وحکام کی محفلوں سے ہمیشہ گریزاں رہتے، حسنِ سیرت کے ساتھ حسنِ صورت کے بھی مالک تھے، چہرہ نہایت روشن، رنگ نہایت سرخ وسفید اور بڑھاپے میں بھی تر وتازہ نظر آتے، چار بیویاں اور دو باندیاں تھیں۔

اساتذہ

امام نسائی نے طلب حدیث کے لیے حجاز، عراق، شام، مصر وغیرہ کا سفر کیا اور اپنے دور کے مشائخ عظام سے استفادہ فرمایا۔ آپ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس کی عمر ہی سے تحصیل علم کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے نامور اساتذہ کرام میں سے امام بخاری، امام ابوداؤد، امام احمد، امام قتیبہ بن سعید، وغیرہ معروف ہیں۔ اس کے علاوہ امام بخاری کے توسط سے آپ کے اساتذہ کا سلسلہ سراج الائمہ، امام اعظم ۔ سرتاج الاولیاء ابوحنیفہ بن نعمان بن ثابت سے بھی جا ملتا ہے، جس کا تذکرہ یہاں باعث طوالت ہوگا۔

تصانیف

امام نسائی نے مجاہدہ وریاضت اور زہد وورع کے ساتھ ساتھ جہاد ایسی مصروفیات کے باوجود متعدد کتب تصنیف کیں، جن کا اجمالی ذکر یوں ہے:

السنن الکبریٰ　　المجتبیٰ　　خصائص علی　　مسند علی　　مسند مالک　　کتاب التمیز　　کتاب

کتاب الضعفاء کتاب الاخوۃ مسند منصور مسیخۃ النسائی
اسماء الرواۃ مناسک حج

سنن نسائی

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس سے قبل ایسی کتاب موجود نہ تھی۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں: بعض علماء سنن نسائی کو روایت و درایت کے اعتبار سے صحیح بخاری سے افضل گردانتے ہیں۔ ابن رشید تحریر کرتے ہیں۔ جس قدر کتب حدیث سنن کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں، ان میں سے سنن نسائی صفات کے اعتبار سے جامع تر تصنیف ہے کیونکہ امام نسائی نے امام بخاری اور امام مسلم کے انداز کو مجتمع کر دیا ہے۔

وفات

امام نسائی جب مصر سے رملہ اور دمشق پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ بنی امیہ کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے یہ پورا خطہ خارجی افکار و نظریات کی زد میں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کی کھلے عام تنقیص کی جاتی ہے، یہ دیکھ کر امام نسائی کو بڑا رنج ہوا اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایک کتاب تصنیف فرمائی، پھر خیال ہوا کہ اس کتاب کو جامعِ دمشق میں سنائیں؛ تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو اور خارجیت کے اثرات ختم ہوں۔ ابھی آپ نے کتاب کا کچھ ہی حصہ سنایا تھا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ لکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہی کافی ہے کہ ان کو نجات مل جائے، بعض کہتے ہیں یہ جملہ بھی کہا کہ میرے نزدیک ان کے مناقب بیان کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ یہ سن کر لوگ مشتعل ہو گئے، آپ پر تشیع کا الزام عائد کر کے لاتیں مارنا شروع کر دیا۔ آخر اتنا مارا کہ آپ نیم جان ہو گئے۔ خادم اٹھا کر گھر لائے، آپ نے ان سے فرمایا: مجھے ابھی مکہ مکرمہ لے چلو، وہاں پہنچ کر مروں یا راستے میں موت آجائے۔ غرض کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر انتقال ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان مدفون ہوئے، بعض کا خیال ہے کہ راستے میں ہی انتقال ہوا۔ وہاں سے مکہ مکرمہ لے جا کر تدفین ہوئی، تاریخ وفات 13 /صفرالمظفر 303ھ ہے۔ بہر حال امام موصوف کی یہ عظیم تصنیف آج عالم اسلام کی ہر ایک دینی درسگاہ میں دورہ حدیث میں داخل شامل نصاب ہے اور اپنی انفرادی اور امتیازی خصوصیت اور طرز نگارش کے اعتبار سے بلاشبہ بخاری و مسلم کی طرح اہمیت سے پڑھائی جانے کے درجہ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ النِّكَاحِ

1-ذِكْرُ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَأَزْوَاجِهِ وَمَا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَظَّرَهُ عَلَى خَلْقِهِ، زِيَادَةً فِي كَرَامَتِهِ، وَتَنْبِيهًا لِفَضِيلَتِهِ

1 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ مَيْمُونَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا، فَلَا تُزَعْزِعُوهَا، وَلَا تُزَلْزِلُوهَا، »فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ، فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ، وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا«

2 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ، فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ«

3 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نکاح کا بیان

نبی کریم ﷺ کے نکاح اور ازواج کے معاملات اور جو اللہ عزوجل نے جو نبی کریم ﷺ کے لیے مباح فرمائے اور آپ کے مرتبے وفضیلت کو ظاہر فرمانے کے لیے آپ کو تمام خلقت پر فضیلت عطا فرمائی

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے میں ''سرف'' کے مقام پر شریک ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، جب تم ان کے جنازے کو اٹھاؤ تو آرام سے اٹھانا، اسے جھٹکا نہ دینا۔ نبی کریم ﷺ کی نو (۹) ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جن میں سے آپ نے آٹھ کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی اور ایک کی باری مقرر نہیں فرمائی تھی۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی نو ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ ان میں سے ہر ایک کے گھر قیام فرما ہوتے تھے، صرف سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں قیام نہیں فرماتے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا مخصوص دن اور مخصوص رات سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ ایک ہی شب اپنی تمام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ کی اس وقت نو

-1 صحیح بخاری:4780، سنن الکبریٰ للبیہقی:6641، مصنف عبدالرزاق:6252

-3 صحیح بخاری:280، مسند امام احمد:12118، سنن نسائی:259، مسند ابویعلی:3886

يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ«

ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

4 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقُولُ: أَوَتَهَبُ الْحُرَّةُ نَفْسَهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ} [الأحزاب: 51] قُلْتُ: »وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے ان خواتین پر بہت غصہ آتا تھا جوخود کو نبی کریم ﷺ پر پیش کر دیتی تھیں، میں یہ کہا کرتی تھی کہ کوئی آزاد عورت اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔ (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۵۱)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آپ کے رب کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خواہش بہت جلدی پوری فرماتا ہے۔

5 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ: إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: »اذْهَبْ، فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« . فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: »أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ«

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت حاضرین میں موجود تھا جب ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ میرے متعلق جو مناسب سمجھیں فیصلہ کریں۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، کیا آپ میری شادی اس خاتون کے ساتھ فرما دیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور تلاش کرو اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ وہ صاحب گئے انہیں کوئی چیز نہیں ملی لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن پاک کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے انہیں یاد قرآن پاک کی سورتوں کے یاد ہونے کے سبب ان کی شادی اس خاتون کے ساتھ کر دی۔

2- مَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهُ عَلَى خَلْقِهِ لِيَزِيدَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قُرْبَةً إِلَيْهِ

وہ باتیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے جائز فرمایا اور باقی مخلوق کے لیے حرام فرمایا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں نبی کریم ﷺ کے مقام قرب کو مزید اضافہ فرمائے

6 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

4- صحیح بخاری:4510، مسند امام احمد:25290، مستدرک للحاکم:3632

5- صحیح بخاری:4829، مصنف عبدالرزاق:5781

6- صحیح بخاری:4507، سنن نسائی:3439، مسند امام احمد:24531، سنن ترمذی:3204

النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: »إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا. فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ« . قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ} [الأحزاب: 28] . فَقُلْتُ: فِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

جب نبی کریم ﷺ کو اپنی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دینے کے متعلق کہا گیا تو آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ابتداء فرمائی۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک بات رکھنے لگا ہوں تم جلدی نہیں کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کرنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے، تو نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہوتو آؤ میں تمہیں مال دوں۔ (پ۲۱ الاحزاب آیت ۲۸)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: کیا میں اس بات کے لیے اپنے والدین سے مشورہ کروں گی، میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہوں۔

7 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: »قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، أَوَكَانَ طَلَاقًا«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دیا تھا تو کیا طلاق ہوگئی۔

8 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاخْتَرْنَاهُ. فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا، ہم نے نبی کریم ﷺ کو اختیار کرلیا تو یہ طلاق نہیں ہوئی تھی۔

9 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: »مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک آپ کے لیے خواتین کو حلال نہیں کر دیا گیا۔

8- صحیح بخاری: 4962، سنن ابوداؤد: 2203، سنن نسائی: 3203، سنن دارمی: 2269

أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ«

10 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ بات حلال قرار دے دی کہ آپ جتنی خواتین کے ساتھ چاہیں شادی کر سکتے ہیں۔

3- الْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب

11 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ« فَقَالَ: »مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا، فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ«

علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، وہ اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (راوی کہتے ہیں) یعنی چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے امام عبدالرحمٰن نسائی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے لفظ فتیۃ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا جو میں نے ارادہ کیا تھا (راوی کہتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص صاحب حیثیت ہے اسے شادی کر لینے چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ نیچے رکھنے والی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو ایسا نہ کر سکتا ہو تو روزہ اس کے لیے شہوت کو ختم کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

12 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ عُثْمَانَ، قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا؟ فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ، عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ«

علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو کسی لڑکی میں دلچسپی ہے تو میں آپ کی شادی اس کے ساتھ کروا دوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوایا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہو تو اسے شادی کر لینی چاہئے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا رکھنے

10- جامع ترمذی:3216، سنن دارمی:2241، صحیح ابن حبان:6366

11- صحیح بخاری:1806، سنن نسائی:2239، سنن الکبریٰ للبیہقی:8236

والی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو شخص ایسا نہ کر سکتا ہو اسے روزہ رکھ لینا چاہئے کیونکہ یہ اس کی شہوت کو ختم کر دے گا۔

13 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »الْأَسْوَدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے اور جو نہ کر سکتا ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس حدیث میں ''اسود'' نامی راوی ''محفوظ'' نہیں ہے۔

14 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا، فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کر رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے جو ایسا نہ کر سکے اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو ختم کر دے گا۔

15 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ« ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شادی کر سکتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے (امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

16 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنًى، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ، فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ جا رہا تھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور گفتگو کرنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم آپ کی شادی کسی نوجوان

مَضَى مِنْكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ«

لڑکی کے ساتھ نہ کروادیں تاکہ وہ آپ کو گزرے ہوئے دنوں کی یاد تازہ کردے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کہتے ہیں ویسے نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا، اے نوجوانوں! تم میں سے جو نوجوان شادی کرسکتا ہو؟ اسے شادی کرلینی چاہیے۔

4-بَابُ: النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

مجرد رہنے کی ممانعت

17 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: »لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ«، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجرد رہنے کی خواہش کو رد فرما دیا تھا اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو پھر ہم سب خصی کروا لیتے۔

18 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجرد رہنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

19 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »قَتَادَةُ أَثْبَتُ وَأَحْفَظُ مِنْ أَشْعَثَ، وَحَدِيثُ أَشْعَثَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ، وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ«

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں، آپ نے مجرد رہنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: قتادہ، اشعث سے زیادہ مستند اور زیادہ حافظ ہیں۔ تاہم اشعث سے مروی حدیث زیادہ درست ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

20 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِيَ الْعَنَتَ،

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک نوجوان شخص ہوں مجھے اپنی ذات سے گناہ کا شکار ہوجانے کا خدشہ ہے اور میں اتنی استطاعت

17- صحیح بخاری: 4786، جامع ترمذی: 1083، سنن دارمی: 2167، صحیح ابن حبان: 4027

18- جامع ترمذی: 1082، سنن ابن ماجہ: 1849، سنن الکبریٰ للنسائی: 5321

20- صحیح بخاری: 4788، معجم الاوسط للطبرانی: 6814

وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، أَفَأَخْتَصِي؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ، أَوْ دَعْ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »الْأَوْزَاعِيُّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ الزُّهْرِيِّ« وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

بھی نہیں رکھتا کہ خواتین سے شادی کر سکوں تو کیا میں خصی ہو جاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے ان سے رخ پھیر لیا حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ عرض کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! قلم خشک ہو چکا ہے اس کے متعلق جو تمہیں کرنا ہے، اب تمہاری مرضی ہے تم خصی ہو جاؤ یا اسے چھوڑ دو۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اوزاعی نے اس حدیث کو زہری نے نہیں سنا ہے۔ تاہم یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے۔

21 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَنْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ، فَمَا تَرَيْنَ فِيهِ؟ قَالَتْ: " فَلَا تَفْعَلْ، أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً} [الرعد: 38] فَلَا تَتَبَتَّلْ "

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ امیر المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (وہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ سے مجرد رہنے کے متعلق دریافت کروں، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم ایسا نہ کرو، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں اور بچے کیے''۔

22 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَصُومُ فَلَا أُفْطِرُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: »مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کچھ نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا، کچھ نے یہ کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، ایک نے یہ کہا: میں بستر پر نہیں سوؤں گا، ایک نے یہ کہا کہ میں نفلی روزے رکھتا رہوں گا کوئی روزہ ترک نہیں کروں گا، اس بات کی خبر نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، میں نفل نماز پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں (نفل) روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا ہوں اور میں نے شادی بھی کی ہے، جو شخص

22- مسند امام احمد: 13558

میری سنت سے اعراض کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

5-بَابُ: مَعُونَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

23 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ: الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ"

نکاح کے ذریعے پاکدامنی چاہنے والے شخص کے ساتھ اللہ کی مدد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ان کی مدد کرے ایک وہ مکاتب جو اپنے ادائیگی کرنا چاہتا ہو دوسرا وہ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی چاہتا ہو اور ایک وہ مجاہد جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔

6-نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

24 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟« فَقُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: »فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ«

کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے شادی کرلی، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے شادی کرلی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: کنواری لڑکی کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ، میں نے عرض کی: بیوہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

25 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »يَا جَابِرُ، هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي؟« قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: »أَبِكْرًا أَمْ أَيِّمًا؟« قُلْتُ: أَيِّمًا، قَالَ: »فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے میرے بعد کسی خاتون کے ساتھ شادی کرلی ہے میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: بیوہ کے ساتھ! آپ نے فرمایا: کنواری کیساتھ کیوں نہیں کی تاکہ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

23- جامع ترمذی:1655، سنن ابن ماجہ:2518، صحیح ابن حبان:4030، مسند ابویعلیٰ:6535

24- صحیح بخاری:4791، جامع ترمذی:1100، سنن دارمی:2216، مسند ابویعلیٰ:1850

7- تَزَوُّجُ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

26 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهَا صَغِيرَةٌ« فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

عورت کا اپنے ہم عمر شخص کے ساتھ شادی کرنا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے شادی کا پیغام بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کمسن ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے شادی کا پیغام بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی۔

8- تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

27 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي إِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، تَأْمُرُهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا، وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الِانْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا؛ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ، فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ، فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا، وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا، فَأَرْسَلَتْ، زَعَمَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ، تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا، فَقَالَا: وَاللَّهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ

آزاد شدہ غلام کا (آزاد) عرب عورت کے ساتھ شادی کرنا

حضرت عبداللہ بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی اہلیہ کو) طلاق دے دی وہ تو جوان شخص تھے، یہ مروان زمانۂ حکومت کی بات ہے، ان کی اہلیہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور اس خاتون کی ماں حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں پیغام بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ وہ عبداللہ بن عمرو کے گھر سے کہیں اور منتقل ہو جائے مروان کو اس کے متعلق علم ہوا تو اس نے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو پیغام بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے سابقہ گھر میں واپس چلی جائے مروان کو یہ بات بری لگی جو اس خاتون نے اپنی عدت ختم ہونے سے پہلے اپنی رہائش سے دوسری جگہ اپنی رہائش منتقل کر دی تھی اس خاتون نے مروان کو پیغام بھیجا اور انہیں بتایا کہ ان کی خالہ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی تو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات بتائی کہ وہ حضرت ابو عمرو بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

26- صحیح ابن حبان: 6948، سنن الکبریٰ للنسائی: 5329، فضائل الصحابہ: 1051

27- سنن نسائی: 3552، سنن الکبریٰ للبیہقی: 15257

تَكُونَ حَامِلًا. وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا. فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ. فَصَدَّقَهُمَا. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ« . قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ، وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ. فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ، وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا »مُخْتَصَرٌ«

یمن کا امیر مقرر فرمایا تو یہ صاحب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چلے گئے انہوں نے باقی رہ جانے والی ایک طلاق فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھجوادی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابوربیعہ کو ان کے لیے ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کا خرچ ادا کردیں تو اس خاتون نے حارث اور عیاش کو یہ پیغام بھیجا اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ اس کے شوہر نے اس کو جو خرچ دینے کی ہدایت کی تھی اس کو وہ دیا جائے تو ان دونوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اس خاتون کو دینے کے لیے ہمارے پاس کوئی خرچ نہیں ہے اگر یہ حاملہ ہوتی تو دے دیتے اسی طرح یہ ہمارے گھر میں ہماری اجازت کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی رائے کی تصدیق کی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: پھر میں کہاں منتقل ہو جاؤں یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: تم ابن ام مکتوم جو نابینا ہے اس کے ہاں منتقل ہو جاؤ (یا شاید راوی کے الفاظ ہیں) یہ وہ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے ہاں اپنی عدت گزاری وہ صاحب ایسے تھے کہ ان کی بینائی جا چکی تھی اس لیے میں ان کی موجودگی میں سر سے چادر وغیرہ اتار سکتی تھی حتیٰ کہ پھر نبی کریم ﷺ نے میری شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کردی۔ (راوی بیان کرتے ہیں) مروان نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور بولا ہم نے یہ حدیث آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنی، ہم اس کے متعلق وہی فیصلہ کریں گے جو ہم نے لوگوں کو دیتے ہوئے دیکھا ہے (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت مختصر ہے۔

28 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت ابو

28- صحیح بخاری: 3778' سنن نسائی: 3224 صحیح ابن حبان: 4215' مستدرک للحاکم: 2692

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا »تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا« ، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ، فَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ} [الأحزاب: 5] فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ »مُخْتَصَرٌ«

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتبہ ربیعہ بن عبد شمس ان حضرات میں شامل ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انہوں نے سالم نامی صاحب کو منہ بولا بیٹا بنالیا تھا اور اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن عبد شمس کے ساتھ اس کی شادی کردی تھی وہ شخص ایک انصاری خاتون کا آزاد کردہ غلام تھا جس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اسی طرح ان لوگوں نے اسے بنایا ہوا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جب کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بناتے تھے تو لوگ اس بیٹا بنانے والے کے بیٹے کے طور پر اس شخص کو بلایا کرتے تھے اور وہ شخص اپنے منہ بولے باپ کی وراثت میں وارث ہوا کرتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا: (ترجمہ کنزالایمان:) ''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچا زاد''۔ ''راوی بیان کرتے ہیں، جس شخص کے باپ کا پتہ نہیں چلتا تھا اسے ''مولی'' کہا جاتا تھا اور دینی بھائی قرار دیا جاتا تھا۔ (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ روایت مختصر ہے)۔

29- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا »تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ« وَأَنْكَحَ أَبُو

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن عبدالشمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں شامل ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انہوں نے سالم نامی صاحب کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا یہ صاحب ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالم کی شادی اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کردی۔ ہند بت علید بن عتبہ بن ربیعہ ابتدائی زمانے میں ہجرت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں اور یہ اس وقت قریش کی بیوہ عورتوں

حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ سَالِمًا ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ [الأحزاب: 5] رُدَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَمِي مِنْ أُولَئِكَ إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمُ أَبُوهُ، رُدَّ إِلَى مَوَالِيهِ

میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتی تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) "انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے"۔ تو جن لوگوں کو منسوب کیا جاتا تھا ان میں سے ہر ایک کو اس کے باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا اگر کسی کے باپ کا علم نہیں ہو سکا تو اسے اس کے آزاد کرنے والے کی طرف منسوب کیا گیا۔

9-الْحَسَبُ

حسب کا بیان

30 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ«

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، اہل دنیا کے نزدیک حسب کی بنیاد مال ہے۔

10-عَلَى مَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

کن خوبیوں کے سبب کسی عورت سے شادی کی جائے

31 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟« قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا« قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: »فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ« . قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: »فَذَاكَ إِذًا، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا، وَمَالِهَا، وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی بلکہ ثیبہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری کیساتھ کیوں نہیں کی تا کہ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بہنیں ہیں مجھے یہ خدشہ ہوا کہ وہ میرے اور بہنوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، اسوقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پھر ٹھیک ہے، عورت سے اس کے دین، اس کے مال، اس کی

30- مسند امام احمد:23040' مستدرک للحاکم:2689' سنن الکبریٰ للبیہقی:13553

31- صحیح بخاری:4791' جامع ترمذی:1100' سنن دارمی:2216' صحیح ابن حبان:7138

خوبصورتی کے سبب نکاح کیا جاتا ہے تم پر لازم ہے کہ تم دین دار عورت کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

11- كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

32 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ، إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: »تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ«

بانجھ عورت کے ساتھ شادی میں کراہت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: مجھے ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کا موقع مل رہا ہے جو صاحب حیثیت ہے البتہ وہ بانجھ ہے، کیا میں اس کے ساتھ شادی کرلوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے منع فرمایا وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر منع فرمادیا وہ تیسری دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے اسے منع فرمادیا اور فرمایا: بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کروں گا۔

12- تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ

33 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا، وَكَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى مِنْ مَكَّةَ، إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ، وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ، وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ، خَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ، فَقَالَتْ: مَنْ هَذَا، مَرْثَدٌ، مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ، انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ، قُلْتُ: يَا عَنَاقُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا، قَالَتْ: يَا أَهْلَ الْخِيَامِ، هَذَا الدُّلْدُلُ، هَذَا الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ، فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ، فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى

زانیہ سے شادی کرنا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، مرثد بن ابی مرثد غنوی ایک صحت مند شخص تھے یہ مکہ مکرمہ کے قیدیوں کو اونٹ پر سوار کروا کے مدینہ منورہ لایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو بلایا تاکہ میں اسے سوار کر کے لے جاؤں مکہ میں ایک بدکار عورت موجود تھی جس کا نام عناق تھا یہ اس شخص کی دوست تھی ایک دن وہ نکلی اور اس نے دیوار کے سائے میں میرا ہیولیٰ دیکھا وہ عورت بولی کون ہے؟ مرثد ہو؟ تمہیں خوش آمدید اے مرثد! آج رات آجاؤ اور رات ہمارے ساتھ خیمے میں رہو، میں نے کہا، اے عناق! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام قرار دیا ہے تو وہ عورت بولی اے خیمے میں رہنے والو! تم اس پرندے کو دیکھو یہ جو تمہارے قیدیوں کو مکہ سے سوار کروا کے مدینے تک لے جائے گا میں

32- سنن ابوداؤد: 2050، مستدرک للحاکم: 2685، سنن الکبریٰ للبیہقی: 13253

33- سنن ابوداؤد: 2051، مسند امام احمد: 6480، سنن الکبریٰ للنسائی: 5338

رَأْسِي. فَبَالُوا. فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ، وَأَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي. فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي، فَحَمَلْتُهُ. فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ، فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ. فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْكِحُ عَنَاقَ. فَسَكَتَ عَنِّي. فَنَزَلَتْ: ﴿الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ [النور: 3]. فَدَعَانِي. فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ: »لَا تَنْكِحْهَا«

خندمہ میں چل پڑا آٹھ آدمی میرے تعاقب میں آئے حتی کہ وہ میرے سر پر کھڑے ہوئے انہوں نے پیشاب کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت چھین لی میں اپنے ساتھی کے پاس آیا تاکہ اسے سوار کر کے لے کر آؤں جب میں اسے لے کر ''اراک'' پہنچا تو میں نے اس کی بندش کو کھول دیا اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں عناق کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور ان آیات کو میرے سامنے تلاوت فرمایا اور فرمایا، تم اس کے ساتھ شادی نہ کرو۔

34 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَبْدُ الْكَرِيمِ، يَرْفَعُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهَارُونُ لَمْ يَرْفَعْهُ، قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً هِيَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ، قَالَ: »طَلِّقْهَا«. قَالَ: لَا أَصْبِرُ عَنْهَا، قَالَ: »اسْتَمْتِعْ بِهَا« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَهَارُونُ بْنُ رِئَابٍ أَثْبَتُ مِنْهُ وَقَدْ أَرْسَلَ الْحَدِيثَ، وَهَارُونُ ثِقَةٌ، وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میری بیوی مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لیکن وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو اس نے کہا: میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا آپ نے فرمایا: پھر تم اس کے ساتھ گزارا کرو۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند نہیں ہے۔ عبدالکریم نامی راوی قوی نہیں ہے۔ ہارون بن ریان اس سے زیادہ مستند ہے۔ اس نے حدیث میں ''ارسال'' کیا ہے۔ ہارون ثقہ ہے۔ اور اس کی روایت کردہ حدیث عبدالکریم سے منقول روایت سے زیادہ درست ہے۔

34- سنن نسائی: 3465' سنن الکبریٰ للبیہقی: 13651

12-بَابُ: كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

35 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ "

زانیہ عورتوں کے ساتھ شادی میں کراہت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، کسی خاتون سے چار خوبیوں میں سے کسی ایک کے سبب شادی کی جاسکتی ہے؟ اس کے مال کے سبب، اس کے حسب کے سبب، اس کی خوبصورتی کے سبب اور اس کے دین کے سبب۔ تم دیندار عورت کو ترجیح دو! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

14-أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

36 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: »الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ«

کون سی عورت زیادہ بہتر ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سی عورت زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کہ جب آدمی اسے دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے جب اسے حکم دے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور وہ عورت اپنی ذات اور اپنے مال کے متعلق شوہر کی ایسی مخالفت نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔

15-الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

37 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَذَكَرَ آخَرَ، أَنْبَأَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ«

نیک عورت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، یہ دنیا ساری کی ساری مال و متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

16-الْمَرْأَةُ الْغَيْرَاءُ

38 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ

رشک کرنے والی عورت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم انصار کی خواتین کے ساتھ شادی نہ کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں

35- صحیح بخاری:4802' سنن ابوداؤد:2047' سنن ابن ماجہ:1858

36- مسند امام احمد:7415' سنن الکبریٰ للنسائی:5343' مستدرک للحاکم:2672

37- مسند ابن ماجہ:1855' صحیح ابن حبان:4031' صحیح مسلم:1467

الْأَنْصَارِ، قَالَ: »إِنَّ فِيهِمْ لَغَيْرَةً شَدِيدَةً«

رشک کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

17-إِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

39- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟« قَالَ: لَا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا

40- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟« قُلْتُ: لَا، قَالَ: »فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا«

شادی سے پہلے دیکھنے کی اباحت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے ایک انصاری خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے ان صاحب سے دریافت فرمایا: کیا تم نے اس خاتون کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں اکرم ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو دیکھ لے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو یہ تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے میں زیادہ بہتر ثابت ہوگا

18-التَّزْوِيجُ فِي شَوَّالٍ

41- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي«

ماہِ شوال میں شادی کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ماہِ شوال میں شادی کی تھی اور ماہ شوال میں آپ کے کاشانہ نبوت میں آئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ خواتین کی رخصتی ماہِ شوال میں ہو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں میرے جیسی وقعت اور کس زوجہ محترمہ کی تھی۔

19-الْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

42- أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ،

نکاح میں پیغام بھیجنا

حضرت عامر بن شراحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

39- صحیح مسلم: 1424' صحیح ابن حبان: 4041' سنن الکبریٰ للبیہقی: 13264

40- جامع ترمذی: 1087' مسند امام احمد: 18162' سنن الکبریٰ للبیہقی: 13267'

41- سنن نسائی: 3377' مسند امام احمد: 24317' سنن الکبریٰ للبیہقی: 14478

42- صحیح مسلم: 2942' مصنف عبدالرزاق: 949

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، قَالَتْ: خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ« فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: أَمْرِي بِيَدِكَ، فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: »انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ« وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ، فَقُلْتُ: سَأَفْعَلُ، قَالَ: »لَا تَفْعَلِي، فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ، أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ، فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ، وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ« ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ، فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ »مُخْتَصَرٌ«

ہیں، انہوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، یہ پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں شامل ہیں، وہ بیان کرتی ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کی موجودگی میں مجھے نکاح کا پیغام بھیجا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے بھی مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اس سے پہلے مجھے یہ بات پتہ چل چکی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہو وہ اسامہ سے بھی محبت کرے، جب نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اس کے متعلق بات کی تو میں نے عرض کی: میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جس سے چاہیں میری شادی کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ام شریک کے پاس چلی جاؤ (راوی کہتے ہیں) سیدہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشحال خاتون تھیں یہ انصار سے تعلق رکھتی تھیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کیا کرتی تھیں ان کے ہاں مہمان بہت زیادہ آیا کرتے تھے (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: میں ایسا کرلوں گی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ شریک کے ہاں مہمان بہت زیادہ آتے ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگتا اس دوران تمہارے سر سے چادر اتر جائے یا تمہاری پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تمہارے جسم کے اس حصے کو دیکھیں جو تمہیں اچھا نہ لگے تم اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں چلی جاؤ! وہ بنو فہر سے تعلق رکھتے تھے تو میں ان کے ہاں منتقل ہوگئی (یہ روایت مختصر ہے)۔

20- النَّهْيُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

ایک شخص کے نکاح کے پیغام کی موجودگی میں دوسرے شخص کا پیغامِ نکاح بھیجنے کی ممانعت

43- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ

43- سنن نسائی: 3240، صحیح ابن حبان: 4047

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ«

فرمان روایت کرتے ہیں، کوئی شخص دوسرے کے پیغام میں نکاح کی موجودگی کا پیغام نہ بھیجے۔

44- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: »لَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا يَبِيعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مصنوعی بولی نہ لگاؤ کوئی بھی شہری شخص (منڈی میں پہنچنے سے پہلے) دیہاتی کے ساتھ سودا نہ کرے کوئی شخص دوسرے کے سودے کے مقابلے میں سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کا رزق بھی اسے حاصل ہو جائے۔

45- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

46 - أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے حتیٰ کہ وہ شخص شادی کر لے یا وہ اسے معاملے کو چھوڑ دے۔

47- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام نہ بھیجے۔

21- خِطْبَةُ الرَّجُلِ إِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ أَوْ أَذِنَ لَهُ

جب پہلے نکاح کا پیغام بھیجنے والا شخص اس کو ترک کر دے یا دوسرے شخص کو اجازت دیدے تو کسی شخص کا نکاح کا پیغام بھیجنا

48- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ الرَّجُلِ، حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ، أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ»

ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی ایک شخص دوسرے شخص کے سود پر سودا کرے اور کوئی ایک شخص دوسرے کے نکاح پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا نکاح کا پیغام بھیجے البتہ اگر دوسرا شخص نکاح کا پیغام چھوڑ دے یا اسے اجازت دیدے تو وہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

49- أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّهُمَا سَأَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، عَنْ أَمْرِهَا، فَقَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَكَانَ يَرْزُقُنِي طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ لِي النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لَأَطْلُبَنَّهَا وَلَا أَقْبَلُ هَذَا، فَقَالَ الْوَكِيلُ: لَيْسَ لَكِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ، فَاعْتَدِّي عِنْدَ فُلَانَةَ»، قَالَتْ: وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي» قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ آذَنْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَنْ خَطَبَكِ؟» فَقُلْتُ: مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَإِنَّهُ غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ، لَا شَيْءَ لَهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ، فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ» قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، فَقَالَ لَهَا ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَنَكَحَتْهُ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے معاملے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس نے مجھے کھانے کے لیے بھی کچھ دیا جس میں کچھ کمی تھی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر خرچ اور رہائش میرا حق ہے تو میں اس کو ضرور طلب کروں گی اور میں اس کو قبول نہیں کروں گی۔ وکیل نے کہا: تمہیں خرچ، رہائش کا حق نہیں ملے گا وہ خاتون بیان کرتی ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا تم فلاں خاتون کے ہاں عدت بسر کرو، وہ خاتون بیان کرتی ہیں، ان خاتون کے ہاں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین آیا کرتے تھے، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کرو کیونکہ وہ نابینا ہے جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو تم مجھے بتا دینا وہ خاتون بیان کرتی ہیں، جب میری عدت ختم ہوگئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے متعلق بتایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں نکاح کا پیغام کس نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا: معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور قریش سے تعلق رکھنے والے ایک اور شخص نے (راوی نے اس کا نام ذکر نہیں کیا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے تو وہ قریش کا لڑکا ہے اس

22سبَابُ: إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

50 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: »لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ«. فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: »تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي«. قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ، ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمَّا أَبُو جَهْمٍ، فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ«. فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: »انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ« فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

جب کوئی خاتون کسی مرد سے اس شخص کے متعلق مشورہ کرے جس نے اسے پیغامِ نکاح بھیجا ہوتو کیا وہ مرد اپنے علم کے مطابق اسے بتائے گا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی وہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، انہوں نے اس خاتون کو اپنے وکیل کے ذریعے کچھ ''جو'' بھجوائے وہ خاتون اس وکیل پر ناراض ہوئیں تو وہ وکیل بولا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمے آپ کو کوئی ادائیگی لازم نہیں ہے وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرچ کا حق حاصل نہیں ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی، تم ام شریک کے ہاں عدت گزارو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی خاتون ہے جس کے ہاں میرے صحابہ بکثرت آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا شخص ہیں تم وہاں اپنے سر سے چادر اتار بھی دوگی تو کوئی بات نہیں ہے جب تمہاری عدت ختم ہوجائے توتم مجھے بتادینا وہ خاتون بیان کرتی ہیں، جب میری عدت ختم ہوگئی میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے پیغامِ نکاح بھجوایا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنی لاٹھی کندھے سے نیچے نہیں رکھتا جہاں تک معاویہ کا کے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو وہ اچھا شخص نہیں ہے، اور اس میں بھلائی نہیں ہے البتہ تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) مجھے یہ اچھا نہیں لگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی تو میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی۔

تعلق ہے تو وہ نادار شخص ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو (وہ خاتون کہتی ہیں) مجھے وہ اچھے نہیں لگے۔ نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا: تم اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کرلو! تو میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں میرے لیے بھلائی رکھ دی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

23-إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے خاتون کے متعلق مشورہ کرے تو کیا وہ شخص اسے علم کے مطابق اطلاع دے گا

51- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ، وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔ امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، یہی حدیث میں نے ایک اور مقام پر زید بن کیسان کے حوالے سے دیکھی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے جبکہ درست روایت یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت بیان کی ہے۔

52- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔

24-بَابُ: عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

آدمی کا اپنی بیٹی کے لیے اپنے پسندیدہ شخص کو پیشکش کرنا

53- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ابن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے کے سبب بیوہ

بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ، فَقَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ »فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ« ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ، فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا، إِلَّا أَنِّي »سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا، وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا«

ہو گئیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں شامل تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) میری ملاقات حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، میں نے انہیں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی پیشکش کی، میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ کی شادی کروا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میں اس بات کا جائزہ لوں گا کچھ دن گزرنے کے بعد جب میں ان سے ملا تو انہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کروا دیتا ہوں تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا مجھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جتنا غصہ آیا تھا اس سے زیادہ ان پر آیا، کچھ دن گزرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے مجھے شادی کا پیغام عطا فرمایا تو میں نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ سے کر دی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے تو انہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی پیشکش کی تھی اور میں نے جواب نہیں دیا تھا تو اس وجہ سے تمہیں مجھ پر غصہ آیا تھا، میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: میں نے اس وقت اس لیے جواب نہیں دیا تھا کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا تھا اس لیے میں نبی کریم ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اگر نبی کریم ﷺ اس کے ساتھ شادی نہ فرماتے تو میں کر لیتا۔

25-عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى

عوت کا اپنے پسندیدہ شخص کے سامنے اپنے ساتھ نکاح کی پیشکش کرنا

54 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ، فَقَالَ: " جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ "

میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا۔ اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس موجود تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے خود کو نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کیا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ کیا آپ مجھ سے شادی فرمانا چاہیں گے۔

55 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: »أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« فَضَحِكَتِ ابْنَةُ أَنَسٍ، فَقَالَتْ: مَا كَانَ أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ: »هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ شادی کی پیشکش کی۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہنس پڑیں اور بولی: وہ عورت کتنی کم حیا والی تھی تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ بہتر تھی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خود سے نکاح کی پیشکش کی تھی۔

26- صَلَاةُ الْمَرْأَةِ إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے تو اُس کا نماز ادا کرنا اور استخارہ کرنا

56 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ: »اذْكُرْهَا عَلَيَّ«، قَالَ زَيْدٌ: فَانْطَلَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا زَيْنَبُ أَبْشِرِي، أَرْسَلَنِي إِلَيْكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ، فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُسْتَأْمِرَ رَبِّي، فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ بِغَيْرِ أَمْرٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت ختم ہوگی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس کے سامنے میرے پیغامِ نکاح کا ذکر کرو۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آیا اور میں نے کہا: اے زینب! آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ کے رسول نے مجھے بھیجا ہے۔ انہوں نے (نکاح کے لیے) آپ کا ذکر کیا ہے تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اسوقت تک کوئی کام نہیں کرتی جب تک میں اپنے رب کا حکم معلوم نہ کرلوں۔ پھر وہ اپنی جائے نماز پر کھڑی ہوئیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) تو اس کے متعلق قرآن نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے (راوی کہتے ہیں) یعنی ان کے گھر میں اجازت لیے بغیر

56- مسند امام احمد: 13048، سنن الکبریٰ للبیہقی: 13138

57 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ أَبُو بَكْرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: " كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْكَحَنِي مِنَ السَّمَاءِ، وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ "

اندر تشریف لے آئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی دیگر تمام ازواج کے سامنے فخر کا اظہار کرتی تھیں اور یہ فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میرا نکاح کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) انہی کے متعلق حجاب کے متعلق آیت نازل ہوئی تھی۔

27- كَيْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

استخارہ کیسے کیا جائے؟

58 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: " إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَعِينُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدِرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ ". قَالَ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح کی تعلیم دیا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت ادا کرے۔ پھر یہ پڑھے: "اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے مدد مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو غیوب کا تمام علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق کہ یہ معاملہ میرے لیے، میرے دین کے لیے، میری زندگی اور میری آخرت کے لیے (یا یہ الفاظ ہیں) جلد یا بدیر انجام کے لحاظ سے تو اسے میرا مقدر کردے اور اسے میرے لیے آسان کردے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت کردے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ معاملہ میرے لیے، میرے دین کے لیے میری زندگی اور میری آخرت کے لیے برا ہے (یا یہ الفاظ ہیں) جلد یا بدیر انجام کے لحاظ سے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کردے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہوا اور پھر مجھے اس سے راضی کر

-57 سنن الکبریٰ للنسائی:5400، سنن الکبریٰ للبیہقی:13140

-58 صحیح بخاری:1109، جامع ترمذی:480، صحیح ابن حبان:885

دے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

28-إِنْكَاحُ الِابْنِ أُمَّهُ

59 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ، فَلَمْ تَزَوَّجْهُ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: أَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى، وَأَنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: " ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا: أَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى، فَسَأَدْعُو اللَّهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ، وَأَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ، فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ، وَأَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذَلِكَ ". فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عُمَرُ، قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهُ «مُخْتَصَرٌ»

بیٹے کا اپنی ماں کی شادی کروا دینا

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ان کی عدت ختم ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیغامِ نکاح بھیجا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے ساتھ شادی نہیں کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے پاس بھیجا اور انہیں پیغامِ نکاح بھیجا تو سیدہ ام سلمہ نے فرمایا: آپ رسول اللہ کو بتادیں کہ میں ایک تیز مزاج عورت ہوں اور بال بچے دار بھی ہوں۔ میرے سرپرستوں میں کوئی یہاں موجود بھی نہیں ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے یہ کہو کہ جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے میں تیز مزاج عورت ہوں تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں گا کہ وہ تمہارے مزاج کی تیزی کو ختم کر دے۔ جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ تم بال بچے دار عورت ہو تو تم اپنے بچوں کی کفایت کرلوگی۔ جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ میرا کوئی سرپرست نہیں ہے تو تمہارے سرپرست موجود ہوں یا نہ ہوں ان میں سے کوئی بھی اس بات کو ناپسند نہیں کرے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے سے کہا: اے عمر! تم اٹھو اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ (میری) شادی کروا دو تو اس صاحبزادے نے وہ شادی کروادی (راوی بیان کرتے ہیں) یہ حدیث مختصر ہے۔

29-إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيرَةَ

60 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

آدمی کا اپنی کم سن بیٹی کی شادی کروانا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی وہ اس وقت

59- سنن الکبریٰ للنسائی:5396' مسند امام احمد:26739

60- صحیح بخاری:4840' سنن ابوداؤد:2121' سنن ابن ماجہ:1876' مسند امام احمد:24198

عَنْ عَائِشَةَ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ«

چھ برس کی تھیں۔ جب ان کی رخصتی ہوئی وہ اس وقت نو برس کی تھیں۔

61 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ، وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو میں اس وقت سات برس کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی۔

62 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: »تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتِسْعِ سِنِينَ وَصَحِبْتُهُ تِسْعًا«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی تو میں نو برس کی تھی اور میں نو برس آپ کے ساتھ رہی۔

63 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، »تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تو اس وقت وہ نو برس کی تھیں اور جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو وہ اس وقت اٹھارہ برس کی تھیں۔

30- إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ

آدمی کا اپنی بڑی بیٹی کی شادی کروانا

64 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا قَالَ: يَعْنِي تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا خنیس بن حذافہ کے فوت ہو جانے کے سبب بیوہ ہو گئیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے ان کے سامنے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی پیشکش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کروا دیتا ہوں۔ وہ بولے میں اس پر غور کرتا ہوں۔ کچھ دن گزرنے کے بعد وہ پھر مجھ سے ملے تو وہ بولے کہ میرا یہ خیال

64- صحیح بخاری:3783' مسند امام احمد:74' مستدرک للحاکم:6751' سنن الکبریٰ للبیہقی:13527

لَقِيَنِي. فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا. فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ. فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ. ثُمَّ »خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ« فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ. إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ »عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا. وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا«

ہے کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کروا دیتا ہوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے اور انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے شادی کا پیغام بھیجا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کر دی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ سے ملے اور بولے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہے کہ جب مجھے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا تھا تو میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ کو اس لیے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کے لیے نکاح کا پیغام بھیجنے والے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر نبی کریم ﷺ اسے ترک فرما دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔

31- اسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

کنواری لڑکی سے اس کے متعلق اجازت لینا

65 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا. وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا. وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کے متعلق اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

66 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ. وَلَهُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ اپنے ولی سے زیادہ اپنی ذات کی حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کی اجازت

65- صحیح مسلم: 1421، جامع ترمذی: 1108، سنن ابن ماجہ: 1870، سنن داری: 2188

حَلْقَةٌ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا«

معلوم کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

67 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ اپنے معاملے کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے متعلق مرضی معلوم کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی مرضی ہے۔

68 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی، بیوہ کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا اور کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی مرضی ہے۔

32-اِسْتِئْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا

باپ کا کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کرنا

69 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کا باپ مرضی معلوم کرے گا اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

33-اِسْتِئْمَارُ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا

بیوہ سے اس کے متعلق معلوم کرنا

70 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمٰعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ سے تب تک شادی نہیں کی جا سکتی جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کنواری کی اس وقت تک شادی نہ کی جائے، جب تک اس کی

69- صحیح مسلم: 1421، جامع ترمذی: 1108، سنن ابن ماجہ: 1870، سنن دارمی: 2188

حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ « قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: »إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ«

مرضی نہ معلوم کی جائے۔ لوگوں نے عرض کی اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: اس کی اجازت یہ ہوگی کہ وہ خاموش رہے۔

34- إِذْنُ الْبِكْرِ

کنواری لڑکی کا اجازت دینا

71 - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ« قِيلَ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي وَتَسْكُتُ، قَالَ: »هُوَ إِذْنُهَا«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، خواتین سے ان کی شادی کے متعلق مرضی معلوم کیا کرو۔ ان سے کہا گیا کنواری لڑکی تو شرما جاتی ہے اور خاموش رہتی ہے تو انہوں نے فرمایا: یہی اس کی اجازت ہے۔

72 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: »أَنْ تَسْكُتَ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طلاق یافتہ کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کنواری لڑکی کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے۔ جب تک اس کی مرضی معلوم نہ کی جائے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی اجازت کیسے ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

35- الثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

طلاق یافتہ عورت کے باپ کا اس کی شادی کرنا جبکہ اس عورت کو یہ ناپسند ہو

73 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ: »أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان کے والد نے ان کی شادی کردی۔ وہ اس وقت بیوہ تھیں۔ انہیں یہ رشتہ پسند نہیں آیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کے نکاح کو ختم کروا دیا۔

-73 صحیح بخاری: 4845' مؤطا امام مالک: 1113' مسند امام احمد: 26830

وَسَلَّمَ، فَرَدَّ نِكَاحَهُ«

36-اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

74 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ وَأَنَا كَارِهَةٌ. قَالَتْ: اجْلِسِي حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ، " فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا فَدَعَاهُ، فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي، وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ أَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

اگر کنواری کا باپ اس کی شادی کرے اور وہ ناپسند کرتی ہو

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک خاتون ان کے پاس حاضر ہوئی اور بولی: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی تاکہ میری وجہ سے اس کی کم حیثیت کو ختم کیا جا سکے۔ مجھے وہ پسند نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: تم بیٹھ جاؤ جب تک نبی کریم ﷺ تشریف نہیں لے آتے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی کریم ﷺ نے اس لڑکی کے باپ کو بلایا اور لڑکی کا معاملہ اس لڑکی کے حوالے کیا۔ اس لڑکی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد نے جو کیا ہے میں اس کو برقرار رکھتی ہوں لیکن میں یہ چاہتی تھی کہ میں یہ جان لوں کہ کیا اس کے متعلق عورتوں کو کوئی اختیار ہے؟

75 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ، فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ اگر وہ انکار کر دے تو اس کے ساتھ جبر نہیں کیا جا سکتا۔

37-الرُّخْصَةُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے کی رخصت

76 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ - وَفِي حَدِيثِ يَعْلَى - بِسَرِفَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔ یعلیٰ نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”شرف“ کی مقام پر کی تھی۔

77 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

74- سنن ابن ماجہ:1874، جامع ترمذی:13454، مسند امام احمد:25087

75- سنن ابوداؤد:2093، سنن دارمی:2185، مسند ابویعلی:6019

أَخْبَرَهُ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ«

شادی کی تھی تو آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

78 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، جَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ، فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرپرست حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا تھا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ سے کروائی تھی۔

79 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تھی تو آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

38 - النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے کی ممانعت

80 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ«

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حالت احرام والے شخص نہ خود نکاح کرا سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو پیغام نکاح بھجوا سکتا ہے۔

81 - حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: »لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ«

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو نکاح کا پیغام بھجوا سکتا ہے۔

-78 صحیح بخاری: 4011' سنن نسائی: 2837' مسند امام احمد: 2437

-80 صحیح مسلم: 1409' سنن نسائی: 2842' سنن نسائی: 772' مسند امام احمد: 462

39-مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

82 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: " التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ، فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ " وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ

نکاح کے وقت کون سا کلام مستحب ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی: بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں، ہم اسی سے مغفرت مانگتے ہیں، ہم اپنی ذات کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ پھر آپ نے تین آیات تلاوت فرمائیں۔

83 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ، فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی معاملے میں عرض کی تو نبی کریم ﷺ نے یہ پڑھا: ”بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

40-مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

84 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کس طرح کا خطبہ مکروہ ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے خطبہ دیا اس میں سے ایک نے یہ پڑھا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ہدایت پا گیا

-82 جامع ترمذی:1105، سنن الکبریٰ للنسائی:750، معجم الکبیر للطبرانی:9906

-84 سنن الکبریٰ للبیہقی:406، معجم الکبیر للطبرانی:234

وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ«

اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا"۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم بہت برے خطیب ہو۔

41-بَابُ: الْكَلَامِ الَّذِي يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

وہ کلام جس کے ذریعے نکاح منعقد ہو جاتا ہے

85 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ، فَسَكَتَ، فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَامَتْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ؟« قَالَ: لَا، قَالَ: »اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« . فَذَهَبَ فَطَلَبَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ شَيْئًا، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: »هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟« قَالَ: نَعَمْ، مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: »قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ«

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کچھ لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ ایک عورت کھڑی ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنا آپ، آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ اس کے متعلق اپنی رائے بیان کیجئے۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنا آپ، آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ اس کے متعلق اپنی رائے بیان کیجئے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! میری شادی اس کے ساتھ کردیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی شے ہے، اس نے عرض کی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو۔ اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ وہ گیا، اس نے تلاش کیا اور بولا: مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن یاد ہے۔ اس نے عرض کی، جی ہاں! مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں قرآن آتا ہے اس کے ساتھ میں تمہاری شادی اس عورت کے ساتھ کرتا ہوں۔

42-الشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں شرائط

86 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوَفَّى بِهِ مَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حق ان شرائط کا ہے جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

85- صحیح بخاری:4839، سنن الکبریٰ للبیہقی:13598، مسند حمیدی:928

86- صحیح بخاری:2272، سنن ابوداؤد:2139، سنن نسائی:3282

اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ«

87 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوَفَّى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ«

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حق ان شرائط کا ہے جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

43-النِّكَاحُ الَّذِي تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

جس نکاح کے سبب تین دفعہ طلاق یافتہ عورت طلاق دینے والے کے لیے حلال ہو جاتی ہے

88 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: »لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ، وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، رفاعہ کی زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: رفاعہ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور طلاق دے دی ہے۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی۔ اس کا ساتھ میرے لیے کپڑے کے اس کنارے کی طرح ہے۔ نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: شاید تم دوبارہ رفاعہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو۔ ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ (عبدالرحمٰن بن زبیر) تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا اور تم اس کا شہد نہیں چکھ لیتی۔

44-تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ

سوتیلی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے

89 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ - وَأُمُّهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسلمہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان نے انہیں یہ خبر دی کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بہن جو حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ اس سے نکاح کر لیں فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو عرض کی آپ کی کی اکلوتی بیوی نہیں ہوں تو مجھے یہ

88- صحیح بخاری:2496' سنن نسائی:3411' مؤطا امام مالک:1105

89- صحیح بخاری:4813' سنن نسائی:3285' صحیح ابن حبان:4110

وَسَلَّمَ: »أَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكِ؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي«. فَقُلْتُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: »بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: »وَاللهِ لَوْلَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ«

پسند ہے کہ اس بھلائی میں میری بہن بھی شریک ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہن میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! ہم تو یہ باتیں کر رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوسلمہ کی بیٹی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتوں کی پیشکش نہ کیا کرو۔

45- تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

ماں اور بیٹی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

90 - أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْكِحْ بِنْتَ أَبِي - تَعْنِي أُخْتَهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟« قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَتْنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ« قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: »بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟« قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَوَاللهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ«

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میری بہن کیساتھ شادی کر لیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو۔ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! یارسول اللہ! کیونکہ میں آپ کی اکلوتی بیوی نہیں ہوں۔ مجھے یہ پسند ہے کہ اس بھلائی میں میری بہن بھی شریک ہو تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حلال نہیں ہے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! ہم تو یہ باتیں کر رہے ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی! سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ سوتیلی بیٹی نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ تم میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتوں کی پیشکش نہ کیا کرو۔

91 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، لَوْ أَنِّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ«

نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی، ہم تو یہ باتیں کر رہے ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں۔ اگر میں نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح نہ کیا ہوتا تو بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ اس کا باپ میرا رضائی بھائی ہے۔

46-تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کو (نکاح میں) اکٹھے کرنا حرام ہے

92 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي؟ قَالَ: »فَأَصْنَعُ مَاذَا؟« قَالَتْ: تَزَوَّجُهَا، قَالَ: »فَإِنَّ ذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكِ؟« قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ: »إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي« قَالَتْ: فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: »بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ« قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: »وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ«

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ میری بہن کو پسند فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں؟ انہوں نے عرض کی: آپ اس کے ساتھ شادی کر لیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ میں آپ کی اکلوتی بیوی نہیں ہوں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری بہن بھی اس بھلائی میں میرے ساتھ شریک ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ہمیں تو یہ علم ہوا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کو نکاح کا پیغام بھیج رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوسلمہ کی بیٹی کو۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ تم لوگ میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتوں کی پیشکش نہ کیا کرو۔

47-الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

عورت اور اس کی پھوپھی کو (نکاح میں) جمع کرنا

93 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت اور اس کی پھوپھی کو اور عورت کو اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے۔

-92- صحیح بخاری: 4813، سنن نسائی: 3285، صحیح ابن حبان: 4110

-93- صحیح بخاری: 4820، سنن ابوداؤد: 2066، سنن ابن ماجہ: 1930

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا«

94- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع کیا جائے۔

95 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيعَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ »نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو (نکاح میں) جمع کیا جائے۔

96- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ: الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے چار طرح کی خواتین کو نکاح میں جمع کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ۔

97 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، عوت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے۔

98- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ عورت

هُرَيْرَةَ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا«

اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع کیا جائے۔

99 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے۔

48- تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

100 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں (جمع کرنا) حرام ہے۔

101 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے۔ بیوی کی بھتیجی یا بیوی کی پھوپھی کے ساتھ شادی کی جائے (نکاح میں جمع نہ کیا جائے)۔

102 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ، كِتَابًا فِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلَى خَالَتِهَا« قَالَ: »سَمِعْتُ هَذَا مِنْ جَابِرٍ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں (جمع) نہ کیا جائے۔

103 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں (جمع) کیا جائے۔

100- صحیح بخاری:4820، سنن ابوداؤد:2066، سنن ابن ماجہ:1930

104 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں (جمع) کیا جائے۔

49- مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

کس حرمت کا رضاعت سے ثابت ہونا

105 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَهُ الرَّضَاعُ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں، جس حرمت کو ولادت ثابت کرتی ہے، رضاعت بھی اسی حرمت کو ثابت کرتی ہے۔

106 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - يُسَمَّى أَفْلَحَ - اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان کے رضاعی چچا نے جن کا نام افلح تھا ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے ان سے پردہ کیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے متعلق عرض کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سے پردہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ رضاعت سے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

107 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں، رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

108 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

50- تَحْرِيمُ بِنْتِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھتیجی کے ساتھ (شادی کرنا) حرام ہے

109 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ قریش میں دلچسپی رکھتے ہیں اور

الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا، قَالَ: «وَعِنْدَكَ أَحَدٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ»

ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

110 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ، فَقَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» قَالَ شُعْبَةُ: هَذَا سَمِعَهُ قَتَادَةُ، مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

111 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا رشتہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ اللہ کی قسم! رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

51- الْقَدْرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعت کی وہ مقدار جو حرمت کو ثابت کرتی ہے

112 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَقَالَ الْحَارِثُ: فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ -: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو حکم نازل فرمایا تھا۔ اس میں دس مقررہ دفعہ دودھ پلانا تھا جو حرمت ثابت کرتا تھا۔ پھر اسے منسوخ کر کے پانچ دفعہ ہوگیا۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو اس آیت کی تلاوت کی جاتی تھی۔

113 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی

اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ، فَقَالَ: »لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ« وَقَالَ قَتَادَةُ: الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے ہیں۔ قتادہ نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں، ایک دفعہ یا دو دفعہ چوسنا۔

114 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ«

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ یا دو دفعہ چوسنا حرمت ثابت نہیں کرتا۔

115 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَالْمَصَّتَانِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دفعہ یا دو دفعہ چوسنا حرمت ثابت نہیں کرتا۔

116 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ، فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا، حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَا يَقُولَانِ: »يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ« وَكَانَ فِي كِتَابِهِ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ، حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ«

قتادہ بیان کرتے ہیں، ہم نے ابراہیم بن یزید نخعی کو خط میں لکھا ان سے رضاعت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: رضاعت کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔ ان کی کتاب میں یہ بات تحریر تھی کہ ابوشعثاء محاربی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سبب یہ بات بیان کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک یا دو گھونٹ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

117 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ ایک صاحب میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَ: " انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ - وَمَرَّةً أُخْرَى: انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ - مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ"

نے فرمایا: اس بات کی تحقیق کرلیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اور دوبارہ فرمایا: اس بات کی تحقیق کرلیا کرو کہ تمہارے رضاعی بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت بھوک کے عالم میں ثابت ہوتی ہے۔

52-لَبَنُ الْفَحْلِ

دودھ شوہر

118 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ« قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ ان کے پاس جلوہ فرما تھے۔ آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر کے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا کے متعلق یہ بات بیان فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، اگر فلاں شخص زندہ ہوتا۔ انہوں نے اپنے رضاعی چچا کے متعلق کہا تو کیا وہ میرے ہاں آجاتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رضاعت اس حرمت کو ثابت کرتی ہے، جس کو ولادت ثابت کرتی ہے۔

119 - أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَرَدَدْتُهُ - قَالَ: وَقَالَ هِشَامٌ: هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ - فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ائْذَنِي لَهُ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے چچا ابوالجعد جو میرے رضاعی چچا تھے۔ میرے گھر آئے تو میں نے انہیں واپس کر دیا۔ ہشام نامی راوی بیان کرتے ہیں، یہ ابوالقعیس تھے۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے انہیں اس کے متعلق بتایا، نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت دے دی تھی۔

120 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَخَا أَبِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوالقعیس کے بھائی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے

الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: »ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ« فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ. فَقَالَ: »إِنَّهُ عَمُّكِ. فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ«

بعد کی بات ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکار کر دیا۔ اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تمہارے ہاں آسکتا ہے۔

121 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنْبَأَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: »ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ« قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو القعیس کے بھائی افلح آئے۔ انہوں نے میرے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ وہ میرے رضائی چچا تھے۔ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے انہیں یہ بات بتائی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

122 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: »ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: »ائْذَنِي لَهُ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے چچا افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے تو میں انہیں اجازت نہیں دی۔ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے فرمایا: تم اسے اجازت دے دیتیں کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اجازت دے دیتیں۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، وہ تمہارے چچا ہیں۔

123 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، وَإِسْحَقُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو القعیس کے بھائی افلح آئے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا: میں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت نہ

أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهُ: جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ. فَقَالَ: »ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ« قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: »ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ«

کرلوں۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کی کہ افلح آئے تھے جو ابوالقعیس کے بھائی ہیں۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دیتیں کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے دودھ نہیں پلایا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اجازت دے دیتیں کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔

53-بَابُ: رَضَاعِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر کے شخص کو دودھ پلانا

124 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَرْضِعِيهِ« قُلْتُ: إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ، فَقَالَ: »أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ« قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں بیان کرتی ہیں، سہلہ بنت سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! سالم کے میرے گھر آنے کے سبب میں نے اپنے شوہر (ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات دیکھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جو تمہارا منہ بولا بیٹا ہے دودھ پلا دو۔ اس خاتون نے عرض کی: وہ تو داڑھی والا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ اس کی وجہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر ناراضگی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر ناراضگی نہیں دیکھی۔

125 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ، قَالَ: »فَأَرْضِعِيهِ« قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَقَالَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سہلہ بنت سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، میں نے اپنے منہ بولے بیٹے سالم کے اپنے ہاں آنے کے سبب (اپنے شوہر) ابوحذیفہ کے چہرے پر ناراضگی دیکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ اس خاتون نے عرض کی: میں اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں وہ تو بڑی عمر کا لڑکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا

»أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ« . ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ

مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ بڑا شخص ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد وہ خاتون حاضر ہوئیں اور عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر معبوث فرمایا ہے میں نے اس کے بعد ابو حذیفہ کے چہرے پر ایسے کوئی اثرات نہیں دیکھے جو میں پسند نہ کروں۔

126 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْوَزِيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى، وَرَبِيعَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، حَتَّى تَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ « . فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ: »فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کی زوجہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور (منہ بولے بیٹے کو) دودھ پلا دیں تاکہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غصہ ختم ہو جائے تو اس خاتون نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا تھا حالانکہ وہ بڑی عمر کا لڑکا تھا۔ ربیعہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، یہ سالم کے لیے رخصت تھی۔

127 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ، قَالَ: »أَرْضِعِيهِ، تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذَلِكَ« فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ، وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ، فَقَالَ: حَدِّثْ بِهِ، وَلَا تَهَابُهُ"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سالم میرے گھر آ جاتا ہے وہ اتنا ہی سمجھدار ہے جتنے لوگ ہوتے ہیں اسے ان باتوں کا پتہ ہے جو مردوں کو پتہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو وہ تمہارے لیے اس سبب سے حرام ہو جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ایک برس تک یہ حدیث کسی کو نہیں سنائی پھر میری ملاقات قاسم نامی راوی سے ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا تم اس حدیث کو بیان کر دو اور اس سے ڈرو نہیں۔

128 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ، فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام (اور منہ بولا بیٹا) حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ان کے گھر میں رہا کرتا تھا۔ سہیل کی صاحبزادی (ابو حذیفہ کی زوجہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: سالم اس عمر تک پہنچ گیا ہے جو مردوں کی ہوتی ہے وہ ہر چیز سمجھتا ہے جو مرد سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارے ہاں آتا ہے جس کے

شَيْئًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ» فَأَرْضَعْتُهُ. فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ. فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ

سبب مجھے ابو حذیفہ کی ناراضگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو وہ تمہارے لیے حرام ہو جائے گا۔ وہ خاتون کہتی ہیں، میں نے اسے دودھ پلا دیا تو وہ ناراضگی جو ابو حذیفہ کی تھی ختم ہوگئی۔ اور میں دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اسے دودھ پلا دیا ہے اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو ناراضگی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔

129 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَمَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: " أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ رَضَاعَةَ الْكَبِيرِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ مَا نُرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ، إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا "

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو رد کر دیا تھا کہ اس طرح دودھ پلانے کے سبب کوئی شخص ان کے ہاں آئے۔ راوی کی مراد بڑی عمر کے لڑکے کو دودھ پلانا ہے۔

130 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ: " أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخَلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ مَا نُرَى هَذِهِ إِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ، فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا "

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کو رد کر دیا تھا کہ اس طرح کی رضاعت کے سبب کوئی شخص ان کے ہاں آئے۔ ان ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتی ہیں یہ وہ رخصت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص سالم کے لیے دی تھی۔ اس طرح کی رضاعت سے کوئی ہمارے ہاں نہیں آ سکتا اور ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔

54-الْغِيلَةُ

131 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُهُ - وَقَالَ إِسْحَقُ: يَصْنَعُونَهُ - فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ "

غیلہ (دودھ پلانے کی حالت میں صحبت کرنا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جدامہ بنت وہب نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں غیلہ (دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے) سے منع کر دوں پھر مجھے خیال آیا کہ اہل فارس اور اہل روم اس طرح کر لیتے ہیں۔ "یصنع" کی بجائے "یصنعونہ" ہے۔ اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں (یہ الفاظ زائد ہیں) وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

55-بَابُ: الْعَزْلِ

132 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «وَمَا ذَاكُمْ؟» قُلْنَا: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ، وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، قَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ»

عزل کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس (عزل) کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہوتا کیا ہے، ہم نے عرض کی: ایک شخص کسی عورت کیساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے یا کسی شخص کی کنیز ہے وہ اس کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ یہ تقدیر کے مطابق ہوگا۔

133 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُرَّةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ»

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق عرض کی، اس نے عرض کی: میری بیوی نے بچے کو جنم دیا ہے مجھے یہ ناپسند ہے کہ وہ حاملہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کے نصیب میں جو کچھ ہے وہ ہوگا۔

56-حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ

134 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

رضاعت کا حق اور اس کی حرمت کا بیان

حجاج بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ، قَالَ: »غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ«

روایت کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! رضاعت کا حق مجھ سے کیسے ادا ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی سے۔

57-الشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ

رضاعت کے متعلق گواہی دینا

135 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ- قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ، وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ- قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ، فَجَاءَتْنِي امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: »وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ«

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت سے شادی کر لی ایک سیاہ فام عورت آئی اس نے بتایا: میں نے تم دونوں (میاں بیوی کو) دودھ پلایا ہے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو اس کے متعلق عرض کی۔ میں نے کہا: میں نے فلاں کی صاحبزادی فلاں سے شادی کی ہے تو پھر ایک سیاہ فام عورت میرے پاس آئی ہے اس نے بتایا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے رخ پھیر لیا میں پھر آپ کے مبارک چہرے کے سامنے حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: وہ جھوٹ کہتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جب کہ اس نے یہ بات بیان کردی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو چھوڑ دو۔

58-نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جس کے ساتھ باپ دادا میں سے کسی نے نکاح کیا ہو

136 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: »أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ، أَوْ أَقْتُلَهُ«

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میری، میرے ماموں سے ملاقات ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایسے شخص کی جانب بھیجا ہے تاکہ جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ باپ کے بعد شادی کر لی ہے اس کی گردن اڑادوں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میں اسے قتل کردوں۔

137 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو،

حضرت یزید بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے چچا سے ملا ان کے پاس جھنڈا

عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: »بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ«.

موجود تھا۔ میں نے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی۔ آپ نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کے مال پر قبضہ کر لوں۔

59-تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں''

138 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: " أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ، وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ، فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24] أَيْ هَذَا لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ "

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا ان کا سامنا دشمن سے ہوا۔ انہوں نے دشمن سے جنگ کی اور ان پر غالب آ گئے۔ انہوں نے ان کی کچھ عورتوں کو قیدی بنا لیا جن کے شوہر مشرک تھے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں'' یعنی یہ تمہاری زیر ملکیت عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں، جب ان کی عدت ختم ہو جائے۔

60-بَابُ: الشِّغَارِ

شغار کا بیان

139 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ممانعت فرمائی ہے۔

140 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا«

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص لوٹ مار کرے گا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

141 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »هَذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ بِشْرٍ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت بشر نامی راوی کی ہے۔

61- تَفْسِيرُ الشِّغَارِ

شغار کی وضاحت کا بیان

142 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ مَالِكٌ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ الشِّغَارِ« وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ممانعت فرمائی ہے اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی مہر نہیں ہوگا۔

143 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الشِّغَارِ« قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: " وَالشِّغَارُ: كَانَ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ أُخْتَهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ممانعت فرمائی ہے۔ عبید اللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا شخص اپنی بہن کی شادی اس سے کر دے گا۔

62- بَابُ: التَّزْوِيجِ عَلَى سُوَرٍ مِنَ الْقُرْآنِ

قرآن کے کسی سورۃ (کے بطور مہر ہونے) پر شادی کرنا

144 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ نَفْسِي لَكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا، جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ خود کو (نکاح کے لیے) آپ کے سامنے پیش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب اس خاتون نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا تو وہ

أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا. قَالَ: »هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟« فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. فَقَالَ: »انْظُرْ، وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« فَذَهَبَ. ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ« فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ. ثُمَّ قَامَ. فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا. فَأَمَرَ بِهِ. فَدُعِيَ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: »مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟« قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا. فَقَالَ: »هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ؟« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: »مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ«

بیٹھ گئی۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس (مہر کے لیے) کچھ ہے۔ اس نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دیکھو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو وہ واپس گئے پھر حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ صرف میرا یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اس شخص کے اوپر والے حصے پر کوئی چادر نہیں تھی اس تہبند کا نصف اس عورت کو دے دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس تہبند کو پہن کر رکھو گے تو وہ عورت اس کا کیا کرے گی اس کے جسم پر اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اگر وہ پہن لے گی تو تم پر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے یعنی کافی دیر بیٹھے رہے پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے جب نبی کریم ﷺ نے انہیں مڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ کے حکم پر انہیں بلا کر لایا گیا جب وہ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ اس نے ان سورتوں کی گنتی کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم انہیں زبانی پڑھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کے ذریعے میں نے اسے تمہاری ملکیت میں دیا۔

63-التَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اسلام قبول کرنے کی (شرط پر شادی کرنا)

145 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ. فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ. أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جب شادی کی تھی تو ان دونوں کے درمیان مہر اسلام تھا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ

قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا "

عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: میں مسلمان ہو چکی ہوں اگر آپ مسلمان ہو جاتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ شادی کر لوں گی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان دونوں کے درمیان یہی مہر تھا۔

146 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ، وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا " قَالَ ثَابِتٌ: »فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ، فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ابوطلحہ آپ جیسے شخص کا نکاح کا پیغام رد نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں میرے لیے آپ کے ساتھ شادی کرنا حلال نہیں ہے اگر آپ اسلام قبول کر لیتے ہیں تو یہ میرا مہر ہو گا اس کے علاوہ آپ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر تھا۔ ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ایسی کسی خاتون کے متعلق نہیں سنا جس کا مہر سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر ہو یعنی جو اسلام تھا۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی رخصتی کروائی اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے بچوں کو جنم دیا۔

64- التَّزْوِيجُ عَلَى الْعِتْقِ

آزاد کرنے کی شرط پر شادی کرنا

147 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَشُعَيْبٌ، عَنْ أَنَسٍ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد فرما دیا تھا اور اسی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

148 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد فرما دیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ، »أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا« وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

65-عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

آدمی کا اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لینا

149 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ"

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی: تین لوگوں کو دو گنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح ادب سکھائے اس کو تعلیم دے اور اچھی طرح دے پھر اسے آزاد کرے اور پھر اس کے ساتھ شادی کرے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو اچھی طرح پورا کرے اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا مومن۔

150 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ«

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرے اور پھر اس کے ساتھ شادی کرے تو اسے دو گناہ اجر ملے گا۔

66-الْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ

مہر میں انصاف سے کام لینا

151 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 3] قَالَتْ: »يَا ابْنَ أُخْتِي، هِيَ الْيَتِيمَةُ، تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا: (ترجمہ کنزالایمان:) ”اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں“۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہوتی تھی اور اس ولی کے مال میں اس کی شراکت دار ہوتی تھی۔ اس ولی کو اس لڑکی کا مال اور خوبصورتی اچھے لگتے تھے تو اس کا ولی اس کے ساتھ

يُعْطِيهَا غَيْرُهُ. فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ. وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ « . قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: " ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيهِنَّ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127]- إِلَى قَوْلِهِ- {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] ". قَالَتْ عَائِشَةُ: " وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي فِيهَا {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 3] ". قَالَتْ عَائِشَةُ: " وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ "

شادی کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا مہر انصاف کیساتھ ادا نہیں کرتا تھا اور اتنا ادا نہیں کرتا تھا جتنا وہ اپنی دیگر بیویوں کو ادا کرتا تھا تو لوگوں کو اس بات سے ممانعت کر دی گئی کہ وہ اگر لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں تو انہوں انصاف کے مطابق ادائیگی کریں اور اپنے عام رواج کے مطابق انہیں مہر دیں۔ ورنہ انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ان خواتین کے ساتھ شادی کرلیں جو ان لڑکیوں کے علاوہ ہیں جو انہیں پسند ہیں۔عروہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات بیان کی پھر لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے نزول کے بعد ان خواتین کے متعلق عرض کی: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو''۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جس چیز کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے جو اس کی کتاب میں آیت تلاوت کی جاتی ہے وہ پہلی آیت جو ان کے متعلق ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں''۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو''۔اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ایسی یتیم لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتا جو اس کی زیر پرورش ہو اور لڑکی مال اور خوبصورتی کے حوالے سے کم حیثیت کی مالک ہو تو ان لوگوں کو اس بات سے ممانعت کی گئی ہے کہ انہیں جن یتیم لڑکیوں کے مال میں دلچسپی ہو وہ اس کے ساتھ نکاح کرتے ہوئے انصاف سے کام لیں کیونکہ انہیں ان میں دلچسپی ہوتی ہے۔

152- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: »فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٍّ« وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ

نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی کریم ﷺ نے بارہ اوقیہ اور ایک نش (مہر کی ادائیگی کے عوض میں شادی کی تھی اور یہ پانچ سو درہم کے برابر ہے)۔

153 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »كَانَ الصَّدَاقُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوَاقٍ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اس وقت مہر دس اوقیہ ہوا کرتا تھا۔

154 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَابْنِ عَوْنٍ، وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ - دَخَلَ حَدِيثُ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ سَلَمَةُ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ، وَقَالَ الْآخَرُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أُصْدِقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ، أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِي بِصَدُقَةِ امْرَأَتِهِ، حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ، وَحَتَّى يَقُولَ: كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلَقَ الْقِرْبَةِ، وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَمْ أَدْرِ مَا عِلَقُ الْقِرْبَةِ، قَالَ: وَأُخْرَى يَقُولُونَهَا: لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ، أَوْ مَاتَ، قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا، أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ، أَوْ دَفَّ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا، أَوْ وَرِقًا، يَطْلُبُ التِّجَارَةَ، فَلَا

حضرت ابوعجفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم زیادہ مہر مقرر نہ کرو کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کا سبب ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کی علامت ہوتا تو نبی کریم ﷺ تم سب کے مقابلے میں اس کے زیادہ حقدار تھے جب کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے کسی کو اور آپ کے صاحبزادیوں میں سے کسی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا۔ ایک شخص کسی عورت کا ایک مہر تو زیادہ دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اسی سبب سے اس عورت سے نفرت کرنے لگتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تمہارے سبب سے مجھے "علق القربۃ" کام کرنا (راوی کہتے ہیں) میں ایک ایسا عرب نو جوان ہوں جو عجمی علاقوں میں پیدا ہوا ہوں اس لیے مجھے نہیں پتہ کہ "علق القربۃ" کا مطلب کیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص جنگ میں مارا گیا فلاں شخص شہید ہو گیا اور فلاں شخص شہید ہو گیا ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے جانور کی پیٹھ پر وزن لادا ہوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے جانور پر سونا یا چاندی لادے ہوں اور اس کا مقصد تجارت ہو، تم لوگ اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو جب تم نے یہ بات کہنی ہو تو یہ کہا کرو کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

- تَقُولُوا ذَاكُمْ، وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ«

فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

155 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ، وَأَمْهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ، وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ«

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کرلی وہ اس وقت حبشہ کی سرزمین پر موجود تھیں۔ نجاشی نے ان کی شادی کروائی تھی اور مہر کے طور پر انہیں چار ہزار درہم دیے تھے اور اپنی طرف سے انہیں سامان فراہم کیا تھا۔ نجاشی نے انہیں حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی چیز نہیں بھجوائی تھی ویسے آپ کی عام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو درہم ہوتا تھا۔

67- التَّزْوِيجُ عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

سونے کی ایک گٹھلی پر شادی کرنا

156 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟« قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرلی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے کتنا مہر ادا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ذبح کر کے دعوت کرو۔

157 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ، فَقُلْتُ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا مجھ پر نئی شادی کا علامتی نشان موجود تھا، میں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرلی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: »كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟« قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔

158 - أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، ح وأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ. قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا، وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطَاهُ، وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ« اللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس عورت نے ساتھ مہر یا ادائیگی یا ادائیگی کا وعدہ رخصتی سے پہلے کیا جائے تو یہ سب کچھ اس عورت کی ملکیت ہوگا جو رخصتی کے بعد ہوگا یہ دینے والے شخص کی ملکیت ہوگا اور آدمی کی عزت سب سے زیادہ اس کی بہن یا بیٹی کے سبب ہوتی ہے۔

68-إِبَاحَةُ التَّزَوُّجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

مہر کے بغیر شادی کا درست ہونا

159 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، قَالَا: أُتِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا؟ قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا نَجِدُ فِيهَا - يَعْنِي أَثَرًا - قَالَ: أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ، »لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ. وَلَهَا الْمِيرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ« . فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ، فَقَالَ: فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، »فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ« فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا معاملہ پیش کیا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی اور اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے فوت ہوگیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم لوگ معلوم کرو ہوسکتا ہے کہ تم لوگوں کو اس کے متعلق کوئی حدیث مل جائے۔ لوگوں نے جواب دیا: ابوعبدالرحمٰن ہمیں اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں ملی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں اس کے متعلق اپنی رائے کے ساتھ حکم دوں گا اگر وہ درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا، اس عورت کو اس جیسی دیگر عورتوں جیسا مہر ملے گا کسی کمی اور اضافے کے بغیر۔ وہ عورت وراثت میں حقدار ہوگی اور اس کے ذمے عدت کی ادائیگی لازم ہوگی تو اشجع قبیلے کا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اس طرح کی صورتحال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا ہمارے درمیان ایک

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدُ غَيْرَ زَائِدَةَ»

عورت تھی جس کا نام بروع بنت واشق تھا اس نے ایک مرد کے ساتھ شادی کی آدمی کی عورت کی رخصتی سے پہلے وفات ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس کو اس جیسی دیگر خواتین جتنا مہر ملے گا اس عورت کا وراثت میں سے حصہ ملے گا اور اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے اس روایت کو اسود کے حوالے سے روایت کیا ہو صرف زائدہ نے روایت کیا ہے۔

160 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ»، فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ»

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں، ان کی خدمت میں ایک عورت کا معاملہ پیش کیا گیا جس کے ساتھ ایک صاحب نے شادی کی تھی اور پھر اس شخص کی وفات ہوگئی۔ اور اس نے اس عورت کے لیے کوئی مہر مقرر نہیں کیا تھا اور اس کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی تھی۔ لوگوں نے اس عورت کا معاملہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا تقریباً ایک ماہ گزر گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا یہ خیال ہے کہ اس عورت کو عام عورتوں جتنا مہر ملے گا جس میں کوئی کمی اور کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اس عورت کو وراثت میں حصہ ملے گا اور اس عورت پر عدت بسر کرنا لازم ہوگا تو حضرت معقل بن سنان نے یہ گواہی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بردع بنت واشق نامی خاتون کے متعلق اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا جو آپ نے دیا ہے۔

161 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ:

حضرت عبداللہ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں: جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اس کی وفات ہوگئی اور اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی اور اس کے لیے مہر مقرر نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس

»لَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ« فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ: »لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ فِي بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ«

عورت کو مہر ملے گا لیکن اس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اور اسے وراثت میں حصہ ملے گا تو حضرت معقل بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا ہے، انہوں نے بروع بنت واشق کے متعلق اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔

162 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

163 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا: إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ، فَأْتُوا غَيْرِي، فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِيهَا شَهْرًا، ثُمَّ قَالُوا لَهُ فِي آخِرِ ذَلِكَ: مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ، وَأَنْتَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ؟ قَالَ: سَأَقُولُ فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي، فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ، أُرَى أَنْ أَجْعَلَ »لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا« . قَالَ: وَذَلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ، فَقَامُوا فَقَالُوا: " نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا: بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ " قَالَ: »فَمَا رُئِيَ عَبْدُ اللَّهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ«

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں، کچھ لوگ ان کے پاس آئے انہوں نے بتایا: ہم میں سے ایک شخص نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی اس نے اس عورت کا کوئی مہر مقرر نہیں کیا اور اس کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی حتیٰ کہ اس شخص کی وفات ہوگئی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی کریم ﷺ سے جدا ہوا ہوں اس سے زیادہ سخت مسئلہ مجھ سے دریافت نہیں کیا گیا تم لوگ دوسرے لوگوں کے پاس جاؤ۔ لوگ اس مسئلے کا حل ایک ماہ تک تلاش کرتے رہے پھر انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، ہم اگر آپ سے نہیں پوچھیں گے تو کس سے پوچھیں گے آپ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں شامل ہیں جو اس شہر میں موجود ہیں ہمیں آپ کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں ملتا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کے متعلق اپنی رائے کے تحت فیصلہ کرتا ہوں اگر وہ درست ہوگی تو اللہ کی طرف سے ہوگی جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اگر وہ غلطی ہوگی تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگی۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہوں گے۔ میرا یہ خیال ہے کہ میں اس عورت کو دیگر خواتین جتنا مہردوں گا جس میں کوئی کمی اور کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور یہ عورت وراثت میں سے حصہ پائے گی اور اس کی زبانی یہی بات سنی تھی وہ کھڑے ہوئے انہوں نے بتایا:

ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے وہی فیصلہ دیا ہے جو اس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایسی خاتون کے متعلق جو ہم سے تعلق رکھتی تھی اس کا نام بروع بنت واشق تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دن جتنے خوش ہوئے تھے اس سے زیادہ اور کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے۔ صرف اس دن ہوئے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

69-بَابُ: هِبَةِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

164 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ: «الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَالْتَمَسَ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

کسی عورت کا اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے کسی مہر کے بغیر ہبہ کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ وہ خاتون کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ میری شادی اس کے ساتھ کر دیں اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لیے) کچھ ہے۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ اس نے تلاش کی لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملی نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں فلاں اور فلاں سورت یاد ہے۔ اس نے ان سورتوں کے نام لیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کے سبب میں نے اس کی شادی تم سے کر دی۔

70-بَابُ: إِحْلَالِ الْفَرْجِ

165 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي

شرمگاہ کو حلال کر دینا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کے متعلق روایت کرتے ہیں، ایسے کسی شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیتا ہے، آپ نے فرمایا: اگر یہ عورت اس کنیز کو اپنے شوہر کے لیے حلال کر دیتی

جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: »إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ«

ہے تو میں اسے ایک سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر یہ اس کے لیے حلال نہیں کرتی تو میں اسے سنگسار کروا دوں گا۔

166 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا، أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، فَقَالَ: »لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ«. فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ، فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ: فَكَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا

حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں، ایک صاحب جن کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا اور انہیں قرقور کہا جاتا تھا انہوں نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی، یہ معاملہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا، اگر یہ عورت اس کنیز کو تمہارے لیے حلال قرار دے دیتی ہے تو میں تمہیں کوڑے لگاؤں گا اور اگر یہ حلال قرار نہیں دیتی تو میں تمہیں پتھروں سے سنگسار کروا دوں گا تو اس خاتون نے اس کنیز کو اس کے لیے حلال قرار دے دیا تو حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سو کوڑے لگوائے۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حبیب بن سالم کو خط لکھا تو انہوں نے اس کے متعلق مجھے تحریری طور پر یہ حدیث بھجوائی۔

167 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ: »إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ، فَأَجْلِدْهُ مِائَةً، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ، فَأَرْجُمْهُ«

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسے شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اگر وہ عورت اس کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دے دیتی ہے تو میں اسے سو کوڑے لگواؤں گا اور اگر وہ اس کنیز کو اس کے لیے حلال قرار نہیں دیتی تو میں اسے سنگسار کروا دوں گا۔

168 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، قَالَ: »قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ، إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا«

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن محبق بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی اگر اس نے زبردستی ایسا کیا ہے تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی اور اس مرد پر یہ لازم ہوگا کہ اس کنیز کی مالک خاتون کو اس جیسی دوسری کنیز دے اور اگر اس کنیز نے اپنی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا ہے تو کنیز اس کی ملکیت شمار ہوگی اور اس شخص پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی مالک

عورت کو اس جیسی دوسری کنیز دے گا۔

169 - أخبرنا محمد بن عبد الله بن بزيع قال: حدثنا يزيد قال: حدثنا سعيد عن قتادة عن الحسن عن سلمة بن المحبق: أن رجلا غشي جارية لامرأته فرفع ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: «إن كان استكرهها فهي حرة من ماله وعليه الشروى لسيدتها، وإن كانت طاوعته فهي لسيدتها ومثلها من ماله»

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن محبق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی۔ یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اس شخص نے اس کنیز کے ساتھ زبردستی کی ہے تو وہ کنیز اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگی اور اس شخص کے ذمے لازم ہوگا کہ وہ اس جیسی کنیز اس کی مالک عورت کو دے اور اگر اس کنیز نے اپنی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا ہے تو وہ اپنی مالک عورت کے پاس رہے گی اور اس جیسی دوسری کنیز اس مرد کے مال میں سے لی جائے گی۔

71- تحريم المتعة

متعہ کا حرام ہونا

170 - أخبرنا عمرو بن علي، قال: حدثنا يحيى، عن عبيد الله بن عمر، قال: حدثني الزهري، عن الحسن، وعبد الله ابني محمد، عن أبيهما، أن عليا، بلغه أن رجلا لا يرى بالمتعة بأسا، فقال: إنك تائه، إنه «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عنها، وعن لحوم الحمر الأهلية يوم خيبر»

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بن حنفیہ) کے صاحبزادے ہیں اپنے والد کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ علم ہوا کہ ایک صاحب متعہ کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ گمراہ شخص ہے نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے روز اس سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

171 - أخبرنا محمد بن سلمة، والحارث بن مسكين، قراءة عليه وأنا أسمع واللفظ له، قال: أنبأنا ابن القاسم، عن مالك، عن ابن شهاب، عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي، عن أبيهما، عن علي بن أبي طالب: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر، وعن لحوم الحمر الإنسية»

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے روز خواتین سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

172 - أخبرنا عمرو بن علي، ومحمد بن بشار، ومحمد بن المثنى، قالوا: أنبأنا عبد الوهاب، قال:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے روز خواتین سے متعہ

سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، وَالْحَسَنَ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُمَا، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ« قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ

کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ ابن مثنیٰ کی روایت میں ''غزوہ حنین کے دن'' کے الفاظ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے اسی طرح یہ حدیث ہیں سنائی ہے۔

173 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَتْ: مَا تُعْطِينِي؟ فَقُلْتُ: رِدَائِي، وَقَالَ صَاحِبِي: رِدَائِي، وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي، وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ، فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا، وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي، فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ، فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا«

حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے متعہ کرنے کی اجازت دی تو میں اور ایک صاحب نبی عامر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پاس گئے۔ ہم نے اپنا آپ اس کے سامنے پیش کیا۔ وہ عورت بولی: تم مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا: میری یہ چادر ہے راوی کہتے ہیں، میرے ساتھی کے پاس بھی چادر تھی۔ میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے زیادہ بہتر تھی اور میں اس سے زیادہ نوجوان تھا۔ جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھا تو وہ اسے پسند آئی جب اس نے میری طرف دیکھا تو میں اسے پسند آ گیا۔ پھر اس عورت نے کہا: تم اور تمہاری چادر میرے لیے کافی ہیں۔ میں اس عورت کے ساتھ تین روز تک رہا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اس طرح کی خاتون کے ساتھ ہو جس سے اس نے نفع حاصل کیا ہو تو اسے الگ کر دے۔

72- إِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

آواز سے اور دف بجا کر نکاح کا اعلان کرنا

174 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ«

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حلال اور حرام دف اور آواز ہے۔

175 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حلال اور حرام کے

مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ«

درمیان فرق آواز ہے۔

73- كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ؟

176 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ، فَقِيلَ لَهُ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ، قَالَ: قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ، وَبَارَكَ لَكُمْ«

جب کوئی شخص شادی کرے تو اسے کیسے دعا دی جائے

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عقیل بن ابی طالب نے بنی جشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون سے شادی کی تو انہیں دعا دی گئی بالرفاء والبنین (یعنی پھلو پھولو بال بچے ہوں) تو انہوں نے فرمایا: تم وہ کہو جو نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے، ”اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تمہارے اندر برکت دے“۔

74- دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

177 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: »مَا هَذَا؟« قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: »بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

جو شخص شادی میں شریک نہ ہوا ہو اس کا دعا دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک گٹھلی کے وزن جتنے سونے کے عوض میں ایک سے شادی کر لی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے تم ایک بکری ذبح کر کے دعوت کرو۔

75- الرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ

178 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْيَمْ؟« قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، قَالَ: »وَمَا أَصْدَقْتَ؟« قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: »أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

شادی کے وقت زرد رنگ کی رخصت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ذبح کر کے دعوت کرو۔

179 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی

176- سنن ابن ماجہ:1906' مسند امام احمد:15778' سنن الکبریٰ للنسائی:5561' معجم الکبیر للطبرانی:514

177- صحیح بخاری:4853' سنن ابوداؤد:2109' سنن نسائی:3372' سنن دارمی:2204

سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ - كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ - أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: »مَهْيَمْ؟« قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: »أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

کریم ﷺ نے مجھ پر (یعنی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر) زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا، یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکر ذبح کرو۔

76- تَحِلَّةُ الْخَلْوَةِ

خلوت کی حلت

180 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنِ بِي، قَالَ: »أَعْطِهَا شَيْئًا« قُلْتُ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: »فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟« قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ: »فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کی رخصتی کر دیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کچھ دو تو سہی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے پاس کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری وہ حطمی زرہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو۔

181 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعْطِهَا شَيْئًا« قَالَ: مَا عِنْدِي، قَالَ: »فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: تم اسے کوئی چیز دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟

77- الْبِنَاءُ فِي شَوَّالٍ

شوال میں رخصتی

182 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ماہِ شوال میں میرے ساتھ شادی کی تھی اور ماہِ شوال میں ہی میری رخصتی ہوئی تھی تو آپ کی کون سی ایسی

180- سنن ابوداؤد:2125' سنن الکبریٰ للنسائی:5568' مسند ابویعلیٰ:2439

182- سنن نسائی:3236' مسند امام احمد:24317' سنن الکبریٰ للبیہقی:14478' مسند دارمی:2211

»تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي؟«

زوجہ محترمہ ہے جو آپ کی بارگاہ میں میرے جیسی حیثیت کی مالک ہو۔

78-الْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

نو برس کی عمر میں لڑکی کی رخصتی کرنا

183 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ، وَدَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی اس وقت میری عمر چھ سال تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ اور میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔

184 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی اور ان کی رخصتی ہوئی تو ان کی عمر نو سال تھی۔

79-الْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

دورانِ سفر رخصتی کروانا

185 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: »اللّٰهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ غزوہ خیبر میں شامل ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی، پھر نبی کریم ﷺ سوار ہوئے، پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ خیبر کی گلیوں میں چلنے لگے۔ میرا گھٹنا آپ کی مبارک رانوں سے مس ہو جایا کرتا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کی مبارک رانوں کی سفیدی کو بھی کبھار دیکھ لیا۔ جب نبی کریم ﷺ بستی میں داخل ہونے تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو جائے گا جب ہم کسی قوم کے میدان میں پڑاؤ کرتے ہیں، تو وہ ڈرائے جانے والے لوگوں

183- صحیح بخاری: 4840، سنن نسائی: 3256، مسند امام احمد: 24911، مستدرک للحاکم: 4|67

قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ« قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ - قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا - وَالْخَمِيسُ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ، فَجَاءَ دِحْيَةُ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ: »اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً« فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: »ادْعُوهُ بِهَا« فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا« . قَالَ: وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا أَصْدَقَهَا، قَالَ: نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، قَالَ: حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ عَرُوسًا، قَالَ: »مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ« . قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، فَحَاسُوا حَيْسَةً، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے لیے بہت بری صبح ہوتی ہے، یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ لوگ گھروں سے اپنے کام کاج کے لیے نکلے۔ انہوں نے کہا: محمد آگئے (بعض روایات میں اور لشکر کے الفاظ ہیں) ہم نے اچانک حملہ کر کے ان پر قابو پالیا۔ ان کے قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کی، اے اللہ کے نبی! مجھے قیدیوں میں سے کوئی کنیز دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور کسی بھی کنیز کو لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار کیا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دے دی ہے وہ نضیر اور قریظہ قبیلے کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لائق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دحیہ کو اس کنیز سمیت بلاؤ۔ وہ کنیز کو ساتھ لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنیز کو دیکھا تو آپ نے دحیہ سے فرمایا: تم اس کی بجائے کسی اور کنیز کو لے لو۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کر لی۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیا مہر دیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: ان کی ذات کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی فرمائی تھی۔ حتیٰ کہ راستے میں سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا تھا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں راستے میں بھیجا اور اگلے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ فرمایا آپ نے فرمایا: جس کے پاس جو چیز ہو وہ لے آئے آپ نے دستر خوان بچھوایا کوئی شخص پنیر لے آیا کوئی شخص کھجوریں لے آیا کوئی شخص گھی لے آیا لوگوں نے اس کا حیس تیار کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

186 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا، يَقُولُ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِينَ عَرَّسَ بِهَا، ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے راستے میں رخصتی کی آپ نے تین دن وہاں قیام فرمایا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی۔ پھر آپ کے حکم پر انہیں ان خواتین میں شامل کیا جن کے لیے پردہ کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ آپ کے ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں شامل ہوگئیں۔

187 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ، وَأَلْقَى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا، فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا، فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے خیبر کے راستے میں مدینہ میں تین دن قیام فرمایا جس میں آپ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کروائی میں مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے ولیمے کے لیے بلا کر لایا اس ولیمے میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کے حکم پر دسترخوان بچھایا گیا اور لوگوں نے اس پر کھجوریں پنیر اور گھی ڈال دیا یہ نبی کریم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ بعض لوگوں نے دریافت کیا: یہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہوں گی یا نبی کریم ﷺ کی کنیزوں میں شریک ہوں گی تو کچھ لوگوں نے کہا: اگر نبی کریم ﷺ نے انہیں پردہ کروایا تو یہ ازواجِ مطہرات میں شامل ہوں گی اور اگر پردہ نہیں کروایا تو یہ ان کنیزوں میں شمار ہوں گی جو آپ کی ملکیت ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے تو آپ نے اپنے پیچھے ان کے لیے بچھونا بچھوایا اور ان کے لیے لوگوں سے پردہ کروادیا۔

80- اللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

شادی کے وقت کھیل کود اور گانا

188 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، فِي عُرْسٍ،

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شادی میں حاضر

186- صحیح بخاری: 3975، سنن الکبریٰ للنسائی: 5577

187- صحیح بخاری: 3976، صحیح ابن حبان: 7213، سنن الکبریٰ للبیہقی: 14279

188- مستدرک للحاکم: 2752، سنن الکبریٰ للبیہقی: 14469، مصنف ابن ابی شیبہ: 16405

وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ، فَقُلْتُ: أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ »رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ«

ہوا۔ وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے کہا: آپ دونوں نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شامل ہوئے ہیں اور آپ کی موجودگی میں ایسا کیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا: تم بیٹھ جاؤ اگر چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ سنو اور اگر چاہتے ہو تو تم چلے جاؤ۔ ہمیں شادی کے وقت گانے بجانے کی رخصت دی گئی ہے۔

81-جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کو جہیز دینا

189 - أَخْبَرَنَا نَصِيرُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک کمبل، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ دیا تھا جس میں اذخر (گھاس) بھری ہوئی تھی۔

82-الْفُرُشُ

فرش (بچھونے کا بیان)

190 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُولُ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک بستر مرد کے لیے ہو ایک اس کی بیوی کے لیے ہو اور ایک مہمان کے لیے ہو اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

83-الْأَنْمَاطُ

انماط (قیمتی چادر یا قالین) کا بیان

191 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ تَزَوَّجْتَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟« قُلْتُ: وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: »إِنَّهَا سَتَكُونُ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے قیمتی چادر بچھائی تھی۔ میں نے عرض کی: ہمیں قیمتی چادریں کہاں سے ملیں گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب مل جائیں گی۔

189- سنن ابن ماجہ:4152، صحیح ابن حبان:6947، سنن الکبریٰ للنسائی:5573

190- صحیح مسلم:2084، مسند امام احمد:14515، سنن الکبریٰ للنسائی:5574

84- الْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ

جس نے شادی کی ہو اسے تحفہ دینا

192 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، قَالَ: وَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ لَكَ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ، قَالَ: »ضَعْهُ«، ثُمَّ قَالَ: »اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ« وَسَمَّى رِجَالًا، فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُهُ. - قُلْتُ لِأَنَسٍ: عِدَّةُ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: يَعْنِي زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ، فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ« فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، قَالَ لِي: »يَا أَنَسُ، ارْفَعْ« فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے شادی کی، آپ نے اپنی زوجہ کی رخصتی کروائی تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میری والدہ نے ''حیس'' بنایا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ کہا ہے کہ ہماری طرف سے آپ کے لیے یہ تھوڑا سا تحفہ ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے رکھ دو اور فرمایا: جاؤ اور فلاں کو بلا کر لاؤ اور فلاں کو بلا کر لاؤ اور جو بھی تمہیں ملے نبی کریم ﷺ نے کچھ کا نام لیا تو نبی کریم ﷺ نے جن کا نام لیا اور جو مجھے ملے میں سب کو بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: تین سو کے قریب تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ دس دس کا حلقہ بنا کر بیٹھ جاؤ اور ہر شخص اپنے آگے سے کھائے۔ سب نے کھانا کھالیا اور سیر بھی ہوگئے ایک گروہ چلا جاتا تھا تو دوسرا گروہ اندر آجاتا تھا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اسے اٹھالو، جب میں نے اسے اٹھایا تو مجھے نہیں معلوم کہ جب میں اسے اٹھایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا۔

193 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ، فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: إِنَّ لِي مَالًا، فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ، وَلِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو جب حضرت سعد بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھائی بنایا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میرا کچھ مال ہے وہ میرے اور آپ کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا، میری دو بیویاں ہیں آپ انہیں دیکھ لیں

192- جامع ترمذی:3218 سنن الکبریٰ للنسائی:6618

193- سنن الکبریٰ للنسائی:5580 مصنف عبدالرزاق:5404

امْرَأَتَانِ، فَانْظُرْ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا، فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا. قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي - أَيْ عَلَى السُّوقِ -. فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ. قَالَ: وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: »مَهْيَمْ؟« فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: »أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ«

جو آپ کو پسند ہوگی تو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے گی تو آپ اس کے ساتھ شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں آپ کو برکت دے آپ بازار کی طرف میری رہنمائی کریں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار سے جب واپس آئے تو انہیں منافع میں کچھ گھی اور پنیر حاصل ہوا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ دن بعد مجھ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ

خواتین کے ساتھ برتاؤ

1- بَابُ حُبِّ النِّسَاءِ

خواتین (یعنی بیویوں) سے محبت کرنا

194 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْقُومَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

195 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ«

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(دنیوی چیزوں میں) مجھے بیوی اور خوشبو بہت پسند ہیں لیکن میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"

196 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان

194- سنن نسائی:3940، مستدرک للحاکم:2676، معجم الصغیر للطبرانی:741

195- سنن نسائی:3564، سنن الکبریٰ للنسائی:4404

196- سنن ابوداؤد:2133، سنن ابن ماجہ:1969، مسند امام احمد:7923، مستدرک للحاکم:2759

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: »لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ«

کرتے ہیں کہ بیویوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز گھوڑوں سے بڑھ کر پسند نہیں تھی۔

2-مَيْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

آدمی کا اپنی کسی ایک بیوی کی طرف دوسری کی نسبت زیادہ جھکاؤ رکھنا

197 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتا ہو تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔''

198 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ ثُمَّ يَعْدِلُ، ثُمَّ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ، وَلَا أَمْلِكُ« أَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں انصاف کے ساتھ باری مقرر کرتے' پھر فرماتے: ''اے اللہ! یہ تو میرا کام ہے جس کا مجھے اختیار ہے۔ جس چیز میں تجھے اختیار ہے' تو اس بارے میں مجھ پر گرفت نہ فرما جس میں دل کو اختیار نہ ہوں۔'' حماد بن زید نے اس روایت کو منقطع سند سے بیان کیا ہے۔

3-حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

کسی ایک بیوی کو دوسری سے زیادہ چاہنا

199 - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے حضرت فاطمہ کو جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی

197- سنن ابوداؤد:2134' سنن ابن ماجہ:1971' مسند امام احمد:25154

198- صحیح مسلم:2442' سنن الکبریٰ للنسائی:8892' مصنف عبدالرزاق:105

بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ
مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللّٰهِ، إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي
ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ. وَأَنَا سَاكِتَةٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيْ بُنَيَّةُ، أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ
أُحِبُّ؟« قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: »فَأَحِبِّي هٰذِهِ« . فَقَامَتْ
فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ، وَالَّذِي قَالَ
لَهَا. فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ،
فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي
لَهُ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ.
قَالَتْ فَاطِمَةُ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا. قَالَتْ
عَائِشَةُ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي
الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَصْدَقَ
حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ
ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ
بِهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا
الْفَيْئَةَ. فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ دَخَلَتْ
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا. فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، وَوَقَعَتْ

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر
میں لیٹے ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو اندر آنے کی اجازت عطا فرما دی تو حضرت فاطمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مجھ کو
(آج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا
ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
ابوقحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
صاحبزادی) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سلسلے
میں انصاف فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ میں خاموش تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اے بیٹی کیا تم نہیں چاہتی اس کو جس کو میں چاہتا
ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم اس (عائشہ) سے محبت کیا کرو۔
حضرت فاطمہ یہ بات سن کھڑی ہوئیں اور لوٹ گئیں دوسری
ازواج مطہرات کے پاس۔ اور بیان کیا جو انہوں نے کہا اور
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان سے وہ بولیں تم
سے تو کچھ کام نہ نکلا اب پھر جاؤ رسول اللہ کے پاس اور کہو آپ
کی بیویاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں،
حضرت فاطمہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم اب میں کبھی آپ سے
کچھ نہ کہوں گی اس بارے میں، حضرت عائشہ نے کہا پھر آپ
کی بیویوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا رسول اللہ کے پاس،
اور زینب وہ عورت تھیں جو میرے برابر کی تھیں آپ کی بیویوں
میں، آپ کے نزدیک (درجہ اور مرتبہ وحسن جمال میں) اور
میں نے کبھی نہیں دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھ کر دینداری
اور خدا ترسی اور سچائی اور ناطہ والوں کے ساتھ ملاپ اور صدقہ
خیرات میں اور وہ بہت تھکاتی کرتی تھیں اپنے نفس کو کام
کرنے کے لئے، یعنی اس کام میں جو صدقہ وخیرات کرنے
میں ان کو ضرورت پڑتا، فقط ان میں ایک یہی بات تھی کہ

بِي فَاسْتَطَالَتْ، وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا. فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ. فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ، حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ«

مزاج کی تیز تھیں اور غصہ جلد آجاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تھا، انہوں نے اجازت چاہی اندر آنے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح چادر میں لیٹے ہوئے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ، جیسے فاطمہ کے آنے کے وقت تھے، آپ نے ان کو اجازت دی، وہ آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپ کی بیویوں نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ انصاف کریں ابو قحافہ کی بیٹی میں اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی، میں رسول اللہ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں، زینب اپنے حال میں تھیں کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ کو برا نہیں لگے گا، میرا جواب دینا تب میں نے بھی ان کو کہنا شروع کیا اور ان کو بات نہ کرنے دی یہاں تک کہ میں ان پر غالب آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

200 - أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ، وَقَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ، فَاسْتَأْذَنَتْ، فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ، رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ سے اس سے ملتی جلتی روایت آتی ہے کہ ازواج مطہرات نے جب حضرت زینب کو نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دی تو انہوں نے اندر آکر کہا:...... الخ۔ معمر نے ان دونوں (صالح اور شعیب) کی مخالفت کی ہے۔ اس نے یہ روایت عن زہری عن عروہ عن عائشہ کی سند سے بیان کی ہے۔

201 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ، الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ لَهَا: إِنَّ نِسَاءَكَ - وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ: فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک دن جمع ہوگئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور یہ کہلوایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات انصاف چاہتی ہیں حضرت ابوبکر کی صاحبزادی چنانچہ حضرت فاطمہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت حضرت

مِرْطِهَا. فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي. وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَتُحِبِّينِي؟« قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: »فَأَحِبِّيهَا« . قَالَتْ: فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا قَالَ. فَقُلْنَ لَهَا: إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا. فَارْجِعِي إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: وَاللهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا. وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَزْوَاجُكَ أَرْسَلْنَنِي. وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ. ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي. فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا. قَالَتْ: فَشَتَمَتْنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا. فَاسْتَقْبَلْتُهَا. فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ« . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا. وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً. وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ. وَأَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ. مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »هَذَا خَطَأٌ. وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ«

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے اور وہ حضرت ابوقحافہ (یعنی حضرت ابوبکر) کی صاحبزادی (کے درمیان انصاف چاہتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ واپس تشریف لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات سے عرض کیا جو کچھ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اور عرض کرنے لگ گئیں کہ تم نے تو کوئی کام انجام نہیں دیا۔ تم اب پھر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جاؤ۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں اللہ کی قسم میں اب نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی تھیں (آلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف کس طرح کر سکتی تھیں) اس کے بعد تمام ازواج مطہرات نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زینب وہ بیوی تھیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر کی خاتون تھیں (یعنی عزت و احترام خاندان و جاہت اور حسن جمال میں) پھر حضرت زینب نے فرمایا کہ مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے بھیجا ہے اور وہ انصاف کا مطالبہ کر رہی ہیں حضرت ابوقحافہ کی صاحبزادی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کے درمیان میں پھر میری جانب چہرہ متوجہ فرمایا اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگ گئیں اور میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں کی جانب دیکھتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اجازت

فرماتے ہیں ان کے جواب دینے کی اور وہ مجھ کو برا کہتی رہی یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا جواب دینا برا محسوس نہیں ہوگا۔ اس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور میں نے کچھ دیر میں ان کو بند کر دیا یعنی میں نے خاموشی اختیار کی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے (آج تک) کوئی خاتون نیکی صدقہ و خیرات اور اپنے نفس پر محنت مشقت اٹھانے میں اجر وثواب کے واسطے حضرت زینب سے زیادہ (باصلاحیت خاتون) نہیں دیکھی اور ان کے مزاج میں صرف معمولی قسم کی تیزی تھی لیکن وہ تیزی جلد ہی ختم اور زائل ہو جاتی تھی۔ حضرت امام نسائی نے فرمایا کہ یہ روایت خطاء ہے اور دراصل صحیح روایت وہی ہے جو کہ سابق میں گزر چکی ہے۔

202 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہے۔

203 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

204 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف

203- سنن الکبریٰ للنسائی: 8382، مصنف عبدالرزاق: 104

204- مسند امام احمد: 26555، مستدرک للحاکم: 6729

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ. فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ»

نہ وہ اللہ کی قسم مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی چادر یا لحاف میں ہوتا ہوں۔

205 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رُمَيْثَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا، أَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَتَقُولُ لَهُ: إِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ، فَكَلَّمَتْهُ، فَلَمْ يُجِبْهَا، فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ أَيْضًا، فَلَمْ يُجِبْهَا، وَقُلْنَ: مَا رَدَّ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لَمْ يُجِبْنِي. قُلْنَ: لَا تَدَعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكِ، أَوْ تَنْظُرِينَ مَا يَقُولُ، فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ: «لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ، وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ، إِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَانِ الْحَدِيثَانِ صَحِيحَانِ عَنْ عَبْدَةَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے ان سے عرض کیا کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سلسلہ میں لوگوں کی یہ حالت تھی کہ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تحفے اور ہدایا بھیجا کرتے تھے جس دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری ہوتی اور لوگ کہتے تھے کہ ہم لوگ بھلائی کے طلب گار ہیں جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت فرماتے آپ بھی اسی طرح محبت فرماتے۔ ایک روز حضرت ام سلمہ نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق عرض کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس وقت حضرت ام سلمہ نے پھر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن جس وقت ان کی باری آئی (یعنی حضرت ام سلمہ کی) تو انہوں نے دوسری مرتبہ اس سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دفعہ بھی کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ ازواج مطہرات ان سے دریافت کرنے لگیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟ تو حضرت ام سلمہ نے جواب دیا کہ مجھ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ حضرات ازواج مطہرات (ہی خود) پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے لگیں کہ تم اس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جواب لینا چنانچہ جب ان کا نمبر آیا تو پھر

205- صحیح بخاری:2435، جامع ترمذی:3879، سنن الکبریٰ للبیہقی:11723

حضرت ام سلمہ نے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھ کو عائشہ صدیقہ کے سلسلہ میں تکلیف نہ پہنچاؤ میرے اوپر وحی نہیں نازل ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کے لحاف میں ہوتا ہوں۔ حضرت امام نسائی نے فرمایا کہ یہ دونوں روایات راوی عبدہ کی روایت سے صحیح ہیں۔

206۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دن دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حصے بھیجا کرتے تھے اور اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جائیں۔

207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، فَقُمْتُ، فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِي: «يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ میں اٹھی اور دروازہ کی آڑ میں ہوگئی۔ جس وقت وحی آنا بند ہوگئی تو مجھ سے فرمایا اے عائشہ صدیقہ جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں۔

208۔ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا نَرَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں انہوں نے عرض کیا وَعَلَيْ ※ السَّلَامُ وَرَحْمُ ※ اللَّ ※ وَبَرَكَاتُ ※ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں جو کہ ہم نہیں دیکھتے۔

209۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» مِثْلَهُ سَوَاءً.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیان فرمایا کہ اے عائشہ صدیقہ! یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو کہ تم کو سلام فرما رہے ہیں۔ اس کی ہی طرح اوپر بھی روایت گزر چکی ہے۔ امام نسائی نے فرمایا یہ روایت درست ہے اور پہلی

206- صحیح بخاری:3045' سنن ابوداؤد:5232' سنن نسائی:3954

209- صحیح بخاری:2349' جامع ترمذی:1359' سنن داری:2598

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »هَذَا الصَّوَابُ وَالَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ«

روایت خطا ہے۔

4-بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک کا بیان

210 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ. فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ، فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ، فَانْكَسَرَتْ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ. وَيَقُولُ: »غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا« فَأَكَلُوا. فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ، وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اہلیہ محترمہ کے پاس تھے تو دوسری اہلیہ محترمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانے کا پیالہ بھیجا۔ ان اہلیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہاتھ پر ہاتھ مارا اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ کے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا جمع فرمانے لگے اور فرمایا کہ تمہاری ماں روئے۔ تو تم کھانا کھا لو پھر سب کے سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی سی اہلیہ محترمہ پیالہ لے کر حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ کھانا لانے والے شخص کو لا کر دے دیا اور وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اس بیوی کے گھر میں ہی چھوڑ دیا کہ جنہوں نے پیالہ توڑ دیا تھا۔

211 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا يَعْنِي أَتَتْ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ، وَمَعَهَا فِهْرٌ، فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: »كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ« مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک روز ایک پیالہ لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی چادر مبارک لے کر حاضر ہوئیں۔ ایک پتھر لئے ہوئے اور انہوں نے وہ پیالہ لے کر توڑ ڈالا اور انہوں نے اسی پتھر سے پیالہ توڑا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے لے کر ملا دیئے اور فرمانے لگے کہ تم کھانا کھا لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا صحیح و سالم پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ کے گھر بھیج دیا اور

211- سنن الکبریٰ للنسائی: 8905 سنن ابوداؤد: 3568

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ عائشہ صدیقہ کو دے دیا۔

212 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُلَيْتٍ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ، أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ، فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ: »إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ، وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کوئی خاتون حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برتن میں کھانا بھر کر بھیجا۔ مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا جا سکا۔ میں نے وہ برتن توڑ ڈالا۔ پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی برتن کا بدلہ دوسرا برتن ہے۔

213 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ. فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ: ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: »لَا، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ« فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ} [التحريم: 1] {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ} [التحريم: 4] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَ{إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا} [التحريم: 3] لِقَوْلِهِ: »بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا«

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس کچھ ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے تو میں نے اور حفصہ نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہہ دیں کہ میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ ان دونوں بیویوں میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ہم نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اب نہ پئیں گے اور ہم نے اس کی قسم کھائی اس کی خبر کسی کو نہ دینا آپ اپنی بیویوں کی رضا چاہتے تھے تب یہ آیت اتری ترجمۂ کنز الایمان اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی

214 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ، هُوَ لَقَبُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک باندی تھی کہ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے تو حضرت

212- صحیح بخاری:4628، سنن ابوداؤد:3714، مسند امام احمد:25894

213- مستدرک للحاکم:3824، سنن الکبریٰ للبیہقی:14853

214- سنن الکبریٰ للنسائی:8908

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ«. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ [التحریم: 1] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لگی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باندی کو اپنے اوپر حرام فرمالیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔

215 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْتَمَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ، فَقَالَ: »قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ« فَقُلْتُ: أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ؟ فَقَالَ: »بَلَى، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ«

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے ایک رات تشریف لے گئے فرماتی ہیں کہ میں نے اس پر غیرت کی پھر آپ تشریف لائے تو دیکھا جو میں کر رہی تھی فرمایا اے عائشہ کیا حال ہے کیا غیرت کھا گئیں میں بولی مجھے کیا ہوا کہ مجھ جیسی بی بی آپ جیسے پر غیرت نہ کرے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس شیطان آگیا بولیں یارسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور آپ کے ساتھ یارسول اللہ فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مؤمن ہوگیا

216 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَتَجَسَّسْتُهُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ، يَقُولُ: »سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ« فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ، وَإِنِّي لَفِي شَأْنٍ آخَرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت رکوع میں تھے یا سجدہ فرما رہے تھے: (تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) میں نے عرض کیا میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے خیال میں ہوں۔

215- سنن نسائی: 1131، سنن الکبریٰ للنسائی: 717

217۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: افْتَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَتَجَسَّسْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ، يَقُولُ: »سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ« فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ، وَإِنِّي لَفِي آخَرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ (آج کی رات) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے تلاش کیا پھر میں واپس ہوئی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو پاک ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے کام میں مشغول ہوں۔

218۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّي؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي انْقَلَبَ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَبَسَطَ إِزَارَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، وَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا، وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي فَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، وَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ، وَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، وَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ، فَقَالَ: »مَا لَكِ يَا عَائِشُ رَابِيَةً؟« قَالَ: سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ قَالَ: حَشْيَا قَالَ: »لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ؟« قُلْتُ: يَا

حضرت محمد بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اپنا حال بیان نہ کروں۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا میری ایک رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لئے اور جلدی سے چادر لی اور دروزہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل گئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے دوپٹہ اوڑھا۔ چادر اوڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز چلے میں بھی تیز چلی آپ صلی اللہ

217- سنن نسائی: 2037' صحیح ابن حبان: 7110

رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ. قَالَ: »أَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟« قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَلَهَدَنِي لَهْدَةً فِي صَدْرِي أَوْجَعَتْنِي. قَالَ: أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ. قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: »نَعَمْ«. قَالَ: »فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ، وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي. فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ. وَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ. وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ. فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي. فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ، فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ« خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ"

علیہ وآلہ وسلم جلدی چلے میں بھی جلدی چلی میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تم کو کیا ہو گیا ہے تم بتلاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ مطلع فرما دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینہ میں درد ہو گیا اور فرمایا تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس حد تک چھپائیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور وہ تمہارے پاس نہ تشریف لا سکے کیونکہ تم اس وقت برہنہ تھیں پھر آہستہ سے انہوں نے مجھ کو آواز دی چنانچہ میں پھر گیا اور میں تم سے پوشیدہ طریقہ سے گیا اس لئے کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ تم کو نیند آ گئی ہے اور مجھ کو تم کو بیدار کرنا ناگوار اور برا محسوس ہوا۔ مجھ کو خوف ہوا کہ تم کو وحشت نہ ہو (تنہا رہنے سے) پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو کہا کہ میں بقیع (قبرستان) پہنچ جاؤں اور جو لوگ وہاں پر مدفون ہیں ان کے واسطے میں دعا مانگوں۔

219 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ. أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ، قَالَتْ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي، وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت محمد بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اپنا حال بیان نہ کروں۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا میری ایک

وَسَلَّمَ؛ قُلْنَا: بَلَى، قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - انْقَلَبَ، فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا، وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا، وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، فَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: »مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً؟« قَالَتْ: لَا. قَالَ: »لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ؟« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ. قَالَ: »فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي؟« قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي. ثُمَّ قَالَ: »أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ« قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللهُ؟ قَالَ: »نَعَمْ« . قَالَ: »فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ، وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي، فَأَخْفَى مِنْكِ، فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكِ، فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ، فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ« رَوَاهُ عَاصِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ

رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آ گئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لئے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل گئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے دوپٹہ اوڑھا۔ چادر اوڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز چلے میں بھی تیز چلی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی چلے میں بھی جلدی چلی میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لیٹی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ صدیقہ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ تمہارا پیٹ پھولا ہوا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ مطلع فرما دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینہ میں درد ہو گیا اور فرمایا تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس حد تک چھپائیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا جی ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور وہ تمہارے پاس نہ تشریف لا سکے کیونکہ تم اس وقت برہنہ تھیں پھر آہستہ سے انہوں نے مجھ کو آواز دی چنانچہ میں پھر گیا اور میں تم سے پوشیدہ طریقہ سے گیا اس لئے کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ تم کو نیند آ گئی ہے اور مجھ کو تم کو بیدار کرنا ناگوار اور برا محسوس ہوا۔ مجھ کو خوف ہوا کہ تم کو وحشت نہ ہو (تنہا رہنے سے) پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں بقیع (قبرستان) پہنچ جاؤں اور جو لوگ وہاں پر مدفون ہیں ان کے واسطے میں دعا مانگوں۔

220 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

علی بن حجر، شریک، عاصم، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترجمہ حسب سابق ہے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الزِّينَةِ

آرائش وزیبائش کا بیان

1- مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةُ

فطرت (کا بیان)

221 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مونچھیں کتروانا، ناخن ترشنا، جوڑوں کو دھونا، داڑھی کو بڑھانا، مسواک کرنا، ناک صاف کرنا، بغلوں سے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کو صاف کرنا اور پیشاب کے بعد (پانی استعمال کرنا)۔ مصعب بن شیبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں دسویں بات بھول گیا ہوں لیکن وہ کلی کرنا ہو سکتی ہے۔

222 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ: "عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: السِّوَاكُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَحَلْقُ

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مسواک کرنا، مونچھیں پست کرنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کو دھونا، زیر ناف بال صاف

الْعَانَةِ، وَالِاسْتِنْشَاقِ، وَأَنَا شَكَكْتُ فِي الْمَضْمَضَةِ "

کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنے کے متعلق مجھے شبہ ہے۔

223 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: " عَشَرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ: السِّوَاكُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَالْمَضْمَضَةُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَتَوْفِيرُ اللِّحْيَةِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَالْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ " قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَحَدِيثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَجَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، وَمُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ«

حضرت ابوبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، دس چیزیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا، مونچھیں پست کرنا، کنگھی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، داڑھی بڑھانا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پاخانے کے مقام کو دھونا۔

224 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَنَتْفُ الضَّبْعِ، وَتَقْلِيمُ الظُّفْرِ، وَتَقْصِيرُ الشَّارِبِ »وَقَفَهُ مَالِكٌ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ چیزیں سنت کا حصہ ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، مونچھیں پست کرنا۔

225 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ ناخن ترشوانا مونچھیں پست کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

2- إِحْفَاءُ الشَّارِبِ

مونچھیں پست کرنا

226 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔

227 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مونچھیں پست نہیں کرے گا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا«

ہے۔

3- الرُّخْصَةُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ

سر منڈوانے کی رخصت

229 - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا، فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: »احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈوایا گیا تھا اور کچھ حصے کے بال چھوڑ دیے گئے تھے۔ آپ نے اس کام سے ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یا سارے سر کو منڈوا دو یا سارے سر کو چھوڑ دو۔

4- النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

عورت کا اپنے سر کو منڈوانے کی ممانعت ہے

230 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ: »نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

5- النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

قزع کی ممانعت

231 - أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے قزع سے ممانعت فرمائی ہے۔

232 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: »حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ أَوْلَى بِالصَّوَابِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے قزع سے ممانعت فرمائی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید اور محمد بن بشر سے مروی روایت زیادہ صحیح ہے۔

229- جامع ترمذی: 2761، مسند امام احمد: 19283، سنن الکبریٰ: 14

231- جامع ترمذی: 914، سنن الکبریٰ للنسائی: 9297

6-الْأَخْذُ مِنَ الشَّارِبِ

233 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخُو قَبِيصَةَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ، فَقَالَ «ذُبَابٌ»، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي، فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: »لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ«

234 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا، لَيْسَ بِالْجَعْدِ، وَلَا بِالسَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ«

235 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ، قَالَ: »نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ«

7-التَّرَجُّلُ غِبًّا

236 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا«

237 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ

بال چھوٹے کروانا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بال بڑھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: یہ برے ہیں میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے میرے بالوں کے متعلق فرمایا ہے میں نے اپنے بال کٹوا لیے پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے متعلق وہ لفظ نہیں کہا تھا البتہ یہ بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے بال مبارک درمیانی قسم کے تھے نہ وہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے اور وہ کانوں سے لے کر شانے مبارک تک آتے تھے۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک ایسے صاحب سے ملا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی چار سال تک صحبت بابرکت پائی تھی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے۔

ایک دن کے وقفے کے ساتھ کنگھی کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے (روانہ) کنگھی کرنے سے ممانعت فرمائی ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے ممانعت فرمائی ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

234- سنن ابوداؤد:4190، سنن ابن ماجہ:3636، مصنف عبدالرزاق:99

235- صحیح بخاری:5565، مسند امام احمد:13128، سنن الکبریٰ للنسائی:9311

التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا«

238 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، قَالَا: »التَّرَجُّلُ غِبٌّ«

امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں: ایک دن کے وقفے کے ساتھ کنگھی کی جائے گی۔

239 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مُشْعَانٌّ، قَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُشْعَانًّا وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ قَالَ: »كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ« . قُلْنَا: وَمَا الْإِرْفَاهُ؟ قَالَ: »التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ«

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین میں سے ایک صاحب مصر کے گورنر تھے ان کے ساتھیوں میں سے ایک صاحب ان کے پاس آئے ان کے بال بکھرے ہوئے تھے ان کے ساتھی نے کہا: کیا سبب کہ میں آپ کو بکھرے ہوئے بالوں کی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ امیر ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں ''ارفاہ'' سے ممانعت فرمائی ہے۔ ہم نے دریافت کیا: اس بات کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

8-التَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

کنگھی کرتے ہوئے داہنی جانب سے ابتداء کرنا

240 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ، يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ، وَيُعْطِي بِيَمِينِهِ، وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ داہنی جانب سے کام کرنے کو پسند فرماتے تھے آپ داہنی جانب سے پکڑتے تھے، داہنی جانب سے دیا کرتے تھے، آپ تمام معاملات میں داہنی جانب سے کام کرنا پسند فرماتے تھے۔

9-اتِّخَاذُ الشَّعْرِ

بال بڑھانا

241 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: »مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ«

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سرخ رنگ کے حلے میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک شانوں تک آتے تھے۔

242 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے بال مبارک نصف کان تک آتے تھے۔

وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ«

243 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ: »مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« قَالَ: »وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ«

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سرخ رنگ کے حلے میں کوئی شخص نبی کریم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کے بال مبارک شانوں کے قریب تک آتے تھے۔

10-الذُّؤَابَةُ

مینڈھیاں

244 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِّي أَقْرَأُ، »لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَإِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ«

حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم کیا چاہتے ہو کہ میں اس کی قرأت کروں کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں قرأت کی ہیں زید کے اس وقت بچوں کی طرح کے بال ہوتے تھے اور یہ بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔

245 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: » كَيْفَ تَأْمُرُونِّي أَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَإِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهُ ذُؤَابَتَانِ«

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم یہ مجھے کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت کے مطابق قرأت کروں جبکہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں قرأت کی ہوئی ہیں اور زید اس وقت بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ان کے ان بچوں کی طرح کے بال ہوتے تھے۔

246 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْأَغَرِّ بْنِ حُصَيْنٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي زِيَادُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ادْنُ مِنِّي« فَدَنَا مِنْهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ

حضرت زید بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے نزدیک ہو جاؤ وہ نزدیک ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے بالوں پر رکھا آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا اور بسم اللہ

245- سنن نسائی:5064' صحیح ابن حبان:7064' سنن الکبریٰ للنسائی:9329

عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ أَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ

پڑھنے کے بعد ان کے حق میں دعائے خیر کی۔

11- تَطْوِيلُ الْجُمَّةِ

247 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي جُمَّةٌ، قَالَ ذُبَابٌ: وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي، فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي، فَقَالَ: »إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ«

بال لمبے کرنا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بال لمبے تھے آپ نے فرمایا: یہ اچھے نہیں ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ نے یہ میرے بارے میں کہا ہے میں گیا اور میں نے بال کٹوا لیے تو آپ نے فرمایا: میری مراد تم نہیں تھے لیکن یہ اچھے ہیں۔

12- عَقْدُ اللِّحْيَةِ

248 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، أَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَا رُوَيْفِعُ، لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ«

داڑھی موڑنا

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رویفع ہوسکتا ہے کہ میرے بعد تمہیں لمبی زندگی نصیب ہو تم لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی کو موڑے گا یا قلادہ باندھے گا یا گوبر کے ساتھ یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرے گا تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہے۔

13- النَّهْيُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

249 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ«

سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھاڑنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

14- الْإِذْنُ بِالْخِضَابِ

250 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

خضاب لگانے کی اجازت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔

248- سنن ابوداؤد: 4190، سنن ابن ماجہ: 3636، مصنف عبدالرزاق: 99

250- جامع ترمذی: 2821، سنن الکبریٰ للنسائی: 9337

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ«

251- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی طرح مروی ہے۔

252- أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو اور خضاب لگایا کرو۔

253- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔

254- أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں رنگت بدل دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

255- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں کی رنگت بدل

251- صحیح بخاری: 3275' سنن ابوداؤد: 4203' سنن ابن ماجہ: 3621

255- جامع ترمذی: 1752' مسند امام احمد: 7536' سنن الکبریٰ للنسائی: 9345

عُرْوَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ« . »وَكِلَاهُمَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ«

دو اور یہودیوں کی طرح مشابہت اختیار نہ کرو۔

15-النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

سیاہ خضاب استعمال کرنے کی ممانعت

256- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: »قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب استعمال کریں گے وہ کبوتر کی پوٹ کی طرح ہوں گے وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

257- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (پھولوں کی طرح سفید) تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی چیز سے بدل دو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے اجتناب کرو۔

16-الْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

مہندی اور وسمہ خضاب کے طور پر لگانا

258- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي، عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، سب سے بہترین چیز جس سے تم بالوں کا رنگ بدل دو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

259- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین چیز جس سے تم بالوں کا رنگ بدلو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

257- سنن ابوداؤد:4212، سنن الکبریٰ للنسائی:9346، مسند ابویعلیٰ:2603

258- صحیح مسلم:2102، سنن نسائی:5246، صحیح ابن حبان:5471

260 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْأَجْلَحِ، فَلَقِيتُ الْأَجْلَحَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكَتَمَ«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ سب سے بہترین چیز جس سے تم ان سفید بالوں کو بدل دو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

261 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ« خَالَفَهُ الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسٌ "

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس سے تم سفید بالوں کا رنگ بدلتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

262 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ«

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس سے تم ان سفید بالوں کا رنگ بدلتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

263 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ كَهْمَسًا، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ«

حضرت عبد بن برید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ معلوم ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس سے تم ان سفید بالوں کا رگ بدلتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

264 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: »أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ«

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی مبارک پر مہندی لگائی ہوئی تھی۔

265 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو دیکھا

265- سنن ابوداؤد: 4208، سنن الکبریٰ للنسائی: 9356

رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: »أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ«

کہ آپ نے اپنی داڑھی مبارک پر زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

17- اَلْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ

زرد رنگ کا خضاب لگانا

266 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ، قَالَ: »إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصِّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: »وَهٰذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ«

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کو خلوق سے زرد کیا ہوا ہے میں نے پوچھا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ نے اپنی داڑھی کو خلوق سے زرد کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ خوشبو سے اپنی داڑھی مبارک کو رنگا کرتے تھے اور آپ کے نزدیک رنگوں میں اس سے زیادہ پسندیدہ رنگ اور کوئی نہیں تھا آپ اس سے اپنے مبارک کپڑوں کو رنگتے تھے حتیٰ کہ اپنے عمامے مبارک کو بھی رنگ لیا کرتے تھے۔

267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَأَلَهُ: هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: »لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے، قتادہ نے ان سے دریافت کیا، کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ کو کبھی اس کی حاجت ہی محسوس نہیں ہوئی کیونکہ صرف آپ کی کنپٹی میں کچھ بال مبارک سفید تھے۔

268 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ، إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا، وَفِي الرَّأْسِ يَسِيرًا«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال نہیں فرمایا آپ کے ہونٹ مبارک کے نیچے کچھ بال مبارک سفید تھے آپ کی کنپٹی کچھ بال مبارک سفید تھے اور سر میں کچھ بال مبارک سفید تھے۔

269 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، "أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے دس چیزوں کو ناپسند قرار دیا ہے زرد رنگ یعنی خلوق کا استعمال، سفید بالوں کو تبدیل کرنا، ٹخنے کے نیچے تہبند رکھنا، سونے کی انگوٹھی کا استعمال، شطرنج کھیلنا اور

267- سنن الکبریٰ للنسائی:9358، مسند ابویعلی:5642

وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ: الصُّفْرَةَ - يَعْنِي الْخَلُوقَ - وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَتَعْلِيقَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ، وَإِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ"

(خواتین کا) نامناسب طور پر اپنی زیب و زینت کو ظاہر کرنا "معوذات" کی بجائے کسی اور طرح دم کرنا، تعویز لٹکانا اور ناحق پانی (یعنی مادہ تولید) کو ضائع کرنا اور بچے کو خراب کرنا۔ البتہ آپ نے ان چیزوں کو حرام قرار نہیں دیا۔

18-الْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ

270 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ، فَقَالَ: »إِنِّي لَمْ أَدْرِ أَيَدُ امْرَأَةٍ هِيَ أَوْ رَجُلٍ« قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ، قَالَ: »لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ«

عورتوں کا خضاب استعمال کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک خاتون نے اپنے ہاتھ نبی کریم ﷺ کی جانب بڑھائے اس کے ہاتھ میں کوئی تحریر موجود تھی نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے رکھا اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے اپنے ہاتھ آپ کی جانب اس تحریر کے ساتھ بڑھائے ہیں آپ نے اسے پکڑا نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ خاتون کا ہاتھ ہے یا مرد کا ہاتھ ہے؟ اس نے عرض کی: یہ خاتون کا ہاتھ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم عورت ہو تو اپنے ناخنوں کی رنگت کو مہندی سے تبدیل کرو۔

19-كَرَاهِيَةُ رِيحِ الْحِنَّاءِ

271 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ، قَالَتْ: »لَا بَأْسَ بِهِ، وَلَكِنْ أَكْرَهُ هَذَا، لِأَنَّ حِبِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -«

مہندی کی بو کا ناپسند ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، ایک خاتون نے ان سے مہندی کو بطور خضاب لگانے کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے محبوب اس کی بو کو ناپسند کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد نبی کریم ﷺ تھے۔

20-النَّتْفُ

272 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَأَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ

بال اکھیڑنا

ابو الحصین ہیثم بن شفی بیان کرتے ہیں، ابو اسود شفی فرماتے ہیں: میں اور میرے ایک دوست جن کا نام ابو عامر تھا

270- سنن ابوداؤد:4222، مستدرک للحاکم:7418، سنن الکبریٰ للبیہقی:14109

271- سنن الکبریٰ للنسائی:9364، مسند امام احمد:26301

عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ، وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: شُفَيٌّ، إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُسَمَّى أَبَا عَامِرٍ، رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ، وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ: فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ؟ فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: " نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنْ: الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ أَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا، أَمْثَالَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النُّهْبَى، وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ، وَلُبُوسِ الْخَوَاتِيمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ "

یہ معافر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ہم بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے وہاں پر حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل تھے اور ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہاں سے خطیب تھے ابوالحصین بیان کرتے ہیں، میرے ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں چلے گئے اس کے بعد میں وہاں پہنچا اور ان کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے بتایا: کیا تم نے حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر سنی ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم ﷺ نے دس چیزوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ دانت رگڑ کر برابر کرنے، بال گودنے، سفید بال اکھاڑنے، ایک مرد کے دوسرے مرد کے ساتھ کپڑے پہنے بغیر لیٹنے، ایک عورت کے دوسری عورت کے ساتھ اس طرح لیٹنے، عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم لگانے، عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانے، لوٹ مار کرنے، چیتے کی کھال پر بیٹھنے، انگوٹھیاں پہننے سے ممانعت فرمائی ہے البتہ حاکم کے لیے اجازت ہے۔

21-وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

بالوں میں پیوند لگانا

273 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: »إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ«

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے جھوٹی بات سے ممانعت فرمائی ہے۔

274 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هَذَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

حضرت سعید المقبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک وگ تھی جو عورتیں روایتی بالوں کے طور پر استعمال کرتی ہیں انہوں نے فرمایا: مسلمان خواتین کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اس طرح کے کام کرتی ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جو بھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ«

عورت اپنے سر میں اس طرح کے بالوں سے اضافہ کرے گی جو اس کے نہیں ہوں گے تو یہ فریب ہوگا۔

22-الْوَاصِلَةُ

بال جوڑنے والی عورت

275 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ«

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی عورت اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

23-الْمُسْتَوْصِلَةُ

بال جڑوانے والی عورت

276 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: »لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُوتَشِمَةَ« أَرْسَلَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی عورت، بال جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

277 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ«

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے یہ سنا ہے، نبی کریم ﷺ نے بال جوڑنے، بال جڑوانے والی گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

278 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

279 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ

مسروق بیان کرتے ہیں، ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں ایک ایسی عورت ہوں جس کے بال کم ہو گئے

مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي؟ فَقَالَ: لَا. قَالَتْ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ہیں تو کیا میں اپنے بالوں میں مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ تو اس نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یا آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس کے متعلق دیکھا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی بھی اس کو سنا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس کا حکم پایا ہے (امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔

24-الْمُتَنَمِّصَاتُ

بال اکھڑنے والی عورتیں

280 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: »لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے گودنے والی عورتوں، گودوانے والی بال اکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں پر (جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو) تبدیل کرتی ہیں، پر لعنت فرمائی ہے۔

281 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: »الْمُتَفَلِّجَاتِ« وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ابراہیم نخعی بیان فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: (دانتوں میں) کشادگی کرنے والی عورتیں اس کے بعد آپ نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

282 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: »نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ، وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ، وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے گودنے، گدوانے، روایتی بال لگوانے، روایتی بال لگانے، اکھیڑنے اور اکھڑوانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

25-الْمُوتَشِمَاتُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هٰذَا

گدوانے والی عورتوں کا بیان، اس کے متعلق عبداللہ بن مرہ اور شعبی کے اختلاف کا تذکرہ

283 - أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سود

حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: »آكِلُ الرِّبَا، وَمُوكِلُهُ، وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمَوْشُومَةُ لِلْحُسْنِ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

کھانے والا، سود کھلانے والا، اسے تحریر کرنے والا جب وہ لوگ یہ عمل کرلیں اور گودنے والی عورت، گدوانے والی عوت جو خوبصورتی کے لیے ایسا کرے اور صدقے (زکوۃ) کی ادائیگی نہ کرنے والا شخص اور وہ دیہاتی جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے یہ سب قیامت کے دن تک کے لیے حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک سے ملعون قرار پائے ہیں۔

284 - أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، »أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ« أَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے، اسے تحریر کرنے والے، صدقے (زکوۃ) ادا نہ کرنے والے پر لعنت کی ہے اور آپ نے نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

285 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ: »لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ« قَالَ: إِلَّا مِنْ دَاءٍ؟ فَقَالَ: »نَعَمْ، وَالْحَالُّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ، وَمَانِعُ الصَّدَقَةِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ، وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ«

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، اسے تحریر کرنے والے، گودنے والی عورت، گدوانے والی عورت (راوی کہتے ہیں) البتہ کسی بیماری کے سبب ایسا کیا جا سکتا ہے تو کہا: جی ہاں۔ اور حلالہ کرنے والا شخص اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہو، زکوۃ کی ادائیگی کا انکار کرنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ (راوی کہتے ہیں) آپ نے اس پر لعنت نہیں فرمائی۔

286 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: »لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُوتَشِمَةَ، وَنَهَى عَنِ النَّوْحِ، وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ«

شعبی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، اسے تحریر کرنے والے، گودنے والی عورت، گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ راوی نے نوحہ کرنے والے پر آپ کی طرف سے لعنت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

285- صحیح مسلم:1598' جامع ترمذی:1207' سنن ابن ماجہ:2277

287 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ: فَمَا سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: »لَا تَشِمْنَ، وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو گودا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تم میں سے کسی ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ارشاد سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی عورت گودے نہیں اور کوئی عورت گدوائے نہیں۔

26- الْمُتَفَلِّجَاتُ

دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتیں

288 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ«

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے بال اکھاڑنے والی عورتوں، دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلتی ہیں، پر لعنت فرمائی ہے۔

289 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے بال اکھاڑنے والی عورتوں، دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں، جو اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں، پر لعنت فرمائی ہے۔

290 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بال اکھیڑنے والی عورتوں، گدوانے والی عورتوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو تبدیلی

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ«

کرتی ہیں۔

27- تَحْرِيمُ الْوَشْرِ

دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے کا حرام ہونا

291 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ: فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا، فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ: »إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ«

ابوالحصین حمیری بیان کرتے ہیں، یہ اور ان کے ساتھی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان سے علم حاصل کرتے رہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میرے ساتھی ان کے پاس موجود تھے میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے اور بال اکھیڑنے کو حرام فرما دیا ہے۔

292 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ: بَلَغَنَا »أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ«

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ معلوم ہوا ہے: نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

293 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ: بَلَغَنَا »أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ«

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہوا ہے: نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

28- الْكُحْلُ

سرمہ لگانا

294 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارا سب سے بہترین سرمہ "اثمد" ہے یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيِّنُ الْحَدِيثِ«

29-الدُّهْنُ

295 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ، وَإِذَا لَمْ يُدَّهَنْ رُئِيَ مِنْهُ«

تیل لگانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تھے تو وہ بال نظر نہیں آتے تھے لیکن جب آپ تیل نہیں لگاتے تھے تو وہ نظر آجاتے تھے۔

30-الزَّعْفَرَانُ

296 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ«

زعفران کا بیان

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کپڑوں پر زعفران لگایا کرتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ بھی یہ رنگ استعمال فرماتے تھے۔

31-الْعَنْبَرُ

297 - أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْمُزَلِّقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ: »نَعَمْ، بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ، وَالْعَنْبَرِ«

عنبر لگانا

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی کریم ﷺ خوشبو استعمال فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔

32-بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ طِيبِ الرِّجَالِ، وَطِيبِ النِّسَاءِ

298 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْحَفَرِيَّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »طِيبُ الرِّجَالِ

مردوں کی خوشبو اور عورتوں کی خوشبو کے درمیان کیا فرق ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو لیکن اس کا رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو نہ

296- مسند امام احمد: 21026، مصنف عبدالرزاق: 1921، متدرک للحاکم: 4204

مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ»

آئے۔

299۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو پھیلے لیکن اس کا رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ نظر آئے لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

33-أَطْيَبُ الطِّيبِ

بہترین خوشبو

300۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں مشک رکھ لی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: یہ بہترین خوشبو ہے۔

34-التَّزَعْفُرُ، وَالْخَلُوقُ

زعفران اور خلوق کا استعمال

301۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْهَبْ فَانْهَكْهُ» ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: «اذْهَبْ فَانْهَكْهُ» . ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: «اذْهَبْ فَانْهَكْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے کپڑوں پر خوب خلوق لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: جاؤ اور اسے صاف کرو اور دوبارہ نہ لگانا۔

302۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو، وَقَالَ عَلَى إِثْرِهِ يُحَدِّثُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے اس وقت انہوں نے خلوق لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ لَهُ: »هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ؟« قُلْتُ: لَا. قَالَ: »فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ«

فرمایا: تم اسے دھولو۔ پھر تم اسے دوبارہ دھولو اور آئندہ نہ لگانا۔

303 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ: »اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، وَلَا تَعُدْ«

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے دھولو۔ پھر اسے دھولو اور دوبارہ مت لگانا۔

304 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ يَعْلَى، نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

305 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ: »يَا يَعْلَى، لَكَ امْرَأَةٌ؟« قُلْتُ: لَا. قَالَ: »اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ« قَالَ: فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ، ثُمَّ لَمْ أَعُدْ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا میرے جسم پر اس وقت خلوق کا نشان تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تم اسے دھولو اور دوبارہ نہیں لگانا۔ یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے اسے دھولیا اور دوبارہ نہیں لگایا۔ یہ الفاظ راوی نے بھی تین دفعہ دہرائے۔

306 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّبِيحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى يَعْنِي مُحَمَّدًا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ: »أَيْ يَعْلَى، هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ؟« قُلْتُ: لَا. قَالَ: »اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ« قَالَ: فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ، ثُمَّ لَمْ أَعُدْ

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا میں نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اے یعلی! کیا تمہاری بیوی ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے دھولو، اسے دھولو، اسے دھولو اور دوبارہ نہ لگانا۔ راوی کہتے ہیں میں گیا میں نے اسے دھولیا میں نے پھر اسے دھویا پھر میں نے اسے دھویا اور پھر میں نے اسے دوبارہ نہیں لگایا۔

35-مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ

307 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ«

خواتین کے لیے کون سی خوشبو لگانا مکروہ ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت عطر لگائے اور پھر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو اگر لوگ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔

36-اغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ

308 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ، وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ، كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصَرٌ«

عورت کا اس خوشبو کو دھو لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت مسجد کی جانب نکلے تو اسے خوشبو کو دھو لینا چاہئے جیسے وہ غسل جنابت کرتی ہے۔

37-النَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ

309 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ«

عورت کے لیے اس بات کی ممانعت کہ جب اس کو بخور (خوشبو) لگی ہوئی ہو تو وہ نماز (باجماعت) میں شامل ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس عورت نے بخور لگایا ہوا ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز (باجماعت) میں شامل نہ ہو۔

310 - أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ہیں، بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی عورت نے عشاء کی نماز میں شامل ہونا ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا«

311 - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: »حَدِيثُ يَحْيَى وَجَرِيرٍ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ«

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ہیں، بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت عشاء کی نماز میں شامل ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: وہیب بن خالد سے مروی روایت کے مقابلے میں یحییٰ اور جریر سے مروی حدیث زیادہ درست ہے۔

312 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا«

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس عورت نے مسجد کی طرف آنا ہو وہ خوشبو کے نزدیک نہ جائے۔

313 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ، إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ«

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ہیں، بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے انھیں یہ ہدایات کی تھی کہ وہ خوشبو نہ لگائیں جب انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے نکلنا ہو۔

314 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا«

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب عورت عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے نکلے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

315 - أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ«

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت نماز (با جماعت) میں شریک ہوتو وہ خوشبو نہ لگائے۔امام نسائی بیان کرتے ہیں زہری کے حوالے سے مروی روایت غیر محفوظ ہے۔

38-الْبَخُورُ

بخور کا بیان

316 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَبُو طَاهِرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: »هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب خوشبو لگاتے تھے تو آپ عود کی دھونی لیتے تھے اور اس میں کوئی اور خوشبو شامل نہیں کرتے تھے پھر کافور کی دھونی لیا کرتے تھے اسے ایک عود میں ملا لیتے تھے پھر فرمایا کرتے تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

39-الْكَرَاهِيَةُ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

خواتین کے لیے اپنے زیور اور سونے کو ظاہر کرنا مکروہ ہے

317 - أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ هُوَ الْمَعَافِرِيُّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ: »إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا«

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیوارات اور ریشم سے منع کرتے تھے آپ فرماتے تھے اگر تم جنت کے زیورات کو پسند کرتی ہو اور اس کے ریشم کو پسند کرتی ہوتو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

318 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ امْرَأَتِهِ، عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ، أَمَا إِنَّهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! تم لوگ چاندی کے زیور کیوں نہیں استعمال کرتی جو بھی عورت سونے کا زیور پہن کر اسے ظاہر کرے گی تو اسے اس سے عذاب دیا جائے گا۔

لَيْسَ مِنَ امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ«

319 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ امْرَأَتِهِ، عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ«

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے خواتین تم چاندی کے زیور کیوں نہیں استعمال کرتیں؟ تم میں سے جو بھی عورت سونے کا زیور پہن کر اسے ظاہر کرے گی تو اسے اس سے عذاب دیا جائے گا۔

320 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ - يَعْنِي بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ - جُعِلَ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت زیور پہنے یعنی سونے کا ہار پہن لے اور اسے اپنی گردن میں رکھے تو اس کے مطابق جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی کے مطابق اس کے کانوں میں جہنم کی بالیاں رکھے گا۔

321 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، أَنَّ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ: جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ، فَقَالَ: كَذَا فِي كِتَابِ أَبِي، أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا، فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَقَالَتْ: هَذِهِ أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنٍ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ: »يَا فَاطِمَةُ، أَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ہبیرہ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں "فتخ" تھیں۔ راوی کہتے ہیں میرے والد کی تحریر میں اسی طرح موجود ہے اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا وہ خاتون، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی ہیں، ان کے پاس آئیں اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا جو نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ سلوک کیا ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی گردن سے سونے کا ہار اتار کر دکھایا اور بتایا کہ یہ ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا ہے اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ اندر تشریف لے آئے وہ ہار سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے

ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ « . ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ. فَأَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَتْهَا. وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً: عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ. فَحُدِّثَ بِذَلِكَ. فَقَالَ: »الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ«

فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا تم یہ بات پسند کرتی ہو کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے آپ وہاں تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ ہار بازار بھیجا اسے فروخت کروادیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک ''عبد'' خریدا۔ پھر ایک کلمہ ذکر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس غلام کو آزاد کر دیا اور اس کے متعلق نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہنم سے نجات عطا کی۔

322 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ، أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ نَحْوَهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہبیرہ کی صاحبزادی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے کی بڑی بڑی انگوٹھیاں تھیں۔

323 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: »سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ« قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: »طَوْقٌ مِنْ نَارٍ« قَالَتْ: قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: »قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ« قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَمَتْ بِهِمَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ. قَالَ: »مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)! سونے کے دو کنگن، آپ نے فرمایا: جہنم کے دو کنگن۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! سونے کا ہار، آپ نے فرمایا: جہنم کا طوق۔ اس نے عرض کی: سونے کی دو بالیاں، آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں۔ راوی بیان کرتے ہیں، اس خاتون نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے اس نے انہیں اتار دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! جب کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے آراستہ نہیں ہوگی تو اس کے سامنے بے وقعت ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ چاندی کی بالیاں کیوں نہیں

فِضَّةٍ، ثُمَّ تُصَفِّرُهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ» اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ"

استعمال کرتے۔ پھر اس کے اوپر زعفران یا عبیر لگالیا کرو۔

324-أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، لَوْ نَزَعْتِ هَذَا، وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ، ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے متعلق بتاؤں؟ اگر تم اسے اتار دو اور اس کی جگہ چاندی کی پازیب پہن لو اور پھر ان کو زعفران سے زرد رنگ کرلو تو یہ دونوں زیادہ بہتر ہوں گی۔

40-تَحْرِيمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

مردوں کے لیے سونے کا حرام ہونا

325-أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا، فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي«

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ریشم لیا اسے اپنے دائیں دست مبارک میں رکھا، پھر آپ نے سونا لیا اسے بائیں دستِ مبارک میں رکھا پھر آپ نے فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

326 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا، فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي«

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ریشم لے کر اسے اپنے دائیں دست مبارک میں رکھا اور پھر سونا لیا اور اسے اپنے بائیں دستِ مبارک میں رکھ کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

327 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ریشم لیا اسے اپنے دائیں دستِ مبارک میں رکھا پھر سونا لیا اسے اپنے بائیں دستِ مبارک میں رکھا اور

الصَّعْبَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ: أَبُو أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَوْلَى بِالصَّوَابِ إِلَّا قَوْلَهُ أَفْلَحَ، فَإِنَّ أَبَا أَفْلَحَ أَشْبَهُ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ«

فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ابن مبارک سے مروی روایت زیادہ درست ہے۔ تاہم ان کا (راوی کا نام) ''افلح'' کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ''ابوافلح'' درست ہے۔ واللہ اعلم۔

328- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ، وَحَرِيرًا بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: »هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا لیا اسے دائیں دستِ مبارک پر رکھا پھر ریشم بائیں دستِ مبارک میں رکھا اور فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

329- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ أُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں سونے اور ریشم کو اپنی امت کی خواتین کے لیے حلال قرار دیتا ہوں اور اپنی امت کے مردوں کے لیے حرام قرار دیتا ہوں۔

330- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا« خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ "

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے ممانعت فرمائی ہے اور سونا پہننے سے بھی۔ البتہ اگر اس کے ٹکڑے کر لیے جائیں۔

331- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ«

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے (البتہ اس کے ٹکڑے کر لیے جائیں تو حکم مختلف ہوگا) اور آپ نے ''میاثر'' پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی ہے۔

332 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَتَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا« ؛ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ

حضرت ابو شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔ البتہ اگر اس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

333 ۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: »أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا« ؛ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ »خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ«

حضرت ابو شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھا یہ ان کے حج کے موقع کی بات ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے البتہ اگر اس کے ٹکڑے کئے جائیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

334 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَبِي حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ، جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ: »أَنْشُدُكُمُ اللهَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ« خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ"

حضرت ابو حمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو خانہ کعبہ میں جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے ممانعت نہیں فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

335 ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ

حضرت ابو حمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کو خانہ کعبہ میں جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے؟

لَهُمْ: »أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ« خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَلَى اخْتِلَافِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ"

336 - أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: »أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ«

337 - أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: »أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ«

338 - وأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي حِمَّانَ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: »أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ«

339 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

حضرت حمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا استعمال نہ کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

حمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا، انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہو، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا (پہنے سے) ممانعت فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

حضرت ابوحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا انہوں نے انصار کے کچھ لوگوں کو خانہ کعبہ میں بلایا اور ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا پہنے سے منع فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

حضرت حمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا اور بولے: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے نبی

مُعَاوِيَةَ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: »أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ« ؛ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: »وَأَنَا أَشْهَدُ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »عُمَارَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ«

کریم ﷺ کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

340 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ: »أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ« ؛ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: »وَنَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ، إِلَّا مُقَطَّعًا« ؛ قَالُوا: نَعَمْ »خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ«

حضرت ابو شیخ ہنائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا اس وقت ان کے پاس کچھ انصار اور مہاجرین موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے جی ہاں۔

341 - أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو شَيْخٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »حَدِيثُ النَّضْرِ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ«

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: نبی کریم ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ البتہ اگر اس کے ٹکڑے کئے جائیں۔

41- مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

جس شخص کی ناک ضائع ہو جائے کیا سونے کی ناک استعمال کرسکتا ہے

342 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ، عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ »فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک ضائع ہوگئی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی اس میں سے بو آنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

342- سنن ابوداؤد: 4232، سنن نسائی: 5162، صحیح ابن حبان: 5462

وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ«

343 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: وَكَانَ جَدُّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ، فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، »فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ«

حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جنگ کلاب کے دن زمانہ جاہلیت میں ان کی ناک ضائع ہوگئی۔ وہ فرماتے ہیں: انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی اس میں سے بو آنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے ہدایت دی: وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

42-الرُّخْصَةُ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کی رخصت

344 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ: مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ؟ قَالَ: »قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ« قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: »رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا سبب ہے کہ میں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں انہوں نے جواب دیا: اسے اس شخصیت نے بھی دیکھا ہے جو آپ سے بہتر تھی لیکن انہوں نے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ۔

43-خَاتَمُ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی

345 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ، فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ، وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا« ،فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس انگوٹھی کو پہن لیا تھا لیکن اب میں اسے نہیں پہنوں گا نبی کریم ﷺ نے اسے اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

346 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، قَالَ:

حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ

344- سنن الکبریٰ للنسائی:9465، سنن نسائی:5163

قَالَ عَلِيٌّ: »نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْجِعَةِ«

نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی، سرخ میاثر اور گیہوں کی شراب سے ممانعت فرمائی ہے۔

347 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور سرخ میاثر سے ممانعت فرمائی ہے۔

348 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُولُ: »نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ، وَعَنِ الْجِعَةِ، شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ« خَالَفَهُ عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ صَعْصَعَةَ، عَنْ عَلِيٍّ "

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، سرخ میاثر اور قسی کے کپڑے اور گیہوں کی شراب استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ وہ شراب ہے جو ''جو'' اور گندم سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔ راوی نے اس کی شدت کا تذکرہ کیا ہے۔

349 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ، وَالْجِعَةِ« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »الَّذِي قَبْلَهُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے سونے کا چھلا پہننے سے اور قسی اور میاثر اور گیہوں کی شراب پینے سے ممانعت فرمائی ہے۔

350 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نَهَانِي عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ«

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی آپ ہمیں ان چیزوں سے منع کریں جن سے نبی کریم ﷺ نے آپ کو منع فرمایا ہے تو انہوں نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ نے دباء، حنتم اور سونے کے چھلے، ریشم پہننے اور قسی اور سرخ میاثر سے ممانعت فرمائی ہے۔

351 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْجِعَةِ، وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ«

حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ، وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، آپ ہمیں بھی ان چیزوں سے منع کریں جن چیزوں سے نبی کریم ﷺ نے آپ کو منع فرمایا ہے تو انھوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو دباء، حنتم، نقیر اور گیہوں کی شراب پینے سے ممانعت فرمائی ہے اور آپ نے سونے کے چھلے اور ریشم پہننے اور قسی اور سرخ میاثر استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

352 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْجِعَةِ، وَعَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ« قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »حَدِيثُ مَرْوَانَ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ«

حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المومنین آپ ہمیں ان باتوں سے منع فرمائیں جن سے نبی کریم ﷺ نے آپ کو منع فرمایا ہے تو انہوں نے بتایا نبی کریم ﷺ نے ہمیں دباء، حنتم، گیہوں کی شراب، سونے کے چھلے، ریشم پہننے اور سرخ میاثر استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

353 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ " نَهَانِي: عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ، وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا، وَلَا رَاكِعًا " تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے محبوب نے مجھے تین چیزوں سے منع فرمایا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا ہے آپ نے مجھے منع فرمایا ہے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی اور چمکیلے سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور یہ کہ میں سجدے اور رکوع کی حالت میں قرأت کروں۔

354 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے منع فرمایا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی کا

عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ، عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا«

لباس پہننے سے اور سرخ قسم کے کپڑے پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔

355 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: »نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ، وَالْمُعَصْفَرِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے اور سنا پہننے اور کسم پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

356 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: »نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَأَنْ لَا أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے ممانعت فرمائی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے تم لوگوں کو منع فرمایا ہے۔ سونے کی انگوٹھی سے، قسی پہننے سے، کسم پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔

357 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، کسم پہننے سے، قسی پہننے سے، رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

358 - أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے قسی پہننے سے، کسم پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

359 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ »وَوَافَقَهُ أَيُّوبُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الْمَوْلَى«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے چار چیزوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی پہننے سے، رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

360 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلًى لِلْعَبَّاسِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے کسم کا رنگ استعمال کرنے سے، قسی اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

44-الِاخْتِلَافُ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِيهِ

اس کے متعلق یحییٰ بن کثیر سے اختلاف

361 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْفَدَكِيُّ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ، أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ، قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ« خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔لیث بن سعد نے اس کے برخلاف بیان کیا ہے۔

362 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيٍّ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ، وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے کسم رنگ کے کپڑے پہننے سے اور قسی[1] کے کپڑے پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ«

363 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے منع فرمایا ہے، (امام نسائی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

364 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْحَرِيرِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا« خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے قسی پہننے سے، ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

365 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ، وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سرخ "ارجوان" کی چادریں اور قسی پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

366 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: »نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ، وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ«

حضرت عبیدہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارجوانی چادریں پہننے سے اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

45-حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالِاخْتِلَافُ عَلَى قَتَادَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف

367 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

368 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور "حنتم" میں کچھ پینے سے ممانعت فرمائی ہے۔

اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ «

369 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: »إِنَّكَ جِئْتَنِي وَفِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ «

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نجران سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ پھیر لیا آپ نے فرمایا: تم میرے پاس اس حالت میں آئے ہو کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے۔

370 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ، فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: »أَلَا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إِصْبَعِكَ« ، فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: »مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ؟« قَالَ: رَمَيْتُ بِهِ، قَالَ: »مَا بِهَذَا أَمَرْتُكَ، إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَبِيعَهُ، فَتَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ« وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی یا شاید ایک شاخ تھی آپ نے اس سے اس شخص کی انگلی پر مارا۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے کیا خطا کی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے اتار کیوں نہیں دیتے جو تمہاری انگلی میں ہے؟ اس شخص نے اسے پکڑا اور پھینک دیا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد اسے ملاحظہ تو فرمایا تم نے اس انگوٹھی کا کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کی تھی، تم اسے فروخت کر کے اس کی قیمت سے کچھ اور نافع حاصل کر لیتے۔

371 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ، فَلَمَّا

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اپنے پاس موجود چھڑی سے اسے مارا۔ جب نبی کریم ﷺ کی توجہ دوسرے طرف ہوئی تو حضرت ابوثعلبہ نے اسے اتار دیا۔ بعد میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ

369- مسند امام احمد:11124، سنن الکبریٰ للنسائی:9501

370- سنن الکبریٰ للنسائی:9502

371- سنن نسائی:5190، سنن الکبریٰ للنسائی:9503، معجم الاوسط للطبرانی:3750

غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ: »مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ« خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ مُرْسَلًا".

خیال ہے کہ ہم نے تمہیں تکلیف دی اور تمہارا نقصان کروایا۔ یونس نے ، زہری اور ابوادریس کے حوالے سے اسے ''مرسلاً'' روایت کیا ہے۔

372 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَحَدِيثُ يُونُسَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ النُّعْمَانِ«.

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں، ایک صاحب جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ مبارک پایا ہے انہوں نے سونے کی انگوٹھی پہنی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) امام نسائی فرماتے ہیں: نعمان سے مروی روایت کے مقابلے میں یونس سے مروی رویت درست ہے۔

373 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

374 - أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ، »فَضَرَبَ إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ«

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا آپ نے اپنے پاس موجود چھڑی سے انہیں ماراحتیٰ کہ انہوں نے اسے اتار دیا۔

375 - أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَرْكَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، »مُرْسَلٌ« قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: »وَالْمَرَاسِيلُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ، وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ«

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے (اس کے بعد مرسلاً روایت ہے)۔امام نسائی فرماتے ہیں: ''مرسلاً'' مروی روایات زیادہ مستند ہیں۔

46-مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

376 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ أَبُو طَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: »مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ« فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ: »مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ« فَطَرَحَهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: »مِنْ وَرِقٍ، وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا«

چاندی کی انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کتنی ہونی چاہیے

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا سبب ہے کہ میں تمہیں اہل جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ اس نے اسے اتار دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: کیا سبب ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ اس نے اسے بھی اتار دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں آپ نے فرمایا: چاندی کی لیکن اس میں ایک مثقال پورا نہ کرنا۔

47-صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

377 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ، وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ«

نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک کا تذکرہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ حبشی (یعنی حبشہ سے آیا ہوا) تھا آپ نے اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا۔

378 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: »كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ، فَصُّهُ حَبَشِيٌّ، يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ« أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، - وَكَانَ أَبُوهُ خَالِدٌ عَلَى قَضَاءِ حِمْصَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی سے بنی ہوئی تھی۔ آپ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اس کا نگینہ حبشی تھا آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

376- سنن ابوداؤد: 4223، صحیح ابن حبان: 5488

بْنِ حَيٍّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: »كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ«

379 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، عَنْ أَنَسٍ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ مِنْهُ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

380 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ، فَصُّهُ مِنْهُ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

381 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، »فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کی: یہ لوگ اسی خط کو پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو نبی کریم ﷺ نے دست مبارک میں اس کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہوں میں ہے اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کیا گیا تھا۔

382 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِنَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز کو موخر فرما دیا جب نصف شب گزر گئی تو آپ تشریف لائے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ کے دست مبارک میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی کی سفیدی گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

48- مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ ذِكْرُ حَدِيثِ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ

کس ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کا ذکر

383 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكٍ هُوَ

ایک روایت کے مطابق حضرت علی، اور ایک روایت کے مطابق حضرات ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ

383- سنن ابوداؤد: 4226، سنن ابن ماجہ: 3647، صحیح ابن حبان: 5501

ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ»

کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں، آپ اپنے دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

384 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِينِهِ»

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ اپنے دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

49- لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

لوہے کی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہوئی ہو

385 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَتَّابٍ سَهْلِ بْنِ حَمَّادٍ ح، وَأَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُ قَالَ: «كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ» قَالَ: «وَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مُعَيْقِيبٌ عَلَى خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی مبارک لوہے سے بنی ہوئی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، بعض اوقات وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں، گویا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کے نگران تھے۔

50- لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرٍ

کانسی کی انگوٹھی پہننا

386 - أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَصِّيصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ، مِنْ أَهْلِ ثَغْرٍ ثِقَةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجِيبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَجُبَّةُ حَرِيرٍ، فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي، فَقَالَ: «إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ» قَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص بحرین سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سلام کیا آپ نے اسے جواب نہیں دیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس نے ریشمی جبہ پہنا ہوا تھا اس نے ان دونوں کو اتار دیا پھر سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا: پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں پہلے آپ کے خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے رخ پھیرلیا آپ نے فرمایا: تم جو کچھ بھی لے کر آئے ہو وہ ہمارے لیے ''حرہ'' کے پتھروں سے زیادہ نفع بخش نہیں ہیں بلکہ یہ دنیاوی ساز و سامان ہے، اس شخص نے

قَالَ: »إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ، وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا« قَالَ: فَمَاذَا أَتَخَتَّمُ؟ قَالَ: »حَلْقَةً مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ«

عرض کی: میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ نے فرمایا لوہے کی پہن لو یا چاندی کی پہن لو یا کانسی کی پہن لو۔

387 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ: »مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ، وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے چاندی کا چھلا مبارک بنوایا آپ نے فرمایا: جس نے یہ بنوانا ہو وہ بنوالے لیکن اس کے جیسا نقش نہ بنوائے۔

388 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا، قَالَ: »إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا، فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ« ، ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ: »فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر ایک نقش تحریر کروایا آپ نے فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش تحریر کروایا ہے کوئی بھی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی مبارک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

51-قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اپنی انگوٹھیوں پر عربی نقش نہ بنواؤ

389 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْخُوَارِزْمِيُّ، بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مشرکین کی آگ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں کے اوپر عربی میں نقش نہ بنواؤ۔

52-النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ

شہادت کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

390 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

389- مسند امام احمد: 11972، سنن الکبریٰ للبیہقی: 20195

390- مستدرک للحاکم: 7700، مسند الطیالسی: 161

سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَا عَلِيُّ، سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ« وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ - يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور میانہ روی مانگو۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ میں اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

391- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ - يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى -« وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى "

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی۔ (یہ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں)۔

392 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي " وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ، وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ: وَقَالَ عَاصِمٌ »أَحَدُهُمَا«

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم یہ دعا کرو: "اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میانہ روی کی توفیق دے"۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ میں اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کی جانب اشارہ کر کے بتایا۔ عاصم نامی راوی نے ان دونوں میں سے ایک کا تذکرہ کیا ہے۔

نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء جاتے ہوئے انگوٹھی اتار دینا

393 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو انگوٹھی مبارک اتار دیتے تھے۔

394 - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَأَلْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک انگوٹھی کو اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی

393- سنن ابوداؤد:19' سنن ابن ماجہ:303' مستدرک للحاکم:670' سنن الکبریٰ للبیہقی:454

394- صحیح بخاری:5527' سنن ابوداؤد:4218' سنن نسائی:5215

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ: »لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا« وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

395 - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ، فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: »لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔

396 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ طَرَحَهُ، وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَقَالَ: »لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا«. ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے اتار دیا پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا آپ نے فرمایا: کسی بھی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ میری انگوٹھی کے نقش جیسا نقش بنوائے۔ پھر آپ نے اس کے نگینے کو ہتھیلی مبارک کی جانب میں رکھا۔

397 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا رَآهُ أَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ، فَرَمَى بِهِ، فَلَا نَدْرِي مَا فَعَلَ، ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ« وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ، وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ، وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عَمَلِهِ، فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلِيبٍ لِعُثْمَانَ، فَسَقَطَ، فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوجَدْ، فَأَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی مبارک تین روز تک پہنی جب آپ نے اپنے صحابہ کرام کو ملاحظہ فرمایا کہ انہوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ نے اسے اتار دیا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے اس کا کیا کیا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو آپ کی ہدایت کے مطابق اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا گیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رہی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آگئی جب ان کا بھی وصال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آئی اور جب ان کا بھی وصال ہوگیا تو چھ برس تک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی جب انہیں بہت زیادہ تحریریں کرنے کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس انگوٹھی کو ایک انصاری کے سپرد کر دیا

397- سنن ابوداؤد: 4218، صحیح ابن حبان: 5495

وہ ان تحریرات پر اس سے مہر لگا دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ انصاری حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنوئیں کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ انگوٹھی اس سے کنوئیں میں گر گئی جب اسے ڈھونڈا گیا تو وہ نہیں ملی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کے مطابق اس جیسی ایک اور انگوٹھی بنوائی گئی اور اس میں بھی محمد، رسول، اللہ نقش کروایا گیا۔

398 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، وَلَا يَلْبَسُهُ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی کریم ﷺ نے اسے اتار دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا پھر نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ اس سے مہر فرمایا کرتے تھے آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

54- الْجَلَاجِلُ

گھنٹیوں کا بیان

399 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْخٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِأُمِّ الْبَنِينَ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ، فَحَدَّثَ نَافِعًا، سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ، كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ«

ابوبکر بن ابوشیخ بیان کرتے ہیں، میں سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا سیدہ ام البنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرے ان کے (جانوروں کے گلوں میں) گھنٹیاں تھیں تو سالم نے اپنے والد کے حوالے سے نافع کو یہ حدیث سنائی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جن سواروں کے ساتھ گھنٹی ہوتی ہیں فرشتے ان کے ساتھ نہیں چلتے''۔ اور ان لوگوں کے ساتھ تم کتنی گھنٹیاں دیکھ رہے ہو؟

400 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطَّرَسُوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَحَدَّثَ سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ«

ابوبکر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں، حضرت سالم بن عبداللہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو حضرت سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سنایا: فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنٹی موجود ہو۔

399- صحیح مسلم: 2113، جامع ترمذی: 1703، سنن دارمی: 2675، صحیح ابن حبان: 4703

401 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ قَالَ: »لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ«

سالم اپنے والد کا یہ بیان مرفوعاً روایت کرتے ہیں: فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ گھنٹی موجود ہو۔

402 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَابَيْهِ، مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ، وَلَا جَرَسٌ، وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ«

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، بیان کرتی ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی یا گھنگھرو ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ بھی نہیں جاتے جن کے ساتھ گھنٹی ہو۔

403 - أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ: »أَلَكَ مَالٌ« قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ، قَالَ: »فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُهُ عَلَيْكَ«

ابو الاحوص اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا آپ نے مجھے خستہ حال میں دیکھا تو فرمایا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہر طرح کا مال ہے، آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا فرمایا ہے تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہئے۔

404 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلَكَ مَالٌ؟« قَالَ: نَعَمْ، مِنْ كُلِّ الْمَالِ، قَالَ: »مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟« قَالَ: قَدْ آتَانِي اللهُ مِنَ الْإِبِلِ، وَالْغَنَمِ، وَالْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ، قَالَ: »فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا، فَلْيُرَ عَلَيْكَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ«

ابو الاحوص اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عام سے کپڑے پہن کر حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ہر طرح کا مال ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون سی طرح کا مال ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام سب کچھ عطا فرمایا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر تم پر نظر آنا چاہئے۔

403- مسند امام احمد:15928' مستدرک للحاکم:65' سنن الکبریٰ للبیہقی:19494

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث وفقیہ ہیں محدثین کے ہاں انہیں حافظ اور امام کا درجہ حاصل ہے جبکہ فقہاء انہیں مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ عموماً امام طحاوی کے نام سے ہی معروف ہیں۔

نام ونسب

نام، احمد۔ کنیت، ابوجعفر۔ والد کا نام، محمد ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن خباب ازدی حجری طحاوی مصری حنفی۔

نسبت

مصر میں وادی نیل کے کنارے "طحا" نامی ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے آپ طحاوی کہلاتے ہیں۔ ازدیمن کا ایک قبیلہ ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے اور حجری قبیلہ حجر اسکی ایک شاخ سے منسوب ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید۔ حجر ذی امین۔ حجر ازد۔ اور ازد نام کے بھی دو قبیلے تھے، ازد حجر۔ ازد شنوہ۔ لہذا امتیاز کیلئے آپکے نام کے ساتھ دونوں ذکر کر کے ازدی حجری کہا جاتا ہے آپکے آباؤ اجداد فتح اسلام کے بعد مصر میں فروکش ہو گئے تھے لہذا آپ مصری کہلائے۔

ولادت

امام طحاوی کی پیدائش کب ہوئی اس بارے میں کئی قول ہیں الجواہر المضیہ میں خود امام طحاوی کا قول نقل کیا ہے: ابوسعید بن یونس نے کہا مجھ سے امام طحاوی نے بیان کیا کہ میری پیدائش 239ھ میں ہوئی۔ امام طحاوی کی پیدائش کے بارے میں ابن عساکر نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے جب کہ اس کے مقابل دوسرا مشہور قول امام ذہبی کا ہے کہ امام طحاوی کی ولادت 237ھ کو ہوئی۔

تعلیم وتربیت

امام طحاوی کے والد ادب وشاعری میں ممتاز مقام رکھتے تھے اوران کی والدہ جو ابوابراہیم مزنی کی ہمشیرہ تھیں وہ خود بھی بڑی فقیہہ اور عالمہ تھیں امام سیوطی نے ان کا ذکر مصر کے شافعی فقہاء میں کیا ہے۔ گویا انکا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔ ایسے علمی گھرانے میں آنکھیں کھولنے والا بچہ نامور محدث ومجتہد نہ بنے تو عجیب بات ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدین سے حاصل کرنے کے علاوہ امام طحاوی نے ابوجعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ اور امام ابوزکریا یحیی بن محمد بن عمروس سے مزید تعلیم حاصل کی انہی کے پاس قرآن حفظ کیا۔ امام مزنی کا فقہاء شافعیہ میں بڑا مقام ومرتبہ ہے امام طحاوی نے فقہ اور حدیث کی تحصیل امام مزنی سے کی۔ باوجود علمی گھرانہ حاصل ہونے کے امام طحاوی جہاں کہیں گئے وہاں کے علماء سے استفادہ کیا چنانچہ امام طحاوی جب شام، بیت المقدس، عسقلان وغیرہ گئے توانہوں نے اس سفر کے ذریعہ وہاں کے علماء سے استفادہ کیا اور بطور خاص شام میں انہوں نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے استفادہ کیا اوران سے فقہ وحدیث دونوں حاصل کیا۔

اساتذہ وشیوخ

امام طحاوی کے شیوخ واساتذہ کی ایک طویل فہرست ہے ان میں چند ایک یہ ہیں۔ ابراہیم بن ابی داؤد سلیمان بن داؤد الاسدی، احمد بن شعیب بن علی النسائی صاحب السنن، احمد بن ابی عمران القاضی، اسحاق بن ابراہیم بن یونس البغدادی، اسماعیل بن یحیی المزنی، بحر بن نصر بن سابق الخولانی، بکار بن قتیبہ بن البصری القاضی، یونس بن عبدالاعلی الصدفی، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبداللہ بن الحکم، عیسیٰ بن مثرود اور عبدالغنی بن رفاعہ

شاگرد وتلامذہ

امام طحاوی کی علمی شہرت جب دور دور تک پھیل گئی تو پھر تشنگان علم اور علم حدیث وفقہ کے شائقین نے دور دراز سے آپ کی جانب رجوع کیا اور آپ کی شاگردی اختیار کی۔ امام طحاوی کے شاگردوں کی بھی ایک طویل فہرست ہے جیسا کہ الجواہر المضیہ میں کہا ہے چند اسماء ذکر کئے جاتے ہیں۔ احمد بن ابراہیم بن حماد احمد بن محمد بن منصور الانصاری الدامغانی عبدالرحمن بن احمد بن یونس المورخ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی ابوالقاسم صاحب المعاجم عبداللہ بن عدی بن عبداللہ الجرجانی ابواحمد صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل علی بن احمد الطحاوی ابوالقاسم عبیداللہ بن علی الداؤدی شیخ اہل الظاہر فی عصرہ، محمد بن عبداللہ بن احمد بن زبر ابوسلیمان الحافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین البغدادی المعروف بغندر الحافظ المفید

وفات

امام طحاوی کی وفات کیم ذیقعدہ 321ھ 82 سال کی عمر میں ہوئی۔

تصنیفات وتالیفات

امام طحاوی کی تصنیفات وتالیفات میں کچھ ایسی ہیں جو مطبوعہ یا مخطوطہ کی شکل میں موجود ہیں اور بعض ایسی ہیں جو زمانے کے دست برد سے ضائع ہوگئیں یا مفقود الخبر ہیں ان کے بارے میں کسی کو تا حال کوئی اطلاع نہیں ہے۔

احکام القرآنیہ (کتاب تا حال طبع نہیں ہوئی ہے) — اختلاف العلماء — التسویۃ بین حدثنا واخبرنا

الجامع الکبیر فی الشروطیہ — السنن الماثورہیہ — شرح معانی الآثار — صحیح الآثار

الشروط الصغیر — العقیدۃ الطحاویہ — مختصر الطحاوی (الاوسط)

مشکل الآثار (فی اختلاف الحدیث)

امام طحاوی کی مفقود کتابیں:

احکام القرآن — اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ (اومناقب ابی حنیفہ)

اختلاف الروایات علی مذہب الکوفیین کتاب الاشربۃ

التاریخ الکبیر — الحکایات والنوادر — حکم ارض مکہ

الرد علی ابی عبید فیما اخطاء فیہ فی کتاب النسب — الرد علی الکرابیسی (نقض کتاب المدلسین علی الکرابیسی)

الرد علی عیسی بن ابان

❀❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱-بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا؟

1 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثنا وَهْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ كَبَّرَ«

2 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ«

3 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رکوع میں تکبیر، سجدے میں تکبیر اور رکوع سے اٹھتے ہوئے، کیا ان کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا یا نہیں؟

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں: جب آپ فرض نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ مبارک شانوں تک بلند کرتے تھے۔ ایسا ہی آپ اس وقت کرتے تھے جب آپ اپنی قرات مکمل فرما لیتے تھے۔ جب آپ کو رکوع میں جانا ہوتا تھا اور ایسا آپ اس وقت کرتے تھے۔ جب آپ اس سے فارغ ہو جاتے تھے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ بقیہ نماز کے دوران آپ رفع یدین نہیں فرماتے تھے جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے لیکن جب آپ دو سجدوں کے بعد قیام فرماتے تھے تو اسی طرح رفع یدین کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ نے رفع یدین کیا حتیٰ کہ انہیں دونوں شانوں تک اٹھایا۔ پھر جب آپ نے رکوع میں جانے کا ارادہ فرمایا تو پھر (رفع یدین کیا) جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی رفع یدین کیا لیکن آپ نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز کے شروع میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند فرماتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے تھے اس وقت، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ ان دونوں ہاتھوں کو اسی طرح

وَقَالَ: »سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ, رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ« وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

بلند فرماتے تھے۔ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

4- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ, قَالَ: ثنا مَالِكٌ, رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

5- حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ, قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو, عَنْ زَيْدٍ, عَنْ جَابِرٍ, قَالَ: "رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ثَلَاثَ مِرَارٍ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَحِينَ رَكَعَ, وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ جَابِرٌ: فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ"

جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے سالم بن عبداللہ کو نماز میں دونوں ہاتھ تین بار کندھوں تک بلند کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب وہ نماز شروع کرتے تھے اس وقت جب وہ رکوع میں جاتے تھے اس وقت اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تھے۔ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے سالم بن عبداللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو سالم نے بتایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے سنا دیکھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

6- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ, قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ؟ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبِعَةً, وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ: بَلَى, فَقَالُوا: فَاعْرِضْ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ, رَفَعَ يَدَيْهِ, حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ, ثُمَّ يُكَبِّرُ, ثُمَّ يَقْرَأُ, ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ, حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ, ثُمَّ يَرْكَعُ, ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: »سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ« ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: »اللهُ أَكْبَرُ« يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ, فَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ, وَرَفَعَ يَدَيْهِ, حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی موجودگی میں جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ یہ بات بیان کی، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق آپ حضرات سے زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: وہ کس طرح۔ اللہ کی قسم! نہ تو آپ ہم سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ ہی ہم سے زیادہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (نماز کا طریقہ) پیش کریں تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے قیام فرماتے تھے تو دونوں ہاتھ مبارک شانوں تک بلند فرماتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے۔ پھر آپ قرات کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے۔ پھر آپ قرات کرتے تھے۔ پھر آپ

مَنْكِبَيْهِ, ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ. قَالَ: فَقَالُوا جَمِيعًا: صَدَقْتَ, هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي "

تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے حتیٰ کہ انہیں کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی جانب جھک جاتے تھے۔ پھر جب آپ دو رکعات پڑھنے کے بعد تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ بلند فرماتے۔ حتیٰ کہ دونوں کندھوں تک آ جاتے پھر آپ بقیہ نماز میں اسی طرح کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

7 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ, قَالَ: ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ, عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ, قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ, وَأَبُو أُسَيْدٍ, وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ, فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: »أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ, ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ, فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ, رَفَعَ يَدَيْهِ«

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو اسید اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ جمع ہوئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق آپ سب سے بہتر جانتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے قیام فرماتے تو دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے۔ پھر جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔

8 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ, عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ, قَالَ: »رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ, وَحِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ«

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز میں تکبیر کہی اور جب آپ رکوع میں گئے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں مبارک ہاتھوں کو کانوں تک بلند فرمایا۔

9 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ, قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ, عَنْ عَاصِمٍ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

10 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو, قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ, عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ, قَالَ:

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ رکوع میں گئے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں مبارک ہاتھ بلند

»رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعِهِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ«

فرمائے حتیٰ کہ آپ نے انہیں مبارک کانوں سے اوپر تک اٹھایا۔

11 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین اس وقت کرتے تھے جب آپ نماز شروع فرماتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ، فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَعِنْدَ النُّهُوضِ إِلَى الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُودِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى. وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ

امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، (اہل علم) کی ایک قوم ان آثار کی جانب گئی ہے۔ انہوں نے رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے ہوئے اور (پہلے) قعدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات نے اس کے متعلق ان کی مخالفت کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا جائے گا۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلائل پیش کیے ہیں۔

12- بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ«

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع میں جب تکبیر کہتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے حتیٰ کہ آپ اپنے دونوں مبارک انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے نزدیک تک لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

13 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أنا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی طرح روایت کی ہے۔

14 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

أَخِيهِ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

15 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُ«

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کے متعلق یہ روایت کرتے ہیں: آپ پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

16 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

17 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: حَدِيثُ وَائِلٍ »أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ؟« فَقَالَ: إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللهِ خَمْسِينَ مَرَّةً، لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ"

مغیرہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابراہیم نخعی سے کہا حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ بات مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز کے شروع میں رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا۔ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کو ایک دفعہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کو پچاس دفعہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

18 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ثنا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ، فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ: »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَهُ« فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَا أَصْحَابُهُ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں "حضرت موت" کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ رکوع میں جانے سے قبل اور رکوع میں جانے کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو وہ ناراض ہوگئے اور بولے اگر انہوں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

فَكَانَ هَذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هَذَا الْقَوْلِ، لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ وہ روایات ہیں جن کے ذریعے اس موقف کے قائلین نے اپنے موقف کی تائید میں استدلال کیا ہے جنہیں ہم نے

وَسَلَّمَ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالَ: مَا رَوَيْنَا نَحْنُ، بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ، وَصِحَّةِ أَسَانِيدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا، فَقَوْلُنَا أَوْلَى مِنْ قَوْلِكُمْ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

نبی ﷺ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ان کے مخالفین یہ دلیل پیش کرتے کہ ہم نے جو روایات روایت کی ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں اور اس کی اسناد زیادہ مستند اور مضبوط ہیں اس لیے ہماری رائے تمہاری رائے کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ ان لوگوں کے خلاف جو دلیل ہے اسے ہم عنقریب بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

أَمَّا مَا رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ: ثنا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: «أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ»

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کی گئی ہے جو ابن ابی زناد نے روایت کی ہے۔ اس کا ذکر ہم اس باب کے شروع میں کر چکے ہیں تو عاصم بن کلیب نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

19 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ فَحَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هَذَا، قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَلَى أَحَدِ وَجْهَيْنِ. إِمَّا أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهِ سَقِيمًا أَوْ لَا يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا، كَمَا قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ.

عاصم اپنے والد، جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک ہیں، کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اس کی طرح ایک روایت روایت کرتے ہیں۔ (امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) عاصم بن کلیب سے مروی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوزناد کی مروی روایت میں سے ان دو میں سے کوئی ایک صورت ہو سکتی ہے یا تو اس میں بذات خود کوئی سقیم ہوگا یا پھر اس میں سرے سے رفع یدین کرنے کا ذکر ہی نہیں ہوگا جیسا کہ دیگر راویوں نے یہ بات روایت کی ہے۔

20 - فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ، قَالُوا: أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ. فَذَكَرُوا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الرَّفْعَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ. فَإِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ، وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ خَطَأً، فَقَدِ ارْتَفَعَ

ابن ابی داؤد نے اپنی سند سے عبداللہ بن فضل کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے جو ابن ابی زناد سے مروی ہے۔ اس کی سند اور متن وہی ہے تاہم اس میں انہوں نے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔ (امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اگر یہ روایت محفوظ شمار کی جائے تو ابن ابی زناد سے مروی روایت خطا ہوگی۔ اس کے ذریعے یہ صورت اٹھ جائے گی کہ آپ لوگ حدیث خطاء کو دلیل کے طور پر پیش کریں۔ اگر ابن

بِذَلِكَ أَنْ يَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيثٍ خَطَأٌ حُجَّةٌ. وَإِنْ كَانَ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ صَحِيحًا لِأَنَّهُ زَادَ عَلَى مَا رَوَى غَيْرُهُ, فَإِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ, ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهُ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ الرَّفْعِ. فَحَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ, إِذَا صَحَّ, فَفِيهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ, مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ.

ابی زناد کی مروی روایت صحیح ہو۔ اس صورت میں کہ انہوں نے دیگر راویوں کے متعلق اضافی بات روایت کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی شخصیت نہیں ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہوا اور پھر اس کے بعد خود اسے چھوڑ دیا ہو۔ ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب ان کے نزدیک رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو اس لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کو اگر درست تسلیم کر لیا جائے تو اس روایت میں ان لوگوں کے لیے زیادہ دلیل ہے جن کے نزدیک رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا, فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ, مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث کا تعلق ہے تو ان سے یہ روایت بھی روایت کی گئی ہے جو ہم ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس سے پہلے روایت کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کے اپنے فعل کے طور پر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تھا، اس کے برخلاف بھی روایت کیا گیا ہے۔

21 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ, قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ, عَنْ حُصَيْنٍ, عَنْ مُجَاهِدٍ, قَالَ: »صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ«

مجاہد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، وہ نماز میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ, ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذَلِكَ.

یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رفع یدین کو چھوڑ دیا۔ ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب ان کے نزدیک ان کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے متعلق ان کے نزدیک حجت قائم ہو چکی ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قِيلَ لَهُ وَمَا دَلَّكَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَلَنْ تَجِدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ روایت ''منکر'' ہے تو اس یہ جواب دیا جائے گا تمہارے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ تمہیں اس کی کوئی دلیل نہیں مل سکے گی۔

فَإِنْ قَالَ: فَإِنَّ طَاوُسًا قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُمْ: فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاوُسٌ، وَقَدْ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَآهُ طَاوُسٌ مَا يَفْعَلُهُ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ، ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ فَتَرَكَهُ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ. هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ، وَيُنْفَى عَنْهُ الْوَهْمُ، حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ، وَإِلَّا سَقَطَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ.

اگر وہ شخص یہ کہے کہ طاؤس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو اس کے موافق ہے جو ان سے نبی ﷺ کے حوالے سے اس کے متعلق روایت کی گئی ہے تو اسے یہ کہا جائے گا طاؤس نے اس بات کا ذکر کیا ہے اور مجاہد نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے تو ہوسکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہ عمل بھی کیا ہو جسے طاؤس نے انہیں کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس سے پہلے کیا ہو جب ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی حجت ثابت نہیں ہوتی تھی۔ پھر جب ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی حجت ثابت ہوگئی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جس کا ذکر مجاہد نے ان کے حوالے سے کیا ہے۔ (امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ان کے حوالے سے جو روایات روایت کی گئی ہیں۔ انہیں اس صورت پر محمول کیا جا سکتا ہے تا کہ ان کے حوالے سے وہم کی نفی کی جائے اور تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو جائے ورنہ اکثر روایات کو ساقط اعتبار قرار دینا پڑے گا۔

وَأَمَّا حَدِيثُ وَائِلٍ، فَقَدْ ضَادَّهُ إِبْرَاهِيمُ بِمَا ذَكَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ فَعَبْدُ اللّٰهِ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَفْهَمُ بِأَفْعَالِهِ مِنْ وَائِلٍ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ

جہاں تک حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کا تعلق ہے تو ابراہیم نخعی نے اس کی جو تردید کی ہے اسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا جو حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا ہے اور حضرت عبداللہ نبی ﷺ کے پرانے صحابی ہیں اور حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں نبی ﷺ کے افعال کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہاجرین کے ساتھ رکھیں تا کہ وہ آپ کے افعال کو یاد رکھیں۔

22 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ انہیں (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) مہاجرین اور انصار کے ساتھ

أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، لِيَحْفَظُوا عَنْهُ«

رکھیں تا کہ وہ نبی ﷺ (کے افعال) یاد رکھ سکیں۔

23- وَ كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى«

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مروی ہے۔امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے نزدیک رہا کریں۔

24- كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ«

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب رہا کریں۔ پھر جو اس کے بعد کے درجے کے ہوں پھر جو اس کے بعد کے درجے کے ہوں۔

25- وَ كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: » كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي«

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ نے ہم سے یہ فرمایا تھا: تم لوگ مجھ سے پیچھے والی صف میں رہا کرو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَعَبْدُ اللهِ مِنْ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يَقْرُبُونَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَعْلَمُوا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هِيَ؟ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذَلِكَ. فَمَا حَكَوْا مِنْ ذَلِكَ، فَهُوَ أَوْلَى مِمَّا جَاءَ بِهِ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو نبی ﷺ کے نزدیک رہا کرتے تھے تا کہ دوران نماز نبی ﷺ کے افعال کا علم حاصل کرلیں کہ وہ کیسے ہوتے ہیں؟ تا کہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں تو ان حضرات نے اس کے متعلق جو بات بیان کی ہوگی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی جو ان صحابی نے روایت کی ہو جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

فَإِنْ قَالُوا مَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ. قِيلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ، إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ، لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ، وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ:

اگر وہ لوگ یہ کہیں کہ تم نے ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ متصل نہیں ہے تو اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ ابراہیم نخعی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے جب کوئی

إِذَا حَدَّثْتَنِي فَأَسْنِدْ. فَقَالَ: إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ: »عَبْدُ اللهِ« فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَإِذَا قُلْتُ »حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ« فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي.

روایت مرسلاً روایت کرتے ہیں تو اسے اسی وقت مرسلاً روایت کرتے ہیں جب وہ اس کے نزدیک مستند ہو اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہو۔ انہوں نے جب ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس کی سند بھی بیان کیجئے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب میں تم سے یہ کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان فرمایا ہے تو میں ایسا اس وقت کروں گا جب ایک جماعت نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہو اور جب میں یہ کہوں کہ فلاں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

26- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ.

یہی روایت حضرت ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ، فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ. فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ فِي سَائِرِ صَلَاتِهِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہاں پر ایک راوی کے متعلق شبہ ہے کہ جس کے حوالے سے اسے روایت کیا گیا ہے۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہاں پر انہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے جب "مرسل" روایت روایت کریں تو اس کی حیثیت ان کے نزدیک اس روایت سے زیادہ مستند ہوگی جس میں وہ کسی معین شخص سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اس کا ذکر کریں۔ اسی طرح ہر وہ روایت جسے انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مرسلاً روایت کیا ہو تو اسے وہ اس وقت ارسال کرتے ہیں۔ جب وہ ان کے نزدیک اس روایت سے زیادہ مستند ہو جس کو انہوں نے کسی معین شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہو۔ اسکے باوجود ہم نے جو روایت کی ہے وہ متصل بھی ہے جیسے عبد [illegible]

بن اسود نے روایت کیا ہے کہ اس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تمام نمازوں میں کیا کرتے تھے۔

27 - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الِافْتِتَاحِ"

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں صرف شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ"

اسی طرح کی روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اسود بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف پہلی رکعت میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابراہیم بن نخعی کو اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ. أَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَلِمَ بِذَلِكَ مَنْ دُونَهُ، وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذَلِكَ عَلَيْهِ. هَذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ. وَفِعْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَذَا وَتَرْكُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلَى ذَلِكَ، دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُهُ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو نماز میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا کرتے تھے جیسا کہ اس حدیث میں موجود ہے اور یہ حدیث ''صحیح'' ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حسن بن عیاش کے اوپر ہے لیکن وہ ثقہ ہیں اور حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پوشیدہ رہی ہوگی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں جاتے وقت رفع یدین کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے؟ اور دوسروں کو اس بات کا علم ہو گیا ہوگا۔ پھر اس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ عمل کرتے ہوئے دیکھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے برخلاف تھا اور پھر انہوں نے اس پر ان کا انکار بھی نہیں کیا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہمارے نزدیک یہ بات ناممکن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایسا کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا انہیں

ایسا کرنے دینا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے جس کی مخالفت کرنا کسی بھی شخص کے لیے درست نہیں ہے۔

وَأَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، وَهُمْ لَا يَجْعَلُونَ إِسْمَاعِيلَ فِيمَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ، حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ عَلَى خَصْمِهِمْ، بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهِ عَلَيْهِمْ، لَمْ يُسَوِّغُوهُ إِيَّاهُ.

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اس کے متعلق مروی ہے تو وہ اسماعیل بن عیاش نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے اور محدثین کے نزدیک اسماعیل نے شامیوں کے علاوہ جس سے روایت روایت کی ہے وہ حجت نہیں ہے تو یہ لوگ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایت کو کیسے دلیل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں کہ اس طرح کی روایت کو اگر ان کے خلاف بطور دلیل پیش کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔

وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ خَطَأٌ، وَأَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ أَحَدٌ إِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ خَاصَّةً، وَالْحُفَّاظُ يُوقِفُونَهُ، عَلَى أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

جہاں تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کا تعلق ہے تو محدثین یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت خطا پر مبنی ہے اور اس روایت کو مرفوعاً روایت صرف عبدالوہاب ثقفی نے روایت کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف کے طور پر روایت کیا ہے۔

وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَإِنَّهُمْ يُضَعِّفُونَ عَبْدَ الْحَمِيدِ، فَلَا يُقِيمُونَ بِهِ حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ بِهِ فِي مِثْلِ هَذَا. وَمَعَ ذَلِكَ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذَلِكَ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي حُمَيْدٍ، وَلَا مِمَّنْ ذُكِرَ مَعَهُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ، وَأَنَا ذَاكِرٌ ذَلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَحَدِيثُ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هَذَا، فَفِيهِ فَقَالُوا جَمِيعًا: صَدَقْتَ فَلَيْسَ يَقُولُ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ،

جہاں تک عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا تعلق ہے تو محدثین نے عبدالحمید کو ضعیف قرار دیا ہے اور وہ اسے دلیل نہیں ٹھہراتے تو یہ لوگ اس طرح کی روایت کو دلیل کے طور پر کیسے پیش کر سکتے ہیں پھر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء نے اس حدیث کو ابوحمید ساعدی سے سنا نہیں ہے اور نہ ہی ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک سے سنا ہے جن کا ذکر اس حدیث میں ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس راوی اور حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک مجہول راوی ہے۔ عطاف بن خالف نے اس روایت کو اس مجہول شخص کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ میں اس کا ذکر نماز کے دوران بیٹھنے کے باب میں کروں گا اگر اللہ نے چاہا۔ ابو عاصم نے عبدالحمید کے حوالے سے جو روایت روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ ان تمام حضرات نے یہ کہا کہ تم نے ٹھیک

کیا ہے تو یہ الفاظ ابو عاصم کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیے ہیں۔

28 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: ثنا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ، فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ، وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔ تاہم اس میں راویوں نے یہ الفاظ روایت نہیں کیے ہیں کہ ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ کہا کہ آپ ٹھیک کیا ہے۔ عبدالحمید کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، فَمَا نَرَى كَشْفَ هَذِهِ الْآثَارِ، يُوجِبُ لِمَا وَقَفَ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكَشْفَ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ.

دورانِ نماز بیٹھنے کے باب میں ہم اس بات کا ذکر کر چکے ہیں جسے میں ہم نے ان روایات کی تحقیق کی ہے جو اس بات کو واجب کرتی ہے کہ جب ان کے حقائق پر وقوف کیا جائے اور ان کے مخارج کی تحقیق کی جائے تو رکوع کے دوران یا اس میں جاتے ہوئے رفع یدین کو ترک کیا جائے گا۔ مروی روایات کے حوالے سے اس کے متعلق یہی کچھ ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَمَا أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا هَكَذَا مَذْهَبِي، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا.

امام ابوجعفر طحاوی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مرا مقصد اہلِ علم میں سے کسی ایک کو ضعیف قرار نہیں دینا ہے نہ ہی میرا یہ طریقہ ہے لیکن میں تو یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مخالفین نے ہمارے ساتھ کتنی زیادتی کی ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، مَعَهَا رَفْعٌ، وَالتَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا. وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ، وَتَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَوْمٌ: حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ، وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ. وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا. وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الِافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، لَيْسَتْ كَذَلِكَ، لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ. وَرَأَيْنَا

جہاں تک غور و فکر کے لحاظ سے اس مسئلے کی تحقیق کا تعلق ہے تو تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ پہلی تکبیر کیساتھ رفع یدین کیا جائے گا اور دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اٹھتے ہوئے اور رکوع میں جاتے ہوئے کہی جانے والی تکبیر کے ساتھ ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اس کا حکم وہی ہے جو شروع والی تکبیر کا ہے یعنی ان دونوں مقامات پر اسی طرح رفع یدین کیا جائے گا جیسے شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہے۔ دیگر حضرات کے نزدیک اس کا حکم وہی ہے جو شروع والی تکبیر کا ہے یعنی ان دونوں مقامات پر اسی طرح رفع یدین کیا جائے گا جیسے شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہے۔ دیگر حضرات

تَكْبِيرَةَ الرُّكُوعِ، وَتَكْبِيرَةَ النُّهُوضِ، لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ، وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا. فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَانَتَا كَهِيَ، فِي أَنْ لَا رَفْعَ فِيهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا. فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

کے نزدیک اس کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کی طرح ہے کہ جس طرح اس میں رفع یدین نہیں کیا جاتا اسی طرح ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ جب ہم نے شروع والی تکبیر کا جائزہ لیا تو یہ نماز کے ارکان میں شامل ہے۔ نماز اس وقت تک درست نہیں ہوتی جب تک اسے درست طریقے سے ادا نہ کیا جائے اور جب ہم نے دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر کا جائزہ لیا تو اس کی یہ حیثیت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور وہ دو (یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے کہی جانے والی تکبیریں) نماز کی سنتوں میں شامل ہیں تو جب وہ نماز کی سنتوں میں شامل ہوں گی تو جس طرح اٹھتے ہوئے کہی جانے والی تکبیر نماز کے ارکان میں شامل نہیں ہے کہ کوئی شخص اگر اسے ترک کر دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور یہ دونوں نماز کی سنتوں میں شامل ہیں تو اگر یہ نماز کی سنتوں میں شامل ہیں تو اگر یہ نماز کی سنتوں میں شامل ہیں جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر بھی نماز کی سنت ہے تو ان دونوں کی بھی وہی حیثیت ہوگی کہ ان دونوں میں اسی طرح رفع یدین نہیں کیا جائے گا جیسے اس میں رفع یدین نہیں کیا جاتا۔ غور وفکر کے لحاظ سے اس کے متعلق یہی چیز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

29 - وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ فَقِيهًا قَطُّ يَفْعَلُهُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں، میں نے کبھی کسی فقیہ کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

2- بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

30 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أنا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا بَكَّارٌ،

حضرت ابومجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں۔ وتر

قَالَ: ثنا وَهْبٌ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ«

رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

31 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

32 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ، قَالَ: ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ« وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ«

ابومجلز بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔ ابومجلز کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بعد میں اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَقَلَّدُوهُ وَجَعَلُوهُ أَصْلًا.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گروہ ان روایات کی طرف گیا ہے انہوں نے اس کی تقلید کی ہے اور اسے اصل قرار دیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَافْتَرَقُوا عَلَى فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الِاثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ، وَفِي آخِرِهِنَّ.

اس کے متعلق دیگر حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور یہ دیگر حضرات دو حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا اور بعض نے کہا ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں لیکن ان میں دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور پھر آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

وَكَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ« قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَكْعَةً مِنْ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذَلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُونُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوتِرُ الشَّفْعَ الْمُتَقَدِّمَ لَهَا. وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے یہ ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے موقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتے ہے کہ وہ ایک رکعت ان دو رکعات کے ہمراہ ہو جو ان سے پہلے ادا کی گئی ہیں اور یہ سب مل کر وتر ہو جائیں تو اس صورت میں وہ ایک رکعت، ان دو رکعت کو جو پہلے ادا کی

گئی ہیں، وتر بنا دے گی۔ اس بات کی وضاحت ان روایات کے ذریعے ہوتی ہے جنہیں بعض حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

33 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ: »مَثْنَى، مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ، فَصَلِّ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ صَلَاتَكَ«

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق عرض کی: تو آپ نے فرمایا: وہ دو، دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح ہونے کا خدشہ ہو تو تم ایک رکعت پڑھ کے اپنی نماز کو وتر کر لو۔

34 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

35 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

36 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ سے مروی ہے۔

37 - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ، قَالَ: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ سے مروی ہے۔

38 - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ سے مروی ہے۔

39 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ،

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ

قَالَ: ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

40 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا خَالِدٌ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

41 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثنا فِطْرٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

42 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

43 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

44 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثنا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

45 - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ «أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ

سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں: وہ اپنی جفت نماز اور طاق نماز میں سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ بات بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا

شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيمَةٍ , وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ« فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا , وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهٗ وِتْرٌ , وَقَوْلُهٗ: يَفْصِلُ بِتَسْلِيمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ تِلْكَ التَّسْلِيمَةُ يُرِيدُ بِهَا التَّشَهُّدَ , وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّسْلِيمَ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ. فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

ہی کیا کرتے تھے۔ امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا انہوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ جفت اور طاق رکعت ادا کیا کرتے تھے اور انہوں نے ان تمام نمازوں کو وتر قرار دیا ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ سلام پھیرنے سے مراد وہ چیز ہو جو نماز کو ختم کر دیتی ہے ہم اس کے متعلق تحقیق کریں گے۔

46 - فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا , قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ , عَنْ نَافِعٍ: »أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ«

نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک رکعت اور دو رکعات کے درمیان وتر کی نماز میں سلام پھیرا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کسی کام کی ہدایت بھی کر دیتے تھے۔

47 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ, قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ, قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ, عَنْ مَنْصُورٍ, عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ, قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: »يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ«

بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعات ادا کی پھر فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کر دو پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ , وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالِاثْنَتَيْنِ , فَقَدِ اتُّفِقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهٗ ثَلَاثٌ. وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهٖ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهٗ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيلِ

ان آثار میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کیا کرتے تھے البتہ ایک اور دو رکعات کے درمیان فصل کیا کرتے تھے اور وتر کی نماز کے متعلق ان سے اتفاق ہے کہ وہ تین رکعات ہوتی ہیں۔ ان سے ان کی ذاتی رائے بھی روایت کی گئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی ﷺ کا یہ فرمان جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور وہ اسی تاویل کا احتمال رکھتا ہے۔

48 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ, قَالَ: ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ, عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ, عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ, قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ, فَقَالَ:

حضرت عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وتر کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دن کے وتر کون سے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! مغرب کے نماز

أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؛ قُلْتُ: نَعَمْ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَالَ: صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ، ثُمَّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى، مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ«

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِينَ سَأَلَهُ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؛ أَيْ هُوَ كَهُوَ، وَفِي ذَلِكَ مَا يُنْبِئُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلَاثًا كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ؛ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهُ لِسَائِلِهِ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ: أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ، صَلَاةَ الْمَغْرِبِ. ثُمَّ حَدَّثَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا، فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تَقَدَّمَهَا تُوتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مَا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذَلِكَ وِتْرٌ. وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ أَيْضًا

ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے یا تم نے اچھا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی نماز کے متعلق یا رات کے نوافل کے متعلق عرض کی: تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے وتر کرلو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیا آپ نے غور کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب ''عقبہ'' نے وتر کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے یہ جواب دیا: کیا تم دن کی وتر (یعنی طاق نماز) کے متعلق جانتے ہو؟ یہ بھی اسی کی طرح ہے اور اس کے متعلق وہ روایت بھی ہے جو آپ کے سامنے یہ بات واضح کرے گی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک وتر کی تین رکعات تھیں اسی طرح جیسے مغرب کی نماز ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے یہ جواب دیا تھا اس سوال کرنے والے کو جس نے رات کے وتر کے متعلق دریافت کیا تھا، کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو؟ وہ مغرب کی نماز ہے! پھر اس کے بعد انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ ایک رکعت کے ذریعے وتر کرلو یعنی کسی ایسی چیز کے ذریعے وتر کو لو جو اس سے پہلے گزر چکی ہو تم اس ایک رکعت کے ذریعے اس نماز کو وتر کو لو گے جو اس سے پہلے تم نے ادا کی تھی اور یہ سب مل کر وتر ہو جائیں گے۔

49- بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: " سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ: »ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً،

اس بات کی وضاحت اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے عامر شعبی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے وقت کے نوافل کیسے ہوا کرتے تھے تو ان دونوں نے جواب دیا: وہ تیرہ رکعات ہوتی تھی پہلے آٹھ رکعات ہوتی تھیں پھر آپ تین

ثَمَانٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ « هَكَذَا فِي النُّسَخِ

رکعات کے ذریعے وتر کر لیتے تھے اور پھر فجر کے بعد (یعنی صبح صادق کے بعد) دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ نسخوں میں اسی طرح ہے۔

50 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ، أَنَّ رَجُلًا، سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصِلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَأَخَافُ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ هِيَ الْبُتَيْرَاءُ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تُرِيدُ سُنَّةَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ هَذِهِ سُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وتر کے متعلق دریافت کیا: تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے ہدایت کی کہ وہ فصل کیا کرے اس شخص نے یہ کہا مجھے یہ خدشہ ہے کہ لوگ یہ کہیں گے کہ یہ دم کٹی ہوئی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت (پر عمل چاہتے ہو) یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت (حکم) کرنا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي ذِكْرِهَا وِتْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حَقِيقَةِ مَا ذَكَرْنَا

امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے متعلق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کا ذکر کیا ہے جو اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے جس کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔

51 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

52 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

فَأَخْبَرَتْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَعْدَ هَذَا أَحَادِيثُ فِي الْوِتْرِ إِذَا كُشِفَتْ رَجَعَتْ إِلَى مَعْنَى حَدِيثِ سَعْدٍ هَذَا

امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا۔ اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وتر کے متعلق ایسی احادیث بھی روایت کی گئی ہیں کہ جب ان کی تحقیق کی جائے اور ان کی

وضاحت کی جائے تو اس میں وہی مفہوم پایا جائے گا جو دوسری روایت میں ہے۔

53 - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أنا أَبُو حُرَّةَ ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ»

سعد بن ہشام، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنی نماز دو مختصر رکعات سے شروع کیا کرتے تھے۔ پھر آپ آٹھ رکعت ادا کرتے تھے اور پھر وتر ادا کرتے تھے۔

فَأَخْبَرَتْ هَاهُنَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوتِرُ. فَكَانَ مَعْنَى ثُمَّ يُوتِرُ يَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ ، مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا. فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. وَيَحْتَمِلُ: ثُمَّ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ. فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا صَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نبی ﷺ پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آٹھ رکعات ادا کرتے تھے اور پھر وتر ادا کیا کرتے تھے تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ پھر نبی ﷺ ان آٹھ میں سے دو رکعات کو وتر بنا کر تین کر دیا کرتے تھے اور ایک رکعات اس کے بعد ادا کیا کرتے تھے یوں آپ جتنی بھی نماز ادا کرتے تھے اس کی تعداد گیارہ ہو جائے گی اور وہ اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ نبی ﷺ تین وتر ادا کیا کرتے تھے جو لگاتار ہوتے تھے یوں آپ کی مکمل نماز تیرہ رکعات پر مشتمل ہوگی۔

فَنَظَرْنَا فِيمَا يُحْتَمَلُ مِنْ ذٰلِكَ ، هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهِ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ ، قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا:

اس کے متعلق جو احتمال ہے جب ہم نے اس کا جائزہ لیا کہ کیا کوئی ایسی روایت مروی ہے جو اس میں سے کسی ایک معین مفہوم پر دلالت کرتی ہو۔

54 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، ثنا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: حَدِّثِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ

تو سعد بن ہشام نے ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: آپ مجھے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق بتائیں تو انہوں نے بتایا نبی ﷺ رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کرتے تھے اور نویں رکعات کے ذریعے اسے وتر کر لیتے تھے جب آپ کا وزن زیادہ ہوگیا تو آپ چھ رکعات ادا کیا کرتے تھے اور ساتویں رکعت کے ذریعے اسے وتر کر لیتے

جَالِسٌ«

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذَلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُونَ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِي قَبْلَهَا حَتَّى يَتَّفِقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ

تھے اور پھر آپ دو رکعت بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت میں یہ بات موجود ہے کہ نبی ﷺ نویں رکعت کے ذریعے نماز کو وتر کر لیتے تھے تو یہ اس بات کا احتمال رکھتی ہے کہ نبی ﷺ اس نویں رکعت کے ذریعے ان آٹھ رکعات میں سے دو رکعات کو وتر کرتے ہوں جو اس سے پہلے آپ نے ادا کی تھیں حتیٰ کہ یہ روایت اور زرارہ سے مروی روایت متفق ہو جائیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد نہ رہے۔

55- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ, قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ, قَالَ: ثنا أَبُو حُرَّةَ, عَنِ الْحَسَنِ, عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا, عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ, فَقَالَتْ: »كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ, وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ, فَيَتَسَوَّكُ, وَيَتَوَضَّأُ, ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ, ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ, ثُمَّ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ. فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ, جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِي سِتًّا, ثُمَّ يُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ, ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ«

سعید بن ہشام انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی ﷺ کے رات کے نوافل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی ﷺ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے پہلے آپ دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ اپنی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار فرماتا تھا تو آپ مسواک کرتے تھے پھر وضو کرتے تھے پھر دو رکعات کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے جب نبی ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ نے ان آٹھ رکعات کو چھ رکعات میں تبدیل کیا اور آپ ساتویں رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے پر آپ دو رکعات بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے آپ ان دو رکعات میں قل یا ایھا الکفرون اور اذا زلزلت الارض پڑھا کرتے تھے۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِي يُوتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِي فَسَّرَهُ زُرَارَةُ, عَنْ سَعْدٍ, عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا. وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ

اس حدیث میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی ﷺ ان آٹھ رکعات سے پہلے جنہیں آپ نویں رکعت کے ذریعے وتر کیا کرتے تھے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے تو یہ کل تیرہ رکعات ہو جائیں گی جن میں وہ وتر بھی شامل ہو گا جس کی وضاحت ہم نے سعد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے مستند روایت ثابت ہو گئی اور وہ مفہوم ثابت ہو گیا جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

56- مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, قَالَ: ثنا أَسَدٌ,

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ

قَالَ: ثنا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ, قَالَ: أنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ, قَالَ: أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ, عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: " كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ "

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی ﷺ کے رات کے وقت کے نوافل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی ﷺ جب لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا دیتے تھے تو پھر گھر تشریف لے آتے تھے پھر آپ دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان رکتی ہیں، نبی ﷺ رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے جن میں وتر بھی شامل ہوتا تھا پھر جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو آپ دو رکعات میرے گھر میں ادا کیا کرتے تھے پھر تشریف لے جاتے تھے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ. فَذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ" وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ. وَقَدْ رَوَى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي ذَلِكَ

اس روایت میں یہ بات موجود ہے کہ نبی ﷺ جب عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لا آتے تھے تو دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں وتر بھی شامل ہوتا تھا تو ہمارے نزدیک یہ نو رکعات اور دو رکعات کے علاوہ ہوں گی جنہیں نبی ﷺ مختصر طور پر ادا کیا کرتے تھے جس کا ذکر سعد بن ہشام نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے کیا ہے کہ نبی ﷺ اپنی رات کی نماز دو مختصر رکعات سے شروع کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن شفیق کی روایت کا مفہوم ہم یہ لیں گے تا کہ یہ روایت اور سعد بن ہشام کی روایت متفق ہو جائے اور ان میں کوئی تضاد نہ رہے۔

57 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ, قَالَ: ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ, قَالَ: ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ, قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ, قَالَ: ثنا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً, يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ«

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے پھر ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے پھر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے وہ آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے پھر جب آپ نے رکوع میں جانا ہوتا تھا تو کھڑے ہو جاتے تھے پھر رکوع میں چلے جاتے تھے آپ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانِ رَكَعَاتٍ الَّتِي أَوْتَرَ

یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ آپ وہ آٹھ رکعات

بِتَاسِعَتِهِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ الَّتِي ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدٍ, وَيَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ زَادَ عَلَى حَدِيثِ سَعْدٍ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ. وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هَذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعَ الَّتِي ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ, عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا لَمَّا بَدَّنَ فَيَكُونُ ذَلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ, ثُمَّ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ قَائِمًا, وَهُوَ رَكْعَتَانِ, فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

جنہیں آپ نویں رکعت کے ذریعے وتر کیا کرتے تھے اس حدیث میں موجود وہ آٹھ رکعات ہوں گی جن کا ذکر سعد بن ہشام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا ہے کہ نبی ﷺ ان سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے تا کہ یہ روایت اور سعد بن ہشام کی روایت متفق ہو جائیں اور اس روایت میں سعد کی روایت پر اضافہ ہو جائے گا اور عبداللہ بن شقیق نے نبی ﷺ کی نفلی نماز کے، جو وتر کے بعد ہوتی ہے، اس کے متعلق جو تذکرہ کیا ہے (اس پر بھی اضافہ ہو جائے گا) اور یہ اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ یہ نو رکعات وہ والی نو رکعات ہوں جن کا ذکر سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے کیا ہے کہ نبی ﷺ ان رکعات کو اس وقت ادا کرتے تھے جب آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تھا۔ تو یہ نو رکعات ان دو مختصر رکعات کے ساتھ ہوں گی جن کے ذریعے آپ اپنی نماز شروع کیا کرتے تھے اس کے بعد آپ وتر ادا کر لیا کرتے تھے اور پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے یہ ان دو رکعات کا بدلہ ہوں گی جو آپ بھاری جسم ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے ور یہ دو رکعات ہوں گی تو یہ بھی کل تیرہ رکعات ہو جائیں گی۔

58 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ, قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ, قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: »كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً, يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ, فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ«

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی ﷺ کی رات کے وقت کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی ﷺ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے تھے جب آپ نے رکوع میں جانا ہوتا تھا تو کھڑے ہو جاتے تھے پھر قیام کی حالت میں رکوع میں جاتے تھے پھر سجدے میں جاتے تھے پھر آپ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

فَهَذَا الْحَدِيثُ مَعْنَاهُ مَعْنَى حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ, عَنْ سَهْلٍ, غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے جو احمد بن داؤد نے سہل کے حوالے سے روایت کی ہے البتہ انہوں نے وتر کا ذکر نہیں کیا۔

59 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَانِ، وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے دو رکعات آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے اور دو رکعات صبح (فجر کی نماز سے پہلے) ادا کرتے تھے تو یہ کل تیرہ رکعات ہو جائیں گی۔

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثَ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ يَعْنِي قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

یہ حدیث احمد بن ابوداؤد کی حدیث کے موافق ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ فرمانا کہ نبی ﷺ صبح سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور یہ وہ دو رکعات ہیں جن کا ذکر احمد بن ابوداؤد نے اپنی حدیث میں کیا ہے کہ آپ انہیں اذان اور اقامت کے درمیان ادا کیا کرتے تھے۔

60 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: ثنا الْقَوَارِيرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: »كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ«

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے نبی ﷺ کے رات کے نوافل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی ﷺ رمضان کے علاوہ تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں فجر کی دو رکعات بھی ہوتی تھیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ مِنْ أَحَادِيثِ أَبِي سَلَمَةَ

تو یہ روایت بھی اس حدیث کے موافق ہو جائے گی جو اس سے پہلے ہم ابوسلمہ کے حوالے سے روایت کر چکے ہیں۔

61 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ رمضان میں کس طرح نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ پہلے چار رکعات ادا کیا رکتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو پھر چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو، پھر تین رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

حُسْنِهِنَّ، وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ، عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ، قَالَ: »يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سونے لگے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میری آنکھیں سو جاتی ہیں میں نہیں سوتا۔

فَيَحْتَمِلُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا تُرِيدُ يُوتِرُ بِإِحْدَاهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ. وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَبُو سَلَمَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى يَتَّفِقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ أَحَادِيثِهِ.

یہ حدیث اس بات کا احتمال رکھتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد کہ پھر آپ تین رکعات ادا کیا کرتے تھے ان کی مراد یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آٹھ رکعات میں سے دو کو ایک رکعات کے ذریعے وتر کر لیا کرتے تھے پھر آپ دو رکعات ادا کیا کرتے تھے جو باقی رہ جاتی تھیں اور یہ وہ دو رکعات ہوں گی جن کا ذکر ابوسلمہ نے اس سے پہلے روایت میں کیا ہے اور جسے ہم ان کے حوالے سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ ان دو رکعات کو بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے تاکہ یہ روایت اس سے پہلی والی احادیث متفق ہو جائیں۔

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّلَاثُ وِتْرًا كُلُّهَا وَهُوَ أَغْلَبُ الْمَعْنَيَيْنِ؛ لِأَنَّهَا قَدْ فَصَّلَتْ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ أَرْبَعًا وَوَصَفَتْ ذَلِكَ كُلَّهُ بِالْحُسْنِ وَالطُّولِ، ثُمَّ قَالَتْ: ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا وَلَمْ تَصِفْ ذَلِكَ بِطُولٍ وَجَمَعَتِ الثَّلَاثَ بِالذِّكْرِ. فَذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوِتْرِ فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ.

یہاں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہ تین رکعات مکمل طور پر وتر ہوں اور یہی معنی غالب ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر تین تھے پھر انہوں نے ان تمام رکعات کو خوبصورتی اور طوالت سے موصوف کیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر تین رکعات ادا کیا کرتے تھے انہوں نے ان رکعات کو طوالت کے ساتھ موصوف نہیں کیا اور تین رکعات کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے تو ہمارے نزدیک یہ وتر پر محمول ہوں گی اور یوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی رکعات ادا کیا کرتے تھے ان کی تعداد گیارہ ہو جائے گی ان دو مختصر رکعات سمیت جن کا ذکر سعد بن ہشام کی روایت میں کیا گیا ہے یا ان دو رکعات سمیت جو آپ وتر کے بعد بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔

وَهَذَا أَشْبَهُ بِرِوَايَاتِ أَبِي سَلَمَةَ لِأَنَّ جَمِيعَهَا

یہ مفہوم ابوسلمہ کی روایت سے زیادہ مشابہہ ہے اس

يُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ , وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ , وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذَلِكَ

لیے کہ ان تمام روایات میں نبی ﷺ کی اس نماز کا ذکر ہے جو آپ جسم مبارک بھاری ہو جانے کے بعد ادا کیا کرتے تھے جبکہ سعد بن ہشام نے نبی ﷺ کی اس نماز کے متعلق روایت بیان کی ہے جو آپ جسم مبارک بھاری ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے یا اس سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔

62 - وَقَدْ رَوَى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ , عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ , عَنِ ابْنِ شِهَابٍ , عَنْ عُرْوَةَ , عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ«

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ان میں سے ایک رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے جب آپ اس سے فراغت پاتے تو بائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے حتیٰ کہ موذن آپ کے پاس آتا تھا تو آپ دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے۔

فَهَذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ فَيَكُونُ ذَلِكَ هُوَ جَمِيعَ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ.

وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيهَا الْوِتْرُ ,وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ. غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَزَادَ فِيهِ شَيْئًا

یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ آپ کی یہ نماز آپ کے جسم مبارک بھاری ہونے سے پہلے ہو اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہوں جو آپ مختصراً پڑھا کرتے تھے جن کے ذریعے آپ اپنے رات کے نوافل کی ابتدا فرمایا کرتے تھے۔

اور یہاں یہ احتمال بھی ہے کہ اس نماز سے مراد وہ جو آپ جسم بھاری ہو جانے کے بعد ادا کیا کرتے تھے اس صورت میں یہ گیارہ رکعات ہوں گی جن میں سے نو رکعات وہ ہوں گی جن میں وتر بھی شامل ہوگا اور دو رکعات اس کے بعد ہوں گی جو آپ بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے جس کا ذکر ابوسلمہ کی روایت میں ہے اور جس کا ذکر سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق نے بھی کیا ہے۔ البتہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس میں کچھ اضافہ بھی روایت کیا ہے۔

63 - حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ, وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ, وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ, عَنِ ابْنِ شِهَابٍ, أَخْبَرَهُمْ , عَنْ عُرْوَةَ, عَنْ عَائِشَةَ, رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ابن شہاب عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ» وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ

لیا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا فرماتے تھے اور آپ اتنا سجدہ ادا کرتے تھے جتنی دیر میں تم سے کوئی ایک شخص پچاس آیات پڑھ سکتا ہے۔ جب موذن صبح کی اذان دے کر فارغ ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی تو نبی ﷺ اٹھتے اور دو مختصر رکعات ادا فرما لیتے پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے حتی کہ موذن آپ کو بلانے کے لیے حاضر ہوتا آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں: بعض راویوں نے اس روایت کے الفاظ میں اضافہ روایت کیا ہے۔

64 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً.

امام طحاوی فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ بات بھی ہے کہ نبی ﷺ عشاء سے فجر تک جو رکعات ادا فرماتے تھے ان کی تعداد گیارہ تھی۔

فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ صَلَاتُهُ بَعْدَمَا بَدَّنَ.

اس کے بعد ابوسلمہ کی اس روایت کی طرف رجوع کیا جائے گا اور ہمیں اس کے ذریعے پتہ چل جائے گا کہ یہ نماز وہ تھی جو آپ اسوقت ادا فرمایا کرتے تھے جب آپ کا جسم مبارک بھاری ہو چکا تھا۔

وَأَمَّا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ

جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ نبی ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے۔

مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ وَغَيْرِهِ فَيَثْبُتُ بِذَلِكَ مَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّسْلِيمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذَلِكَ غَيْرَ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذَلِكَ، وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، وَلَا يَتَضَادَّانِ، مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا خِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ.

تو اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان دو رکعات میں وتر سمیت تمام رکعات شامل ہوں اور اس کے ذریعے ان لوگوں کے موقف کا ثبوت مل جائے گا جو اہل مدینہ اس بات کے قائل ہیں کہ جفت اور طاق رکعات کے درمیان سلام پھیرا جائے گا اور اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ وتر کے علاوہ رکعات میں دو رکعات کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے تاکہ ان روایات میں موافقت ہو جائے (اس روایت میں اور سعد بن ہشام کی روایت میں موافقت ہو جائے) اور

كوئی اختلاف باقی نہ رہے۔ اگرچہ عروہ سے اس روایت سے برعکس بھی مروی ہے، جسے زہری نے ان سے روایت کیا ہے۔

65- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ»

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہشام بن عروہ کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آپ اس وقت دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے جب آپ اذان سن لیتے تھے۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُونَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى ذٰلِكَ الْحَدِيثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى وِتْرِهِ كَيْفَ كَانَ.

یہ روایت زہری کی روایت کے خلاف ہے اور اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس حدیث میں جن دو اضافی رکعات کا ذکر ہے جو پہلے والی حدیث میں نہیں ہے اس سے مراد دو مختصر رکعات ہیں جن کا ذکر سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے تاہم اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ وتر کی کیفیت کیا تھی؟

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ» يَعْنِي رَكَعَاتٍ

جب ہم نے اس بات کا جائزہ لیا کہ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ پانچ سجدوں یعنی رکعات کے ذریعے نماز کو وتر کر لیتے تھے۔

66- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهَا حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ»

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ پانچ سجدوں (یعنی رکعات) کے ذریعے نماز کو وتر کر لیتے تھے آپ ان کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور پھر سلام پھیر لیتے تھے۔

67- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ پانچ رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ«

فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوَى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهِ »كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ«.

ہشام اور محمد بن جعفر نے جو عروہ سے روایت کیا ہے یہ اس بات سے مختلف ہے جسے زہری نے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے: نبی ﷺ گیارہ رکعات ادا کرتے تھے جس میں سے ایک وتر ہوتی تھی۔ اور آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

فَلَمَّا اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ، عَنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا، عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيمَا رَوَى عَنْهَا فِي ذَلِكَ حُجَّةٌ وَرَجَعْنَا إِلَى مَا رَوَى عَنْهَا غَيْرُهُ.

جب عروہ کے حوالے سے مروی روایات میں اضطراب آ گیا جو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی ﷺ کے وتر کی نماز کے متعلق روایت کی ہیں تو ان سے مروی روایات میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ اس لیے ہم ان روایات کی طرف رجوع کریں گے جنہیں ان کے علاوہ دیگر حضرات نے روایت کیا ہے۔

68- فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ«

جب ہم نے اس بات کی تحقیق کی تو اسود، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نو کعات کے ہمراہ تر ادا کیا کرتے تھے۔

69- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ«

اسود، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نو رکعات کے ہمراہ وتر ادا کیا کرتے تھے۔

70- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ. قَالَ: ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ وتر سمیت نو کعات ادا کیا کرتے تھے جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ وتر سمیت سات رکعات ادا کرتے تھے۔

71- حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی

ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ وِتْرَهُ كَانَ تِسْعًا

ہے کہ نبی ﷺ وتر میں نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

72 - إِلَّا أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فِيمَا أَظُنُّ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ»

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هَذَا مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَسْوَدِ. وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيعَ صَلَاتِهِ الَّتِي فِيهَا الْوِتْرُ.

البتہ اعمش نے ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت روایت کی ہے امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہوگی: نبی ﷺ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ وہ نو رکعات جو آپ ادا کیا کرتے تھے اور آپ انہیں رات کے وقت ادا کرتے تھے یہ روایت اس بات کے خلاف ہوگی جو اس سے پہلے اسود کی روایت کے طور پر روایت کی جاچکی ہے اور اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ انہوں نے جن تمام نمازوں کو وتر قرار دیا ہے اس سے مراد وہ تمام نماز ہو جس میں وتر بھی شامل ہوں۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَضْعُفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلَّى سَبْعًا فَوَافَقَ ذَلِكَ مَا رَوَى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهِنَّ أَوَّلًا وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِ سِتًّا، وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ. فَدَلَّ هَذَا عَلَى أَنَّهُ سَمَّى جَمِيعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِي كَانَ فِيهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتَّى تَتَّفِقَ هَذِهِ الْآثَارُ فَلَا تَتَضَادُّ غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلَى حَقِيقَةِ الْوِتْرِ إِلَّا فِي حَدِيثِ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً

اور اس کی دلیل وہ ہے جسے یحییٰ جزار نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ ضعیف ہونے سے پہلے نو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ سات رکعات ادا کیا کرتے تھے اس صورت میں یہ روایت اس روایت سے مطابق ہوجائے گی۔ جسے سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ پہلے آٹھ رکعات ادا کرتے تھے پھر ایک رکعت کے ذریعے انہیں وتر کرلیتے تھے اور جب آپ کا جسم بھاری ہوگیا تو پھر آپ نے ان آٹھ رکعات کی جگہ چھ پڑھنا شروع کردیں اور ساتویں رکعات کے ذریعے اسے وتر کرلیتے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے ان تمام رات کی نمازوں کو جن میں وتر بھی شامل ہیں وتر کا نام دیا ہے حتیٰ کہ یہ آثار متفق ہوجائیں گے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں رہے گا۔ البتہ اس کے بعد بھی ہم وتر کی حقیقت

سے صرف زرارہ بن اوفی کے حوالے سے مروی سعد بن ہشام کی روایت سے واقف ہو سکتے ہیں۔

73-فَنَظَرْنَا هَلْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ أَيْضًا كَيْفَ هِيَ؟

جب ہم نے اس بات کی تحقیق کی کہ کیا اس کے متعلق کوئی اور دلیل بھی موجود ہے؟ جو وتر کی کیفیت پر دلالت کر سکتے؟ وہ کیسے ہوتے ہیں؟

فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ: أنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَيَقْرَأُ فِي الَّتِي فِي الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ«

عمرہ بنت عبدالرحمٰن، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعات میں جن کے بعد ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے اور پھر وتر والی (یعنی طاق رکعت میں) سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

74 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، پڑھتے تھے دوسری میں سورۃ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

فَأَخْبَرَتْ عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلَى ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ أَنَّهُ كَانَ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کی کیفیت بیان کی ہے کہ وہ کیسی تھی اور یہ روایت سعد بن ہشام کی روایت کے مطابق ہے۔ البتہ سعد نے اپنی روایت میں یہ چیز اضافی روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

75 - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: ثنا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعات اکٹھی کیا کرتے تھے جن میں سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وِتْرِهِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ«

فَقَدْ وَافَقَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مَا رَوَى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ

یہ روایت بھی اس روایت کے مطابق ہے جسے سعد اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے۔

76- وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ"

عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی وتر کی رکعات کتنی ہوتی تھیں۔ انہوں نے جواب دیا: نبی ﷺ چار (نفل پڑھنے کے بعد) تین وتر ادا کرتے تھے یا آٹھ (نفل پڑھنے کے بعد) تین وتر ادا کرتے تھے یا دس (نفل پڑھنے کے بعد) تین وتر ادا کرتے تھے۔ نبی ﷺ کی وتر کی نماز (یعنی نوافل سمیت) سات سے کم نہیں ہوتی تھی اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُهَا لِمَا كَانَ يُصَلِّيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَتَسْمِيَتُهَا إِيَّاهُ وِتْرًا إِلَّا أَنَّهَا قَدْ فَصَلَتْ بَيْنَ الثَّلَاثِ وَبَيْنَ مَا ذَكَرَتْ مَعَهَا وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ إِلَّا لِأَنَّ الثَّلَاثَ كَانَ لَهَا مَعْنًى بَائِنٌ مِنْ مَعْنَى مَا قَبْلَهَا فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَذَلِكَ. وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا

اس حدیث میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے اور ان نمازوں کو انہوں نے وتر قرار دیا ہے البتہ انہوں نے تین رکعات کا الگ سے ذکر کیا ہے اور جو انہوں نے ذکر کیا ہے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ان رکعات سے مختلف ہے جو اس کے علاوہ ہیں۔ اس لیے کہ تین کا معنی اس مفہوم سے مختلف ہے جو اس سے پہلے کا ہے اور یہی بات اسود اور مسروق کی روایت میں بھی موجود ہے اور یحییٰ بن جزار کی روایت میں بھی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ اس بات کی دلیل وہ روایت بھی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنا قول ہے۔

77- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ: عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ الْوِتْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا، وَالثَّلَاثُ بُتَيْرَاءُ«

سعید بن مسیب، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، وتر کی رکعات سات ہو سکتی ہیں یا پانچ ہو سکتی ہیں یا تین ہوں گی جو سب سے کم ہیں۔

فَكَرِهَتْ أَنْ تَجْعَلَ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُنَّ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهُنَّ غَيْرُهُنَّ . فَلَمَّا كَانَ الْوِتْرُ عِنْدَهَا أَحْسَنَ مَا يَكُونُ هُوَ أَنْ يَتَقَدَّمَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا أَرْبَعٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ جَمَعَتْ بِذَلِكَ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ الَّذِي صَلَحَ بِهِ الْوِتْرُ الَّذِي بَعْدَهَا وَالْوِتْرَ فَسَمَّتْ ذَلِكَ بِذَلِكَ وِتْرًا. إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي جُمْلَةِ ذَلِكَ عَنْهَا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا فَثَبَتَ مِنْ رِوَايَتِهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهَا مِنْ رَأْيِهَا إِيَّاهُ. فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. غَيْرَ أَنَّ مَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ فِي ذَلِكَ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ» لَمْ نَجِدْ لَهُ مَعْنًى. وَقَدْ جَاءَتِ الْعَامَّةُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ غَيْرِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، بِخِلَافِ ذَلِكَ . فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ أَوْلَى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهُ وَانْفَرَدَ بِهِ. وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ آثَارٌ يَعُودُ مَعْنَاهَا أَيْضًا إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي عَادَ إِلَيْهِ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَمِنْ ذَلِكَ

انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ تم وتر میں صرف تین رکعات ادا کرو اس سے پہلے کوئی نفل نہ پڑھو اور ان سے پہلے ان کے علاوہ اور نفل بھی ہونے چاہئیں تو جب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک وتر کی بہترین نماز وہ ہے جس سے پہلے کوئی اور نفل نماز میں موجود ہو وہ چار ہو یا دو ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے وقت ادا کی جانے والی تمام نفلی نماز کو وتر کا نام دے دیا ہے۔ جس میں نفل کے بعد ادا کئے جانے والے وتر بھی شامل ہیں انہوں نے ان سب کو وتر کا نام دیا۔ اور ان سب کے ذریعے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وتر کی نماز کی تین رکعات ہیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایات کے ذریعے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے جسے سعد بن ہشام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے روایت کیا ہے کیونکہ اس صورت میں ان کا بیان ان کی اپنی رائے کے مطابق ہو جائے گا۔ اس کا ذریعے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں اور ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ البتہ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کے متعلق جو روایت روایت کی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ذریعے وتر ادا کرتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھا کرتے تھے تو ہمیں اس کی تائید میں کوئی چیز نہیں مل سکی۔ عام راویوں نے ان کے والد کے حوالے سے یا دیگر راویوں کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے برخلاف روایت کیا ہے اور عام راویوں نے جو روایت کیا ہے وہ اس سے زیادہ مستند ہوگا جسے صرف انہوں نے روایت کیا ہے اور جسے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات روایت کی گئی ہے جو اس کے متعلق ہے اور اس ذریعے وہی مفہوم سامنے آتا ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

78 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَبَكَّارٌ ، قَالَا: ثنا وَهْبٌ ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

79 - وَمِنْ ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ: ثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا »أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَذَبَنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، قِيَامُهُ فِيهِنَّ سَوَاءٌ«

عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے انہوں نے نماز ادا کی میں بھی کھڑا ہوگیا میں نے وضو کیا میں آپ کے بائیں جانب آکر کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے کھینچ کر اپنے دائیں جانب کرلیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا کیں جن میں قیام ایک جتنا تھا۔

80 - وَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ: فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تیرہ رکعات ادا کیں۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي جُمْلَةِ صَلَاتِهِ أَنَّهَا كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. إِلَّا أَنَّهُ لَا تَفْصِيلَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي تَفْصِيلِ ذَلِكَ شَيْءٌ. فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ

یہ حدیث اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل نماز کے متعلق متفق ہوگئی ہیں کہ وہ تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں تفصیل نہیں ہے۔ اس لیے ہم نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس تفصیل کے متعلق کوئی اور روایت بھی مروی ہو؟ جب ہم نے اس بات کا جائزہ لیا (تو یہ روایت سامنے آئی)۔

81 - فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " أَمَرَنِي

علی بن عبداللہ والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (جو میری خالہ تھیں) کے ہاں رات بسر

الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ أَبِيتَ بِآلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَنَامَ حَتَّى تَحْفَظَ لِي صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَيْسَتَا بِطَوِيلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيرَتَيْنِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى فِرَاشِهِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ اسْتَوَى وَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ«

کروں۔ تم نے کوشش کرنی ہے کہ تم سونا نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے متعلق یاد رکھنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر آپ سو گئے۔ پھر آپ اٹھے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں۔ یہ طویل رکعات نہ تھیں اور مختصر بھی نہ تھیں۔ پھر آپ بستر پر گئے پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ اٹھے اور اسی طرح کیا۔ آپ نے چھ رکعات ادا کیں اور تین رکعت وتر ادا کیے۔

82 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

83 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا حُصَيْنٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی طرح روایت کرتے ہیں، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے اور پھر نماز ادا کی اس روایت میں تین رکعات کا ذکر نہیں ہے۔

فَأَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ وَأَنَّهُ ثَلَاثٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے متعلق بیان کرتے ہیں، وہ کیسی تھی؟ وہ فرماتے ہیں: یہ تین رکعات تھیں۔

وَخَالَفَ أَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِي عَدَدِ التَّطَوُّعِ.

ابو جمرہ، عکرمہ بن خالد اور کریب نے نوافل کی تعداد نوافل کی تعداد روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق حضرت سعید بن جبیر نے بھی روایت روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بات بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ

اللهُ عَنْهُمَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا: ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: »بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ , فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ , ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا , ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ , ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ , ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ« فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْوِتْرِ. فَقَدْ وَافَقَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي التِّسْعِ الَّتِي مِنْهَا الْوِتْرُ وَزَادَ عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي وِتْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْرَدًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ ثَلَاثٌ

عنہما کے ہاں رات بسر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز ادا کی پھر آپ تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے چار رکعات ادا کیں پھر آپ کھڑے ہوئے پھر آپ نے پانچ رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ سو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ (صبح کے وقت) اٹھ گئے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس روایت میں یہ بات موجود ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعات ادا کی تھیں جن میں دو رکعات وتر کے بعد تھیں۔ تو علی بن عبداللہ کی روایت سے، جو نو رکعات کے متعلق ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں، متفق ہو گئیں اور اس میں وتر کے بعد کی دو رکعات کا ذکر اضافی ہے۔ سعید بن جبیر کے حوالے سے اور یحییٰ بن جزار کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے متعلق یہ بات بھی مروی ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ وہ تین رکعات تھیں۔

84 - فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ , قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ , قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ , عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ«

یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کرتے تھے۔

85 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ , قَالَ: ثنا لُوَيْنٌ, قَالَ: ثنا شَرِيكٌ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی طرح روایت کرتے ہیں۔

86 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ , قَالَ: ثنا لُوَيْنٌ, قَالَ: ثنا شَرِيكٌ, عَنْ مُخَوَّلٍ, عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ , يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کرتے تھے آپ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔

الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ«

87 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا ابْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: أنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے۔

88 - فَهَذَا فِيهِ تَحْقِيقُ مَا رَوَى عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ مِنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلَاثًا.

وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْوُحَاظِيُّ قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: ثنا شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: »بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رُكُوعُهُمَا مِثْلُ سُجُودِهِمَا. وَسُجُودُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ مَكَانَهُ فِي مُصَلَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ، ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَذَلِكَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ« فَقَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ مَعَ ثِنْتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا، فَتَكُونَانِ مَعَ هَذِهِ الْوَاحِدَةِ ثَلَاثًا لِيَسْتَوِيَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَمَعْنَى حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ. ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ

ان روایات میں اس بات کی تحقیق ہوگئی ہے جسے علی بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے متعلق روایت کرتے ہیں، وہ تین رکعات تھیں۔

کریب بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری جب آپ عشاء کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو آپ کے ساتھ میں بھی واپس آگیا جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو مختصر رکعات ادا کیں جن میں رکوع اور سجدہ ایک جتنا تھا اور آپ کا سجدہ آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے اپنی اسی جگہ پر لیٹ گئے اور سو گئے جہاں آپ نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر آپ بیدار ہوئے پھر آپ کے خراٹوں کی آواز سنی آپ نے ایسا پانچ دفعہ کیا پھر آپ نے دس رکعات ادا کیں پھر ایک رکعت وتر ادا کی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے بلایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں اور پھر نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ انہوں نے اس حدیث میں یہ بات روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس رکعات ادا کی تھیں اور پھر ایک رکعت وتر ادا کی تھی۔ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ آپ نے اس ایک وتر کے ذریعے اس سے پہلے دو رکعات کو وتر کیا ہو جو پہلے ادا کی گئی تھیں اور یہ ایک رکعت ان سمیت تین ہو جائیں تا کہ اس حدیث کا مفہوم اور علی بن عبداللہ اور سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار سے مروی روایت کا

رُوِيَ عَنْهُ مَا يُبَيِّنُ ذَلِكَ

89 - فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا الْمُقْرِئُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: «فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ» فَاتَّفَقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَبَيَّنَ هَذَا أَنَّ الْوِتْرَ فِيهَا ثَلَاثٌ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، أَيْ مَعَ اثْنَتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا هُمَا مَعَهَا وِتْرٌ

90 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ «أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ» فَقَدْ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِي الْوِتْرِ فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ فِي ذَلِكَ

مفہوم ایک جیسا ہو۔ پھر ہم نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کیا اس کے متعلق کوئی ایسی روایت بھی مروی ہے، جو اس بات کی وضاحت کردے۔

کریب جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام، بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی ﷺ نے دو رکعات عشاء کے بعد ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کین پھر آپ نے تین رکعات وتر ادا کیے۔ یہ حدیث اور ابن ابو اؤد کی حدیث میں اس بات پر موافقت ہوگئی ہے کہ نبی ﷺ نے جو رکعات ادا کی تھیں وہ گیارہ تھیں اور اس میں انہوں نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ نبی ﷺ کی وتر کی نماز میں تین رکعات تھیں اس کے ذریعے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ابن ابی ابوداؤد کی حدیث کا مفہوم کیا ہوگا؟ جس میں انہوں سے یہ کہا تھا: نبی ﷺ نے ایک رکعات وتر ہی ادا کی یعنی آپ نے اس سے پہلے دو رکعات کے ساتھ انہیں وتر کر لیا۔

کریب، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاں رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ نبی ﷺ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو کعات ادا کین پھر آپ نے دو رکعات ادا کین پھر آپ نے وتر کی نماز ادا کی پھر آپ لیٹ گئے پھر موذن آپ کے پاس آیا آپ کھڑے ہوئے آپ نے دو مختصر رکعات ادا کیں پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ اس حدیث میں دو رکعات کا تذکرہ زائد ہے تاہم اس میں انہوں نے پہلے راوی کی وتر کے متعلق اختلاف نہیں کیا لہٰذا ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے جو روایات روایت ہیں انہیں جمع کیا گیا تو یہ بات سامنے

شَيْءٌ

آئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔

91 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ, قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ, قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ, عَنِ الْأَعْمَشِ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بَتْرَاءَ ثَلَاثًا, وَلَكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وتر کی صرف تین رکعات ہوں بلکہ یہ سات یا پانچ ہونی چاہئیں۔

92 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ, عَنِ الْأَعْمَشِ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

93 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ, قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ, قَالَ: أنا شُعْبَةُ, عَنِ الْأَعْمَشِ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

فَهَذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنَّهُ يُوتِرُ وِتْرًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ, وَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خِلَافُ هَذَا

تو ہمارے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ صرف وتر کی نماز ادا کی جائے اور اس سے پہلے کوئی نفل نماز نہ ہو اور وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے کوئی نفلی نماز ادا کی جائے خواہ اس کی رکعات دو ہوں یا چار ہوں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے برخلاف مروی ہے۔

94 - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ, عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ, عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: هَلْ لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ, وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَعِيبَ مُعَاوِيَةَ, فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »أَصَابَ مُعَاوِيَةُ« قِيلَ لَهُ: قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هَذَا مَا يَدُلُّ عَلَى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ. وَذَلِكَ

عطاء بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے وہ ایک رکعات وتر ادا کرتے ہیں وہ شخص یہ چاہتا تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلط قرار دیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز عمل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت بھی مروی ہے، جو

اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کے عمل کا) انکار کیا تھا۔

95 - أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: أنا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتَّى ذَهَبَ هَزِيعٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ مُعَاوِيَةُ، فَرَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »مِنْ أَيْنَ تُرَى أَخَذَهَا الْحِمَارُ«

عکرمہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا ہم لوگ بات چیت کرتے رہے حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے ایک رکعت ادا کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انہوں نے اسے کہاں سے حاصل کیا ہے۔

96 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا عِمْرَانُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں لفظ ''حمار'' کا تذکرہ نہیں ہے۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ »أَصَابَ مُعَاوِيَةُ« عَلَى التَّقِيَّةِ لَهُ، أَيْ أَصَابَ فِي شَيْءٍ آخَرَ لِأَنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِهِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَلِمَهُ عَنْهُ صَوَابًا.

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ کہنا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹھیک کیا ہے کہ کوئی ذو معنی مفہوم رکھتا ہو یعنی انہوں نے کسی دوسرے معاملے میں درست کام کیا ہو کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ایک ایسا عمل جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو انہیں پتہ ہو اور وہ اس کی مخالفت کو درست قرار دیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ

97 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ، قَالَ: أنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ، قَالَ: " سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ،

ابو منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تین ہوتے ہیں۔

یہ روایت ایک اور سند سے ابو منصور سے مروی ہے۔

فَقَالَ: ثَلَاثٌ " قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ: وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ، بِذَلِكَ

98 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: " أَتَرَوْنَنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا , يُرِيدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ , قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوا: نَعَمْ , فَصَلَّى , وَهَذَا فِي آخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ " فَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْوِتْرُ عِنْدَهُ يُجْزِئُ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ , ثُمَّ يُصَلِّيهِ حِينَئِذٍ ثَلَاثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِي أَحَادِيثِهِ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ. وَقَدْ رُوِيَ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ أَيْضًا أَنَّهُ ثَلَاثٌ

ابویحییٰ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رات دیر تک جاگتے رہے حتیٰ کہ (صبح صادق کی) سرخی نمودار ہوئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سو گئے اور وہ اس وقت بیدار ہوئے جب بازار والوں کا شور آیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا (وہ خود اس وقت نابینا ہو چکے تھے) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں سورج نکلنے سے پہلے تین رکعات پڑھ لوں گا (راوی کہتے ہیں ان کی مراد وتر کی نماز تھی) اور فجر کی دو رکعات (یعنی دو سنتیں) اور صبح کی نماز پڑھ لوں گا ساتھیوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے یہ نماز ادا کی حالانکہ یہ فجر کا آخری وقت تھا۔ یہ بات محال ہے کہ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تین سے کم وتر ادا کرنا جائز ہوتا تو وہ ایسے وقت میں تین رکعات ادا کرتے جب کہ انہیں فجر کی نماز فوت ہونے کا بھی خدشہ تھا۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے وتر کے متعلق مروی احادیث کا جو حکم بیان کیا ہے وہ درست ہے کہ وتر کی تعداد تین ہے۔ وتر کے متعلق حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مروی ہیں کہ یہ تین ہوتے ہیں۔

99 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ , قَالَ: ثنا أَبُو غَسَّانَ , قَالَ: ثنا إِسْرَائِيلُ , عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ وَإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِذَا زُلْزِلَتْ وَفِي الثَّانِيَةِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَتَبَّتْ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ«

حارث، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ وتر سمیت نو رکعات ادا کرتے تھے آپ اس کی پہلی رکعت میں سورۃ التکاثر پڑھتے تھے ور سورۃ القدر پڑھتے تھے اور سورۃ اذا زلزلت پڑھتے تھے دوسری رکعت میں سورۃ عصر، سورۃ نصر اور سورۃ کوثر پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ کافرون، سورۃ لھب اور سورۃ اخلاص پڑھتے تھے۔

وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کے متعلق نبی ﷺ سے اسی کی طرح روایت کیا ہے۔

100 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثنا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ: ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ«

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے وتر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورہ الکافروں اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھی۔

وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ"، فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِي هَذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا تَقَدَّمَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یہ بتایا ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سوچا کہ میں نبی ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کی چوکھٹ پر (یا آپ کے دروازے پر) بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے دو مختصر رکعات ادا کیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں جو طویل، طویل، طویل تھیں یہ بات انہوں نے تین دفعہ کہی پھر نبی ﷺ نے دو رکعات ادا کیں لیکن یہ پہلی والی دو سے کچھ کم تھیں جو آپ نے اس سے پہلی ادا کی تھیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں جو اس سے پہلی ادا کی گئیں دو رکعات سے کچھ مختصر تھیں پھر آپ نے وتر ادا کئے (امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ کل تیرہ رکعات ہوگئیں۔ اس پر وہی کلام کیا جائے گا جو اس سے پہلی روایات پر کیا گیا ہے۔

101 - مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ: ثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ »أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعٍ، فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ« فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ وتر کی نماز ادا کرتے تھے جب آپ کا جسم مبارک بھاری ہوگیا اور گوشت زیادہ ہوگیا تو آپ وتر سمیت سات رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ دو رکعات ادا کرتے تھے آپ بیٹھ کر انہیں ادا کرتے تھے اور ان میں سورۃ اذا زلزلت اور سورۃ کافرون پڑھا کرتے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

يَكُونَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا

ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہوں نے جس نماز کا ذکر کیا ہے اس سے مراد نفل نماز ہو اور اس کے علاوہ وہ وتر بھی ہوں اور انہوں نے ان تمام نمازوں کو وتر قرار دے دیا ہو جیسا کہ ہم اس سے پہلے بعض روایات میں اس حوالے سے بات کر چکے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے فعل کے متعلق ہم وہ روایت نقل کریں گے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

102 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ: أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ، كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ " فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عِنْدَهُ كَذَلِكَ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ، وَلَكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَاللهُ أَعْلَمُ. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو غالب بیان کرتے ہیں، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت ابو امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وتر کی نماز وہی ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہ بات محال ہے کہ ان کے نزدیک یہ ایسے ہی ہے اور وہ یہ جانتے ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اس کے خلاف ہے لیکن جن انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا علم ہو گیا تو پھر انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس کے متعلق سیدہ ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔

103 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ « فَالْكَلَامُ فِي هَذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ أَيْضًا. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جب آپ کی عمر زائد ہو گئی اور آپ ضعیف ہو گئے تو آپ وتر سمیت سات رکعات ادا کرتے تھے۔ اس کے متعلق وہی کلام کیا جائے گا جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں کیا جا سکتا تھا۔

اس کے متعلق سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کی ہے

104 - مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ « فَقَدْ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یا سات رکعات ادا کرتے تھے ان کے درمیان کوئی سلام نہیں پھیرتے تھے اور نہ ہی کوئی بات چیت کرتے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هَذَا قَبْلَ أَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَكَانَ إِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ أَنْ يُصَلُّوا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهُ مَعْلُومٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ كَذَلِكَ

فرماتے ہیں: یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اوپر کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہو جا ہے وہ پانچ وتر پڑھ سکتا ہو چاہے وہ ساتھ پڑھ سکتا ہو اور ان حضرات کی مراد یہی ہو کہ وہ لوگ وتر ادا کریں تاہم اس کا کوئی عدد ان کے لیے مقرر نہ ہو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کی گئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پہلی ایسا ہی تھا۔

105 - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْتِرْ بِخَمْسٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِئْ إِيمَاءً«

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ رکعت وتر ادا کرو اگر نہ کر سکو تو تین کر و اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ایک ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اشارہ ہی کر دو۔

106 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُومِئْ إِيمَاءً«

حضرت ابوایوب انصاری نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، ''وتر'' لازم ہے جو شخص پانچ رکعات ادا کرے وہ بہتر ہے اور جو تین ادا کرے اس نے بھی بہتر کیا اور جو ایک رکعت ادا کرے اس نے بھی بہتر کیا اور جو یہ بھی نہ کر سکے اسے اشارہ کرنا چاہیے۔

107 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ«

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وتر لازم ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعات وتر ادا کر لے ج چاہے وہ تین ادا کر لے اور جو چاہے وہ ایک رکعات ادا کر لے۔

108 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: »الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ،

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وتر حق ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) واجب ہے جو شخص چاہے وہ سات وتر ادا کر لے جو چاہے وہ پانچ وتر ادا کر لے جو چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو چاہے وہ ایک وتر

وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَمَنْ غُلِبَ إِلَى أَنْ يُومِئَ فَلْيُومِئْ« فَأَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا مُخَيَّرِينَ فِي أَنْ يُوتِرُوا بِمَا أَحَبُّوا، لَا وَقْتَ فِي ذَلِكَ، وَلَا عَدَدَ، بَعْدَ أَنْ يَكُونَ مَا يُصَلُّونَ وِتْرًا. وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ وَأَوْتَرُوا وِتْرًا لَا يَجُوزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ عِنْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ. فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى ضَلَالٍ. وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

ادا کر لے اور جو یہ بھی نہ کر سکے وہ اشارہ کر لے۔ انہوں نے اس حدیث میں یہ بات روایت کی ہے کہ پہلے لوگوں کو اختیار تھا وہ اپنی پسند کے مطابق وتر ادا کر سکتے تھے اس کے متعلق ان کے لیے کوئی وقت یا تعداد مقرر نہیں تھی البتہ وتر انہوں نے ضرور پڑھنے ہوتے تھے۔ نبی ﷺ کے بعد آپ کی امت نے اس کے برخلاف صورت پر اتفاق کیا ہے لوگ وتر ضرور ادا کرتے ہیں اور کسی بھی شخص کے لیے آپ کے بعد یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ وتر کے کچھ حصے کو ترک کرے۔ امت کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے جو حکم تھا وہ منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابزی نے نبی ﷺ کے حوالے سے اس کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔

109 - مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثنا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُولَى: بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: »سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا، يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ«

سعید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ وتر کی نماز ادا کی نبی ﷺ نے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ پڑھی دوسری میں سورہ الکافرون پڑھی اور تیسری میں سورہ الاخلاص پڑھی جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے سبحان الملک القدوس تین دفعہ پڑھا اور تیسری دفعہ آواز بلند کی۔

110 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

یہ روایت ایک اور سند سے زبید سے مروی ہے۔

111 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا يَعْنِي: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ: اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے زبید سے مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے دوسری رکعت میں قل الذین کفرو پڑھا یعنی سورہ الکافرون پڑھی اور تیسری رکعت میں "اللہ الواحد الصمد" (سورۃ اخلاص) پڑھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ اس کے متعلق

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں۔

112 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: صرف تین وتر ادا نہ کرو بلکہ پانچ یا سات ادا کرو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہ قرار نہ دو (یعنی اس سے پہلے کچھ نوافل پڑھ لو)۔

113 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، قَالَ: »لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ تَشَبَّهُوا بِالْمَغْرِبِ، وَلَكِنْ أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدَى عَشْرَةَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے اس کو مرفوع حدیث کے طور پر روایت نہیں کیا: تم لوگ صرف تین رکعات وتر ادا نہ کرو اسے مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو بلکہ تم پانچ یا سات یا نو یا گیارہ رکعات ادا کرو (یعنی ان وتر کے ساتھ نفل بھی پڑھ لیا کرو)۔

فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَرِهَ إِفْرَادَ الْوِتْرِ حَتَّى يَكُونَ مَعَهُ شَفْعٌ عَلَى مَا قَدْ رَوَيْنَا قَبْلَ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَيَكُونُ ذَلِكَ تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوِتْرِ وَفِي ذَلِكَ نَفْيُ الْوَاحِدَةِ أَنْ تَكُونَ وِتْرًا.

یہ روایت اس بات کا احتمال رکھتی ہے کہ انہوں نے اس بات کا ناپسند کیا ہو کہ صرف وتر ادا کئے جائیں بلکہ اس کے ساتھ جفت نماز بھی ہونی چاہئے جیسا کہ ہم اس سے پہلی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ روایت کر چکے ہیں تو وتر سے پہلے والے نوافل ہو جائیں گے وار اس روایت میں ایک رکعت کے وتر ہونے کی نفی ہو جاتی ہے۔

وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَعْنَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي التَّخْيِيرِ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ إِبَاحَةُ الْوِتْرِ بِالْوَاحِدَةِ.

اس میں اس بات کا احتمال بھی موجود ہے جو مفہوم اس سے پہلے ہم حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں روایت کر چکے ہیں کہ پہلے لوگوں کو اختیار تھا البتہ ایک رکعت وتر اختیار کرنا جائز نہیں ہوگا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ أَكْثَرُ مِنْ رَكْعَةٍ، وَلَمْ يُرْوَ فِي الرَّكْعَةِ شَيْءٌ وَتَأْوِيلُهُ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ

ان آثار کے ذریعے جو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کئے ہیں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وتر کی تعداد ایک رکعت سے زیادہ ہے اور یہ حضرات ایک رکعت کو تسلیم نہیں

شَرَحْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ

کرتے اور ایک رکعت کی تاویل وہی احتمال رکھے گی جس کی ہم وضاحت کر کے ہیں اور ہم اس باب میں متعلقہ جگہ پر اسے بیان کر چکے ہیں۔

3-حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا الْوِتْرَ لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَكُونَ فَرْضًا أَوْ سُنَّةً ، فَإِنْ كَانَ فَرْضًا فَإِنَّا لَمْ نَرَ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ إِلَّا عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ ، فَمِنْهُ مَا هُوَ رَكْعَتَانِ ، وَمِنْهُ مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلَاثٌ ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْوِتْرَ لَا تَكُونُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا . فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ ثَلَاثٌ . هَذَا إِذَا كَانَ فَرْضًا ، وَأَمَّا إِذَا كَانَ سُنَّةً ، فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ . مِنْ ذَلِكَ الصَّلَاةُ مِنْهَا تَطَوُّعٌ ، وَمِنْهَا فَرْضٌ . وَمِنْ ذَلِكَ : الصَّدَقَاتُ ، لَهَا أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ الزَّكَاةُ . وَمِنْ ذَلِكَ : الصِّيَامُ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكَفَّارَاتِ . وَمِنْ ذَلِكَ الْحَجُّ ، يُتَطَوَّعُ بِهِ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ . وَمِنْ ذَلِكَ الْعُمْرَةُ ، يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَوُجُوبُهَا فِيهِ اخْتِلَافٌ سَنُبَيِّنُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى . وَمِنْ ذَلِكَ الْعَتَاقُ ، لَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَالظِّهَارِ . فَكَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَلَهَا أُصُولٌ فِي الْفَرْضِ ، فَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ ، إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ . وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا . مِنْهَا الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِالْآخِرَةِ

غور و فکر اور قیاس کے حوالے سے وتر کا حکم

اور پھر جب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ہم غور و فکر کے حوالے سے اس کا حل تلاش کریں۔ تو ہم نے یہ بات پائی کہ وتر میں دو میں سے کوئی ایک صورت ہو سکتی ہے یا وہ فرض ہوں گے یا وہ سنت ہوں گے۔ اگر وہ فرض ہوں تو ہمیں فرائض کی صرف تین ہی صورتیں سامنے نظر آتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ فرض کی دو رکعات ہوتی ہیں ایک یہ ہے کہ اس کی چار رکعات ہوتی ہیں اور ایک یہ ہے کہ اس کی تین رکعات ہوتی ہیں۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وتر کی نہ دو رکعات ہو سکتی ہیں اور نہ چار ہو سکتی ہیں تو اس کے ذریعے یہ ثابت ہو گیا کہ اس کی تین رکعات ہوں گی۔ (یہ اس وقت ہے) اگر یہ فرض ہوں۔ اگر یہ سنت ہوں تو ہمیں کوئی بھی ایسی سنت نظر نہیں آتی جس کی فرض میں مثال موجود نہ ہو ان میں نفل نمازیں ہیں اور ان میں صدقات ہیں جن کی اصل فرض میں موجود ہے اور وہ زکوۃ ہے اس میں روزے شامل ہیں جن کی اصل فرض میں موجود ہیں اور وہ رمضان کے مہینے کے روزے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے کفاروں میں لازم کیے ہیں اور ان میں سے ایک حج ہے جسے نفلی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس کے وجوب کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اگر اللہ نے چاہا تو ہم اس کے مناسب مقام پر اس کی وضاحت کریں گے اس میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا ہے جس کی اصل فرض میں موجود ہے اور یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے کفاروں اور ظہار کے حوالے سے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو سب نفلی طور پر کی جاتی ہیں لیکن ان کی اصل فرض میں موجود ہے ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی جو نفلی طور پر تو کی جا سکتی ہو لیکن اس کی اصل فرض میں

مِنْهُمَا. فَكَانَ الْفَرْضُ قَدْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِمِثْلِهِ. وَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ، مِنْهُ أُخِذَ، وَكَانَ الْوِتْرُ يُتَطَوَّعُ بِهِ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ، وَالْفَرْضُ لَمْ نَجِدْ فِيهِ وِتْرًا إِلَّا ثَلَاثًا. فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ. هَذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى.

موجود نہ ہو البتہ ہم نے کچھ ایسی چیزیں دیکھی ہیں جو فرض ہیں لیکن انہیں نفلی طور پر کرنا جائز نہیں ہے۔ ان میں سے ایک نماز جنازہ ہے جو فرض ہے لیکن اسے نفلی طور پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک میت پر ایک دفعہ نماز جنازہ ادا کر لے اور دوسری دفعہ نفل کے طور پر ادا کرے۔ لہٰذا بعض اوقات فرض ایسا ہو سکتا ہے جسے نفلی طور پر ادا نہ کیا جا سکتا ہو لیکن کوئی نفلی ایسا نہیں ہوگا جس کی فرض میں مثال موجود نہ ہو اس سے یہ حکم اخذ کیا جائے گا کہ وتر کو نفلی طور پر ادا کیا جا سکتا ہے تو یہ بات اسی وقت جائز ہوگی کہ اس کی مثال فرض میں موجود ہو۔ فرض میں ہمیں طاق تعداد میں صرف تین رکعات ملتی ہیں اور اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وتر کی تین رکعات ہیں۔ یہ غور و فکر کی صورت تھی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

114 - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثنا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. قَالَ: «فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى يَعْتَمِدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ».

اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی کچھ روایات منقول ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے سائب بن یزید کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھایا کریں تو قاری صاحب دو سو آیات کی تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے قیام کی طوالت کی وجہ سے عصا کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرتے تھے اور ہم اس وقت نماز ختم کرتے تھے جب صبح صادق نزدیک ہوتی تھی۔

فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ، لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا كَانُوا يُصَلُّونَ شَفْعًا وَاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ عَلَيْهِ حَتَّى يَصِلُوهُ بِشَفْعٍ آخَرَ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حضرات تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایک دفعہ جفت تعداد میں (یعنی دو رکعات) ادا کرے اور پھر وہیں سے نماز ختم کر دے۔ یہ اسی وقت ہوگا کہ جب انہوں نے دوسری جفت بھی ساتھ ادا کی ہوں۔

115 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ, قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو, عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ, عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ, عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ, قَالَ: دَفَنَّا أَبَا بَكْرٍ لَيْلًا, فَقَالَ عُمَرُ: »إِنِّي لَمْ أُوتِرْ, فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ, فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ, لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ«

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا: میں نے وتر ادا نہیں کئے وہ کھڑے ہوگئے ہم ان کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہوئے انہوں نے ہمیں تین رکعات وتر پڑھائیں اور ان کے آخر پر سلام پھیرا۔

116 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ. قَالَ: ثنا أَبُو خَلْدَةَ. قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ. فَقَالَ: »عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ, غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ, فَهَذَا وِتْرُ اللَّيْلِ, وَهَذَا وِتْرُ النَّهَارِ«

ابوخلدہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالعالیہ سے وتر کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے متعلق یہ بات جانتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید الفاظ ہیں) انہوں نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح ہوگی البتہ وتر کی نماز میں ہم تیسری رکعت میں قرات کرتے ہیں۔ یہ رات کے وتر ہیں اور دن کے وتر بھی ہیں۔ (یعنی طاق نماز ہے)۔

117 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ, قَالَ: ثنا شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ, قَالَ: »الْوِتْرُ ثَلَاثٌ, كَوِتْرِ النَّهَارِ, صَلَاةِ الْمَغْرِبِ«.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وتر کی تین رکعات ہیں جیسے دن کے وتر مغرب کی نماز (طاق تعداد میں ہے)۔

118 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ, عَنِ الْأَعْمَشِ, عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ, فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، اور یہ مالک بن حارث سے روایت کردہ ہے۔

119 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ, قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ, عَنْ حُمَيْدٍ, عَنْ أَنَسٍ, رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالُوا: " الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ, وَكَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وتر کی تین رکعات ہوں گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی تین رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

120 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا عَفَّانُ, قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, قَالَ: ثنا ثَابِتٌ, قَالَ: »صَلَّى بِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوِتْرَ أَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا, ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ, لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ, ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي«

ثابت بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے وتر کی نماز پڑھائی میں ان کے دائیں جانب کھڑا ہوا تھا اور ان کی ام ولد ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ انہوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ میرا یہ گمان ہے کہ وہ مجھے اس کا طریقہ سکھا کر رہے تھے۔

121 - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، وَالْمَقْبُرِيِّ، سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِءَ «يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ»

مقبری اور نافع بیان کرتے ہیں، انہوں نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاری کو سنا کہ وہ وتر کی نماز میں دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔

122 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، قَالَ: " كَانَ مُعَاذٌ يَقْرَأُ لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ. فَكَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ، حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ تَسْلِيمَهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، لَمْ يُسَلِّمْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُنَّ. فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ" فَهَؤُلَاءِ جَمِيعًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الِاثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ. فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ، نَظَرْنَا فِي حُكْمِ التَّسْلِيمِ بَيْنَ الِاثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ، كَيْفَ هُوَ؟ فَرَأَيْنَا التَّسْلِيمَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَيُخْرِجُ الْمُسْلِمُ بِهِ مِنْهَا، حَتَّى يَكُونَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ. وَقَدْ رَأَيْنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرْضِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ. فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ. الْوِتْرُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ،

حنش صنعانی بیان کرتے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتے تھے وہ ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے اور اس ایک رکعت اور اس سے پہلے کی دو رکعت کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ سلام کی آواز پیچھے موجود لوگوں تک پہنچا دیتے تھے جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت زید بن ثابت نے لوگوں کو نماز پڑھائی انہوں نے تین رکعات ادا کیں جب انہوں نے تینوں رکعات پڑھ لیں تو سلام پھیرا۔ لوگوں نے ان سے کہا آپ اپنے ساتھی کے طریقے سے ہٹ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اگر میں پہلے سلام پھیر لیتا تو لوگ گھر واپس چلے جاتے۔ یہ تمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں جو تین رکعات ادا فرماتے تھے ان میں کچھ وہ ہیں جو دو رکعات کے بعد سلام پھیر لیتے تھے اور کچھ وہ ہیں جو سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔ جب ان حضرات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتر کی تین رکعات ہیں تو ہم نے سلام پھیرنے کے حکم کا جائزہ لیا کہ کیا ان میں سے دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ہم نے یہ بات دیکھی ہے کہ سلام پھیرنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور سلام پھیرنے والے شخص کو نماز سے خارج کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ شخص دوسری نماز ادا کرتا ہے۔ ہم نے یہ بات دیکھی ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے سلام کے ذریعے نماز کے کچھ حصے کو دوسرے سے جدا کرنا درست نہیں ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے ہونا یہ چاہیے کہ وتر کا حکم بھی یہی ہو اس میں بھی ایک حصے کو دوسرے حصے سے سلام کے ذریعے جدا کرنا درست نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایک سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے یہ بات مروی ہے کہ وہ ایک رکعت وتر

123 - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ, قَالَ: ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ, قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ, قَالَ: قُلْتُ: لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ أَحَدٌ, فَقُمْتُ أُصَلِّي فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ, فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ: أَوْهَمَ الشَّيْخُ, فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ, إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَاحِدَةً, فَقَالَ: »أَجَلْ, هِيَ وِتْرِي« قِيلَ لَهُ: قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ فَيَكُونُ قَدْ صَلَّى شَفْعَهُ قَبْلَ ذَلِكَ, ثُمَّ أَوْتَرَ فِي وَقْتِ مَا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ. وَفِي إِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْعَادَةَ الَّتِي قَدْ كَانَ جَرَى عَلَيْهَا قَبْلَ ذَلِكَ وَعَرَفَهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَهُ صُحْبَةٌ. فَقَدْ دَخَلَ بِذَلِكَ هَذَا الْمَعْنَى فِي الْمَعْنَى الْأَوَّلِ. وَإِنِ احْتَجَّ فِي ذَلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ, فَإِنَّهُ قَدْ

ادا کیا کرتے تھے۔

پھر وہ یہ بات ذکر کرے کہ حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سوچا کہ آج رات میں نوافل ضرور ادا کروں گا۔ میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا تو مجھے اپنی پشت کے پیچھے کسی شخص کی موجودگی محسوس ہوئی جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں پیچھے ہٹ گیا وہ آگے بڑھے انہوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ قرات ختم کی تو رکوع میں چلے گئے اور سجدہ کیا (اور سلام پھیر دیا) میں نے سوچا شاید شیخ کو غلط فہمی ہوئی ہے جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے عرض کی: امیر المومنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی ہے انہوں نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے یہ میری وتر کی نماز تھی۔ اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ہوسکتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنی جفت اور طاق رکعت کے درمیان فصل کرتے ہوں (یعنی سلام پھیر دیتے ہوں) انہوں نے اپنی جفت رکعات پہلے ادا کر لی ہوں۔ اور پھر طاق رکعت اس وقت ادا کی جب عبدالرحمٰن نے انہیں دیکھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عثمان کے فعل پر انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عام عادت جو لوگوں میں جاری تھی اس سے پہلی یہی تھی اور وہ اسی کو جانتے تھے اور وہ اس کے برخلاف تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔ امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان عبدالرحمٰن کو صحابی ہونے پر شرف حاصل ہے۔ اس وضاحت کے ذریعے یہ مفہوم پہلے والے مفہوم میں داخل ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو بطور دلیل پیش کرے۔

124 - حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ, قَالَ: ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ, عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ, حَدَّثَهُمْ, عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي مَنْ

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میرے سامنے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے یہ گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے۔

شُعَيْبٌ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: "أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ"

125 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ: ثنا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: «أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ»

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد ایک رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے۔

126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: "أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، تَنَحَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ مَا هَذِهِ الرَّكْعَةُ؟ فَقَالَ: «وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ»، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: «كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ» يَعْنِي سَعْدًا" قِيلَ لَهُ: قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذَلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّى فَصَلَّى رَكْعَةً قِيلَ لَهُ: قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الِانْصِرَافُ هُوَ الِانْصِرَافُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَقَدْ صَلَّى قَبْلَ ذَلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

حضرت عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کنارے میں الگ ہوگئے وہاں ایک رکعت ادا کی میں ان کے پیچھے گیا میں نے ان کا ہاتھ تھام لیا میں نے ان سے کہا اے ابو اسحاق! یہ ایک رکعت کس چیز کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ وتر ہیں میں اسے پڑھ کر سونا چاہتا تھا۔ عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اس بات کا ذکر مصعب بن سعد سے کیا تو انہوں نے بتایا: (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ہوسکتا ہے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی کچھ کیا ہو اور اس میں وہی احتمال ہو جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرزِ عمل میں تھا جس کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ عمرو بن مرہ کی روایت میں اس پر دلالت کی جاتی ہے اور وہ یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی وہ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو ایک جانب ہوئے اور ایک رکعت ادا کی۔ اس شخص کو یہ جواب دیا جا سکتا ہے ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا گھر کی طرف واپس جانا مراد ہو اور وہ اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد اسے ادا کر چکے ہوں۔

127 - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: «كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

عامر بیان کرتے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آل اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آل دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرتے تھے یہ وتر میں ایسا

يُسَلِّمُونَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ»

کرتے تھے۔ یہ لوگ وتر کی ایک رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِي الْوِتْرِ، وَهُمُ الْمُقْتَدُونَ بِسَعْدٍ، الْمُتَّبِعُونَ لِفِعْلِهِ، وَإِنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِي كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلَاةٍ، قَدْ فَصَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيمٍ، فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ،

شعبی نے اس حدیث میں یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کا وتر کی نماز سے متعلق مذہب کیا ہے اور یہ لوگ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرنے والے تھے اور ان کے طریقے کی اتباع کرنے والے تھے اور ان کی وتر کی نماز ایک رکعت پر مبنی ہوتی تھی اور یہ وہ ایک رکعت ہے جو نماز کے بعد ہوتی تھی لہذا یہ لوگ اس ایک رکعت کے درمیان اور اس سے پہلی والی نماز کے درمیان سلام پھیر کر فصل کیا کرتے تھے اس کے ذریعے بھی ان لوگوں کے قول کی جانب رجوع ہو جائے گا جو اس بات کے قائل ہیں کہ وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں۔

128 - وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ عَابَ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ وَمُحَالٌ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ عَبْدُ اللهِ عَابَ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهِ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ، وَهُوَ أَوْلَى مِنْ فِعْلِهِ، وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا خَالَفَهُ بِرَأْيِهِ لَمَا كَانَ رَأْيُهُ أَوْلَى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ، وَلَمَّا عَابَ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ، إِذَا كَانَ مَا أَخَذَ ذَلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّأْيُ، وَلَكِنِ الَّذِي عَلِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِي ذَلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْيِ، وَإِنِ احْتَجَّ فِي ذَلِكَ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تنقید کی ہے (امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تنقید کریں حالانکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے سمجھدار اور اہل علم شخص ہیں ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ بات ثابت ہو جائے اور وہ علم اور ثبوت حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے زیادہ مستند ہو اور اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی رائے سے مخالفت کرنی ہوتی تو حضرت ابن مسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے زیادہ مستند مانی نہیں جا سکتی تھی لیکن جب انہوں نے اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تنقید کی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس کے متعلق انہوں نے ایسا کیا ہے وہ مسئلہ رائے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو جانتے تھے اس لیے انہوں نے اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے عمل کی مخالفت کی اور اس کا تعلق رائے کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر کوئی اس روایت سے استدلال کرے۔

129 - بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ, عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ, عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ, قَالَ: »رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَيَتَنَحَّوْنَ إِلَى بَعْضِ السَّوَارِي فَيُوتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُونَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ« قِيلَ لَهُ: قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَمَا كَانُوا صَلَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ أَشْفَاعًا كَثِيرَةً؛ فَكَانَ ذَلِكَ الَّذِي صَلَّوْا فِي بُيُوتِهِمْ هُوَ الشَّفْعَ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرَ فَيَعُودُ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى الْوِتْرِ ثَلَاثٌ

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے ایک کنارے کے پاس کھڑے ہوئے ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔ اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ان حضرات نے اپنے گھروں میں جفت تعداد میں کئی رکعات ادا کر لی ہوں تو اس کے بعد انہوں نے مسجد میں طاق تعداد میں رکعت ادا کر لی۔ تو یہ بھی اسی مفہوم کی طرف جائے گا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وتر کی تین رکعات ہیں۔

130 - وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ, عَنْ أَبِيهِ, قَالَ: »أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِينَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا, لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ«

ابو زناد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں یہ حکم ثابت فرما رکھا تھا کہ فقہاء فرماتے ہیں: وتر کی تین رکعات ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

131 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ, عَنْ أَبِيهِ, عَنِ السَّبْعَةِ, سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ, وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ, وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ, وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ, وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ, وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ, فِي مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ فَأَخَذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا. فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ: »أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي

عبدالرحمٰن بن زناد اپنے والد سے سات حضرات کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید، عبداللہ اور سلیمان بن یسار، ان حضرات نے ان کے علاوہ دیگر اہل فقہا نیک اور صاحب فضیلت لوگوں کی موجودگی میں یہ کام کیا تھا۔ بعض اوقات ان حضرات کے درمیان کسی چیز میں اختلاف رائے ہوتا تھا تو ان میں سے اکثر کے قول کو اختیار کیا جاتا تھا اور اس کی رائے کو اختیار کیا جاتا تھا جو زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ میں نے ان حضرات کے حوالے سے یہ بات جانی ہے کہ وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں اور اس کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے

آخِرِهِنَّ « فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

وَتَابَعَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ, وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ, فَأَفْتَى بِغَيْرِهِ, وَرَآهُ أَوْلَى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتَى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا, وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ. فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ, وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوهُمْ

گا۔ ہم نے جو یہ روایت ذکر کی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کے فقہاء اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں اور ان کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کی پیروی کی ہے اور ان حضرات کے علاوہ اور کسی نے بھی ان کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اس کے برخلاف فتویٰ دیا ہے اور انہوں نے اس فتویٰ کو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز عمل سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ زہری نے ان کے حوالے سے یہ بات کی ہے اور ان کے صاحبزادے ہشام نے بھی یہ بات بیان کی ہے اور یہ وتر کے متعلق ہے جو پہلے اس باب میں گزر چکی ہے۔ ہم ان روایات کو اس باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ وہ حکم ہے جس کی مخالفت کرنا مناسب نہیں ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اقوال سے اور ان کے بعد آنے والے اہل علم کی اکثریت کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اور ان کی اتباع کرنے والوں نے بھی اس پر اتفاق کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

1- بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ, مَتَى يَكُونُ لَهُ ذٰلِكَ؟

جو مرد اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور وہ حالتِ حیض میں ہو پھر وہ شخص اس عورت کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہے تو کب دے گا؟

132 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ,

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے عبدالرحمٰن بن ایمن کو

قَالَا: ثنا أَبُو عَاصِمٍ, عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ, عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ. فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ »مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ يُطَلِّقُهَا« قَالَ: ثُمَّ تَلَا {إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ} [الطلاق: 1] أَيْ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کرتے ہوئے سنا جو اپنی زوجہ کو طلاق دیتا ہے اور وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایسا کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو! وہ اس عورت سے رجوع کر لے حتیٰ کہ وہ عورت پاک ہو جائے تو پھر اسے (اگلی) طلاق دے راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی ان کی عدت سے پہلے طلاق دو۔

133 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: ثنا وَكِيعٌ, عَنْ سُفْيَانَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ, عَنْ سَالِمٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ, وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ, أَوْ حَامِلٌ«

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں، انہوں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی وہ خاتون اس وقت حالتِ حیض میں تھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: تو آپ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کر لے اور پھر اسے اس وقت طلاق دے جب وہ حالتِ طہر میں ہو یا حاملہ ہو۔

134 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ قَالَ: ثنا أَبُو بِشْرٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ, فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَّقْتُهَا, وَهِيَ طَاهِرٌ"

سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی وہ اس وقت حالتِ حیض میں تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے میرے پاس واپس بھیج دیا حتیٰ کہ میں نے اسے اس وقت طلاق دی جب وہ حالتِ طہر میں تھی۔

135 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ, عَنْ أَبِي بِشْرٍ, ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہ روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

136 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ, عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ, فَقَالَ: هَلْ

یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق میں سوال کیا جو اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دے دیتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا». قُلْتُ: وَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ: فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا، غَيْرَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيهِ

کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: انھوں نے بھی اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کر لے جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اسے طلاق دے۔ راوی کہتے ہیں میں نے دریافت کیا، کیا اس طلاق کو شمار کیا گیا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیوں نہیں؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ عاجز تھا یا احمق تھا؟ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوبکرہ نامی راوی نے اس روایت میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز ذکر نہیں کی جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

137 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا» فَقِيلَ: أَيُحْتَسَبُ بِهَا؟ قَالَ: فَمَهْ

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کر لے جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اسے طلاق دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا اس کو طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔

138 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثنا الْفَضْلُ قَالَ: ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ صَنَعْتَ فِي امْرَأَتِكَ الَّتِي طَلَّقْتَ؟ قَالَ: طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا عِنْدَ طُهْرٍ». قَالَ: فَقُلْتُ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَيُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْأَوَّلِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا آپ نے اپنی جس زوجہ کو طلاق دی تھی اس کے ساتھ کیا کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اسے حیض کی حالت میں طلاق دی تھی میں نے اس بات کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق عرض کی: تو آپ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کر لے اور پھر اس عورت کو

إِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ

پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: مجھے آپ پر قربان کیا جائے کیا اس پہلی طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کیا مانع ہوسکتا ہے میں نے کیا غلط کیا تھا یا میں نے حماقت کی تھی۔

139 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ بْنُ يُونُسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قُلْتُ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ «فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ، فَقَالُوا: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَدْ أَثِمَ، وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَإِنَّ طَلَاقَهُ ذَلِكَ، طَلَاقٌ خَطَأٌ، فَإِنْ تَرَكَهَا تَمْضِي فِي الْعِدَّةِ، بَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَأٍ، وَلَكِنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، لِيُخْرِجَهَا بِذَلِكَ مِنْ أَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَأِ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ هَذِهِ الْحَيْضَةِ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا طَلَاقًا صَوَابًا، فَتَمْضِي فِي عِدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ صَوَابٍ، فَإِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا، فَكَانَتِ امْرَأَتَهُ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتَّى تَبِينَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ. فَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، مِنْهُمْ أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، فَزَعَمُوا أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ هَذِهِ الْحَيْضَةِ، ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا. وَعَارَضُوا الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ، بِمَا

یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت بعداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا: میں نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں ہوتی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں انہوں نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی تھی وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا: نبی ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اس عورت سے رجوع کرلے اور پھر اس کی عدت سے پہلے اسے طلاق دے۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک جماعت ان آثار کی طرف گئی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں ہو وہ شخص گنہگار ہوگا اور اس شخص کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اس عورت کے ساتھ رجوع کرے کیونکہ اس کی طلاق غلط طلاق تھی اگر وہ اس عورت کو ویسے ہی چھوڑ دیتا ہے اور اس عورت کی عدت ختم ہوجاتی ہے تو وہ اس غلط طلاق کے ذریعے اس مرد سے علیحدہ ہوجائے گی لیکن مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس عورت سے رجوع کرلے تاکہ اس عورت کو غلط طلاق کے ذریعے علیحدہ نہ کرے پھر وہ اسی عورت کو ایسی حالت میں ہی رہنے دے حتیٰ کہ جب وہ عورت اس حیض سے پاک ہوجائے تو پھر اسے درست طریقے سے طلاق دے یوں اس عورت کی عدت درست طلاق کے حساب سے ختم ہوگی اس دوران اگر وہ چاہے تو وہ اس عورت کے ساتھ رجوع کرسکتا ہے یہ اس کی

بیوی شمار ہوگی اور عدت باطل ہو جائے گی اور اگر وہ چاہے تو اس عورت کو ایسے ہی رہنے دے حتیٰ کہ وہ درست طلاق کے ذریعے اس سے الگ ہو جائے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی رائے ہے۔ دیگر اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے، ان میں سے ایک امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص عورت کو طلاق دے اور وہ عورت حالتِ حیض میں ہو تو اب اس شخص کو اس کے بعد اس وقت تک طلاق دینے کا حق نہیں ہے جب تک وہ اس حیض سے پاک نہیں ہو جاتی اور پھر اس کے بعد اگلا حیض نہیں آجاتا اور پھر اس سے پاک نہیں ہو جاتی۔ ہم نے پہلے قول کی تائید میں جو آثار روایت کئے ہیں ان حضرات نے ان کے مقابلے میں یہ روایت پیش کی ہیں۔

140 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللهُ«

ابن شہاب کہتے ہیں سالم بن عبداللہ نے مجھے بتایا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا، انہوں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی تھی وہ عورت اس وقت حالتِ حیض میں تھی اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس عورت سے رجوع کر لے اور پھر اسے اپنے پاس رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آئے وہ پھر پاک ہو جائے پھر اگر وہ مناسب سمجھے اور اسے طلاق دینا چاہے تو اسے حالتِ طہر میں طلاق دے، اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے، تو یہ وہ عدت ہوگی جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

141 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثنا أَبُو صَالِحٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

142 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی وہ خاتون اس وقت حالت حیض میں تھیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کی بات ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: »مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا, ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ تَحِيضَ, ثُمَّ تَطْهُرَ, فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ«

عرض کی: تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس عورت سے رجوع کرلے اور پھر اس عورت کو اپنے پاس رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائے اسے پھر حیض آئے پھر وہ پاک ہوجائے یہ وہ عدت ہوگی جس کے متعلق خواتین کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

143 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: ثنا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: ثنا مَالِكٌ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ تَحِيضَ, ثُمَّ تَطْهُرَ, ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

یہ روایت ایک اور سند سے مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ پھر اس عورت کو رہنے دے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آجائے وہ پھر پاک ہوجائے پھر اگر وہ چاہے تو طلاق دی دے۔

144 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثنا حَجَّاجٌ قَالَ: ثنا حَمَّادٌ, عَنْ أَيُّوبَ, وَعُبَيْدِ اللهِ ح

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

145 - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ قَالَ: ثنا حَمَّادٌ, عَنْ أَيُّوبَ, وَعُبَيْدِ اللهِ, عَنْ نَافِعٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کے حوالے سے اسی کی طرح روایت کرتے ہیں۔

146 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ, عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ, وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ, وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ, عَنْ نَافِعٍ, أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ, ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ: قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا.

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ زائد ہیں وہ اس عورت سے صحبت کرنے سے پہلے (اسے طلاق دے)۔

147 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ, قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: ثنا زُهَيْرٌ قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ, أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ, ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. فَقَدْ أَخْبَرَ سَالِمٌ, وَنَافِعٌ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا, حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ تَحِيضَ, ثُمَّ تَطْهُرَ. فَزَادَ ذَلِكَ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ, فَهُوَ أَوْلَى مِنْهَا. فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ, فَإِنَّا وَجَدْنَا

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اسی کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سالم اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان آثار میں یہ بات روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس خاتون کو اپنے پاس رہنے دیں حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائے پھر اسے حیض آئے وہ پھر پاک ہوجائے۔ ان حضرات نے پہلے والے آثار میں زائد روایت کیا ہے اور یہ روایات پہلے والی روایات کے مقابلے میں زیادہ مناسب ہیں۔ آثار کے حوالے سے اس کے

الْأَصْلَ فِي ذَٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا , وَنُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيهِ , وَقَدْ , نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِي قَدْ جَامَعَهَا فِيهِ , كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ. ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ , فِي رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا , ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ , أَنَّهُ مَمْنُوعٌ مِنْ ذَٰلِكَ حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ هَٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِي كَانَ الْجِمَاعُ فِيهَا , وَمِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى بَعْدَهَا , وَجُعِلَ جِمَاعُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ , كَجِمَاعِهِ إِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِي يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ. فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِي بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ , كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِي وُقُوعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِي ذَٰلِكَ , وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ , فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ ذَٰلِكَ , حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ ذَٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِي يُوقِعُهُ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ. كَانَ كَذَٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ , ثُمَّ أَرَادَ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا , لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَٰلِكَ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا إِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ إِيَّاهَا الثَّانِي , حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ. فَهَٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ - عِنْدَنَا - فِي هَٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْآثَارِ , وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَفِي مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ , أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ , حَتَّى يَكُونَ بَعْدَ ذَٰلِكَ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ , فَيَكُونُ بَيْنَ التَّطْلِيقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ , دَلِيلٌ أَنَّ حُكْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِيقَتَانِ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ. فَافْهَمْ ذَٰلِكَ , فَإِنَّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ , وَأَبِي يُوسُفَ , وَمُحَمَّدٍ , رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

متعلق یہی کچھ مروی ہے۔ جہاں تک غور وفکر کی بات ہے تو ہم اس کے متعلق یہ بنیادی حکم پاتے ہیں کہ آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے اور آدمی کو اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ وہ زوجہ کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وہ اس سے پہلے طلاق دے چکا ہو اور جس طہر میں وہ بیوی کو پہلے طلاق دے چکا ہو اس میں طلاق دینے کی ممانعت بالکل اسی طرح ہے جیسے حالت حیض میں طلاق دینے سے ممانعت کی گئی ہے۔ پھر ہم انہیں دیکھتے ہیں کہ ان حضرات کا ایسے شخص کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے حالتِ حیض میں اپنی زوجہ کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور پھر وہ س عورت کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہتا ہو تو یہ بات اس کے لیے ممنوع ہوگی جب تک وہ عورت اس حیض سے پاک نہیں ہو جاتی جس میں اس کے ساتھ صحبت کی گئی تھی اور اس کے بعد والے حیض سے بھی پاک نہیں ہو جاتی اور اس حیض کے دوران اس عورت کے ساتھ کی جانے والی صحبت حالتِ طہر میں اس کے ساتھ کی جانے والی صحبت کی طرح شمار ہوگی جو اس پہلی حیض کے بعد آتا ہے تو جب ہر حیض کے بعد آنے والے طہر کا حکم اس حیض ہی کی طرح ہے اور یہ حکم اس میں صحبت کرنے کے بعد اس میں طلاق دینے کے حوالے سے ہے تو جو شخص اپنی زوجہ کے ساتھ صحبت کرے اور وہ عورت حائضہ ہو تب اس شخص کے لیے یہ گنجائش نہیں ہوگی کہ وہ اس کے بعد اس عورت کو طلاق دیدے جب تک وہ صحبت اور طلاق کے درمیان ، جو اس نے واقع کی ہے ، ایک مکمل حیض نہ آجائے۔ غور وفکر کے لحاظ سے یہ اس طرح ہوگا کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور وہ عورت حالتِ حیض میں ہو اور اس کے بعد وہ عورت کو طلاق دینا چاہے تو اب اس شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا جب تک اس پہلی طلاق ، جو اس نے اس عورت کو دی ہے اور دوسری طلاق کے درمیان ایک حیض نہ آجائے۔ غور فکر کے لحاظ سے اس کے متعلق ہمارے نزدیک

یہی صورت تھی اور اسی میں آثار کی تائید بھی حاصل ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات سے منع فرمایا تھا کہ وہ پہلی طلاق کے بعد اپنی زوجہ کو اس وقت تک اگلی طلاق نہ دیں جب تک اس کے بعد حیض نہ آجائے اور دو طلاقوں کے درمیان ایک حیض کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ سنت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک ہی طہر میں دو طلاق کو جمع نہ کیا جائے۔ تو تم اس بات کو سمجھ لو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

2- بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا

148 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ, عَنْ أَبِيهِ, أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »نَعَمْ« قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا, فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ إِذَا كَانَتْ فِي وَقْتِ سُنَّةٍ, وَذَلِكَ أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ. وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا: لَمَّا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ عِبَادَهُ أَنْ يُطَلِّقُوا لِوَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ, فَطَلَّقُوا عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ, لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُمْ. وَقَالُوا: أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فِي وَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ, فَطَلَّقَهَا فِي غَيْرِهِ, أَوْ أَمَرَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا عَلَى شَرِيطَةٍ, فَطَلَّقَهَا عَلَى غَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيطَةِ, أَنَّ ذَلِكَ

جو شخص اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دیتا ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک شخص کے تین طلاقوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک اقدس میں، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں ایک قرار دیا جاتا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہاں۔ امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دیدے تو عورت پر ایک طلاق واقع ہوگی جبکہ وہ طلاق سنت وقت میں دی گئی ہو اور وہ سنت وقت یہ ہے کہ وہ عورت پاکی کی حالت میں ہو اور اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔ یہ لوگ اس کے متعلق اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ایک مخصوص وقت میں طلاق دیں اور پھر وہ بندے اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف طلاق دے دیں تو وہ طلاق واقع نہیں

لَا يَقَعُ, إِذْ كَانَ قَدْ خَالَفَ مَا أُمِرَ بِهِ. قَالُوا: فَكَذَلِكَ
الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ, فَإِذَا أَوْقَعُوهُ كَمَا
أُمِرُوا بِهِ, وَقَعَ, وَإِذَا أَوْقَعُوهُ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ, لَمْ
يَقَعْ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ. فَقَالُوا:
الَّذِي أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ مِنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ, فَهُوَ كَمَا
ذَكَرْتُمْ, إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَاهِرًا, مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ, أَوْ
كَانَتْ حَامِلًا, وَأُمِرُوا بِتَفْرِيقِ الثَّلَاثِ إِذَا أَرَادُوا
إِيقَاعَهُنَّ, وَلَا يُوقِعُونَهُنَّ مَعًا. فَإِذَا خَالَفُوا ذَلِكَ,
فَطَلَّقُوا فِي الْوَقْتِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُطَلِّقُوا
فِيهِ, وَأَوْقَعُوا مِنَ الطَّلَاقِ أَكْثَرَ مِمَّا أُمِرُوا بِإِيقَاعِهِ,
لَزِمَهُمْ مَا أَوْقَعُوا مِنْ ذَلِكَ, وَهُمْ آثِمُونَ فِي تَعَدِّيهِمْ
مَا أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَيْسَ ذَلِكَ كَالْوَكَالَاتِ,
لِأَنَّ الْوُكَلَاءَ إِنَّمَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ لِلْمُوَكِّلِينَ, فَيَحِلُّونَ
فِي أَفْعَالِهِمْ تِلْكَ مَحَلَّهُمْ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ كَمَا أُمِرُوا
لَزِمَ وَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرُوا بِهِ لَمْ يَلْزَمْ.
وَالْعِبَادُ فِي طَلَاقِهِمْ إِنَّمَا يَفْعَلُونَهُ لِأَنْفُسِهِمْ لَا
لِغَيْرِهِمْ, لَا لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَحِلُّونَ فِي فِعْلِهِمْ
ذَلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ, فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ إِصَابَةُ مَا
أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِينَ يَحِلُّونَ فِي فِعْلِهِمْ ذَلِكَ مَحَلَّهُ. فَلَمَّا
كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ, لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوا, وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ
مِمَّا قَدْ نُهُوا عَنْهُ, لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ مِمَّا قَدْ نَهَى اللهُ
تَعَالَى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا, أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوهَا
أَحْكَامًا, مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ, وَوَصَفَهُ
بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُورٌ, وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ
كَذَلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا, حَتَّى يَفْعَلَ
مَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ. فَلَمَّا رَأَيْنَا
الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُورًا, وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ,
كَانَ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ, هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ
الْقَوْلِ وَزُورٌ, وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ. وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ

ہوگی۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ کیا آپ نے اس بات کا جائزہ
نہیں لیا؟ اگر کوئی شخص کسی دوسرے بندے کو یہ کہے کہ وہ اس
کی زوجہ کو طلاق دیدے اور اس میں مقررہ وقت بیان کرے
تو پھر وہ شخص اس کی بجائے کسی دوسرے وقت میں طلاق
دے یا وہ بندہ اس دوسرے بندے کو یہ کہے کہ وہ کسی خاص
شرط کیساتھ اس کی زوجہ کو طلاق دے اور وہ اس مخصوص شرط
کے علاوہ دوسری شرط کے ساتھ طلاق دیدے تو وہ طلاق واقع
نہیں ہوگی کیونکہ اس نے اس چیز کی مخالفت کی ہے جس کی
اسے ہدایت کی گئی تھی یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اسی طرح جس
طلاق کو دینے کی بندوں کو ہدایت کی گئی ہے جب وہ حکم کے
مطابق اسے دیں گے تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی جب وہ حکم
کے خلاف اسے دیں گے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس سے
متعلق اکثر اہل علم نے ان لوگوں کی مخالفت کی ہے اہل علم یہ
کہتے ہیں کہ بندوں کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے طلاق دینے
میں وہ ویسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا کہ جب عورت پاکی کی
حالت میں ہو اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو یا عورت حاملہ ہو
اور بندوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تین طلاقیں الگ الگ
کر کے دیں جیسے وہ انہیں دینا چاہتے ہوں وہ انہیں ایک ساتھ
نہیں دیں گے لیکن اگر وہ اس کی مخالفت کر دیتے ہیں اور اس
وقت میں طلاق دے دیتے ہیں جس میں انہیں طلاق نہیں دینی
چاہئے تھی یا جتنی طلاقوں کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہ اس کی
مخالفت کر دیتے ہیں اور اس وقت میں طلاق دے دیتے ہیں
جس میں انہیں طلاق نہیں دینی چاہئے تھی یا جتنی طلاقوں کا انہیں
حکم دیا گیا ہے وہ اس سے زیادہ طلاقیں دے دیتے ہیں تو وہ
طلاقیں لازم ہو جائیں گی کیونکہ انہوں نے دے دی ہیں۔
البتہ وہ اس حد سے تجاوز کرنے کے سبب گنہگار ہوں گے جن کا
اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا اور اس کا حکم کسی کو وکیل مقرر
کرنے کی طرح نہیں ہے کیونکہ وکیل لوگ اپنے مؤکل کے
لیے ایسا کام کرتے ہیں جس میں وہ ان کے قائم مقام بن

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللهِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ , أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا , وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذَلِكَ الْآثَارُ . وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ , مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ. فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ , وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيقَاعُ الطَّلَاقِ فِيهِ , كَانَ كَذَلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا , فَأَوْقَعَ كُلًّا فِي وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ , وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلَى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ. فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا , مَا لَوِ اكْتَفَيْنَا بِهِ كَانَ حُجَّةً قَاطِعَةً , وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ , قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ أَنَاةٌ وَإِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ أَنَاةَ اللهِ فِي الطَّلَاقِ أَلْزَمْنَاهُ إِيَّاهُ.

جاتے ہیں اگر وہ اس عمل کو اسی انداز میں کریں گے جیسے انہیں ہدایت کی گئی تھی تو وہ عمل لازم ہوگا اور اگر وہ اس کے برخلاف انداز میں کریں گے جن کی انہیں ہدایت کی گئی تھی تو وہ عمل لازم نہیں ہوگا لیکن طلاق کے معاملے میں بندے خود اپنی ذات کے لیے ایسا کرتے ہیں کسی دوسرے کے لیے یا اپنے رب کے لیے ایسا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اس فعل میں کسی دوسرے کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ ان سے اسی درست انداز کا تقاضا کیا جائے جس کا ان کے کسی دوسرے کے قائم مقام ہونے کی صورت میں کیا جاتا ہے تو جب ایسی صورتحال ہوگی تو جو انہوں نے کہا ہے وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ وہ ایک ایسا عمل ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے بہت سی ایسی چیزوں کو دیکھا ہے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو منع فرمایا ہے لیکن اگر وہ اس کا ارتکاب کر لیں تو ان پر اس کا حکم لازم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ظہار سے منع فرمایا ہے اور اسے منکر اور جھوٹی بات قرار دیا ہے لیکن اس نے اس بات کو ممنوع قرار نہیں دیا کہ اگر کوئی شخص اس طریقے سے اپنی زوجہ کو اپنے اوپر حرام کر لے تو یہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کفارہ ادا نہ کیا جائے تو جب ہم نے یہ دیکھا کہ یہ قول منکر ہے ''زور'' ہے لیکن ان کے باوجود اس کی حرمت لازم ہوگئی تو یہ طلاق بھی اسی طرح ہوگی جس سے منع کیا گیا ہو تو وہ بھی قول منکر ہوگا اور ''زور'' ہوگا لیکن اس کے ذریعے حرمت واجب ہو جائے گی۔ ہم نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنی زوجہ کو، جو حیض کی حالت میں تھیں، طلاق دینے کے متعلق دریافت کیا: تو نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی زوجہ کو، جو ساتھ رجوع کرنے کی ہدایت کی اس کے متعلق روایات تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور ہم اس باب سے پہلے باب میں انہیں ذکر کر چکے ہیں کہ یہ بات جائز نہیں ہوتی کہ

انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا جائے جس کی طلاق ہی واقع نہیں ہوئی تو جب نبی ﷺ نے اس طلاق کو لازم کیا جو حالتِ حیض میں تھی اور یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں طلاق دینا حلال نہیں ہے تو اسی طرح جو شخص اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدے گا وہ بھی ان تمام طلاقوں کو واقع کر دے گا اور اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو اس نے اپنی ذات پر لازم کی ہے اگرچہ جو اس نے کیا ہے وہ اس چیز کے خلاف ہے جس چیز کا اسے حکم دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق غور کے حوالے سے یہی صورت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا جہاں تک تعلق ہے اگر ہم اس پر اکتفاء کرلیں تو یہ بھی قطعی حجت ہے اور وہ اس طرح کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں ایسا ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے لیے طلاق میں ڈھیل تھی لیکن جو شخص طلاق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی ڈھیل کے متعلق جلد بازی کرے گا تو ہم اس طلاق کو اس پر لازم کر دیں گے۔

149 - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ, ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

150 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ, قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, عَنْ مَعْمَرٍ, عَنْ طَاوُسٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, مِثْلَ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ, غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا أَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا, وَإِنَّمَا ذَكَرَا مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الَّذِي فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ, وَذَكَرَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ, مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هَذَا الْحَدِيثِ. فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِذَلِكَ النَّاسَ جَمِيعًا, وَفِيهِمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ, الَّذِينَ قَدْ عَلِمُوا مَا تَقَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کی طرح حدیث مروی ہے جسے ہم اس باب کے شروع میں روایت کر چکے ہیں البتہ اس میں راویوں نے ابوصہباء کا اور اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کرنے کا ذکر نہیں کیا لیکن انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جواب کی طرح ذکر کیا ہے جو اس حدیث میں ہے اور اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام تفصیل سے ذکر کیا ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا ان لوگوں میں نبی ﷺ کے صحابہ موجود تھے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ بات جانتے تھے کہ اس سے پہلے نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں کیا صورتحال تھی اور ان میں سے کسی ایک نے بھی حضرت عمر

مِنْ ذٰلِكَ، فِي ذٰلِكَ، فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ، وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ، فَكَانَ ذٰلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِي نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ. لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ إِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ. وَكَمَا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ، كَانَ كَذٰلِكَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّأْيِ بَرِيئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ. وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعَانٍ، فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ، عَلَى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي، لَمَّا رَأَوْا فِيهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ، فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَهُ، مِنْ ذٰلِكَ تَدْوِينُ الدَّوَاوِينِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ. وَالتَّوْقِيتُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ تَوْقِيتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَوَقَفْنَا عَلَيْهِ، لَا يَجُوزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَى مَا قَدْ رَأَيْنَاهُ، مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهُ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفُونَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُوقَعِ مَعًا، أَنَّهُ يَلْزَمُ، لَا يَجُوزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَى غَيْرِهِ، مِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَهُ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ. ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِي: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا، أَنَّ طَلَاقَهُ قَدْ لَزِمَهُ، وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انکار نہیں کیا اور اس بات کو مسترد نہیں کیا تو یہ اس بات کی سب سے بڑی حجت ہے کہ اس سے پہلے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ جب نبی ﷺ کے تمام صحابہ کے فعل کے ذریعے حجت واجب ہو جاتی ہے تو اسی طرح ان کے کسی قول پر اتفاق کر لینے کی وجہ سے حجت واجب ہو جاتی ہے تو اسی طرح ان کے کسی بات کو روایت کرنے سے وہم اور زلل (خطاء) دور ہو جاتے ہیں تو اسی طرح کسی رائے پر ان کا اتفاق بھی کسی وہم اور خطا کو ختم کر دے گا۔ ہم نے ایسے بہت سے احکام دیکھے ہیں کہ جو نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک صورت میں تھے اور پھر نبی ﷺ کے صحابہ نے آپ کے بعد اس کے برخلاف صورت سامنے رکھی جب انہوں نے دیکھا کہ بعد والوں کے لیے یہ اصل صورت مخفی رہے گی تو یہ ایسی حجت ہوگئی جس نے پہلے والے حکم منسوخ کر دیا ان میں سے ایک تدوین کرنا ہے۔ ام ولد کی فروخت کی ممانعت ہے حالانکہ اس سے پہلے انہیں فروخت کیا جاتا تھا شراب کی حد مقرر کرنا ہے اگرچہ پہلے اس کی کوئی مقرر حد نہیں تھی تو جب ان حضرات نے ان صورتوں پر عمل کیا اور ہم اس سے واقف ہو گئے تو اب ہمارے لیے اس کے برخلاف کرنا اور اپنی رائے اختیار کرنا جائز نہیں ہے، وہ بھی ایسے مسئلے کے متعلق ان کا طرز عمل آچکا ہو۔ اسی طرح ایک ساتھ دی جانے والی تین طلاقوں کے متعلق جب ہم واقف ہوئے کہ یہ لازم ہو جاتی ہیں تو اب ہمارے لیے اس کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے اور اس چیز کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے جو اس کے خلاف اس سے پہلے ہوا کرتی تھی۔ پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جو اس کے بعد یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص اپنی زوجہ کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے گا تو اس کی طلاق لازم ہو جائے گی اور وہ عورت اس کے لیے حرام ہو جائے گی۔

151 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

مالک بن حارث بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور بولا میرے

مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا, فَقَالَ: »إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللهَ فَأَثَمَّهُ اللهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا« . فَقُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِلُّهَا لَهُ؟ فَقَالَ »مَنْ يُخَادِعِ اللهَ يُخَادِعْهُ«

چچا نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تمہارے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مکمل کر دیا ہے اس نے شیطان کی پیروی کی ہے لیکن شیطان نے اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: ایسے شخص کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟ جو اس کو حلال قرار دیتا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا۔

152 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ, عَنِ ابْنِ شِهَابٍ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا, ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا, فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَا: »لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا, حَتَّى تَتَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ« . فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ ,مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ

محمد بن ایاس بن بکیر فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس کی رخصتی سے قبل تین طلاقیں دے دیں پھر اسے یہ مناسب لگا کہ وہ اس عورت کے ساتھ نکاح کر لے تو وہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آیا میں اس کے ساتھ گیا تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کریں تو دونوں حضرات نے یہ جواب دیا: ہمارے نزدیک تم اس عورت کے ساتھ اس وقت تک شادی نہیں کر سکتے جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہ ہو جائے) اس شخص نے کہا: میری طلاق جو اس عورت کو دی تھی وہ ایک شمار ہوگی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے ہاتھ میں موجود چیز کو چھوڑ دیا اب تمہارے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے۔

153 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ, أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ, عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ, أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ, وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ, فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنُ الْبُكَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا, فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ مِنْ قَوْلٍ, فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ

معاویہ بن عیاش انصاری بیان کرتے ہیں، وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور عاصم بن عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے محمد بن ایاس ان دونوں کے پاس آئے اور بولے ایک شخص جو دیہاتی ہے اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں اس عورت کی رخصتی سے قبل ہی، آپ دونوں کی کیا رائے ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ معاملہ ہمارے بس کا کام نہیں ہے کہ ہم کچھ کہیں! تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی

عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَاسْأَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا. فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا, فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ, فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ. أَيْ مَسْأَلَةٌ صَعْبَةٌ مُشْكِلَةٌ - فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا, وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا, حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور ان دونوں سے معلوم کرو پھر ہمارے پاس آ کر ہمیں بتانا۔ وہ شخص گیا اور ان دونوں سے معلوم کیا: تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ اسے حکم بتائیں آپ کے پاس ایک دشوار مسئلہ آیا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق کے سبب تم اس عورت سے جدا ہو جاؤ گے اور تین طلاقوں کے سبب تم نے اسے حرام قرار دے دیا (تو یہ اس وقت تک حرام رہے گی) جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد (مطلقہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)۔

154 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ, أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ, وَأَبَا هُرَيْرَةَ, وَابْنَ عُمَرَ, عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ, فَكُلُّهُمْ قَالَ: »حُرِّمَتْ عَلَيْكَ«

زہری بیان کرتے ہیں، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے محمد بن ایاس بن بکیر کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باکرہ عورت کو تین طلاقیں دینے کے متعلق معلوم کیا: وہ اس وقت ان کے ساتھ تھے تو ان تمام حضرات نے یہی جواب دیا: وہ عورت تمہارے لیے حرام ہو گئی ہے۔

155 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ان دونوں حضرات نے ایسے شخص کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے، جو رخصتی سے قبل ہی زوجہ کو تین طلاقیں دے دیتا ہے وہ عورت اس شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

156 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ, عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً. فَقَالَ: »ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ, وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي رَقَبَتِهِ, إِنَّهُ اتَّخَذَ آيَاتِ اللهِ هُزُوًا«

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا ایک شخص نے اپنی زوجہ کو سو طلاقیں دے دی ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس کے لیے حرام ہو گئی اور ستانوے اس کی گردن پر ہیں اور اس نے اللہ

تعالیٰ کے علم کا مذاق اڑایا ہے۔

157 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ: ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

158 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، فَقَالَ: " عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ ، لَمْ تَتَّقِ اللهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا ، مَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: »يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ« . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ أَيْضًا

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: ایک شخص اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی راستہ رہنے دیتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے، جو اس کی تائید کرتے ہیں۔

159 - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ ، وَأَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ابو وائل بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا ہے جو اپنی زوجہ کو اس کی رخصتی سے قبل ہی تین طلاقیں دے دیتا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہ کر لے۔

160 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، قَالَ: »ثَلَاثٌ تُبِينُهَا مِنْكَ ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ«

علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت تم سے جدا ہو جائے گی اور باقی گناہ ہوں گی۔

161 - حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے ان سے ایسے شخص کے متعلق معلوم کیا: جو اپنی بیوی کو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے قبل ہی تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ عطاء نے کہا: میں نے اس شخص سے کہا عورت کو ایک طلاق دی جاتی

يَمَسَّهَا. قَالَ عَطَاءٌ: فَقُلْتُ لَهُ، طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: »إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم ایک واعظ ہو، ایک طلاق کے ذریعے تم نے عورت کو جدا کر دیا اور تین کے ذریعے تم نے اسے حرام کر دیا۔ جب تک کہ وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔

162 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: ثنا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: »الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا«

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک کے ذریعے تم نے اسے جدا کر دیا اور تین سے تم نے اسے حرام کر دیا۔

163 - حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ: ثنا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَوَانَةَ: عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ عورت اس شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد (طلاق یافتہ یا بیوہ نہ ہوجائے)۔

قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ جب ان کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس نے اپنی بیوی کو (ایک ساتھ) تین طلاقیں دی ہوئی ہوتیں تو وہ اس کی پٹائی کیا کرتے تھے۔

164 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا: »إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو رخصتی سے قبل عورت کو تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد مطلقہ یا بیوہ نہ وہ جائے)۔

165 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدْ رَأَيْنَا الْعِبَادَ أُمِرُوا أَنْ لَا يَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى شَرَائِطَ، مِنْهَا أَنَّهُمْ مُنِعُوا مِنْ نِكَاحِهِنَّ فِي عِدَّتِهِنَّ، فَكَانَ مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا، لَمْ يَثْبُتْ نِكَاحُهُ عَلَيْهَا، وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَعْقِدْ عَلَيْهَا نِكَاحًا، فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ، أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ إِذَا عَقَدَ عَلَيْهَا طَلَاقًا، فِي وَقْتٍ قَدْ نُهِيَ

یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ مخصوص شرائط کے ساتھ ہی خواتین کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں انہیں خواتین کی عدت کے دوران خواتین کے ساتھ شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے اب اگر کوئی شخص کسی خاتون کے ساتھ اس خاتون کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے تو اس کا نکاح اس خاتون کے ساتھ ثابت نہیں

عَنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فِيهِ , أَنْ لَا يَقَعَ طَلَاقُهُ ذٰلِكَ , وَأَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُوقِعْ طَلَاقًا. فَالْجَوَابُ فِي ذٰلِكَ: أَنَّ مَا ذَكَرَ مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ كَذٰلِكَ هُوَ , وَكَذٰلِكَ الْعُقُودُ كُلُّهَا الَّتِي يَدْخُلُ الْعِبَادُ بِهَا فِي أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرُوا بِالدُّخُولِ فِيهَا. وَأَمَّا الْخُرُوجُ مِنْهَا , فَقَدْ يَجُوزُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ , مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ قَدْ أُمِرَ الْعِبَادُ بِدُخُولِهَا , أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِي يَدْخُلُونَ فِيهَا , وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخْرُجُوا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْلِيمِ. فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ تَكْبِيرٍ , لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيهَا , وَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ مَكْرُوهٍ أَوْ فَعَلَ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا لَا يُفْعَلُ فِيهَا , مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ , وَالْمَشْيِ , وَمَا أَشْبَهَهُ , خَرَجَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ , وَكَانَ مُسِيئًا فِيمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِهِ. فَكَذٰلِكَ الدُّخُولُ فِي النِّكَاحِ , لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُولِ فِيهِ. وَالْخُرُوجُ مِنْهُ , قَدْ يَكُونُ بِمَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ. فَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ , وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ , رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

ہوگا اور وہ ایسے حکم میں ہوگا جیسے اس نے اس عورت کے ساتھ نکاح کیا ہی نہیں ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے ایسا ہی ہوگا اگر وہ اس عورت کو ایسی طلاق دے دیتا ہے جو ایسے وقت میں دی گئی ہو جس میں طلاق دینے سے منع کیا گیا ہو تو وہ طلاق بھی واقع نہیں ہونی چاہیے اور وہ اس شخص کے حکم میں ہوگا جس نے طلاق دی ہی نہیں ہے۔ اس کو جواب یہ ہے کہ نکاح کے متعلق جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ ایسا ہی ہے اور تمام معاہدوں میں یہی حکم ہوتا ہے جن کے ذریعے لوگ کسی چیز کے پابند ہوتے ہیں وہ اس معاہدے میں اسی وقت شامل ہوتے ہیں جب وہ اس کے مطابق معاہدہ کریں جس کے حساب سے انہیں معاہدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن ان سے باہر نکلنے کے لیے یہ بات بھی جائز ہے کہ وہ حکم کے بغیر ہی داخل ہو سکتے ہیں اور انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف سلام پھیر کر نماز سے باہر آ سکتے ہیں اب اگر کوئی شخص طہارت کے بغیر یا تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز میں داخل ہونا چاہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا لیکن جو شخص مکروہ کلام کرے یا کوئی ایسا عمل کرلے جو نماز میں نہیں کیا جا سکتا جیسے کھا پی لے یا چل پڑے یا اسی طرح کو کوئی اور عمل کرلے تو وہ نماز سے خارج ہو جائے گا اگرچہ وہ گنہگار ہوگا جو اس نے اپنی نماز کے دوران کیا ہے اسی طرح نکاح میں داخل ہونے کا حکم ہے یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے جس طریقے کے مطابق بندوں کو نکاح میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس سے باہر نکلنے کے اندر وہ صورت ہو سکتی ہے جس کے مطابق باہر نکلنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس کے برخلاف صورت بھی ہو سکتی ہے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی آراء ہیں۔

3- بَابُ الْأَقْرَاءِ

اقراء (کا بیان)

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْأَقْرَاءِ الَّتِي تَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طُلِّقَتْ. فَقَالَ قَوْمٌ: هِيَ

امام ابوجعفر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اقراء جن کے ذریعے عورت پر عدت (واجب ہوتی ہے) جب اسے طلاق

الْحَيْضُ, وَقَالَ آخَرُونَ: هِيَ الْأَطْهَارُ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا الْأَطْهَارُ, "قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ, حِينَ طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ: »مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا, ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ, فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ«. وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْبَابِ.

دی جائے اس کے متعلق اہل علم کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ کچھ حضرات یہ کہتے ہیں اس سے مراد "حیض" ہے اور دیگر نے یہ کہا ہے اس سے مراد "طہر" ہے۔ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد "طہر" ہے ان کی دلیل نبی ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرمانا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور وہ خاتون حالتِ حیض میں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ اس عورت سے رجوع کرے پھر وہ اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر وہ اسے طلاق دے اگر وہ چاہے، یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو اس کی اسناد سے ہم اس سے پہلے والے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

قَالُوا: فَلَمَّا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ, وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُونَهَا, وَنَهَاهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ, وَأَخْرَجَهُ مِنْ أَنْ يَكُونَ عِدَّةً, ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْهَارُ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِينَ, أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا, كَمَا ذَكَرُوا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذَلِكَ. فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا, حَتَّى تَطْهُرَ, ثُمَّ تَحِيضَ, ثُمَّ تَطْهُرَ, ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ, وَقَالَ: تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ«. وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْبَابِ. فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِي بَعْدَ الْحَيْضَةِ, الَّتِي طَلَّقَ فِيهَا, حَتَّى يَكُونَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ أُخْرَى بَعْدَهَا, ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ« فَتِلْكَ

یہ علماء فرماتے ہیں: جب نبی ﷺ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ وہ انہیں حالتِ حیض میں طلاق دیں اور انہیں اس صورت حال سے نکال دیا کہ وہ عدت ہو تو یہ ثابت ہو گیا کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔ ان حضرات کے خلاف دوسرے قائلین کی دلیل یہ حدیث ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے علاوہ یہ زیادہ مکمل طور پر روایت کی گئی ہے انہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ ہدایت کریں کہ وہ اس خاتون کے ساتھ رجوع کر لیں اور وہ اسے رہنے دیں حتیٰ کہ وہ خاتون پاک ہو جائے اور پھر اسے حیض آ جائے پھر وہ پاک ہو جائے پھر اسے طلاق دیں۔ اگر وہ چاہے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اس روایت کو بھی ہم اس کی اسناد سے پہلے والے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ جب نبی ﷺ نے اس

الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ الْأَطْهَارُ " إِذًا لَجَعَلَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيْضَةِ، وَلَا يَنْتَظِرُ مَا بَعْدَهَا، لِأَنَّ ذَلِكَ طُهْرٌ. فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِي ذَلِكَ الطُّهْرِ حَتَّى يَكُونَ طُهْرًا آخَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ، ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ، إِنَّمَا هِيَ وَقْتُ مَا تَطْلُقُ النِّسَاءُ، وَلَيْسَ لِأَنَّهَا عِدَّةٌ تَطْلُقُ لَهَا النِّسَاءُ يَجِبُ بِذَلِكَ أَنْ تَكُونَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِي تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ، لِأَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ. مِنْهَا: عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. وَمِنْهَا: عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ. وَمِنْهَا: عِدَّةُ الْحَامِلِ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اسْمًا وَاحِدًا، لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ. وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اسْمُ عِدَّةٍ، وَجَبَ أَنْ يَكُونَ قُرْءًا. فَكَذَلِكَ لَمَّا لَزِمَ اسْمَ الْوَقْتِ الَّذِي تَطْلُقُ فِيهِ النِّسَاءُ اسْمُ عِدَّةٍ، لَمْ يَثْبُتْ لَهُ بِذَلِكَ اسْمُ الْقُرْءِ. فَهَذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيحَةٌ، وَلَوْ أَرَدْنَا أَنْ نُكْثِرَ هَاهُنَا، فَنَحْتَجُّ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ: «دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ»، فَنَقُولُ: الْأَقْرَاءُ هِيَ: الْحَيْضُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذَلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلَكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذَلِكَ، لِأَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قُرْءًا، وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قُرْءًا، وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ، فَتُسَمِّيهِمَا قُرْءًا.

پاکی کے دوران طلاق دینے سے منع فرمایا جو اس حیض کے بعد آیا تھا جس میں طلاق دی گئی اور یہ ہدایت کی اس کے بعد پاک کے بعد اگلا حیض بھی اسے آجائے تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر نبی ﷺ کے اس فرمان یعنی " یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے زوجیوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے" اگر اس سے مراد پاکی ہوتا تو اس صورت میں آپ اس خاتون کو طلاق دینے کا حکم اس پاکی کے بعد آنے والے دوسرے حیض میں دیتے اور اس کے بعد کا انتظار نہ کرتے کیونکہ وہ تو طہر ہے اور جب ان کے لیے اس طہر کے دوران طلاق نہیں ہوگی بلکہ دوسرا طہر آ گیا اور اس طہر اور پہلے والے طہر کے درمیان ایک حیض بھی آ گیا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ عدت جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے یہ وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ اس عدت کے سبب ہے جس سے عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے ورنہ اس سے لازم آئے گا کہ یہی عدت ہو جس کے حساب سے عورتیں عدت بسر کریں گی کیونکہ عدت تو مختلف ہوتی ہے۔ ایک عدت وہ ہے جو ایک بیوہ عورت چار ماہ دس دن تک گزارتی ہے۔ ایک عدت وہ ہے جو طلاق یافتہ عورت تین "اقراء" کے حساب سے گزارتی ہے۔ اور ایک عدت حاملہ عورت کی عدت ہے اور یہ بچے کی پیدائش تک ہے۔ تو عدت ایک اسم ہے جو مختلف معنی پر صادر آتا ہے اور جس پر بھی لفظ عدت صادر آتا ہے اس کے لیے یہ واجب نہیں ہے کہ وہ "اقراء" کے حساب سے ہو۔ اسی طرح جب وقت کا نام جس میں عورت کو طلاق دی جائے عدت کے نام پر صادر آئے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ اس کے ذریعے "اقراء" کا مفہوم بھی واضح ہوگیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ہم یہاں اضافی طور پر اپنے موقف کی تائید میں نبی ﷺ کے اس فرمان سے استدلال کر سکتے ہیں جو آپ نے مستحاضہ خاتون سے فرمایا تھا: "تم نماز چھوڑ رکھو اپنے اقراء (حیض) کے ایام کے دوران"

تو ہم یہ کہیں کہ اقراء سے مراد حیض ہے اور یہ نبی ﷺ کی زبانی ثابت ہے تو اس سے اس چیز کا تعلق ہو جائے گا جو پہلے گزری ہے لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ عرب حیض کو بھی ''اقراء'' کہتے ہیں اور طہر کو بھی ''اقراء'' کہتے ہیں بعض اوقات اور طہر کو ملا کر ان دونوں کو ''اقراء'' کہہ دیتے ہیں۔

166 - حَدَّثَنِي بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ حَسَّانَ النَّحْوِيُّ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ, عَنْ أَبِي زَيْدٍ, عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ, وَفِي ذَلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى, أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِي خَاطَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: »فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ« وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ - عِنْدَهُ - دَلِيلًا أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ, إِذْ قَدْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحِيَضَ, فِيمَا رُوِيَ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ هَذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ, وَقَدْ خَاطَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ, لَا دَلِيلَ فِيهِ عَلَى أَنَّ الْقُرْءَ الطُّهْرُ, كَانَ مَنْ بَعْدَهُ فِيهِ أَيْضًا كَذَلِكَ, وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا, فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ, إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارَ أَيْضًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ اس روایت میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہیں نبی ﷺ نے اپنے فرمان میں مخاطب کیا تھا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ان کے نزدیک بھی یہ بات دلیل نہیں تھی کہ اقراء سے مراد طہر ہوگا کیونکہ انہوں نے اقراء سے مراد حیض قرار دیا ہے جیسا کہ ان سے روایت کیا گیا ہے تو اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ایسا ہے جنہیں نبی ﷺ نے مخاطب کیا تھا تو ان کے نزدیک اس میں کوئی دلیل نہیں ہے کہ ''اقراء'' سے مراد طہر ہو تو ان کے بعد آنے والوں کے لیے بھی ایسا ہوگا اور عنقریب ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اس کے متعلق روایات ذکر کریں گے جو اس کی مخصوص جگہ پر اسی بات میں آئیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور جو لوگ ''اقراء'' کو طہر قرار دیتے ہیں ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔

167 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ, عَنِ ابْنِ شِهَابٍ, عَنْ عُرْوَةَ, عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا »نَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ, حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ«.

ابن شہاب عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو منتقل کروا دیا تھا جب وہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہوئی تھیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ, فَقَالَتْ: صَدَقَ عُرْوَةُ, قَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ أُنَاسٌ, وَقَالُوا: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: »صَدَقْتُمْ, أَتَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ؟ إِنَّمَا

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، میں نے عمرہ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا: عروہ نے ٹھیک بات بتائی ہے جو کچھ لوگوں نے اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مذاکرہ بھی کیا تھی انہوں نے یہ کہا تھا: اللہ تعالیٰ

الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ«.

نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تین "قروء" ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیا تم یہ جانتے ہو کہ قروء سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد طہر ہے۔

168 - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: »مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هَذَا« ، يُرِيدُ الَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، میں نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے جس بھی فقیہ کو دیکھا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہاں مراد وہی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کی ہے۔

169 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ، وَبَرِءَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا«

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، نخعی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق دے دے اور وہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہو جائے تو وہ عورت شوہر سے لاتعلق ہو جائے گی اور شوہر اس عوت سے لاتعلق ہو جائے گا وہ عورت اس مرد کی وارث نہیں بنے گی اور وہ مرد اس عورت کا وارث نہیں بنے گا۔

170 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: »إِذَا طَعَنَتْ، أَيْ دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا«.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب طلاق یافتہ عورت تیسرے حیض کے خون میں داخل ہو جائے تو وہ مرد سے لاتعلق ہو جائے گی اور مرد اس سے لاتعلق ہو جائے گا۔

171 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

172 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ، عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہی بات مجھے بتائی ہے۔

173 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ:

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا: تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

»إِنَّمَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ«. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُهُ. قَالُوا: فَهَذِهِ أَقَاوِيلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فِي ذَلِكَ، تَدُلُّ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ. قِيلَ لَهُمْ: هَذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذَلِكَ، لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ، فِيمَا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ هَذِهِ الْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةِ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ

انہیں جواب میں لکھا کہ جب عورت تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی۔ نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے فتاویٰ ہیں اس کے متعلق جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں جو ہم نے ذکر کی ہے۔ ان کو یہ جواب دیا جائے گا یہ اس صورت میں ہوسکتا تھا جب اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے درمیان کوئی اختلاف رائے نہ ہوتا لیکن جب ان کے درمیان اس کے متعلق اختلاف رائے ہوگیا اور ان میں سے بعض نے وہ بات بیان کی جو تم نے ذکر کی ہے اور دیگر حضرات نے اس کے برخلاف بات بیان کی تو تم نے جو بات ذکر کی ہے اب تو وہ تمہارے حق میں دلیل نہیں بن سکتی۔ ان حضرات نے جن مذکورہ روایات کو بطور دلیل پیش کیا ہے اس کے برخلاف جو روایات روایت کی گئی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہیں کہ ''قراء'' سے مراد طہر کی بجائے (حیض ہوتا ہے)

174 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: »زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ«

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عورت کا شوہر عورت کا زیادہ حقدار ہوگا جب تک وہ عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی۔

175 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ، أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ: قَدْ رَاجَعْتُكِ، ثَلَاثًا، فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ، فَأَجْمَعَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللهِ عَلَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا، مَا لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ، فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ"

علقمہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی۔ اس عورت کو دو دفعہ حیض آگیا جب تیسرا حیض آیا تو وہ عورت غسل خانے میں داخل ہوئی تو اس کا شوہر اس کے پاس آیا اور اس سے تین دفعہ یہ کہا کہ میں تم سے رجوع کرتا ہوں۔ یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا اس عورت کا شوہر اس سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جب تک وہ عورت نماز کے لیے حلال نہ ہوجاتی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو اس شوہر کے ساتھ رہنے دیا۔

176 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: »إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ ثِنْتَيْنِ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً، وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ«. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ »فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ« لَمْ يَدُلَّهُ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ، إِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحَيْضَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی غلام اپنی زوجہ کو دو طلاقیں دے دے تو وہ عورت اس کے لیے حرام ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ دوسری شادی کر لے۔ خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز ہو اور آزاد عورت کی عدت تین حیض ہوگی اور کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور یہ وہی شخصیت ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد روایت کیا ہے جو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے اس روایت کے ذریعے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ معنی مراد نہیں لیا کہ یہاں اقرار سے مراد طہر ہے کیونکہ انہوں نے اس سے مراد حیض لیا ہے۔

177 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ، فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا«. قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ بِالْمَدِينَةِ، فَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ، حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

مکحول بیان کرتے ہیں، جب وہ مدینہ منورہ آئے تو سلیم بن یسار نے ان سے ذکر کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور عورت تیسرے حیض کے خون کا پہلا قطرہ دیکھ لے تو اب مرد کو رجوع کی گنجائش نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کے متعلق مدینہ منورہ میں دریافت کیا: تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ایسی صورت میں مرد کو عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اور اس وقت تک ہوگا کہ جب تک وہ تیسرے حیض کے بعد غسل نہ کر لے۔

178 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، يَقُولُ: "الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ، وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً، فَثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، قبیصہ بن ابو ذویب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا طلاق کا معاملہ مرد کے حوالے سے ہوگا اور عدت عورت کے حوالے سے ہوگی اگر مرد آزاد ہو اور عورت کنیز ہو تو وہ تین طلاقیں دے گا لیکن عورت کنیزوں کی طرح دو

، وَالْعِدَّةُ: عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا ، وَامْرَأَتُهُ حُرَّةٌ ، طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَيْنِ ، وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ ". فَلَمَّا جَاءَ هَذَا الِاخْتِلَافُ عَنْهُمْ ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ فِي ذَلِكَ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ، لِأَنَّهُ مَتَى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذَلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ ، احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ ، فَارْتَفَعَ ذَلِكَ كُلُّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفَرِيقِ الْآخَرِ. وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ عَلَى مُخَالِفِهِ أَنْ قَالَ: فَإِذَا كَانَتِ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارَ ، فَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ ، فَحَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَاعَةٍ ، فَحُسِبَ ذَلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْأَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، كَانَتْ عِدَّتُهَا قُرْأَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ ، وَإِنَّمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228] ، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالَ: فَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ} [البقرة: 197] ، فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، فَكَذَلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلَى قُرْأَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ. فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ: {ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228] ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ: ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ قَالَ فِي ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، ثَبَتَ بِذَلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا ، وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ ، وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةٌ. فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ ، فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ ، فَلَا يَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ ، كَمَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ: {وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ} [الطلاق: 4] ، فَحَصَرَ ذَلِكَ بِالْعَدَدِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ ، فَكَذَلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْأَقْرَاءَ

حیض تک عدت بسر کرے گی اور اگر مرد غلام ہو اور عورت آزاد ہو تو غلام دو طلاقیں دے گا اور عورت آزاد عورت کی طرح تین حیض تک عدت گزارے گی۔ جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین سے یہ اختلاف سامنے آ گیا تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس کے متعلق کسی ایک کے قول کو بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جب کوئی ایک شخص کسی ایک کے قول کو بطور حجت پیش کرے گا تو اس کا مخالف اسی کی طرح اس کے مقابل پیش کر دے گا اور یہ نہیں ہو سکے گا کہ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو بطور دلیل اس میں سے کچھ لیا جا سکے جو دوسرے فریق کے خلاف ہو جن حضرات نے قروء سے مراد حیض لیا ہے ان کی مخالف فریق کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر قروء سے مراد طہر لیا جائے اور پھر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ عورت پاکی کی حالت میں ہو اور اس کے ایک لمحے بعد اسے حیض آ جائے تو وہ اس قروء (طہر کو) اس کے بعد آنے والے دو طہر کے ہمراہ اس عورت کی عدت قرار دیں گے یوں دو قروء پورے ہو جائیں گے اور ایک قروء کا کچھ حصہ ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (عورت کی عدت) تین قروء ہے۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ قروء سے مراد طہر ہے تو وہ اس کے متعلق دلیل یہ پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''الحج اشھر معلومات'' (حج طے شدہ مہینوں میں ہوتا ہے) حلانکہ یہ دو مہینے اور ایک مہینے کا کچھ حصہ ہوتا ہے اور اسی طرح ہم تین قروء کو دو قروء اور ایک قروء کا کچھ حصہ قرار دے سکتے ہیں۔ ان سب کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قروء میں تین قروء کا ذکر کیا ہے جبکہ حج میں تین مہینوں کا ذکر نہیں کیا اگر اس نے یہاں پر تین مہینوں کا ذکر کیا ہوتا اور تمام لوگوں کا اتفاق ہوتا کہ دو مہینے اور ایک مہینے کا کچھ حصہ اس میں شامل ہے تو اس کے ذریعے وہ بات ثابت ہو جاتی جو ہمارے مخالف نے بیان کی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے صرف مہینوں کا ذکر کیا ہے اور تین نہیں فرمایا اس

بِالْعَدَدِ, فَقَالَ: {ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228], فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ. وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنْ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِي عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِي مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ , فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: {ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228] , فَأَثْبَتَ الْهَاءَ , ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذَلِكَ مُذَكَّرًا , وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ: أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ, أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ , فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ , وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ. مِنْ ذَلِكَ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثَوْبٌ, وَهَذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جَمَعْتَ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جَمَعْتَ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذَلِكَ هَذِهِ دَارٌ , وَهَذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ. فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُونُ وَاحِدًا يُسَمَّى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ , وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ , فَعَلَ فِيهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ , وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ , فُعِلَ فِيهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ , فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ. فَكَذَلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ , هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ , وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ ,سَقَطَتِ الْهَاءُ ,فَقِيلَ: ثَلَاثُ حِيَضٍ ,وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ , ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيلَ »ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ« وَذَلِكَ كُلُّهُ , اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ , فَانْتَفَى بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الْمُخَالِفُ لَنَا. وَأَمَّا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ , فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمَةَ جُعِلَ عَلَيْهَا فِي الْعِدَّةِ , نِصْفُ مَا جُعِلَ عَلَى الْحُرَّةِ , فَكَانَتِ الْأَمَةُ إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ , كَانَ عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ , وَذَلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ جُعِلَ عَلَيْهَا -

لیے تین کے ساتھ اس کا حصر کرنا ایک معین عدد کے ساتھ اس کا حصر ہوگا اور اس مخصوص عدد سے کم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اس میں مقررہ عدد کے ذریعے حصر کیا گیا ہے اب اس عدد سے کم کرنا درست نہیں ہوگا اور اس طرح جب قروء کو معین عدد کے ذریعے حصر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ تین قرع تو اب اس مخصوص تعداد سے کم کرنا درست نہیں ہوگا۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ قروء سے مراد طہر ہے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں، لفظ ''ۃ'' مذکر عدد میں ثابت ہوتا ہے یعنی یہ کہا جاتا ہے کہ ''ثلاثۃ رجال'' اور مونث عدد میں ختم ہو جاتی ہے یعنی یہ کہا جاتا ہے ''ثلاث نسوۃ'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ثلاثۃ قروء'' تو اللہ تعالیٰ نے یہاں پر ''ۃ'' کو باقی رہنے دیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے مذکر قرار دیا ہے اور وہ طہر ہے حیض نہیں ہے۔ ان لوگوں کے خلاف اس کے متعلق یہ دلیل پیش کی جائے گی کہ جب ایک ہی چیز کے دو معنی ہوں تو ان میں سے ایک مذکر ہو اور دوسرا مونث ہو تو اگر اسے مذکر کے طور پر جمع کے ساتھ ذکر کیا جائے گا تو اس میں ''ۃ'' باقی رہے گی اور اگر اسے مونث کے طور پر جمع کے طور پر ذکر کیا جائے گا تو اس میں ''ۃ'' کو گرا دیا جائے گا یعنی تم کہو گے ''ھذا ثوب'' اور ''ھذہ'' ملحفة لیکن اگر ثوب کی جمع لائی جائے گی تو تم کہو گے ''ثلاث اثواب'' اور اگر ملحفہ کی جمع لائی جائے گی تو تم کہو گے ''ثلاث ملاحف'' اسی طرح ''ھذہ دار'' اور ''ھذا منزل'' یہ ایک ہی شے کے لیے استعمال ہوتا ہے لہٰذا بعض اوقات کوئی چیز پاک ہوتی ہے لیکن اس کے نام دو مختلف ہوتے ہیں ان میں سے ایک مذکر ہوتا ہے اور ایک مونث ہوتا ہے اور جب اسے مذکر کے طور پر جمع کی صورت میں لایا جائے گا تو اس میں وہ فعل لایا جائے گا جس طرح مذکر لایا جاتا ہے اور اس میں ''ۃ'' گر جائے گی۔ اسی طرح حیض اور قروء ہے۔ ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے اور وہ حیض ہی ہے لیکن اگر اسے لفظ ''حیض'' کے ساتھ لایا جائے گا

بِاتِّفَاقِهِمْ - حَيْضَتَانِ، وَأُرِيدَ بِذَلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ؛ وَلِهَذَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ قَدَرْتُ أَنْ أَجْعَلَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا، لَفَعَلْتُ«. فَلَمَّا كَانَ مَا عَلَى هَذِهِ الْأَمَةِ هُوَ الْحَيْضَ لَا الْأَطْهَارَ، وَذَلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ، ثَبَتَ أَنَّ مَا عَلَى الْحُرَّةِ أَيْضًا هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا عَلَى الْأَمَةِ، وَهُوَ الْحَيْضُ لَا الْأَطْهَارُ. فَثَبَتَ بِذَلِكَ قَوْلُ الَّذِينَ ذَهَبُوا فِي الْقُرْءِ إِلَى أَنَّهَا الْحَيْضُ، وَانْتَفَى قَوْلُ مُخَالِفِهِمْ. وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَّةِ الْأَمَةِ

تو اس میں "ۃ" گر جائے گی اور کہا جائے گا "ثلاث حیض"، لیکن اگر اسے لفظ قروء کے ساتھ لایا جائے گا تو اس میں "ۃ" برقرار رہے گی اور کہا جائے گا "ثلاثۃ قروء" یہ حکم ان تمام کے لیے ہوگا جو ایک ہی چیز کے لیے ہوں اور اس کے ذریعے اس چیز کی نفی ہو جتی ہے جو ہ نے اس سے پہلے ذکر کی تھی جس کے ذریعے ہمارے مخالف نے حجت پیش کی تھی۔ جہاں تک غور وفکر کے لحاظ سے اس مسئلے کی تحقیق کا تعلق ہے تو ہم نے یہ دیکھا ہے کہ کنیز کی عدت آزاد عورت کی عدت سے نصف قرار دی گئی ہے اور وہ کنیز ایسی ہو جسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت سے نصف ہوگی جسے حیض نہ آتا ہو اور وہ ڈیڑھ مہینے ہوگی اگر وہ کنیز ایسی ہو جسے حیض آتا ہو تو علماء کا اتفاق ہے کہ اس کی عدت دو حیض ہوگی اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوگا۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی موجودگی میں یہ کہا تھا: اگر میں یہ کر سکتا تو ڈیڑھ حیض کو اس کی عدت قرار دیتا تو جب اس کنیز کی عدت حیض کے حساب سے ہے طہر کے حساب سے نہیں۔ اور اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو آزاد عورت پر لازم ہوگی وہی صورت ہوگی جو اس پر لازم ہوئی تھی تو یہ حیض ہے طہر نہیں ہے اس کے ذریعے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو اس بات کا قائل ہیں کہ قروء سے مراد حیض ہے اور ان کے مخالفین کی نفی ہوگئی۔ اور امام حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ کنیز کی عدت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حدیث مروی ہے۔

179 - مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »تَعْتَدُّ الْأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ، وَتَطْلُقُ تَطْلِيقَتَيْنِ« . فَدَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا

قاسم، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنیز دو حیض تک عدت گزارے گی اور اسے دو طلاقیں دی جائیں گی۔ یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ذَكَرْنَا.

180 - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ, قَالَ: ثنا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ, عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيبٍ الْمُسْلِيِّ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى, عَنْ عَطِيَّةَ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, مِثْلَهُ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا, وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی طرح ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے باقی اللہ تعالیٰ کی مدد سے توفیق مل سکتی ہے۔

4- بَابُ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلَى زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا

وہ عورت جسے طلاق بائنہ دی گئی ہو اس کی عدت کے دوران اس کے شوہر پر اسے کیا لازم ہوگا

181- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ, قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ, قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ, قَالَ: ثنا مُغِيرَةُ, وَحُصَيْنٌ, وَأَشْعَثُ, وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ, وَدَاوُدُ, وَيَسَارٌ, وَمُجَالِدٌ, عَنِ الشَّعْبِيِّ, قَالَ: "دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِينَةِ, فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا. قَالَتْ: »طَلَّقَنِي زَوْجِي الْبَتَّةَ, فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ, فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً, وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ مَكْتُومٍ«. وَقَالَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ: »يَا ابْنَةَ قَيْسٍ, إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى عَلَى مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ«

حدیث: شعبی بیان کرتے ہیں، میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں، مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، تو میں نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، ان کے متعلق، فیصلے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی میں یہ مقدمہ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو رہائش اور خرچ کے متعلق تھا تو آپ نے مجھے رہائش کا حق نہیں دیا اور خرچ کا بھی نہیں دیا آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزاروں۔ مجاہد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کئے ہیں: قیس کی صاحبزادی! خرچ اور رہائش اس مرد پر لازم ہوتا ہے جسے رجوع کرنے کا حق ہو۔

182 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ, قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ, عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ, عَنْ يَحْيَى, قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ, قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ, أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا, فَأَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ, فَاسْتَقَلَّتْهَا, وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيَمَنِ, فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى

ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا کہ ابو عمرو بن حفص مخزومی نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور انہیں کچھ خرچ دینے کی ہدایت کی اس خاتون نے اس خرچ کو کچھ کم تصور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو یمن بھیج دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو مخزوم کے چند لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا، فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى» وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ، فَانْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ".

سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابوعمرو بن حفص نے اب فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو کیا اس عورت کو خرچ کا حق ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو رہائش یا خرچ کا حق نہیں ہوگا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا کہ تم ام شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ پھر آپ نے اسے پیغام بھجوایا کہ ام شریک کے ہاں مہاجرین اولین (بکثرت) آتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ کیونکہ اگر تم نے سر سے چادر اتار دی تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔

183 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

184 - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: أَخْبَرَكَ أَبُوكَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، فَأَخْبَرَتْنِي: أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا، وَأَنَّهُ أَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ، انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ».

ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے مخزومی شوہر نے انہیں طلاق دے دی اور اس نے انہیں خرچ دینے سے انکار کر دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا تم ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ اور وہیں رہو کیونکہ وہ نابینا شخص ہیں تم اگر اس کی موجودگی میں (چادر وغیرہ) اتار بھی دو (تو کچھ حرج نہ ہوگا)۔

185 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

186 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّهُ " سَأَلَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْحَفْصِ، عَنْ طَلَاقِ جَدِّهِ أَبِي عَمْرٍو وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ: " طَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ، وَوَكَّلَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عَيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ،

ابو زبیر مکی بیان کرتے ہیں، انہوں نے عبدالحمید بن عبداللہ بن ابوعمرو بن حفص سے ان کے دادا ابوعمرو کے اور (ان کی زوجہ) فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طلاق دینے کے متعلق دریافت کیا: تو عبدالحمید نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اس خاتون کو طلاق دے دی تھی پھر وہ یمن چلے گئے انہوں نے عیاش بن ابو ربیعہ کو وکیل مقرر کیا اور اس خاتون کے پاس کچھ خرچ کے ساتھ عیاش کو بھیجا تو وہ خاتون

فَسَخِطَتْهَا. فَقَالَ لَهَا عَيَّاشٌ: مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا مَسْكَنٍ، فَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيهِ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ، فَقَالَ: »لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ، وَلَكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ، اخْرُجِي عَنْهُمْ«. فَقَالَتْ: أَأَخْرُجُ إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ بَيْتَهَا يُوطَأُ، انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، فَهُوَ أَوْلَى«.

اس خرچ پر ناراض ہوگئیں۔ عیاش نے ان سے کہا تمہیں خرچ یا رہائش دینا ہم پر لازم نہیں ہے۔ نبی ﷺ موجود ہیں تم ان سے دریافت کر سکتی ہو اس خاتون نے نبی ﷺ سے اس شخص کے قول کے متعلق عرض کی: تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں خرچ یا رہائش نہیں ملے گی البتہ مناسب طریقے سے کچھ ادائیگی ہو جائے گی تم ان کے ہاں سے نکل آؤ اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں ام شریک کے ہاں چلی جاؤں؟ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ان کے گھر لوگ بکثرت آتے جاتے ہیں تم عبداللہ بن مکتوم نابینا کے گھر منتقل ہو جاؤ یہ زیادہ بہتر ہے۔

187 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، نَفْسِهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، حَرْفٌ بِحَرْفٍ

یہی روایت ایک اور سند سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے ان کی اپنی ذات کے متعلق روایت کی ہے ور یہ لیث کی روایت کی طرح ہے اور حرف بہ حرف ویسے ہی۔

188 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ، فَقَالَ: »لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ«.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ابوعمرو بن حفص نے انھیں طلاق دے دی وہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے اس خاتون کے پاس اپنے وکیل کو کچھ "جو" کے ہمراہ بھیجا تو وہ خاتون اس وکیل پر ناراض ہوئیں تو اس وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو کوئی ادائیگی کرنا ہمارے ذمے لازم نہیں ہے خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا تم ام شریک کے گھر میں عدت گزارو۔

189 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابوسلمہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں، انہوں نے اس کے بعد حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔

190 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ, قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ, قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ: »فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ«

لیث نے اپنی سند سے کی طرح روایت روایت کی ہے اور اس میں اس بات کا اضافہ کیا ہے، لوگوں نے اس بات پر فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار کیا جو انہوں نے عدت ختم ہونے سے پہلے اپنے گھر سے نکلنے کے متعلق بیان کی تھی۔

191 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ, قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ, أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ. فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ, فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهِ تَبْتَغِي النَّفَقَةَ, فَقَالُوا: لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ. فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ: "لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ, وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ, فَانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ, انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ"

ابوسلمہ، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، وہ بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے صاحب کی زوجہ تھیں ان صاحب نے انہیں تین طلاق دے دیں تو اس خاتون نے شوہر کے گھر والوں کو پیغام بھجوایا وہ خرچ کا مطالبہ کر رہی تھیں تو گھر والوں نے کہا: تمہیں کوئی خرچ دینا ہم پر لازم نہیں ہے اس بات کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا: تمہیں کوئی خرچ دینا ان پر لازم نہیں ہے تم پر عدت گزارنا لازم ہے تم ام شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ام شریک کے گھر اس کے مہاجرین بھائی آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔

192 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ, قَالَا: ثنا أَسَدٌ, قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ, عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ, عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ, أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا, فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهُ وَلَا سُكْنَى« . وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ, فَقَالَ: »اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ, فَإِنَّهُ أَعْمَى«

ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: جب ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی تو نبی ﷺ نے انہیں بتایا کہ تمہیں اس سے کوئی خرچ نہیں ملے گا اور نہ ہی رہائش ملے گی (راوی کہتے ہیں) نبی ﷺ کے صحابہ اس خاتون کے ہاں آتے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم ابن مکتوم کے ہاں عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں۔

193 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ, قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ, أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ, أَخْبَرَتْهُ, وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ, فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا, وَخَرَجَ

عبدالرحمٰن بن عاصم، ثابت سے یہ بات روایت کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا وہ بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی زوجہ تھیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ان صاحب نے انہیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ کسی جنگ میں شرکت کے

إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي ، وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ ، فَاسْتَقَلَّتْهَا. فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ ، طَلَّقَهَا فُلَانٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا ، وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ ، قَالَ: »صَدَقَ« . وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ، فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا ، وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَإِنَّهُ أَعْمَى »فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ ، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا«

لیے چلے گئے انہوں نے اپنے وکیل سے یہ کہا کہ وہ کچھ خرچ اس خاتون کو دے دیں اس خاتون نے کم سمجھا گیا وہ نبی ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس گئی نبی ﷺ اندر تشریف لائے تو یہ خاتون ان زوجہ محترمہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں زوجہ محترمہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ خاتون فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں فلاں صاحب نے انہیں طلاق دے دی ہے اور کچھ خرچ انہیں بھیجا ہے تو انہوں نے اس خرچ کو واپس کر دیا ہے وہ صاحب یہ کہتے ہیں کہ انہیں کچھ دینا ان پر لازم نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: تم ام شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ اور وہاں عدت گزارو پھر آپ نے فرمایا: ام شریک کے گھر مہمان بہت آتے ہیں تم عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ کیونکہ وہ نابینا ہے تو وہ خاتون حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر منتقل ہو گئیں اور انہوں نے اسی گھر میں عدت گزاری حتیٰ کہ ان کی عدت ختم ہو گئی۔

194 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ ، قَالَ: ثنا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، فَحَدَّثَتْ: أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا ، وَأَمَرَ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِيَ السُّكْنَى وَلَا النَّفَقَةَ ، فَقَالَ: »صَدَقَ ، فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ« ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلٌ يُغْشَى فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ«

ابو بکر بن ابو جہم کہتے ہیں میں اور ابو سلمہ، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی انہوں نے ابو حفص بن عمرو کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کا خرچ پانچ وسق (گیہوں) انہیں بھیج دیں وہ خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور مجھے رہائش نہیں دی اور خرچ بھی نہیں دیا نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کیا ہے تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو پھر آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے ہاں لوگ آتے جاتے ہیں، تم ام فلاں کے ہاں عدت گزارو۔

195 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: أنا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ صُخَيْرَةَ ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ،

ابو بکر بن صخیرہ بیان کرتے ہیں، میں اور ابو سلمہ، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں انہوں نے بتایا

وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا , فَقَالَتْ: »أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً«.

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا۔

196 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا أَبُو الْيَمَانِ, قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ, عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ, عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَقَالُوا: لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا: كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِي عِدَّتِهَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا, وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ, وَأَمَّا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا, فَهُمْ مُخْتَلِفُونَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنَى, حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ, وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ, وَأَبُو يُوسُفَ, وَمُحَمَّدٌ, رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا. وَاحْتَجُّوا فِي دَفْعِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

یہی روایت ایک اور سند سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ ان آثار کی طرف گئے ہیں انہوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ خرچ اور رہائش کی ادائیگی اس عورت کے لیے لازم ہوتی ہے جس کی طرف رجوع کرنے کا مرد کو حق حاصل ہو۔ دیگر حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ہر طلاق یافتہ عورت کو اس کی عدت کے دوران رہائش ملے گی ما سوائے اس عورت کے جس کے پاس پہلے رہائش ہو حتیٰ کہ اس کی عدت ختم ہو جائے اس کے متعلق بائنہ طلاق اور غیر بائنہ طلاق برابر ہیں جہاں تک خرچ کا تعلق ہے تو یہ بھی عورت کو ادا کرنا لازم ہوگا اگر طلاق غیر بائنہ ہو لیکن اگر وہ بائنہ ہو تو اس کے متعلق پھر ان حضرات میں اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ رہائش کے ساتھ اس خاتون کو خرچ بھی ملے گا وہ حاملہ ہو یہ نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات کہی ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس عورت کو اس وقت تک خرچ نہیں ملے گا جب تک وہ حاملہ نہ ہو۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے۔

197 - بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ, قَالَ: ثنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ, قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ, وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ, فَذَكَرُوا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا. فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، میں اسود بن یزید کے پاس مسجد اعظم میں موجود تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے لوگوں نے تین طلاقیں دی گئی خاتون کا ذکر کیا تو شعبی نے بتایا سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا تمہیں رہائش یا خرچ نہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں تو اسود نے انہیں کنکریاں مارتے ہوئے کہا، تمہارا

لَهَا: »لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةٌ«. قَالَ: فَرَمَاهُ الْأَسْوَدُ بِحَصَاةٍ، قَالَ: وَيْلَكَ، أَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا، قَدْ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: " لَسْنَا بِتَارِكِي كِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَذَبَتْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾ [الطلاق: 1] الْآيَةَ"

198 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً«. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: قَدْ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: »لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ«

199 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: أنا أَبِي، قَالَ: أنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: »الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى«

وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى«

200 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا: ثنا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى«

ستیاناس ہو کیا تم اس طرح کی حدیثیں بیان کرتے ہو یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا تھا: ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کسی ایک عورت کے بیان کے سبب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں علم نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ عورت غلط بیانی کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:" تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ باہر نکلیں"۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا تھا جب ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے بتایا یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ کہا تھا: ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کسی ایک عورت کے بیان کے سبب ترک نہیں کریں گے ایسی عورت کو رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

ابراہیم نخعی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہیں: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے خرچ اور رہائش کا حق ملے گا۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، ایسی عورت کو خرچ اور رہائش نہیں ملے گی۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات روایت کرتے ہیں، ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی تھیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: تمہیں خرچ یا رہائش نہیں ملے گی۔

قَالَ: فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّخَعِيَّ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُخْبِرَ بِذَلِكَ: لَسْنَا بِتَارِكِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، وَقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَعَلَّهَا أَوْهَمَتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ«

راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا تھا، جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا تھا، ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیت اور اللہ کے رسول کے ارشاد کو کسی ایک عورت کے بیان کے سبب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ اس عورت کو وہم ہوگیا ہو اس نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہو کہ ایسی عورت کو رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

201 - حَدَّثَنَا نَصْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْخَصِيبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا: »لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ«.

اسود، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

قَالُوا: فَهَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَدْ أَنْكَرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ هَذَا، وَلَمْ يَقْبَلْهُ، وَقَدْ أَنْكَرَهُ عَلَيْهَا أَيْضًا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

اہل علم کا یہ گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کا انکار کیا ہے اور اسے قبول نہیں کیا۔ اس کے علاوہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس کے متعلق اس خاتون کا انکار کیا ہے۔

202 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا: »اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ«.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے یہ بات روایت کرتی ہیں کہ آپ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو۔

وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ: كَانَ أُسَامَةُ إِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، رَمَاهَا بِمَا كَانَ فِي يَدِهِ.

حضرت اسامہ بن زیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے محمد بن اسامہ فرماتے ہیں: جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس روایت کو ذکر کرتی تھیں تو حضرت اسامہ اپنے ہاتھ میں موجود چیز انہیں مار دیتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ أَنْكَرَ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا مَا أَنْكَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقَدْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرات اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے اس کا انکار کیا

أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا انکار کیا ہے۔اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔

203 - حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ: ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ , عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ , قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ , وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ , يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ , فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَكَمِ. فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ: »أَنِ اتَّقِ اللهَ , وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا« . فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي " وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَمَا بَلَغَكِ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ , فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ , فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

قاسم بن محمد اور سلیم بن یسار بیان کرتے ہیں، یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن بن حکم نے اپنی اس صاحبزادی کو منتقل کروایا۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مروان کو پیغام بھیجا جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس خاتون کو اس کے گھر واپس بھیجو۔تو سلیم نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں مروان نے کہا: عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں جبکہ قاسم نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث معلوم نہیں ہوئی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر تم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو ذکر نہ کرتے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہونا تھا مروان نے کہا: اگر آپ کو یہ خراب لگتا ہے تو ان دونوں کے درمیان جو خرابی ہے وہی کافی ہے۔

204 - حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ , أَنَّ مَالِكًا , أَخْبَرَهُ , عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ , فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے مروی ہے۔

205 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ , قَالَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ , قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ , عَنْ أَبِيهِ , قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: " مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ , يَعْنِي قَوْلَهَا: لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنَى. فَهَذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا , لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ أَيْضًا , وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ إِلَى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِي صَرَفَهُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے یعنی ان کا یہ کہنا کہ خرچ اور رہائش نہیں ملے گی۔(امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث پر عمل کو درست سمجھا۔سعید بن مسیب نے اس حدیث کا دوسرا مفہوم بیان کیا ہے جو اس مفہوم کے برخلاف ہے جسے پہلے موقف کے قائلین نے بیان کیا ہے۔

206 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ , قَالَ: ثنا أَبُو

عروہ بن میمون اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں:

مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: فِي بَيْتِهَا، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ؟ فَقَالَ: »تِلْكَ الْمَرْأَةُ فَتَنَتِ النَّاسَ، وَاسْتَطَالَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا بِلِسَانِهَا، فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَ رَجُلًا مَكْفُوفَ الْبَصَرِ«. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَهَا »لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ« لَا دَلِيلَ فِيهِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلَا سُكْنَى، إِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذَلِكَ إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ.

میں نے سعید بن مسیب سے کہا جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا: اپنے گھر میں میں نے ان سے کہا: کیا نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزاریں؟ تو سعید نے فرمایا: وہ ایسی خاتون تھیں جنہوں نے ہم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کر دیا تھا وہ اپنے دیوروں کے سامنے درشت زبانی کا مظاہرہ کرتی تھیں تو نبی ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ابن مکتوب کے گھر میں عدت گزاریں کیونکہ وہ نابینا شخص تھا۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ کا جو یہ ارشاد روایت کیا ہے جو آپ نے ان سے کہا تھا کہ تمہیں رہائش اور خرچ نہیں ملے گا اس میں سعید بن مسیب کے نزدیک کوئی دلیل نہیں ہے اس بات کے لیے کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے خرچ نہیں ملے گا اور رہائش بھی نہیں ملے گی کیونکہ انہوں نے حدیث کا دوسرا پس منظر بیان کیا ہے جو ہم ان کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں۔

207 - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ« فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهِ مِنْ خُرُوجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ". فَهَذَا أَبُو سَلَمَةَ يُخْبِرُ أَيْضًا أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا أَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ، وَفِيهِمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ. فَقَدْ أَنْكَرَ عُمَرُ، وَأُسَامَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، مَعَ مَنْ سَمَّيْنَا مَعَهُمْ فِي

ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ابوسلمہ یہ بھی خبر دے رہے ہیں کہ لوگوں نے اس کے متعلق سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار کیا ہے اور ان لوگوں میں نبی ﷺ کے صحابہ بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ تابعین بھی موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید بن مسیب اور ان کے ساتھ ہم نے جن حضرات کے نام بیان کئے ہیں ان سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا انکار کیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ

حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ هَذَا ، وَلَمْ يَعْمَلُوا بِهِ ، وَذَلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ. فَدَلَّ تَرْكُهُمُ النَّكِيرَ فِي ذَلِكَ عَلَيْهِ ، أَنَّ مَذْهَبَهُمْ فِيهِ كَمَذْهَبِهِ. فَقَالَ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ وَعَمِلُوا بِهِ: إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا خَالَفَتْ عِنْدَهُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، يُرِيدُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ »أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ « . فَهَذَا إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا ، لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيهِ الرَّجْعَةُ. وَفَاطِمَةُ كَانَتْ مَبْتُوتَةً لَا رَجْعَةَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا ، وَقَدْ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا »إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ« وَمَا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ ذَلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ ، وَفَاطِمَةُ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ. فَمَا رَوَتْ مِنْ ذَلِكَ فَلَا يَدْفَعُهُ كِتَابُ اللهِ ، وَلَا سُنَّةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَدْ تَابَعَهَا غَيْرُهَا عَلَى ذَلِكَ ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ. وَالْحَسَنُ

تعالیٰ عنہ نے ایسا نبی ﷺ کے صحابہ کی موجودگی میں کیا تھا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی ان پر انکار نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کا اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا مذہب بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کے مطابق تھا۔ جو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کی جانب گئے ہیں انہوں نے اس پر عمل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا انکار اس لیے کیا تھا کیونکہ ان کے نزدیک یہ روایت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے خلاف تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ''تم انہیں رہائش فراہم کرو جہاں تم اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو''۔ یہ حکم اس عورت کے متعلق ہے جسے طلاق دی گئی ہو اور اس کا شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہو۔ لیکن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دی گئی تھی ان کے شوہر کو ان سے رجوع کرنے کا حق نہیں تھا وہ یہ بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: خرچ اور رہائش کا حق اس عورت کے لیے ہوتا ہے جس سے رجوع کیا جا سکتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو ذکر کیا ہے وہ اسی کے بارے میں ہے کیونکہ یہ اس طلاق یافتہ عورت کے متعلق ہے جس کا شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہو لیکن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رجوع نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی نبی علیہ السلام کی سنت کے ذریعے اسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ بعض دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کی پیروی کی ہے جن میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

208- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ ، قَالَ. ثنا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، ح.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک سند سے یہی روایت مروی ہے۔

209- وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ, قَالَ: ثنا سَعِيدٌ, قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ, قَالَ: ثنا يُونُسُ, عَنِ الْحَسَنِ, أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا, وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا: »لَا نَفَقَةَ لَهُمَا, وَتَعْتَدَّانِ حَيْثُ شَاءَتَا«. قَالُوا: فَإِنْ كَانَ عُمَرُ, وَعَائِشَةُ, وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ, أَنْكَرُوا عَلَى فَاطِمَةَ مَا رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا بِخِلَافِهِ. فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَهَا عَلَى مَا رَوَتْ مِنْ ذَلِكَ فَعَمِلَ بِهِ, وَتَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ الْحَسَنُ. فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ, أَنَّ مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي دَفْعِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيحَةٌ, وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ} [الطلاق: 1] ثُمَّ قَالَ {لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1], وَأَجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ الْأَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ. ثُمَّ قَالَ {أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ} [الطلاق: 6] ثُمَّ قَالَ {لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ} [الطلاق: 1], يُرِيدُ فِي الْعِدَّةِ. فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ, عَلَى مَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ, ثُمَّ رَاجَعَهَا, ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرَى لِلسُّنَّةِ, حَرُمَتْ عَلَيْهِ, وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَهَا فِيهَا السُّكْنَى, أَوْ أَمَرَهَا فِيهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ, وَأَمَرَ الزَّوْجَ أَنْ لَا يُخْرِجَهَا. وَلَمْ يُفَرِّقِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هَذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِي لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا, وَبَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ. فَلَمَّا جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ, فَرَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا »إِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ« خَالَفَتْ بِذَلِكَ كِتَابَ اللهِ نَصًّا, لِأَنَّ كِتَابَ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں یا جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے ان دونوں کا خرچ نہیں ملے گا البتہ وہ دونوں جہاں چاہیں عدت بسر کر سکتی ہیں۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کا انکار کیا ہے جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو کچھ حضرات نے اس کے برخلاف موقف بھی پیش کیا ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے اس بات کا تائید کی ہے جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حوالے سے روایت کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی پیروی کی ہے تو پہلے موقف کے قائلین کے خلاف ہماری دلیل یہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے مقابلے میں جو دلیل پیش کی ہے وہ درست دلیل ہے وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اس بات پر جانتے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نیا حکم دیدے"۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس حکم سے مراد رجوع کرنا ہے۔ پھر اس نے یہ ارشاد فرمایا: "اور تم انہیں رہائش فراہم کرو جہاں تم اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو"۔ پھر اس نے فرمایا: "اور تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ باہر نکلیں"۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی مراد "عدت" ہے۔ تو جس عورت کو اس کے شوہر نے سنت کے مطابق دو طلاقیں دی ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرما دیا ہے اور پھر وہ اس عورت کے ساتھ رجوع کر لے اور پھر اسے ایک اور طلاق دیدے جو سنت کے مطابق ہو تو وہ عورت اس مرد کے لیے حرام ہو جائے گی اور اس عورت کا عدت گزارنا واجب ہوگا وہ عدت جس میں اللہ تعالیٰ نے اسے رہائش کا حق

تَعَالَى قَدْ جَعَلَ السُّكْنَى لِمَنْ لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا ، وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ ، فَخَرَجَ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْهُ أَنْكَرَ عَلَيْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَنْكَرَ خُرُوجًا صَحِيحًا ، وَبَطَلَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ يَجِبِ الْعَمَلُ بِهِ أَصْلًا ، لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا. فَقَالَ قَائِلٌ: لَمْ يَجِئْ تَخْلِيطُ حَدِيثِ فَاطِمَةَ إِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا ، وَذَلِكَ أَنَّهُ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً. قَالَ: أَوَلَيْسَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ أَصْحَابِنَا الْحِجَازِيِّينَ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَأَغْفَلَ فِي ذَلِكَ ، أَوْ ذَهَبَ عَنْهُ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِ مَا فِي هَذَا الْبَابِ بِكَمَالِهِ ، كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ ، فَتَوَهَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ ، فَتَكَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَا حَكَيْنَاهُ عَنْهُ ، مِمَّا وَصَفْنَا وَلَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَ ، لِأَنَّ الشَّعْبِيَّ أَضْبَطُ مِمَّا يَظُنُّ ، وَأَتْقَنُ ، وَأَوْثَقُ ، وَقَدْ وَافَقَهُ عَلَى مَا رَوَى مِنْ ذَلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ ، مَا يُغْنِينَا ذَلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ وَيُقَالُ لَهُ: إِنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ فِيهِ لَا سُكْنَى لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا. فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فِي هَذَا تَخْلِيطٌ ، وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيطُ مِمَّنْ رَوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، فَحَذَفَ بَعْضَ مَا فِيهِ ، وَجَاءَ بِبَعْضٍ ، فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِيثِ ، فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ. وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هَذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَيْضًا أَنْ قَالَ: وَلَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِيثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ ، لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَذْهَبِنَا ، لِأَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ

دیا ہے اور اسے اس عدت میں حکم دیا ہے کہ وہ باہر نہ نکلے اور اس کے شوہر کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اسے باہر نہ نکالے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں سنت کے مطابق دی گئی اس طلاق، جس میں رجوع کا حق نہیں ہوتا، اور سنت کے مطابق دی گئی، اس طلاق جس میں رجوع کا حکم ہوتا ہے، کے درمیان کوئی فرق نہیں فرمایا۔ پھر جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئی اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ کہا تھا: "رہائش اور خرچ کا حق اس عورت کو ہوگا جس سے رجوع کیا جا سکتا ہو"۔ انہوں نے اس روایت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے واضح حکم کے مخالف (کو بیان کیا ہے)۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس عورت کو رہائش کا حق دیا گیا ہے جس سے رجوع نہیں کیا جا سکتا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف (بیان کیا) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کے برخلاف روایت کیا ہے جو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ تو اس سے وہ مفہوم باہر نکل گیا جس کا انکار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا اور جو انکار بالکل درست تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث باطل قرار پائی اس لیے اصولی طور پر اس پر عمل کرنا واجب نہیں ہوگا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور بیان کر چکے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں اضطراب نہیں ہے ماسوائے اس روایت کے جسے شعبی نے ان کے حوالے سے روایت کیا ہے اور یہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی عورت کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔ تو وہ یہ کہتے ہیں ہمارے حجازی محدثین کی حدیث میں یہ بات نہیں ہے۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس شخص نے اس کے متعلق غفلت کی اور خطا کی کیونکہ اس کے متعلق مکمل حدیث انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا نَفَقَةَ لَكِ« أَيْ: لِأَنَّكِ غَيْرُ حَامِلٍ »وَلَا سُكْنَى لَكِ« لِأَنَّكِ بَذِيئَةٌ، وَالْبَذَاءُ: هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ [النساء: 19]. وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ

روایت نہیں کی جیسا کہ ان کی بجائے دیگر حضرات نے کی ہے اس لیے اسے یہ وہم ہوا کہ اس نے ان تمام چیزوں کو جمع کر لیا ہے جو اس کے متعلق روایت کی گئی ہیں اور اس نے اس پر کلام کر لیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہم نے اس کے حوالے سے بیان کیا ہے اس چیز میں سے جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے جیسا اسے وہم ہوا ہے اس لیے کہ شعبی نہایت مستند، قابل اعتماد اور مضبوط راوی ہیں اور اس کے متعلق جس نے بھی روایت کی ہے ان کی تائید کی ہے جیسا کہ ہم اس باب کے شروع میں احادیث روایت کر چکے ہیں اور اس جگہ پر انہیں دہرانے کی حاجت نہیں ہے۔ اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں یہ ذکر نہیں ہے، تمہیں خرچ نہیں ملے گا لیکن لیث بن سعد نے اس روایت کو عبداللہ بن یزید کے حوالے سے، ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے اور اس کی طرح روایت کیا ہے جو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ اس لیے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کوئی اضطراب بیان نہیں کیا اضطراب اس راوی کی روایت میں ہے جسے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے اور اس نے روایت کے کچھ حصے کو حذف کر دیا ہے اور کچھ حصے کو بیان کر دیا ہے جہاں تک اصل حدیث کا تعلق ہے تو وہ اسی طرح ہے جیسے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔ یہ مخالف ہم سے یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اصل حدیث اسی طرح ہوتی جیسے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے تو وہ پھر بھی ہمارے مذہب کے موافق ہوگی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تمہیں خرچ نہیں ملے گا کیونکہ تم حاملہ نہیں ہو اور تمہیں رہائش نہیں ملے گی کیونکہ تم بدزبان ہو۔ راوی کہتے ہیں ''البذاء'' کا مطلب بدزبانی ہے اور یہ وہی بدزبانی ہے جس

210 - مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ, قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو, عَنْ عِكْرِمَةَ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى {" وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ} [الطلاق: 1] فَقَالَ: »الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تُفْحِشَ عَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيَهُمْ«, فَقَالَ: فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنَى لِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةَ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ. قَالَ: وَهَذَا حُجَّةٌ لَنَا فِي قَوْلِنَا: إِنَّ الْمَبْتُوتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا. قِيلَ لَهُ: لَوْ خَرَجَ مَعْنَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ, لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلَى عُمَرَ, وَعَائِشَةَ, وَأُسَامَةَ, وَمَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ, عَلَى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ, وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتَّى يُعْلَمَ يَقِينًا مَا سِوَى ذَلِكَ فَكَيْفَ, وَلَوْ صَحَّ حَدِيثُ فَاطِمَةَ, لَكَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ. وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَهَا السُّكْنَى لِبَذَائِهَا كَمَا ذَكَرْتَ, وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ, وَحَرَمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِي خَرَجَتْ بِهِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا, لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا, لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ. فَكَذَلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوزِهَا الَّذِي بِهِ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا. فَهَذَا مَعْنًى قَدْ

کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) "[illegible] صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں" اور [illegible] اس کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے [illegible] سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق معلوم کیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "فاحشہ مبینۃ" کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں کے خلاف بدزبانی کا مظاہرہ کرے اور انہیں اذیت دے۔ تو وہ شخص یہ کہتے ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رہائش اس لیے نہیں دی گئی کہ وہ بدزبانی خاتون تھیں اور خرچ اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ حاملہ نہیں تھیں۔ وہ شخص یہ کہے کہ یہ ہمارے موقف کی تائید میں ہماری دلیل ہے کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو اسے خرچ اسی صورت میں مل سکتا ہے جب وہ حاملہ ہو۔ اس شخص سے یہ کہا جائے گا تم نے جو بات ذکر کی ہے اگر اس حوالے سے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا مفہوم مراد لیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ہمراہ اس روایت کا انکار کرنے والے تمام حضرات کے متعلق وہم لاحق ہو جائے گا جنہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کا انکار کیا ہے اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ ان کے معاملہ کو درست صورت پر محمول کیا جائے تاکہ یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ اصل صورت حال کیا ہے اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا وہ معنی مراد ہو جس پر تم نے اسے محمول نہیں کیا۔ اور وہ یہ ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہو کہ نبی ﷺ نے انہیں رہائش سے اس لیے محروم قرار دیا ہو کیونکہ وہ بدزبان تھیں جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے اور آپ نے یہ سمجھا ہو کہ اس بدزبانی سے مراد وہی چیز ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور نبی ﷺ نے انہیں خرچ سے اس لیے محروم کیا ہو کیونکہ وہ اپنی بدزبانی

يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَهُ، إِنْ كَانَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ صَحِيحًا، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَا وَصَفْتَ أَنْتَ. وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هَذَيْنِ، مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ عِلْمُنَا. وَلَا يُحْكَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ فِي ذَلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهِ، دُونَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ، كَمَا أَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللهِ حَرَامٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ، غَيْرُ مَا قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

کی وجہ سے اپنے شوہر کے گھر سے نکلنے کی وجہ سے نافرمانی میں مبتلا ہوئی تھیں اس لیے کیونکہ طلاق یافتہ عورت اگر اپنی عدت کے دوران اپنے شوہر کے گھر سے نکل جائے تو شوہر پہ اسے خرچ دینا لازم نہیں ہوتا جب تک وہ اس کے گھر میں واپس نہ آجائے۔اسی طرح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خرچ سے ان کی نافرمانی کے سبب سے روکا گیا کیونکہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے نکل آئی تھیں۔تو یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی معنی مراد لیا ہو اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت درست ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا وہ مفہوم مراد ہو جو تم نے بیان کیا ہے۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان دونوں مفاہیم کی بجائے کوئی اور مفہوم مراد ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے اس کے متعلق کس خاص معنی کو مراد لیا ہو اور دوسرے معنی کو ترک کر دیا ہو جیسا کہ تم نے اس کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے۔اس لیے کہ آپ کے متعلق گمان کر کے کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق گمان کر کے کوئی بات کہنا حرام ہے۔''فاحشہ مبینہ'' کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے برخلاف روایت کی گیا ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے۔

211- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ (الطلاق: 1) قَالَ: خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَاحِشَةٌ مُبَيِّنَةٌ. وَقَدْ قَالَ آخَرُونَ: إِنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ أَنْ تَزْنِيَ فَتَخْرُجَ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ. فَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تُثْبِتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ الْآيَةِ، وَتَحْتَجَّ بِهِ عَلَى مُخَالِفِكَ، وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) ''انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں''۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد اس عورت کا اپنے گھر سے نکلنا ہے یہ ''فاحشہ مبینہ'' ہے۔بعض دیگر اہل علم نے یہ کہا ہے کہ یہاں ''فاحشہ مبینہ'' سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت زنا کا ارتکاب کرے تو وہ باہر نکلے گی تاکہ اس پر حد قائم کی جائے۔تو تمہیں کس نے یہ حق دیا ہے کہ تم اس بات کو صحیح مان لو جو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور جو اس آیت کی تفسیر کے متعلق ہے اور اس کے ذریعے اپنے مخالف کے خلاف حجت حاصل کرو اور اس چیز کو چھوڑ دو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی ہے۔

212 - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِهَا مَعْنًى غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا, وَذَلِكَ أَنَّ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ, قَالَ: ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ, عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ, إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي, وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقْتَحِمَ, قَالَ انْتَقِلِي عَنْهُ »فَهَذِهِ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ حِينَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا. فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ هَذَا وَفِي بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ. فَخَاصَمَتِ ابْنَ عَمِّهِ فِي نَفَقَتِهَا. وَفِي هَذَا أَنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهُ. فَأَحَدُ الْحَدِيثَيْنِ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا. وَالْآخَرُ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ حَاضِرًا. فَقَدْ تَضَادَّ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ. قِيلَ لَهُ مَا تَضَادَّا. لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا خَافَتْ عَلَى الْهُجُومِ عَلَيْهَا وَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا بِالنَّفَقَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذَلِكَ وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهِ بِنَفَقَتِهَا. فَخَاصَمَتْ حِينَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ ". فَاتَّفَقَ مَعْنَى حَدِيثِ عُرْوَةَ هَذَا وَمَعْنَى حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلَى ذَلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ. فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ, فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا أَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلَى زَوْجِهَا.

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے اس حدیث کا ایک اور مفہوم بھی ذکر کیا گیا ہے جو ہمارے ذکر کئے ہوئے مفہوم سے مختلف ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوشعیب بصری اپنی سند سے عروہ بن زبیر کے حوالے سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے (کہ میرے ہاں رہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہاں سے منتقل ہو جاؤ۔ اس حدیث میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتقل ہونے کی ہدایت اس وقت کی تھی جب اس خاتون کو اپنے خاوند کی طرف سے خدشہ تھا۔ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے جو اس باب میں بعض روایات میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اس شخص نے اس خاتون کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ وہاں موجود نہیں تھا یا اس کو طلاق دینے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور اس خاتون نے اپنے خرچ کے متعلق اپنے خاوند کے چچا زاد سے بحث کی تھی اور اس روایت میں یہ موجود ہے کہ وہ خاتون اپنے خاوند کی طرف سے خدشے کا شکار تھی تو ایک روایت میں یہ خبر مل رہی ہے کہ وہ موجود نہیں تھا اور دوسری روایت میں یہ معلوم ہوا رہا ہے کہ وہ موجود تھا تو ان دونوں حدیثوں کے درمیان تطبیق کا مسئلہ آ گیا۔ اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا کہ ان دونوں کے درمیان تعارض نہیں ہے کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند نے انہیں طلاق دی ہو اس وقت انہیں اپنے گھر جانے کا زیادہ خدشہ ہو اور انہوں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہو اور اس خاوند نے انہیں اس کا خرچ دیا ہو اور اس کے بعد وہاں سے چلا گیا ہو اور

وَبِذَلِكَ حَكَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِي كِتَابِهِ فَقَالَ ﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: 6). فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ، لِأَنَّهُ يَكُونُ عَنْهَا مَا يُغَذِّي الصَّبِيَّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، فَيَجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ لِوَلَدِهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُغَذِّيَهُ فِي حَالِ رَضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلَى مَنْ تُرْضِعُهُ وَتُوصِلُ الْغِذَاءَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُغَذِّيهِ بَعْدَ ذَلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذَّى بِهِ مِثْلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. فَيُحْتَمَلُ أَيْضًا إِذَا كَانَ حَمْلًا فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَنْ يَجِبَ عَلَى أَبِيهِ غِذَاؤُهُ بِمَا يُغَذَّى بِهِ مِثْلُهُ فِي حَالِهِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى أُمِّهِ، لِأَنَّ ذَلِكَ يُوَصِّلُ الْغِذَاءَ إِلَيْهِ. وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةِ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا. فَإِنْ كَانَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ إِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ، ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِينَ قَالُوا «لِلْمَبْتُوتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ». وَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِي بِهَا وَجَبَتِ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ. فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيمَا أُشْكِلَ مِنْ ذَلِكَ. فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى ابْنِهِ الصَّغِيرِ فِي رَضَاعِهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ عَنْ ذَلِكَ، وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يُنْفَقُ عَلَى مِثْلِهِ مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا إِلَى ذَلِكَ. فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهُ قَدْ وَرِثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَوْ قَدْ مَلَكَهُ بِوَجْهٍ سِوَى ذَلِكَ مِنْ هِبَةٍ أَوْ غَيْرِهَا لَمْ يَجِبْ عَلَى أَبِيهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، وَأُنْفِقَ عَلَيْهِ مِمَّا وَرِثَ أَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهُ. فَكَانَ إِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ لِحَاجَتِهِ إِلَى ذَلِكَ. فَإِذَا ارْتَفَعَ ذَلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْإِنْفَاقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ. وَلَوْ أَنْفَقَ عَلَيْهِ الْأَبُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَنَّهُ فَقِيرٌ

اپنے چچازاد کو ان کے خرچ کے لیے وکیل بنالیا ہو اور اس وقت انہوں نے خرچ کے متعلق مقدمہ پیش کیا ہو جبکہ ان کا خاوند موجود نہ ہو اور نبی ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ہو تمہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔ اس صورت میں عروہ کی اس روایت اور شعبی اور ابوسلمہ کی گزری ہوئی روایت میں اتفاق ہو جائے گا اور ان تمام روایات کے درمیان بھی جنہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے کی مخالفت کی ہے کہ ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ حاملہ بھی ہو اسے خرچ دینا اس کے خاوند پر لازم ہوگا اور اسی بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: "اگر وہ حاملہ ہوں تو انہیں خرچ دو حتیٰ کہ وہ بچے کو جنم دیں"۔ یہاں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ خرچ طلاق دینے والے شخص کے ذمے بھی لازم کیا گیا ہو کہ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس لیے ہو کیونکہ وہ مرد، ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو غذا فراہم کرے۔ تو اس بچے کے سبب یہ ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔ بالکل اسی طرح جس طرح رضاعت کے دوران دودھ پلانے والی عورت کا خرچ دینا اس شخص کے ذمے لازم ہوتا ہے پھر بچے کو غذا فراہم کرنا پھر اس کے بعد اس کی طرح رضاعت فراہم کرنا جو کھانے پینے سے تعلق رکھتی ہو اس کے ذمے لازم ہوتا ہے۔ تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ اگر وہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں حمل کی صورت میں ہو تو اس کے باپ کے ذمے یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی رضاعت کا بندوبست کرے یعنی اس حالت کے درمیان میں اس کی ماں کو خرچ فراہم کرے تو ایسی صورت میں غذا اس تک پہنچے گی اور یہاں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ وہ خرچ بطور خاص طلاق یافتہ عورت کے لیے ہو اور اس کی عدت کے سبب سے ہو بچے کے سبب سے نہ ہو جو اس کے پیٹ میں موجود ہے۔ اگر حاملہ پر خرچ کرنا اس کی عدت کے سبب سے قرار دیا جائے تو ان لوگوں کو قول ثابت ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں بتہ طلاق یافتہ عورت کو خرچ دیا جائے گا اور رہائش بھی دی

إِلَى ذَلِكَ بِحُكْمِ الْقَاضِي عَلَيْهِ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ
كَانَ وَجَبَ لَهُ مَالٌ قَبْلَ ذَلِكَ بِمِيرَاثٍ أَوْ غَيْرِهِ كَانَ
لِلْأَبِ أَنْ يَرْجِعَ بِذَلِكَ الْمَالِ الَّذِي أَنْفَقَهُ فِي مَالِ
الصَّبِيِّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ بِالْوَجْهِ الَّذِي ذَكَرْنَا. وَكَانَ
الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ، فَحَكَمَ الْقَاضِي
لَهَا عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ، فَأَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَلَدًا
حَيًّا وَقَدْ كَانَ أَخٌ لَهُ مِنْ أُمِّهِ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَرِثَهُ
الْوَلَدُ وَأُمُّهُ حَامِلٌ بِهِ. لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ فِي قَوْلِهِمْ
جَمِيعًا أَنْ يَرْجِعَ عَلَى ابْنِهِ بِمَا كَانَ أَنْفَقَ عَلَى أُمِّهِ
بِحُكْمِ الْقَاضِي لَهَا عَلَيْهِ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا بِهِ.
فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ النَّفَقَةَ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ هِيَ
لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِي هِيَ فِيهَا مِنَ الَّذِي طَلَّقَهَا لَا لِعِلَّةِ مَا
هِيَ بِهِ حَامِلٌ مِنْهُ. فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ ثَبَتَ
أَنَّ كُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ فَلَهَا مِنَ النَّفَقَةِ
مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا
قِيَاسًا، وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا. وَهَذَا
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ
وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا. وَرُوِيَ ذَلِكَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

جائے گی۔ اگرچہ وہ حاملہ ہو یا نہ ہو۔ اس خرچ کی، جس کی
ادائیگی لازم ہے، اگر سبب بچہ ہوتو یہ اس بات پر دلالت نہیں
کرے گا کہ غیر حاملہ کو خرچ دینا واجب ہے اس لیے ہم یہاں
یہ قیاس کریں گے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس پیچیدہ معاملے
کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے ایک شخص کو دیکھا اس پر یہ لازم ہے
کہ وہ اپنے کم سن بچے کی رضاعت کے دوران اس پر خرچ
کرے حتیٰ کہ وہ اس رضاعت کو ختم کر دے اس کے بعد بھی
اس پر خرچ کرے جیسے وہ اپنے اوپر خرچ کرتا ہے جب تک بچہ
اس کا محتاج ہے لیکن اگر اس بچے کو اپنے ذاتی مال کے سبب اس
کی حاجت نہ ہو یعنی وہ اپنی ماں کی طرف سے اس مال کا وارث
ہوا ہو یا کسی دوسری وجہ سے اس مال کا ورارث ہوا ہو یا وہ کسی
اور صورت سے تعلق رکھتی ہوتو اب اس کے باپ پر یہ لازم نہیں
ہوگا کہ وہ اپنے مال میں سے اس بچے پر خرچ کرے۔ وہ باپ
اس مال میں سے خرچ کر سکتا ہے جس کا وہ بچہ وارث ہوا ہے یا
اسے جو ہبہ کے طور پر دیا گیا ہے تو وہ باپ اس بچے پر اس مال
میں سے اس وقت تک خرچ کرے گا جب تک اسے حاجت ہو
اور جب حاجت نہ رہے گی تو اپنے مال میں سے بچے پر خرچ
کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اگر باپ اپنے مال میں سے اس بچے پر
خرچ کرتا ہے اور بچہ اس کا محتاج ہے اور باپ قاضی کے فیصلے
کے سبب سے خرچ کرتا ہے تو پھر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے کے
پاس اس سے پہلے کچھ مال موجود تھا جو وراثت یا کسی اور سبب
سے تھا تو اب باپ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس مال کو حاصل
کر سکتا ہے۔ اس بچے کا مال میں سے جو اس نے اس پر خرچ کیا
تھا اور بچے کے اس مال میں سے جو اس پر واجب ہوا ہے۔ اس
صورت کے مطابق جو ہم نے ذکر کی ہے۔ جو شخص اپنی زوجہ کو
طلاق دیتا ہے اور وہ حاملہ ہوتی ہے پھر قاضی اس عورت کو خرچ
فراہم کرنے کا فیصلہ دے دیتا ہے اور وہ شخص اس عورت پر خرچ
کرتا ہے حتیٰ کہ وہ عورت زندہ بچے کو جنم دیتی ہے اور اس بچے کا
اس کی ماں کی طرف سے ایک بھائی تھا جو اس سے پہلے فوت

ہو گیا تو وہ بچہ اور اس کی حاملہ ماں اس (مرحوم بچے) کے وارث بن گئے تو اب باپ کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا۔ ان تمام فقہاء کے نزدیک، وہ شخص اپنے بیٹے سے وہ مال واپس لے جو اس کی ماں اور اپنے بیٹے پر قاضی کے فیصلے کے تحت خرچ کیا تھا جب وہ ماں اس بچے سے حاملہ تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حاملہ طلاق یافتہ عورت کو خرچ دینا اس عدت کے سبب سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اور اس شخص کی طرف سے ہوگا جس نے اسے طلاق دی ہے وہ اس کے پیٹ میں موجود حمل کے سبب سے نہیں ہوگا۔ جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب صورتحال یہ ہوگئی تو یہ ثابت ہوگیا کہ ہر عدت گزارنے والی عورت خواہ سے طلاق بائنہ ملی ہو اسے خرچ ملے گا۔ اسی کی طرح جو دیگر طلاق گزارنے والی عورت کو ملتا ہے جبکہ وہ حاملہ ہوتی ہے۔ قیاس اور غور و فکر کے لحاظ سے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے جس کا ہم اپنی پہلی کتاب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق سعید بن مسیب سے بھی اور ابراہیم نخعی سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

213- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ, قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ, قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو, عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ, قَالَ: »الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى«.

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے خرچ اور رہائش ملے گی۔

214- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ, قَالَ: ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ, عَنِ الْمُغِيرَةِ, عَنْ إِبْرَاهِيمَ, مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے۔

5- بَابُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ فِي عِدَّتِهَا؟ وَمَا دَخَلَ ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِي وُجُوبِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا؟

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو کیا وہ دورانِ عدت سفر کر سکتی ہے اور وہ عورت طلاق یافتہ ہونے کے سبب دورانِ عدت سوگ کے وجوب کے حکم میں ہو

215- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثنا

ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت

أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثنا مُسَدَّدٌ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا جَمِيعًا: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِي، فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا إِلَى نَخْلٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكِ. فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »اخْرُجِي إِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّيهِ، فَعَسَى أَنْ تَصَدَّقِي، وَتَصْنَعِي مَعْرُوفًا«

کرتے ہیں، میری خالہ کو طلاق دے دی گئی۔ انہوں نے دورانِ عدت اپنے باغ میں جانا چاہا تو ایک شخص نے کہا: تمہیں اس کا حق نہیں ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: تم اپنے باغ جاؤ وہاں محنت کرو ہو سکتا ہے کہ تم صدقہ کرو اور اس کو نیکی کے کام میں استعمال کرو۔

216 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ ثنا أَسَدٌ، قَالَ: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي أَنَّهَا طُلِّقَتْ أَلْبَتَّةَ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رِجَالٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »بَلَى، فَجُدِّي نَخْلَكِ، فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا« . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تُسَافِرَا فِي عِدَّتِهِمَا إِلَى حَيْثُ مَا شَاءَتَا، وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا: أَمَّا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا، نَهَارًا وَلَا تَبِيتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا. وَأَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا، لَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا. وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ، فِي قَوْلِهِمْ، لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى فِي عِدَّتِهَا، عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا، فَذَلِكَ يُغْنِيهَا عَنِ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا. وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، لَا نَفَقَةَ، فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا، تَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ رَبِّهَا. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ، فِي حَدِيثِ جَابِرٍ، الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى، أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا ذُكِرَ فِيهِ، كَانَ فِي وَقْتٍ مَا لَمْ يَكُنِ الْإِحْدَادُ، يَجِبُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میری خالہ نے مجھے بتایا کہ انہیں طلاق بائن دے دی گئی انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے باغ میں محنت کریں تو کچھ لوگوں نے انہیں جھڑکا کہ وہ گھر سے باہر کیوں نکل رہی ہیں۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے تم اپنے باغ میں محنت کرو ہو سکتا ہے کہ تم صدقہ کرو اور اسے نیکی کے کام میں استعمال کرو۔ امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو یا جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو وہ دورانِ عدت جہاں چاہے سفر کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس کے متعلق اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اس کے متعلق دیگر حضرات نے ان کے مخالفت کی ہے وہ یہ کہتے ہیں جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا ہو اسے یہ حق ہے کہ وہ دورانِ عدت اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن رات اسے اپنے گھر میں ہی گزارنا ہو گی البتہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو گی وہ دورانِ عدت رات میں یا دن میں کسی بھی وقت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ ان حضرات نے ان دونوں کے درمیان اس لیے فرق کیا ہے کیونکہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو ان حضرات کے قول کے مطابق اس عورت کو خرچ اور رہائش دورانِ عدت ملتی ہے اس کی ادائیگی اس کے شوہر پر لازم ہے جس نے اسے طلاق دی ہو تو یہ اس عورت کو اس بات سے بے نیاز کر دیتی ہے کہ وہ اپنے گھر سے

نکلے لیکن جس عورت کا شوہر فوت ہو چکا ہو اسے خرچ نہیں ملتا
اس لیے اسے یہ حق ہوگا کہ ہ دن کی روشنی میں اپنے گھر سے
نکلے لیکن جس عورت کا شوہر فوت ہو چکا ہو اسے خرچ نہیں ملتا
اس لیے اسے یہ حق ہوگا کہ وہ دن کی روشنی میں اپنے گھر سے
باہر جائے اور اپنے رب کے فضل کو تلاش کرے۔ ان حضرات
کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں موجود
ہے جس سے پہلے موقف کے قائلین نے استدلال کیا ہے۔ اس
کے متعلق جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ
یہ اس وقت کی بات ہو جب سوگ منانا ہر عدت میں لازم نہیں
تھا کیونکہ پہلے ایسا بھی ہوا کرتا تھا۔

217 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ, ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, أَيْضًا قَالَ: ثنا حِبَّانُ, ح. وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ, ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ, ح. وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ, قَالَا: ثنا أَسَدٌ, قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ, عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ, عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ, قَالَتْ: »لَمَّا أُصِيبَ جَعْفَرٌ, أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّبِي ثَلَاثًا, ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ«.

عبداللہ بن شداد، سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو اس کے بعد جو چاہو کر سکتی ہو۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْإِحْدَادَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا, وَإِنَّمَا كَانَ فِي وَقْتٍ مِنْهَا خَاصٍّ, ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ وَأُمِرَتْ بِأَنْ تُحِدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

اس حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ سوگ منانا ہر طرح کی عدت بسر گزارنے کے لیے لازم نہیں تھا اور یہ اس سے پہلے خاص وقت کے لیے ہوتا تھا۔ اس کے بعد اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور عورتوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ایسی صورت میں چار ماہ دس دن تک سوگ منائیں۔

218 - فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, عَنْ عُرْوَةَ, عَنْ عَائِشَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ »لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى

اس کے متعلق جو روایات روایت کی گئی ہیں ان میں سے ایک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ

مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا«.

بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی فوت زدہ شخص پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر اس سے زیادہ سوگ کرے گی کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

219 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ، فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا، وَقَالَتْ: »إِنِّي عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةٌ، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«، ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَوَاءً.

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جو حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں) نے زرد رنگ منگوایا۔ اس کو اپنی کلائیوں اور رخساروں پر ملا اور فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں تھی میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

220 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيبَةَ، ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں ایک دفعہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موجود تھی اس کے بعد انہوں نے یونس نامی راوی کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

221 - قَالَ حُمَيْدٌ: وَحَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ اسْمُهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ النَّحَّامِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّا نَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا، فَقَالَ: »لَا، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا السَّنَةَ، ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ«.

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات روایت کرتی ہیں ایک خاتون آئیں جس کا نام بنت نحام تھا۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، ہمیں اس کی بینائی کے متعلق خدشہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں چار ماہ دس دن تک تم سرمہ استعمال نہیں کر سکتیں پہلے تم میں کی عورت ایک سال تک اپنے خاوند کا سوگ منایا کرتی تھی اور پھر ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکتی تھی۔

222 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا، وَأُمِّ حَبِيبَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ، مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ عَنْهُمَا. قَالَ

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی والدہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے جن کا نام سیدہ رملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اس کی طرح حدیث روایت کرتی ہیں۔ حمید کہتے ہیں میں نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: ایک سال گزرنے کا مطلب کیا ہے انہوں نے

حَمِيد. فَقَالَتْ زَيْنَبُ: وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ. فَقَالَتْ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا، عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا، فَجَلَسَتْ فِيهِ سَنَةً، فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ، خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا.

بتایا زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تھا تو اپنے گھر کے سب سے بُرے حصے میں چلی جاتی تھی اور وہاں ایک سال تک رہتی تھی جب سال گزر جاتا تھا تو وہ اس میں سے باہر آتی تھی اور پھر اونٹ کی ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینکتی تھی۔

223 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ. قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ أُمُّ حَبِيبَةَ. ثُمَّ ذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا، فِيمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَتْ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا، فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ. قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَكَرَتْ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ، عَنْ عَلِيٍّ وَفِي حَدِيثِ رَبِيعٍ، عَنْ شُعَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِمَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ النَّحَّامِ

حمید بن نافع بیان کرتے ہیں، سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہ تین احادیث بیان کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس تشریف لائیں۔ اس کے بعد انہوں نے سیدہ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت روایت کی ہے جو ہم اس سے پہلے اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کر چکے ہیں۔ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے بعد انہوں نے وہی حدیث روایت کی ہے جو ہم اس سے پہلے روایت کر چکے ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر انہوں نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہی حدیث روایت کی ہے جو یونس کے حوالے سے مروی ہے جسے ہم اس سے پہلے روایت کر چکے ہیں اور انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی حدیث میں نحام کی صاحبزادی کا ذکر کیا ہے۔

224 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَفَهْدٌ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مُتَوَفًّى فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ،

صفیہ بنت ابوعبید، سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں یا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان دونوں کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی فوت شدہ شخص پر تین روز سے زیادہ سوگ کرے البتہ اپنے خاوند پر سوگ کرے گی۔

إِلَّا عَلَى زَوْجٍ».

225 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ «فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

سیدہ صفیہ بنت ابو عبید، نبی ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتی ہیں: البتہ انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

226 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ».

سیدہ بنت ابو عبید نبی ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ البتہ اپنے خاوند پر سوگ کرے گی۔

227 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

228 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: «أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، وَلَا تَكْتَحِلَ، وَلَا تَطَّيَّبَ، وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ».

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کوئی بھی عورت شوہر کے سوا کسی اور کی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرے گی یوں کہ وہ سرمہ نہ لگائے، خوشبو استعمال نہ کرے اور رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے البتہ وہ یمنی کپڑا استعمال کرسکتی ہے۔

229 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ ثنا وَهْبٌ، قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ «إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ»

یہی روایت ایک اور سند سے نبی ﷺ سے مروی ہے تاہم اس میں یمنی کپڑے کی اجازت کا تذکرہ نہیں ہے۔

230 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ: أَنَّ أُمَّهَا

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتی ہیں کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی صاحبزادی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں

أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا , أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيِّ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ, وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا , أَفَتَكْتَحِلُ؟ فَقَالَ: »لَا« . فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ , إِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا , فَوْقَ مَا تَظُنُّ , أَفَتَكْتَحِلُ؟ قَالَ: »لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ« , ثُمَّ قَالَ: »أَوَنَسِيتُنَّ؟ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ , وَتُجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ وَتُسْقَى , حَتَّى إِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ , ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ , فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ , فَخُفِّفَ ذَلِكَ عَنْكُنَّ , وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا« . فَفِي هَذِهِ الْآثَارِ , مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ إِحْدَادَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا , قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا , وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً , عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ, مَا قَدْ

231 - حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ , عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ, وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا , خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ , فَقَتَلُوهُ. قَالَتْ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ, إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي , وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ, أَيْ بَعِيدَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي, وَأَنَا أَكْرَهُ الْقَعْدَةَ فِيهَا, وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ, وَلَا مَالَ يَمْلِكُهُ, وَلَا نَفَقَةَ تُنْفَقُ عَلَيَّ, فَإِنْ

اس نے عرض کی: میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے وہ سوگ کر رہی ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی آنکھوں میں تکلیف آپ کے گمان سے کہیں زیادہ ہے۔ کیا وہ سرمہ استعمال کر سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی پر سوگ کرے البتہ وہ اپنے خاوند پر اس سے زیادہ کرے گی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم بھول گئی ہو کہ دور جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال تک سوگ کرتی تھی اور ایک سال تک اسے گھر میں تنہا رکھا جاتا تھا۔ صرف وہ کھا پی سکتی تھی۔ حتیٰ کہ جب سال گزر جاتا تھا تو اسے باہر نکالا جاتا تھا پھر ایک کتا یا جانور لایا جاتا، تھا وہ اس کو ہاتھ لگاتی تھی تو وہ مر جاتا تھا اب تمہیں آسانی عطا کی گئی ہے اور یہ چار ماہ دس دن کی عدت گزرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان روایات میں یہ بات موجود ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ سوگ کرے گی اور اس کو اپنی پوری عدت کے دوران کرے گی اس سے پہلے جیسا کہ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے یہ سوگ تین دن تک ہوتا تھا۔

اس کے بعد فریعہ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق نبی ﷺ سے یہ بات روایت کی گئی ہے سیدہ زینب بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، فریعہ بنت ملاک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا ہے، یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں۔ ان کے شوہر کی وفات کی خبر انہیں ملی وہ خاوند اپنے کچھ مفرور غلاموں کی تلاش کے لیے نکلے تھے ”طرف قدوم“ کے پاس انہوں نے ان غلاموں کو پالیا تو ان غلاموں نے انہیں قتل کر دیا۔ وہ خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے خاوند کی وفات کی خبر مجھے مل گئی ہے۔ میں انصار کے ایک محلے میں رہ رہی ہوں جو میرے گھر

رَأَيْتَ أَنْ أَلْحَقَ بِأَخِي فَيَكُونَ أَمْرُنَا جَمِيعًا , فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ , قَالَ: »إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ« . قَالَتْ: فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً بِذَلِكَ , حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ, أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ دُعِيتُ لَهُ, فَقَالَ: » كَيْفَ زَعَمْتِ؟« فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ , فَقَالَ: »امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ« قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ". قَالَتْ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُثْمَانُ فَسَأَلَهَا , فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضَى بِهِ

بھی نہیں چھوڑا جس کا وہ مالک ہوتا اور خرچ بھی نہیں چھوڑا جو مجھ پر کیا جاتا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے بھائی کے گھر میں منتقل ہو جاؤں یوں ہم اکٹھے رہیں گے۔ یہ میرے لیے زیادہ بہتر بھی ہے اور مجھے پسند بھی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں، وہ یہ خوشخبری پا کر وہاں سے نکلی ابھی وہ راستے میں ہی تھی یا شاید مسجد میں پہنچ گئی تھی نبی ﷺ نے مجھے بلایا، یا مجھے بلوا کر آپ کی خدمت میں لے جایا گیا آپ نے فرمایا: تم نے کیا کہا ہے؟ میں نے آپ کو دوبارہ شروع سے عرض کی آپ نے فرمایا: تم اسی گھر میں رہو جس میں تمہیں اپنے شوہر کی وفات کی خبر ملی ہے حتیٰ کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے۔ وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے وہاں پر چار ماہ دس دن تک عدت گزاری۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

232 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ , قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ , عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ, عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ, عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ, ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

233 - حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ, قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو , عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ, عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

234 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ, قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ, قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ , جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

235 - حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ , قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ , عَنْ سَعْدِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بْنِ إِسْحَاقَ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

236 - حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا, أَخْبَرَهُ, عَنْ سَعْدٍ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

237 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ, قَالَ: ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ, عَنْ سَعْدٍ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ, غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَلَا قَضَاءَهُ بِهِ.

یہی روایت ایک اور سند سے سعد نامی راوی سے مروی ہے۔ انہوں نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے البتہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس خاتون سے دریافت کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کے فیصلہ کرنے کا ذکر ہے۔

238 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ, قَالَ: ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ, عَنْ سَعْدٍ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ, غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْفُرَيْمَةُ وَلَمْ يَقُلِ الْفُرَيْعَةُ, وَذَكَرَ أَيْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا, وَلَمْ يَذْكُرْ قَضَاءَهُ بِهِ.

یہی روایت ایک اور سند سے سعد نامی راوی سے مروی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے خاتون کا نام فریعہ کی بجائے فریمہ فرمایا ہے اور اس بات کا ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خاتون سے دریافت کیا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس کے مطابق فیصلہ دینے کا تذکرہ نہیں ہے۔

239 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ, قَالَ: ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ, عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ. أَوْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ, ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ, وَقَالَ: الْفُرَيْعَةُ, وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ إِيَّاهَا وَقَضَاءَهُ بِهِ, أَمْ لَا؟. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَمَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَيْعَةَ مِنَ الِانْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِي عِدَّتِهَا, وَجَعَلَ ذَلِكَ مِنْ إِحْدَادِهَا, وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا «تَسَلَّبِي ثَلَاثًا, ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ» حِينَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا, وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَفِي ذَلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ, وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذَلِكَ مَنْسُوخٌ, لِتَرْكِهِمْ ذَلِكَ, وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيثَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ, وَعَائِشَةَ, وَأُمِّ سَلَمَةَ, وَأُمِّ حَبِيبَةَ. وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذَلِكَ مِمَّا يُوجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ, كُلُّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِنَّمَا قُصِدَ بِذِكْرِهِ إِلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فِي

یہی روایت اسحاق بن سعد سے مروی ہے۔ اس میں انہوں نے خاتون کا نام فریعہ ذکر کیا ہے اور مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس خاتون سے دریافت کرنے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا تذکرہ کیا ہے یا نہیں کیا۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فریعہ کو اپنے گھر سے دورانِ عدت منتقل ہونے سے منع فرمایا تھا اور اس بات کو ان کے سوگ کا حصہ قرار دیا تھا جب کہ ہم حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث روایت کر چکے ہیں نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم تین دن تک وہاں رکو اور پھر جو چاہو کر سکتی ہو۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب ان کے خاوند فوت ہو گئے تھے جو حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو پھر اس روایت میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس خاتون پر یہ لازم نہیں تھا کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ یہ منسوخ ہے اور سب نے اسے چھوڑ دیا ہے اور وہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام حبیبہ رضی

الْعِدَّةِ, الَّتِي تَجِبُ بِعَقْدِ النِّكَاحِ, فَتَكُونُ كَذٰلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّتِهَا, مِثْلُ مَا عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ, إِذْ كَانُوا قَدْ تَنَازَعُوا فِي ذٰلِكَ, وَاخْتَلَفُوا. فَقَالَ قَائِلُونَ. لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا إِحْدَادٌ. وَقَالَ آخَرُونَ: بَلِ الْإِحْدَادُ عَلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا, كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. فَرَأَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنِ الْإِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِي عِدَّتِهَا, كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا, وَذٰلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا, لَيْسَ لَهَا تَرْكُهُ, كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ. فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي وُجُوبِ بَعْضِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا, سَاوَتْهَا فِي وُجُوبِ كُلِّيَّتِهِ عَلَيْهَا. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الْإِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا, وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ

اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی احادیث پر عمل کرتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ تذکرہ کیا ہے اس سے دورانِ عدت سوگ منانے کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اور ہم نے سوگ منانے کے متعلق جو ذکر کیا ہے اس سے مراد وہ خاتون ہے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔ یہاں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ اس عدت کے متعلق ہو جو عقد نکاح کے نتیجے میں لازم ہوتی ہے تو اس صورت میں کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو وہ بھی اس کی مثل ہوجائے گی اور عدت میں اس طرح سوگ کرے گی جیسا کہ بیوہ عورت کرتی ہے۔ اور یہاں یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ اس سوگ کے ذریعے اس عدت کو بیان کیا گیا ہو جو وفات کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ جب ہم نے اس کے متعلق جائزہ لیا تو اس بات میں اہل علم کے درمیان تنازعہ اور اختلاف ہے کچھ حضرات یہ کہتے ہیں جس عورت کو طلاق دی گئی ہو تو دورانِ عدت سوگ کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔ دیگر حضرات یہ کہا کہ ایسی عورت پر دورانِ عدت سوگ کرنا لازم ہوگا جیسے بیوہ عورت پر سوگ کرنا لازم ہے۔ جب ہم نے یہ جائزہ لیا کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو تو اسے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ دورانِ عدت اپنے گھر سے کہیں اور منتقل ہو بالکل اسی طرح جیسے بیوہ عورت کو منع کیا گیا ہے اور یہ بات ان پر لازم ہے کہ وہ اسے ترک نہیں کر سکتی جیسے وہ عدت کو ترک نہیں کر سکتی۔ جب اس صورت میں وہ خاتون بیوہ عورت کی مانند ہوگئی جو سوگ کے بعض حصے کے وجوب سے متعلق ہے تو اسی طرح وہ بقیہ سوگ میں بھی وہ اسی کی طرح ہوگی ہم نے جو بات ذکر کی ہے اس سے یہ لازم آجاتا ہے کہ طلاق یافتہ عورت پر اس کے دورانِ عدت سوگ کرنا لازم ہوگا متقدمین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

240 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, قَالَ: ثنا أَسَدٌ, قَالَ: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ, قَالَ: ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ, قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا: أَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں دورانِ عدت گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

زَوْجُهَا أَمْ تَخْرُجَانِ، فَقَالَ جَابِرٌ: لَا . فَقُلْتُ: أَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ أَرَادَتَا. فَقَالَ جَابِرٌ: لَا

فرمایا: نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ دونوں اس چیز کا انتظار کر سکتی ہیں کہ جہاں وہ چاہیں۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

241 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ: «إِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ، وَلَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوتِهِمَا، حَتَّى تُوَفِّيَا أَجَلَهُمَا». فَهَذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذْنِهِ لِخَالَتِهِ فِي الْخُرُوجِ فِي جِدَادِ نَخْلِهَا فِي عِدَّتِهَا، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذَلِكَ. فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ. وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ، تَسْوِيَتُهُ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي ذَلِكَ. فَلَمَّا كَانَتَا فِي عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِي بَعْضِ الْإِحْدَادِ، كَانَتَا كَذَلِكَ فِي كُلِّ الْإِحْدَادِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ، عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ، ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ. فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا أُمِرَتْ بِهِ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ، وَالْإِحْدَادُ إِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ، ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ، مَا قَدْ

ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں، انہوں نے طلاق یافتہ عورت کے متعلق فرمایا ہے: وہ اعتکاف نہیں کریں گی اور جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہو تو وہ دونوں دورانِ عدت اپنے گھر سے نہیں نکل سکتی جب تک ان کی عدت پوری نہیں ہو جاتی۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے آپ کے ان کی خالہ کو اجازت دینے کا ذکر کیا ہے کہ وہ دورانِ عدت اپنے باغ میں کام کرنے کے لیے نکل سکتی ہیں یہ بات اس سے پہلے باب میں ہم روایت کر چکے ہیں پھر وہ خود اس کے برخلاف کہہ رہے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث جسے ہم نے ان کے ارشاد کے طور پر روایت کیا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ اس کے متعلق طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں برابر ہیں۔ تو جب وہ دونوں عورتیں عدت میں سوگ کے کچھ حصے کے حوالے سے برابر ہو گئی ہیں تو وہ مکمل سوگ میں بھی ایک دوسرے کی طرح ہوں گی۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ عدت کے کچھ حصے میں ہو سکتا تھا جیسا کہ ہم حضرات اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے پہلے روایت کر چکے ہیں تو اس کے بعد اسے منسوخ کر دیا گیا اور سوگ منانے کو پوری عدت میں کر دیا گیا۔ یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ کو جس باغ کی ہدایت کی گئی تھی اس وقت سوگ منانے کا حکم تین دن کا ہو اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور سوگ کو پوری عدت کے دوران لازم کر دیا گیا۔ یہ بات بعض مقدمین سے مروی ہے۔

242 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: ثنا مَنْصُورٌ. ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا قَبِيصَةُ، قَالَ: ثنا

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند خواتین کو ذوالحلیفہ سے واپس کر دیا تھا یہ وہ خواتین تھیں جن کے خاوند فوت ہو گئے تھے اور یہ اپنی دورانِ عدت

سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ: »رَدَّ نِسْوَةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ، فَخَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ«

(گھر سے باہر آئی تھیں)۔

243- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَا فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، وَبِهَا فَاقَةٌ شَدِيدَةٌ، »فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا، وَتُصِيبُ مِنْ طَعَامِهِمْ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهَا فَتَبِيتُ فِيهِ«

محمد بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور اسے شدید فاقہ لاحق ہو تو ان دونوں اس خاتون کو رخصت دی ہے کہ وہ صرف دن کے وقت اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہیں اپنے لیے کھانا کا بندوبست کرے گی اور پھر واپس اپنے گھر میں آ کر وہاں رات گزارے گی۔

244- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثنا قَبِيصَةُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: »الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيتُ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات گزار نہیں سکتی۔

245- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاةٍ، فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ، وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا، وَلَا حِيلَةَ لَهُمْ، وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ، أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا؟ فَقَالَ: »لَا تَعْتَدِّي إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ زَوْجُكِ، اذْهَبِي إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ، وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ، فَبِيتِي فِيهِ« فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذَلِكَ

مسلم بن سائب اپنی والدہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب سائب صاحب کی وفات ہوئی تو انہوں نے ''قنات'' میں زرعی اراضی چھوڑی وہ کہتی ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمان! سائب کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے ''قانت'' میں کچھ زرعی زمین چھوڑی اور کم سن بچے ہیں جن کے خرچ کا کوئی بندوبست نہیں ہے وہ ہمارے لیے رہائش بھی بن سکتی ہے۔ کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نہیں تم اپنے گھر میں عدت گزارو جس میں تمہارا خاوند فوت ہوا تھا تم اپنی اس زمین میں دن کے وقت جاؤ اور رات کے وقت اپنے گھر واپس آ جاؤ اور اس میں رات گزارو۔ وہ خاتون کہتی ہیں میں نے پھر یوں ہی کیا۔

246- حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

مسلم بن سائب کی والدہ بیان کرتی ہیں۔ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت ابن

سَمِعْتُ أُمَّ مَخْرَمَةَ, تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ, تَقُولُ: تُوُفِّيَ السَّائِبُ, فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوجِ, فَقَالَ: »لَا تَخْرُجِي مِنْ بَيْتِكِ إِلَّا لِحَاجَةٍ, وَلَا تَبِيتِي إِلَّا فِيهِ, حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُكِ«

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: تم صرف اپنے گھر سے بوقت حاجت نکل سکتی ہو لیکن رات تم گھر میں ہی گزارو گی حتیٰ کہ تمہاری عدت مکمل ہو جائے۔

247۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ, قَالَ: ثنا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ, قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, عَنْ سَالِمٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, قَالَ: »لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کو طلاق بتہ دی گئی ہو اسے اپنی عدت میں اپنے خاوند کے گھر سے منتقل نہیں ہونا چاہیے۔

248۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ, قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ, قَالَ: ثنا حَمَّادٌ, عَنْ أَيُّوبَ, عَنْ نَافِعٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا: »لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيتَانِ إِلَّا فِي بُيُوتِهِمَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو یا جسے تین طلاق دی گئی ہوں یہ دونوں خواتین گھر سے منتقل نہیں ہو سکتیں۔ یہ اپنے گھروں میں ہی رات گزاریں گی۔

249۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ, قَالَ: ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ, عَنْ مَنْصُورٍ, عَنْ إِبْرَاهِيمَ, قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ فِي عِدَّتِهَا, فَاشْتَكَى, أَيْ مَرِضَ, أَبُوهَا, فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ, أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ, أَنْ مَا تَرَيْنَ, فَإِنَّ أَبِي اشْتَكَى, أَفَآتِيهِ فَأُمَرِّضُهُ؛ فَقَالَتْ: »بِيتِي فِي بَيْتِكِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ«

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں، ایک عورت اپنی عدت مکمل کر رہی تھی اس کا والد بیمار ہو گیا اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میرے والد بیمار ہو گئے ہیں کیا میں ان کی تیمارداری کے لیے ان کے پاس جا سکتی ہوں؟ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم دن کے دونوں کنارے اپنے گھر میں گزارو گی۔

250۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ, عَنْ أَبِيهِ, أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ, يَرَى أَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ. قَالَ بُكَيْرٌ: وَقَالَتْ عَمْرَةُ, عَنْ عَائِشَةَ: »تَخْرُجُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَبِيتَ عَنْ بَيْتِهَا«

قاسم بن محمد فرماتے ہیں: طلاق یافتہ عورت مسجد تک جا سکتی ہے۔ البتہ عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتی ہیں: ایسی عورت باہر نکل سکتی ہے لیکن وہ رات اپنے گھر میں گزارے گی۔

251۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, أَنَّ مَالِكًا, حَدَّثَهُ, عَنْ نَافِعٍ, أَنَّ بِنْتَ سَعِيدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ, فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ, فَانْتَقَلَتْ, فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ"

حضرت نافع، سعید کی صاحبزادی کے متعلق روایت کرتے ہیں، جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجہ تھیں اور حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دی تھی وہ خاتون اپنے گھر سے منتقل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے متعلق ان کا انکار کیا۔

252۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ,

سعید بن مسیب فرماتی ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی

أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ »كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ«

اللہ تعالیٰ عنہ نے ''بیداء'' کے مقام سے بیوہ عورتوں کو واپس بھیج دیا تھا آپ نے انہیں حج کرنے سے روک دیا تھا۔

253 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: »لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَا الْمُطَلَّقَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور جس عورت کو طلاق ملی وہ اپنے گھروں میں ہی رات گزاریں گی۔

254 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّيلِيِّ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ الْبَتَّةَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ. فَسَأَلَتِ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ: هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا؛ فَكُلُّهُمْ يَقُولُ: »لَا، تَقْعُدُ فِي بَيْتِهَا«

علقمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں، انہوں نے اپنی زوجہ کو طلاق بتہ دے دی پھر وہ عراق چلے گئے اس خاتون نے ابن مسیب، قاسم، سالم، خارجہ، سلیمان بن یسار سے معلوم کیا: کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا: نہیں۔ تم اپنے گھر میں رہو۔

255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثنا هِشَامٌ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: »الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا، وَالْمُخْتَلِعَةُ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، وَالْمُلَاعَنَةُ لَا تَخْتَضِبْنَ، وَلَا تَتَطَيَّبْنَ، وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ«. فَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هَذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ، قَدْ مَنَعُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا، وَرَخَّصُوا لَهَا فِي الْخُرُوجِ، فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا، عَلَى أَنْ تَبِيتَ فِي بَيْتِهَا. وَقَدْ قَرَنَ بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوتَةَ، فَجَعَلَهَا كَذَلِكَ فِي مَنْعِهِ إِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ، وَالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ أَحَدٌ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اور جس عورت نے خلع حاصل کیا ہو یا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو یا جس عورت نے لعان کیا ہو یہ تمام خواتین خضاب نہیں لگائیں گی، خوشبو استعمال نہیں کریں گی، یہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنیں گی اور اپنے گھر سے باہر نہیں نکلیں گی۔ یہ وہ تمام آثار ہیں جنہیں ہم نے نبی ﷺ کے صحابہ سے روایت کیا ہے ان حضرات نے بیوہ عورت کو دورانِ عدت سفر کرنے سے اور اپنے گھر سے کہیں اور منتقل ہونے سے منع کر دیا ہے البتہ دن کی روشنی میں اسے گھر سے باہر نکلنے کی رخصت دی ہے۔ اس شرط پر کہ وہ رات اپنے گھر میں گزارے گی۔ ان میں سے بعض نے جس عورت کو طلاق بتہ ملی ہو اسے بھی بیوہ عورت کے ساتھ شامل کیا ہے اور اس عورت کی طرح مطلقہ عورت کو بھی سفر کرنے سے منع کر دیا ہے اور دورانِ عدت اپنے گھر سے منتقل

مِنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا، كَمَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. فَثَبَتَ بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِي عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا إِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا، فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُورَةِ. وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا.

ہونے سے منع کیا ہے ان میں سے کسی ایک نے بھی اس خاتون کو دن کے وقت اپنے گھر سے باہر نکلنے کی رخصت نہیں دی جیسا کہ بیوہ عورت کو رخصت دی گئی۔ تو ہم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں خواتین کو دورانِ عدت سفر کرنے اور اپنے گھروں سے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے اس سے یہ ثابت ہوجاتا ہے البتہ بیوہ عورت کو اپنے خاوند کے گھر سے دن کے بوقت حاجت گھر سے نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ تمام رائے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بہن سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کے دورانِ عدت سفر کیا تھا۔

256- وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: »إِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا«

پھر وہ یہ بات ذکر کرے کہ عطاء بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بہن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کے دورانِ عدت حج کیا تھا۔

257- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: »حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ«

عطاء بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بہن کی دورانِ عدت ان کے ساتھ حج کیا تھا وہ بہن حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے سبب بیوہ ہوئی تھیں۔

258- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثنا أَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا »حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا«.

قاسم بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بہن سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کے دورانِ عدت حج کیا تھا۔

259- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ. قِيلَ لَهُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِلضَّرُورَةِ، لِأَنَّهُمْ كَانُوا فِي فِتْنَةٍ، قَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ قَالَ: ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: »لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يَوْمَ

یہی روایت ایک اور سند سے سید عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ تو اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ وہ حاجت کے پیش نظر تھا کیونکہ وہ فتنہ کا دور تھا اور ہم اس سے پہلے ایک حدیث میں یہ بات روایت کرچکے ہیں کہ عبدالرحمان بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل کے دوران شہید ہوگئے تو پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ کی جانب روانہ

الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَكَّةَ, بَعَثَتْ عَائِشَةُ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ بِالْمَدِينَةِ, فَنَقَلَتْهَا إِلَيْهَا, لِمَا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ, وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا« . فَهَكَذَا نَقُولُ: إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ , يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْإِقَامَةِ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ , فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنَ الْخُرُوجِ فِيهَا إِلَى حَيْثُ أَحَبَّتْ مِنَ الْأَمَاكِنِ الَّتِي تَأْمَنُ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ, وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ

ہوئیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیغام بھجوایا وہ بھی مدینہ منورہ میں تھیں اور انہیں وہاں سے منتقل کروا دیا کیونکہ انہیں ان کے متعلق فتنہ کا خدشہ تھا وہ اس وقت اپنی عدت گزار رہی تھیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب عورت کو فتنہ کا خدشہ ہو اور عدت گزارنے والی عورت کو وہاں اپنی رہائش رکھنے پر فتنہ کا خدشہ ہو تو اگر اسے وہاں سے نکلنے اور اپنی کسی پسندیدہ جگہ پر جانے سے اس فتنہ سے محفوظ رہنے کا امکان ہو تو وہ ایسا کرتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

6-بَابُ الْأَمَةِ تَعْتِقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ هَلْ لَهَا خِيَارٌ أَمْ لَا؟

جس کنیز کو آزاد کر دیا جائے اس کا خاوند آزاد ہو تو کیا اس کنیز کو خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے کا اختیار ہوگا یا نہیں؟

260 - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ , قَالَ: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ, عَنِ الْأَعْمَشِ, عَنْ إِبْرَاهِيمَ, عَنِ الْأَسْوَدِ, عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: »كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا, فَلَمَّا أُعْتِقَتْ, خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا« . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ, فَجَعَلُوا لِلْمُعْتَقَةِ الْخِيَارَ, حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا: إِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا, فَلَهَا الْخِيَارُ, وَإِنْ كَانَ حُرًّا, فَلَا خِيَارَ لَهَا. وَقَالُوا: إِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا. وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ کا خاوند آزاد شخص تھا جب بریرہ کو آزاد کیا گیا تو اللہ کے رسول نے اسے اختیار دیا تو اس نے اپنے آپ کو اختیار کیا۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گروہ اس حدیث کی جانب گیا ہے انہوں نے آزاد ہونے والی عورت کو اختیار دیا ہے۔ خواہ اس کا خاوند آزاد شخص ہو یا غلام۔ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر اس کا خاوند غلام ہوگا تو اس عورت کو اختیار حاصل ہوگا اور اگر اس کا خاوند آزاد ہوگا تو اس عورت کو اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند ایک غلام شخص تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے۔

261 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ , قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ, قَالَ: ثنا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ, عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: »كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا , وَلَوْ كَانَ حُرًّا , لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ کا خاوند ایک غلام شخص تھا اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

262 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ , قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ , قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ , وَابْنُ أَبِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، جب بریرہ کو آزاد کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا تھا اس کا

حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ عَائِشَةَ، »إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ خَيَّرَهَا، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا«. قَالُوا: فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا، فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا. ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيلَ لَهُمْ: أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ، فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ.

خاوند غلام تھا۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ بریرہ کا خاوند ایک غلام شخص تھا اور یہ اس روایت کے خلاف ہے جو تم نے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ فرماتی ہیں، اگر اس کا خاوند آزاد شخص ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔ اس حضرات کو یہ جواب دیا جائے گا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ جملہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کلام ہو یا پھر عروہ کا کلام ہو۔

وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِي تَثْبِيتِ مَا رَوَوْهُ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثنا عَفَّانُ، قَالَ: ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: ثنا قَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ »أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُسَمَّى مُغِيثًا، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ«

اس موقف کے قائلین، جو روایت انہوں نے بریرہ کے خاوند کے غلام ہونے کے متعلق روایت کی ہے، اسے مستند ثابت کرنے کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: بریرہ کا خاوند ایک سیاہ فام غلام تھا اس کا نام مغیث تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو یہ اختیار دیا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ عدت گزارے۔

263- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيرَةُ رَأَيْنَا زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ. فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ، النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ؟ فَقَالَتْ: أَتَأْمُرُنِي بِهِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: »إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ« قَالَتْ: إِنْ كُنْتَ شَافِعًا، فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، وَكَانَ عَبْدًا لِآلِ الْمُغِيرَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ" قَالُوا: فَإِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو ہم نے اس کے خاوند کو دیکھا وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ اور بولے: آپ بریرہ کو بلائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا یہ تمہارا خاوند ہے اور تمہارے بچوں کا باپ ہے۔ بریرہ نے عرض کی: کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں اس نے عرض کی: اگر آپ سفارش فرما رہے ہیں تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے اور بریرہ نے اپنے آپ کو اختیار کیا۔ اس شخص کا نام مغیث تھا اور وہ بنو مخزوم کے خاندان آل مغیر کا غلام تھا۔ ان حضرات کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا . فَكَانَ
مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ أَوْلَى
الْأَشْيَاءِ بِنَا - إِذَا جَاءَتِ الْآثَارُ هَكَذَا ، فَوَجَدْنَا
السَّبِيلَ إِلَى أَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى غَيْرِ طَرِيقِ التَّضَادِّ - أَنْ
نَحْمِلَهَا عَلَى ذَلِكَ ، وَلَا نَحْمِلُهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ
، وَيَكُونُ حَالُ رُوَاتِهَا - عِنْدَنَا - عَلَى الصِّدْقِ
وَالْعَدَالَةِ فِيمَا رَوَوْا ، حَتَّى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا
عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ . فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ -
وَكَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ قَدْ قِيلَ فِيهِ : إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا ،
وَقِيلَ فِيهِ : إِنَّهُ كَانَ حُرًّا - جَعَلْنَاهُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ
عَبْدًا فِي حَالٍ ، حُرًّا فِي حَالٍ أُخْرَى . فَثَبَتَ بِذَلِكَ
تَأَخُّرُ إِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْأُخْرَى فَكَانَ الرِّقُّ ، قَدْ
يَكُونُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ ، وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُونُ بَعْدَهَا رِقٌّ
فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ، جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُودِيَّةِ
مُتَقَدِّمَةً ، وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَأَخِّرَةً . فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّهُ
كَانَ حُرًّا فِي وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيرَةُ ، عَبْدًا قَبْلَ ذَلِكَ ،
هَكَذَا تَصْحِيحُ الْآثَارِ فِي هَذَا الْبَابِ وَلَوِ اتَّفَقَتِ
الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا - عِنْدَنَا - عَلَى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا ، لَمَا كَانَ
فِي ذَلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ إِذَا كَانَ حُرًّا ، زَالَ حُكْمُهُ
عَنْ ذَلِكَ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجِئْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ «إِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِأَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ» وَلَوْ
كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ، لَانْتَفَى أَنْ يَكُونَ لَهَا خِيَارٌ إِذَا
كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا . فَلَمَّا لَمْ يَجِئْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، وَجَاءَ
عَنْهُ أَنَّهُ خَيَّرَهَا ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا - نَظَرْنَا - هَلْ
يَفْتَرِقُ فِي ذَلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ ؟ فَنَظَرْنَا فِي
ذَلِكَ ، فَرَأَيْنَا الْأَمَةَ فِي حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا ، أَنْ يَعْقِدَ
النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، وَرَأَيْنَاهَا بَعْدَمَا تَعْتِقُ
، لَيْسَ لَهُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍّ وَلَا
لِعَبْدٍ ، فَاسْتَوَى حُكْمُ مَا إِلَى الْمَوْلَى فِي الْعَبِيدِ

کہنا ہے کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو اختیار اس لیے دیا تھا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔ تو ان حضرات کے خلاف دوسرے موقف کے قائلین کا یہ کہنا ہے کہ جب اس طرح کی روایات سامنے آ جائیں تو ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم کوئی ایسی صورت اختیار کریں جس میں ہم ان روایات کو ایسے معنی پر محمول کریں گے کہ ان میں تضاد نہ آ رہا ہو ہمیں تضاد والے معنی پر محمول نہیں کرنا چاہیے جس کے سبب سے ایک دوسرے کا جھوٹ ثابت کریں جبکہ ان کے راوی سچ اور عدل سے مزین ہیں جو انہوں نے روایت کیا ہے اس لیے ہمیں ایسا کوئی چارہ نہیں ملتا کہ ہم اس کے برخلاف اسے محمول کریں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے ذکر کی ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اس کا خاوند غلام تھا اور ایک قول کے مطابق وہ آزاد تھا تو اب ہم اسے اس صورت پر محمول کریں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھا اور دوسری حالت میں آزاد شخص تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ دونوں حالتوں میں سے ایک حالت دوسری حالت کے بعد کی تھی۔ اب غلام ہونے کے بعد آزادی تو ہوسکتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہیں ہوتی تو جب یہ صورتحال ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی غلامی کی حالت پہلے تھی اور آزادی کی حالت بعد میں تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ اس حالت میں آزاد شخص تھا جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو اس سے پہلے غلام تھا۔ اس طرح اس کے متعلق مروی آثار کو درست قرار دیا جائے گا اور ہمارے نزدیک یہ تمام روایات اس بات پر متفق ہوں کہ وہ غلام تھا تو بھی اس میں اس بات کی نفی نہیں ہوئی کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو وہ اس حکم سے نکل جاتا۔ تو نبی ﷺ سے ایسی کوئی بات مروی نہیں ہے کہ جس میں آپ نے یہ فرمایا ہو کہ میں نے اس عورت کو اس لیے اختیار دیا ہو کیونکہ اس کا خاوند غلام ہے اگر ایسا ہوتا تو اس عورت کے لیے اختیار کی نفی ہو جاتی جبکہ اس کا خاوند آزاد ہوتا تو نبی ﷺ کا اس کے متعلق کچھ بھی مروی نہیں ہے اور آپ سے یہ روایت

وَالْأَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ إِلَيْهِ فِي الْعَبِيدِ وَالْأَحْرَارِ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ , وَرَأَيْنَاهَا إِذْ أُعْتِقَتْ بَعْدَ عَقْدِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ فِي حِلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا , كَانَ كَذَلِكَ فِي الْحُرِّ , إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُونُ لَهَا حِلُّ نِكَاحِهِ عَنْهَا , قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذَلِكَ. وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ , وَمُحَمَّدٍ , رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا

مروی ہے کہ آپ نے اس عورت کو اختیار دیا تھا اور اس کا خاوند غلام بھی تھا۔ تو ہم نے غور فکر کے لحاظ سے جائزہ لیا کہ اس کے متعلق آزاد شخص اور غلام شخص کا حکم مختلف ہوتا ہے جب ہم نے اس صورت کا جائزہ لیا تو ہم نے دیکھا کہ کوئی کنیز اپنے آقا کی باندی ہوتی ہے تو آقا کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کنیز کی شادی کسی آزاد یا غلام شخص کے ساتھ کر دے اور ہم اس کنیز کو دیکھا کہ جب وہ آزاد ہو جائے تو اس آقا کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اس آزاد یا غلام شخص کے ساتھ دوبارہ اس کنیز کا نکاح کرے اور لیے اس کے متعلق حکم آزاد غلام شخص کے حوالے سے دونوں کے متعلق برابر ہوگا۔ اس کے متعلق آزاد یا غلام شخص کو نہیں دیکھا جائے گا۔ جب صورتحال یہ ہوگئی تو پھر ہم نے اس کنیز کو دیکھا کہ جب اس کنیز کو اس کے آقا کسی غلام کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد آزاد کیا جائے تو اسے اس نکاح کو برقرار رکھنے کا اختیار ہے تو آزاد شخص کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے اور جب وہ کنیز آزاد ہو جائے تو اسے اس نکاح کو برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ یہ قیاس اور غور وفکر کے لحاظ سے ہوگا جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمہ اللہ علیہ، اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رحمت ہو، اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کے متعلق طاؤس سے ایک روایت مروی ہے

264 - عَنْ طَاوُسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ , قَالَ: ثنا سُفْيَانُ , عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ , عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "لِلْأَمَةِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ, وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، کنیز کو اختیار حاصل ہو جائے گا جب وہ آزاد ہو جائے گی اگرچہ وہ کسی قریشی شخص کی زوجہ ہو۔

265 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ, عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ, عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: »لَهَا الْخِيَارُ , يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ« . قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذَلِكَ

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، کنیز کو اختیار ہوگا یعنی آزاد اور غلام دونوں (سے علیحدگی اختیار کرنے کا اختیار ہوگا)۔ حسن مسلم نے بھی اس کی طرح روایت کیا ہے۔

7۔بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتَى يَقَعُ الطَّلَاقُ؟

جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے یہ کہے کہ شب قدر میں تمہیں طلاق ہوگی تو وہ طلاق کب واقع ہوگی؟

266۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ, وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ, قَالَا: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ, قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ, قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ, عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ, فَقَالَ: »هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ«. فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ: هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي أَوَّلِهِ, وَفِي وَسَطِهِ, كَمَا قَدْ تَكُونُ فِي آخِرِهِ. وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »فِي كُلِّ رَمَضَانَ« هَذَا الْمَعْنَى, وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. مَعَ أَنَّ أَصْلَ هَذَا الْحَدِيثِ مَوْقُوفٌ, كَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ, قَالَ: ثنا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, مِثْلَهُ, وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ سے یہ سوال عرض کیا گیا میں یہ سن رہا تھا آپ سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔اس حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ رمضان کے ابتدائی یا درمیانی حصے میں ہوسکتی ہے جیسے یہ اس کے آخری حصے میں بھی وہ سکتی ہے۔نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ قیامت کے دن تک یہ رمضان کے مہینے میں ہی ہوگی۔اس کے ساتھ اس روایت کی اصل موقوف ہے جیسا کہ اسے مستند راویوں نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن جبیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

267۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ, قَالَ: ثنا شُعْبَةُ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ, فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔اس روایت کو کچھ مختلف الفاظ میں دیگر راویوں سے سعید بن جبیر کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے۔

268۔حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ, قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ, عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ, قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ, فَقَالَ: »هِيَ فِي رَمَضَانَ كُلِّهِ«. فَإِنْ كَانَ هَذَا هُوَ لَفْظُ هَذَا الْحَدِيثِ, فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ أَنَّ

وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ رمضان کے پورے مہینے میں ہوگی۔اگر یہ حدیث کے الفاظ ہوں تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ یہ پورے رمضان میں ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پورے مہینے میں

مَعْنَى قَوْلِهِ «هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ» يُرِيدُ أَنَّهَا فِي كُلِّ الشَّهْرِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ

(کسی بھی رات کو ہو سکتی ہے)۔ جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ سے اس کے برخلاف بھی روایت کیا گیا ہے۔

269 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْجَارُودِ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: «تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ».

عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

270 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

سالم بن عبداللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

271 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی کی طرح نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

272 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ سے اسی کی طرح روایت کرتے ہیں۔

273 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ

یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے بھی نبی ﷺ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا

274 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ, قَالَ: ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ, قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ, عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ, عَنْ أَبِيهِ, قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ, فَقُلْتُ: أَسَأَلْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ, كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسِ عَنْهَا. قَالَ عِكْرِمَةُ: يَعْنِي أَشْبَعَ سُؤَالًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ, أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ, أَفِي رَمَضَانَ هِيَ, أَوْ فِي غَيْرِهِ؟ قَالَ: »فِي رَمَضَانَ« قُلْتُ: وَتَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا, فَإِذَا رُفِعُوا رُفِعَتْ؟ قَالَ: »بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ«. قُلْتُ: فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: »فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ, أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ«. ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ, فِي أَيِّ الْعِشْرِينَ هِيَ؟ قَالَ: »الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ, لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا«. ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ, أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ؟ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ, ثُمَّ قَالَ: »إِنَّ اللهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا, الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ, لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا«.

مالک بن مرثد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق پوچھا ہے تو انھوں نے جواب دیا: ہاں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سب سے زیادہ پوچھا ہے۔ عکرمہ کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: میں نے خوب اچھی طرح تشفی کی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے شب قدر کے متعلق ارشاد فرمائیے یہ صرف رمضان میں ہوتی ہے یا اس کے علاوہ کسی اور مہینے میں بھی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ رمضان میں ہوتی ہے میں نے عرض کی: یہ انبیاء کی زندگی میں ہوتی ہے جب تک وہ رہیں اور جب وہ اٹھ جائیں تو یہ بھی اٹھالی جاتی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں یہ قیامت کے دن تک رہے گی۔ میں نے عرض کی: یہ رمضان کے کون سے حصے میں ہوتی ہے۔؟ آپ نے فرمایا: یہ رمضان کے پہلے عشرے میں ہوتی ہے یا رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور بات میں مشغول ہو گئے پھر میں آپ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ میں نے عرض کی: یہ ان دو میں سے کون سے عشرے میں ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس کے بعد مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو ذر غفاری بات چیت میں مشغول ہو گئے؟ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کو اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ یہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اتنے ناراض ہوئے کہ آپ مجھ پر اس سے پہلے اور اس کے بعد میں کبھی اتنے ناراض نہیں ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں اس پر مطلع کر سکتا ہے تم اسے آخری سات رات میں تلاش کرو اور اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

275 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ, قَالَ: ثنا أَسَدٌ,

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت

قَالَ: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَقَدْ خَلَتِ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْتَمِسُوهَا فِي هَذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِي يَبْقَيْنَ مِنَ الشَّهْرِ«

عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق عرض کی: تو اس وقت 22 راتیں گزر چکی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ان سات راتوں میں تلاش کرو جو باقی رہ گئی ہیں۔

276- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ«، وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: هَذَا إِذًا أُولَى ثَمَانٍ، فَقَالَ: »بَلْ أُولَى سَبْعٍ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ«. فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، لِأَنَّ ذَلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اسے آج کی رات تلاش کرو۔ اس وقت 23ویں رات تھی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، وہ بقیہ آٹھ راتوں میں سے پہلی تھی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیں وہ سات راتوں میں سے پہلی تھی کیونکہ مہینہ کبھی مکمل نہیں بھی ہوتا۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ رات آخری سات راتوں میں ہوتی ہے۔ اور انہوں نے تیئسویں رات اس لیے مراد لی کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

277- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثنا أَبُو زَيْدِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ، إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي: مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: "أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ يُنَازِعُنِي الْبَادِيَةُ، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِ فِيهَا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: »ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ«

یعقوب بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اسی اثناء حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہمارے پاس سے گزرے تو میرے والد نے کہا، آپ نے اپنے والد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شب قدر کے متعلق کیا بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیہاتی زندگی میرے لیے دشواری کا سبب ہے آپ مجھے کسی ایک رات کے متعلق ہدایت کریں جس میں (عبادت کے لیے) میں مدینہ منورہ آجاؤں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تم تیئیسویں شب میں آ جانا۔

278 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ, قَالَ: ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ, عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ, وَكَانَ رَجُلٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ, قَالَ: جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ, فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا يَحْيَى, هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا؟ . فَقَالَ: نَعَمْ, جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هَذَا الشَّهْرِ فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللهِ. مَتَى نَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ فَقَالَ: »الْتَمِسُوهَا هَذِهِ اللَّيْلَةَ« لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَهِيَ إِذًا أُولَى ثَمَانٍ, فَقَالَ: »إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأُولَى ثَمَانٍ, وَلَكِنَّهَا أُولَى سَبْعٍ, مَا تُرِيدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ؟«

معاذ بن عبداللہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبداللہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور سے تعلق رکھنے والے ایک فرد تھے، فرماتے ہیں ایک دفعہ رمضان کے آخر میں حضرت عبداللہ انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہینہ (قبیلے) کی محفل میں تشریف فرما تھے میں نے ان سے کہا اے ابو یحیٰی! کیا آپ نے اس مبارک رات کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ہم اس مہینے کے آخری حصے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اس بابرکت رات کو کب تلاش کریں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اسی شب میں تلاش کرو۔ (راوی کہتے ہیں) یہ تیئیسویں رات کی شام کی بات ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ہوگی۔ تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ باقی رہ جانے والی سات راتوں میں سے پہلی رات ہوگی۔ کیونکہ اگر مہینہ مکمل نہ ہو تو تم کیا مراد لو گے؟

279 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ, قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ, عَنِ ابْنِ الْهَادِ, عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ, عَنْ " عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ, قَالَ: كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا: إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا, شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا, وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُونِي, وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ, إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ, فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ"

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دیہات میں رہتے تھے ہم نے یہ سوچا کہ اگر ہم اپنے گھر والوں سمیت آئیں تو یہ بات ہمارے لیے دشوار ہوگی اور اگر ہم انہیں چھوڑ کر آ جائیں تو انہیں نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوگا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا کیونکہ میں سب سے کم عمر تھا، میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ہمیں تیئیسویں شب میں ہدایات کی۔

280 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ, قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ, قَالَ: ثنا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ قَالَ: " سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ

بکیر بن اشجع بیان کرتے ہیں، میں نے حمزہ بن عبداللہ سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا میں نے اپنے دادا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بتاتے ہوئے سنا

أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ, فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُخْبِرُ, عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ«. فَكَانَ يَنْزِلُ كَذَلِكَ

ہے: اس رات کو تئیسویں شب میں تلاش کرو تو وہ اسی رات آیا کرتے تھے۔

281 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ, عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ, عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »رَأَيْتُنِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ« فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةُ مَطَرٍ, فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ, فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ". فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ, وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا, فَإِنَّ فِيهِ الْأَمْرَ بِتَحَرِّيهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ, وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ, وَأَنْ تَكُونَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّبْعِ, فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّي فِيهَا كَذَلِكَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے شب قدر میں خود کو دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اسی رات بارش ہوگئی نبی ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، میں نے دیکھا تو آپ نے پانی و مٹی میں سجدہ کیا یہ تئیسویں شب تھی۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے جو روایات روایت کی ہیں ان میں اس شب کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ شب قدر صرف انہی سات راتوں میں ہو اور بقیہ مہینوں میں نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ ان سات راتوں میں بھی ہو اور بقیہ مہینوں میں بھی ہو البتہ ان سات راتوں میں زیادہ ہوتی ہو اس لیے نبی ﷺ نے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہو۔ اسی قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کریں۔

282 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

283 - حَدَّثَنَا يُونُسُ, قَالَ: ثنا سُفْيَانُ, عَنِ الزُّهْرِيِّ, عَنْ سَالِمٍ, عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " رَأَى رَجُلٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص نے خواب میں

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ، كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ« بِالْهَمْزِ: أَيْ: اتَّفَقَتْ، »فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فِي الْوِتْرِ«. فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ تُتَحَرَّى فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، كَمَا أَمَرَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَيْضًا أَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ تُلْتَمَسُ أَيْضًا فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ السَّبْعُ الْأَوَاخِرُ، أُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيهَا، بَعْدَمَا أُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ، فَتَكُونُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ تُتَحَرَّى دُونَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ، وَذَلِكَ تَحَرٍّ لَا حَقِيقَةَ مَعَهُ.

شب قدر دیکھی کہ گویا وہ آخری عشرے میں ہے اور ستائیسویں یا انتیسویں رات میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب ملتے جلتے ہیں تم اسے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ہدایت کی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ روایت نقل کی ہے اس میں آخری عشرے میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ آپ نے اس روایت میں حکم دیا تھا جو ہم نے آپ سے روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی روایات میں آخری سات راتوں میں بھی تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے اس کے متعلق ان سے جو روایت کیا گیا ہے آپ نے لوگوں کو آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرنے کو جو حکم دیا تھا اس سے اس بات کی نفی نہیں ہوتی کہ ان سات راتوں سے پہلے آخری عشرے میں اسے تلاش کیا جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آخری سات راتوں کے متعلق جو مروی ہے اس سے ہماری راہنمائی اس بات کی طرف نہیں ہوتی کہ یہ بقیہ مہینوں کے چھوڑ کر ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ آخری سات راتوں میں ہو اسی لیے لوگوں کو ان میں اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہو اس سے پہلے انہیں آخری دس راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں مروی ہے۔ اس لیے ان سات راتوں میں بطور خاص اسے تلاش کیا جائے گا جو بقیہ مہینوں کے مقابلے میں زیادہ ہوگا لیکن یہ بھی تلاش ہے اس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ، هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ؛ فَإِذَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا آدَمُ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: ثنا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: »الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ

اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات بھی روایت کی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے تو عقبہ بن حریث بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اگر کوئی شخص عاجز ہو جائے

الْأَوَاخِرِ, فَإِنْ عَجَزَ أَحَدُكُمْ وَضَعُفَ, فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي«.

اور کمزور ہو تو باقی رہ جانے والی سات راتوں کے متعلق مغلوب نہ ہو (یعنی ان میں عبادت نہ چھوڑ دے)۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ أَحْرَى مِنْ أَنْ تَكُونَ فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ, فَإِنَّ فِيهِ الْأَمْرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, لَهُ أَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ, وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ تُلْتَمَسُ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ, فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ, فَيَخْرُجُ ذَلِكَ مِمَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ, لِأَنَّ الشَّهْرَ, قَدْ يَجُوزُ أَنْ لَا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِينَ, فَتَكُونُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُولَى ثَمَانٍ بَقِينَ.

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے ہم نے یہ روایت روایت کی ہے جو نبی ﷺ کا فرمان ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری سات راتوں کی تلاش اس سے پہلے کے آخری عشرے کے مقابلے میں زیادہ تھیں اور جو روایت ہم نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے اس میں نبی ﷺ کا حکم موجود ہے جو آپ نے انہیں دیا تھا کہ وہ اسے تئیسویں رات میں تلاش کریں تو اس میں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ اس رات کو ہر رمضان کی اسی متعین رات میں تلاش کیا جائے اگر یہ ایسا ہوگا تو پھر تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ آخری سات راتوں سے پہلے ہو تو اس روایت سے وہ روایت خارج ہو جائے گی جس میں اس رات کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مہینہ کبھی تیس سے کم نہیں ہوتا اس صورت میں وہ (تئیسویں رات) آٹھ باقی رہ جانے والی راتوں میں سے پہلی ہوگی۔

فَدَلَّ عَلَى مَعْنَى مَا أَشْكَلَ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ, عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, إِنَّمَا أَمَرَهُ بِذَلِكَ فِي شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ, فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُولَى سَبْعٍ, لَا أُولَى ثَمَانٍ, فَقَدْ دَخَلَ ذَلِكَ أَيْضًا فِيمَا أَمَرَ فِيهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ, وَذَلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّي, لَا عَلَى الْيَقِينِ.

تو یہ اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے کہ جو اس کے متعلق اشکال پیدا کر رہا ہے جسے ہم پہلے اس باب میں روایت کر چکے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے انہیں اس کے متعلق ایسے مہینے میں ہدایت کی تھی جو انتیس دن کا تھا تو اس صورت میں وہ رات سات راتوں میں سے پہلی رات ہوگی آٹھ میں سے پہلی نہیں ہوگی اور اس میں وہ حکم بھی داخل ہو جائے گا جس میں آپ نے اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ سب بھی گمان ہے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔

284 - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ, قَالَ: ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ, عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

اب حضرت ابن عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی، میں دیہات میں ہوتا ہوں جس کا نام ''وطات'' ہے اور میں اللہ کی مہربانی سے ان لوگوں کو نماز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَكُونُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطَأَةُ ، وَإِنِّي - بِحَمْدِ اللّٰهِ - أُصَلِّي بِهِمْ ، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ أَنْزِلُهَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأُصَلِّيهَا فِيهِ. قَالَ: »انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، فَصَلِّهَا فِيهِ ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَسْتَتِمَّ آخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ، كَانَتْ دَابَّتُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ« . فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي التَّحَرِّي ، مَا لَمْ يَجْعَلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

پڑھاتا ہوں آپ مجھے مہینے کی مخصوص رات کے متعلق ہدایت فرمائیں تاکہ میں اس رات میں (مسجد نبوی) آجاؤں اور وہاں نماز ادا کروں نبی ﷺ نے فرمایا تم تیئسویں شب آنا اور رات یہاں نماز پڑھنا اگر چاہو تو مہینہ مکمل ہونے تک یہاں رہنا یا چلے جانا۔ انھوں نے جب عصر کی نماز پڑھ لی تو وہ مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں سے صرف قضائے حاجت کے لیے نکلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو ان کی سواری مسجد کے دروازے پر موجود تھی۔ اس روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ بطور تحریری وہ تیئسویں شب تھی اور یہ تلاش بقیہ سات راتوں میں نہیں کی گئی۔

285 - وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ: »إِنِّي رَأَيْتُهَا فَأُنْسِيتُهَا ، فَتَحَرَّهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ« . ثُمَّ عَادَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: »فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَمْضِي مِنَ الشَّهْرِ« . قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ إِلَى لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، ثُمَّ تُقْصَرُ. فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي النِّصْفِ الْأَخِيرِ مِنَ الشَّهْرِ ، ثُمَّ أَمَرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ. فَقَدْ رَجَعَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ بِتَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا ، عَلَى

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق عرض کی: آپ نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے پھر وہ مجھے بھلادی گئی۔ تم اسے آخری نصف حصے میں تلاش کرو۔ پھر دوبارہ انہوں نے اس کے متعلق عرض کی: تو آپ نے فرمایا: یہ تیئسویں شب ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولہویں شب سے تیئسویں شب تک عبادت کیا کرتے تھے اس کے بعد اس میں کمی کر دیتے تھے۔ اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں یہ ہدایت فرمائی تھی کہ رمضان کے آخری نصف حصے میں اسے تلاش کرو۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اسے تیئسویں شب میں تلاش کریں۔ تو اب اس حدیث کا وہ مفہوم ہو جائے گا جو اس حدیث کا مفہوم ہے جو پہلے ہم حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کر چکے ہیں۔ اب یہاں یہ ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شب قدر کو اس رات میں تلاش کرنے کی ہدایت کی ہو جو ہم نے ذکر کیا ہے اس بات کے پیش نظر کہ ان کی یہ تلاش اسی سال کے ساتھ خاص ہو کیونکہ نبی ﷺ نے اس کے متعلق

أَنَّ تَحَرِّيَهُ ذَلِكَ إِنَّمَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَذَلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُونُ فِي غَيْرِهَا مِنَ السِّنِينَ بِخِلَافِ ذَلِكَ فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي رُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَآهَا، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خِلَافُ ذَلِكَ

خواب دیکھا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دیگر سالوں کے متعلق ہو جہاں تک نبی ﷺ کے خوابوں کا تعلق ہے جو آپ نے دیکھے تھے تو اس کے متعلق کچھ احادیث مروی ہیں ہم اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت روایت کر چکے ہیں اس کے علاوہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے روایات روایت کی ہیں جو اس کے برخلاف ہیں۔

286 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: ثنا يَحْيَى، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقَالَ »مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ، وَإِنِّي أُنْسِيتُهَا، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي وِتْرٍ« قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ، إِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ، مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، حَتَّى رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ". قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ، فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْعَامُ، هُوَ عَامٌ آخَرُ، خِلَافُ الْعَامِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، وَذَلِكَ أَوْلَى مَا

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: آپ نے نبی ﷺ کو شب قدر کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جب بیسویں دن کی صبح ہوئی نبی ﷺ ہمارے درمیان جلوہ فرما ہوئے آپ نے فرمایا: جو شخص واپس جانا چاہتا ہو وہ واپس چلا جائے مجھے یہ رات دکھائی گئی اور پھر مجھے بھلا دی گئی میں نے دیکھا کہ میں اس میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں تو تم اسے آکر رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کر اور طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیں اس وقت آسمان پر ایک بدلی بھی نظر نہیں آرہی تھی پھر جب رات کا وقت ہوا تو پہاڑوں کی مانند بادل آگئے ہم پر بارش ہوئی حتیٰ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ اس کی چھت ان دنوں کھجور کی شاخوں کی ہوتی تھی حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پانی اور مٹی میں سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے مٹی کا اثر نبی ﷺ کی ناک مبارک پر دیکھا۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اس سال یہ شب اکیسویں شب میں تھی۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اس سال کے ساتھ مخصوص ہو اور یہ دوسرا سال ہو اور اس سال کے علاوہ ہو جس کے متعلق حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مروی

حُمِلَ عَلَيْهِ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ, حَتَّى لَا يَتَضَادَّا.

ہے جو تئیسویں شب کے متعلق ہے اور یہ زیادہ مناسب طریقے ہے جس پر ان دونوں روایتوں کو محمول کیا جائے تا کہ ان کے درمیان کوئی تضاد نہ رہ جائے۔

287 - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا أَبُو غَسَّانَ, قَالَ: ثنا زُهَيْرٌ, قَالَ: ثنا حُمَيْدٌ, عَنْ أَنَسٍ, عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ, فَقَالَ: »خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ, فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ, فَرُفِعَتْ, وَعَسَى أَنْ تَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ, فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ, وَالسَّابِعَةِ, وَالْخَامِسَةِ«.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تا کہ آپ ہمیں شب قدر کے متعلق بتائیں تو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: میں اس لیے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر کے متعلق بتاؤں تو فلاں نے جھگڑا کیا تو اس کا علم اٹھالیا گیا، ہوسکتا ہے؟ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

288 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ, قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, قَالَ: ثنا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ, عَنْ أَنَسٍ, عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, مِثْلَهُ. فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهَا فِي لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا, وَقَدْ أَمَرَهُمْ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِيمَا بَعْدُ, فِي التَّاسِعَةِ, وَالسَّابِعَةِ, وَالْخَامِسَةِ, فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي عَامٍ, فِي لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا, ثُمَّ تَكُونُ فِيمَا بَعْدُ, فِي لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ. فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.

یہی روایات ایک اور سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو ایک معین شب میں دیکھا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کے متعلق ہدایت فرمائی تھی جب آپ نے اسے خواب میں دیکھ لیا تھا کہ وہ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کریں تو یہ اس بار پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شب کسی سال میں کسی ایک معین شب میں ہوتی ہے اور اس کے بعد دوسرے سال میں کسی دوسری شب میں ہوتی ہے۔ یہ بات اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں اختیار کیا تھا۔

289 - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ, قَالَ: ثنا يُونُسُ, عَنْ سُفْيَانَ, عَنِ ابْنِ شِهَابٍ, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ, ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنَسِيتُهَا, فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ«. جَمْعُ غَابِرٍ أَيِ الْبَوَاقِي

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی مروی ہے، اسے ابن شہاب نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس وقت مجھے شب قدر دکھائی گئی تو میری زوجہ نے مجھے جگا دیا اور میں اسے بھول گیا تو تم اسے باقی رہ جانے والی راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والی لفظ ''غوابر'' اس کا

290 - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ«

مطلب باقی رہ جانے والا ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے شب قدر دکھائی گئی اور پھر مجھے بھلا دی گئی تم اسے باقی رہ جانے والی دس راتوں میں تلاش کرو۔

291 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا أَسَدٌ، قَالَ: ثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ«. فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسِّيَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَتْ أُرِيَهَا، أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَذَلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيمَا بَعْدُ، مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَهَذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ فِي عَامَيْنِ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِي هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَذَلِكَ لَا يَنْفِي أَنْ تَكُونَ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ الْعَامِ، مِنَ الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيمَا قَبْلَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُونُ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِفَ فِي ذَلِكَ الْعَامِ عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا، ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْأَعْوَامِ، فِي السَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ، وَالتَّاسِعَةِ، وَذَلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّي لَا عَلَى الْيَقِينِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت کرتے ہیں، شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ شب بھلا دی گئی جو پہلے آپ کو دکھائی گئی تھی کہ یہ شب قدر ہے اور یہ اس شب کے ہونے سے پہلے کی شب ہوگی اس لیے آپ نے لوگوں کو شب قدر تلاش کرنے کا بعد میں بھی حکم دیا جو اس مہینے کے آخری دس دنوں سے تعلق رکھتا تھا تو یہ حدیث اس حدیث کے خلاف ہے جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ یہ الگ، الگ دو سالوں کی بات ہو ان میں سے ایک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہو جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دیا کہ یہ شب قدر کے ہونے سے پہلے کی شب ہے اور یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ یہ اگلے سال میں آئندہ آنے والے سالوں میں اس مہینے میں اس سے پہلے ہو۔ اور جو حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا ہے وہ اسی خاص سال کے ساتھ مخصوص ہوگا جس میں شب قدر متعین تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق لوگوں کو ارشاد فرمانے کے لیے تشریف لائے تھے پھر اس کا علم اٹھا لیا گیا پھر آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کے بعد آنے والے سالوں کی نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کریں لیکن (امام طحاوی فرماتے ہیں) یہ سب بھی گمان کی بنیاد پر ہے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔

292- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثنا أَسَدٌ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، تِسْعًا يَبْقَيْنَ، وَسَبْعًا يَبْقَيْنَ، وَخَمْسًا يَبْقَيْنَ». فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذَلِكَ الْعَامَ الَّذِي كَانَ اعْتَكَفَ فِيهِ وَأُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيَهَا، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلِمَ أَنَّهَا فِي وِتْرٍ، فَأَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ مِنْ ذَلِكَ الْعَشْرِ، ثُمَّ جَاءَ الْمَطَرُ، فَاسْتَدَلَّ بِهَا أَنَّهَا كَانَتْ فِي عَامِهِ ذَلِكَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا. وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى وَقْتِهَا فِي الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ بَعْدَ ذَلِكَ، هَلْ هِيَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا أَوْ فِيمَا قَبْلَهَا، أَوْ فِيمَا بَعْدَهَا؟ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا حَكَاهُ أَبُو نَضْرَةَ فِي هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَعْوَامُ كُلُّهَا. فَيَعُودُ مَعْنَى ذَلِكَ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ مُتَقَدِّمًا فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زِيَادَةَ مَعْنًى وَاحِدٍ، وَهُوَ إِنَّمَا تَكُونُ فِي الْوِتْرِ مِنْ ذَلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات باقی رہ جائیں یا پانچ باقی رہ جائیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ نے اس سے مراد وہی سال لیا ہو جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا تھا اور آپ کو شب قدر دکھانے کے بعد بھلا دی گئی تھی۔ تاہم آپ کو اس بات کا علم تھا کہ یہ طاق راتوں میں ہوگی اس لیے آپ نے صحابہ کرامؓ کو اس عشرے کی ہر طاق رات میں اس رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا پھر بارش ہوگئی تو اس کے ذریعے انہوں نے یہ دلیل پکڑی کہ اس سال میں اس مخصوص شب میں شب قدر تھی۔ اس روایت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس کے بعد آنیوالے سالوں میں بھی یہ اسی دن ہوگی، کیا یہ وہی متعین شب ہوگی یا اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ہوسکتی ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ابونضرہ نے اس روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کیا ہے وہ تمام سالوں کے لیے ہو تو اس صورت میں معنیٰ اسی صورت کی طرف لوٹ جائینگے جسے ہم اس سے پہلے اس باب کے شروع میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کر چکے ہیں تاہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ایک مفہوم زائد ہے اور وہ یہ کہ یہ شب طاق راتوں میں ہوگی۔

293- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وِتْرًا». قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَالْكَلَامُ فِي هَذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں بھی اسی طرح کلام کیا جا سکتا ہے جو ابونضرہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں کیا گیا ہے۔

294 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ، قَالَ: ثنا مُعَاوِيَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ«. فَالْكَلَامُ فِي هَذَا أَيْضًا، مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شب کو تلاش کرو جب رمضان کی دس راتیں باقی رہ جائیں۔ اس روایت میں بھی وہی کلام کیا جائے گا جو اس سے پہلے ابونضرہ سے مروی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کیا گیا ہے۔

295 - وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ« يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شب کو ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں یعنی شب قدر کو۔

296 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: أنا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

297 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ«. فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ هَذَا أَيْضًا أَنْ يَكُونَ فِي عَامٍ بِعَيْنِهِ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ الْأَعْوَامِ كَذَلِكَ، إِلَّا أَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ عَلَى التَّحَرِّي، لَا عَلَى الْيَقِينِ وَكَذَلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هَذَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، مِمَّا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَلَى التَّحَرِّي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِي ذَلِكَ الْعَامِ، لِمَا قَدْ كَانَ أُرِيَهُ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِي تَكُونُ فِيهِ فَأُنْسِيَهَا. فَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْآثَارِ، مَا يَدُلُّنَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ بِعَيْنِهَا، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب ایک دوسرے سے مماثلت رکھتے ہیں کہ یہ آخری عشرے کی ساتویں شب ہوگی جسے اس میں اہتمام کرنا ہو وہ آخری عشرے کی ساتویں شب میں اہتمام کرے۔ یہ مفہوم اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ یہ صورت اسی خاص سال کے ساتھ مخصوص ہو اور اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ ہر سال میں ایسا ہی ہوتا ہو لیکن یہ سب اندازے کی بنیاد پر ہے۔ یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا اور اسی طرح وہ روایت جو ہم اس سے پہلے روایت کر چکے ہیں جو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق انہیں ہدایت کی تھی اس میں بھی یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مخصوص سال میں شب میں اہتمام کے ساتھ عبادت کرنے کے لیے کہا ہو کیونکہ آپ کو خواب میں اس کا وقت دکھایا گیا تھا کہ یہ اس شب میں ہوگی۔ پھر اسے آپ کو بھلا دیا گیا۔ ان تمام آثار میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ »هِيَ عَشْرُ الْأُوَلِ , أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ« إِذْ سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِهَا عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ فَنَفَى بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ , وَثَبَتَ أَنَّهَا فِي إِحْدَى الْعَشْرَيْنِ , إِمَّا فِي الْأُوَلِ , وَإِمَّا فِي الْآخِرِ . وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا , رُجُوعُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ؟ وَجَوَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . فَنَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ فِي غَيْرِهِمَا مِنَ الْآثَارِ , هَلْ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا فِي لَيْلَةٍ مِنْ هَذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا؟

جو شب قدر کے متعلق ہماری رہنمائی کر سکے کہ یہ کون سی متعین شب ہے؟ البتہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا۔ یہ رمضان کے پہلے عشرے میں ہوگی یا آخری عشرے میں ہوگی۔ جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شب کے وقت کے متعلق سوال کیا تھا جیسا کہ ہم اس سے پہلے ان کے حوالے سے اس حدیث کو ذکر کر چکے ہیں جو اس باب کی شروع میں مذکور ہوئی ہے اس سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے کہ یہ رمضان کے درمیانی عشرے میں ہوگی اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں عشروں میں سے کسی ایک میں ہوگی یا پہلے میں ہوگی یا آخری میں ہوگی۔ اور اس حدیث میں یہ بھی مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سوال دوبارہ کیا کہ یہ ان دونوں میں سے کون سے عشرے میں ہوگی؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جواب دیتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ اسے آخری عشرے میں تلاش کریں۔ جب ہم نے ان کے علاوہ دیگر آثار کا جائزہ لیا کہ کیا ان میں کوئی ایسی دلیل موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ شب ان دونوں عشروں میں سے کسی ایک متعین عشرے میں ہوگی؟

298 - فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا , قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ , قَالَ: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ , عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ , عَنْ أَبِي الْخَيْرِ , عَنِ الصُّنَابِحِيِّ , عَنْ بِلَالٍ , أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَيْلَةُ الْقَدْرِ , لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ« . فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا , وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ

تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر چوبیسویں شب ہے۔ اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ یہ وہ خاص شب ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے برخلاف بھی روایت کیا گیا ہے۔

299 - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ , قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ , قَالَ: ثنا بَقِيَّةُ , عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ , قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ , عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ , عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس دن جب سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی وہ ایک طشت کی مانند ہوتا ہے۔

»لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَعَلَامَتُهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ، كَأَنَّهَا طَسْتٌ«

300 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَبَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: »مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ«. فَقَالَ أُبَيٌّ: »وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ، وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ؛ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُومَهَا لَيْلَةَ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ«

زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص سال بھر ادا کرتا ہے وہ شب قدر کو پاسکتا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ یہ کون سی شب ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اس میں نوافل ادا کریں یہ وہ شب ہے کہ جس کی صبح ستائیسواں روزہ ہوتا ہے۔

301 - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، قَالَ: ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَقُولُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: »مَنْ قَامَ الْحَوْلَ أَدْرَكَهَا«. فَقَالَ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَمَا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ: مَا عِلْمُكَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: »بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا، فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ«. يَعْنِي أَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَيَنْفِي قَوْلَ عَبْدِ اللهِ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا. غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، عَلَى مَا قَدْ حَلَفَ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَدْ عَلِمَهُ، وَلَكِنَّهُ فِي خِلَافِ لَيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ شب قدر کے متعلق یہ فرماتے ہیں: شخص سال بھر (شب کے وقت) نوافل ادا کرتا رہے گا وہ اسے پاسکتا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ! ابو عبدالرحمن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر رحم فرمائے اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے یہ ستائیسویں شب ہے۔ راوی کہتے ہیں جب میں نے انہیں دیکھا کہ انھوں نے قسم اٹھائی ہے اور اس میں کوئی استثنیٰ نہیں کیا تو میں نے یہ پوچھا: آپ کو اس کے متعلق کس نے بتایا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اس علامت نے جس کے متعلق ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم نے اس کا حساب لگایا اور اس کو شمار کیا تو یہ ستائیسویں شب تھی۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ علامت یہ ہے کہ سورج میں شعاع نہیں ہوتی۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کر رہے ہیں کہ یہ ستائیسویں شب ہوتی ہے اور اس سے حضرت عبداللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے اس قول کی نفی کرتے ہیں جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے گا وہ اس شب کو پا سکتا ہے۔ تاہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شب قدر کے متعلق یہ بات روایت کی گئی ہے کہ وہ رمضان میں ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم اٹھائی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تعلیم دی ہے لیکن یہ ستائیسویں شب کے برخلاف ہے۔

302 - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَبِّرٍ التَّغْلِبِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: »الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي لَيْلَةِ تِسْعٍ وَعَشَرَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، صَبِيحَتُهَا صَبِيحَةُ بَدْرٍ، وَإِلَّا فَفِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ«. فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقَدْ نَفَاهُ مَا حَكَاهُ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ مَا

اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں" شب قدر کو انیسویں شب میں تلاش کرو۔ اس کی صبح بدر کی صبح ہوتی ہے ورنہ اکیسویں شب میں تلاش کرو یا پھر تیئیسویں میں۔ ہم نے جو یہ روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شب انیسویں شب میں ہوتی ہے تو یہ اس روایت کی نفی کر دیتی ہے جسے حضرات ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ یہ پہلے یا آخری دونوں میں سے کسی ایک عشرے میں ہوتی ہے۔

303 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: "سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: »أَيُّكُمْ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الصَّهْبَاوَاتِ« قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَا وَاللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، وَبِيَدِي تَمَرَاتٌ أَتَسَحَّرُ بِهِنَّ، وَأَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤْخِرَةِ رَحْلِي مِنَ الْفَجْرِ، وَذَلِكَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ". فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، أَخْبَرَهُمْ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ الصَّهْبَاوَاتِ، فَوَصَفَهَا عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بِمَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ایک روایت بھی مروی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق عرض کی گئی۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو ''صہباوات'' والی شب یاد ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: مجھے یاد ہے اللہ کی قسم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے ہاتھ میں کھجوریں تھیں میں ان سے سحری کیا کرتا تھا اور میں اپنے پالان کی پچھلی لکڑی کے پیچھے صبح صادق کے وقت چھپ جاتا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب صبح صادق طلوع ہوتی تھی۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ جب نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے انہیں بتایا کہ یہ کون

وَصَفَهَا بِهِ مِنْ ضَوْءِ الْقَمَرِ , عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ , وَذَلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي آخِرِ الشَّهْرِ. فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا قَالَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَفِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ. إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ. فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ} [الدخان: 2] فَأَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ , وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُنْزِلَ فِيهَا الْقُرْآنُ , ثُمَّ قَالَ {شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ} [البقرة: 185]. فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ , وَاحْتَجْنَا إِلَى أَنْ نَعْلَمَ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ مِنْ لَيَالِيهِ؟ فَكَانَ الَّذِي يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ , مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهَا لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ» وَالَّذِي رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ". وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنْ أُبَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سی شب ہوتی ہے اور یہ ''صہباوات'' والی شب ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس میں چاند کی روشنی صبح صادق کے وقت اتنی تیز ہوتی ہے جو انہوں نے بیان کی ہے اور یہ صرف تبھی ہوسکتا ہے جب مہینے کا آخری حصہ ہو۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے جو بات حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ بات موجود ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ شب قدر بطور خاص رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: کنز الایمان: ''حم! اس واضح کتاب کی قسم! بے شک ہم نے اسے مبارک شب میں نازل کیا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس شب میں ہر چیز کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے''۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ شب جس میں ہر چیز کا فیصلہ کیا جاتا ہے وہ شب قدر ہے اور یہ وہ شب ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا۔ (پ ۲ البقرہ آیت ۱۸۵)۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ شب رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے اب ہم نے یہ دلیل حاصل کرنی ہے کہ ہمیں یہ علم ہوجائے کہ یہ رمضان کی کون سی شب ہوتی ہے تو وہ روایت جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جسے ہم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرچکے ہیں کہ یہ چوبیسویں شب ہوتی ہے اور وہ روایت جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ ستائیسویں شب ہوتی ہے۔ جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی طرح روایت مروی ہے جو اس کے متعلق حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

304 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ , قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ , قَالَ: ثنا أَبِي , قَالَ: ثنا شُعْبَةُ , عَنْ

قتادہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عبداللہ کو سنا وہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: «لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ».

کا یہ ارشاد روایت کر رہے تھے جو شب قدر کے متعلق ہے کہ یہ ستائیسویں شب ہوتی ہے۔

فَهَذَا مُنْتَهَى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ، مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ، فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَا. وَإِنَّمَا احْتَجْنَا إِلَى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، لِمَا قَدِ اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللهُ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، مَتَى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ. فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: إِنْ قَالَ لَهَا ذَلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتَّى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ. لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِي مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِي شَهْرِ رَمَضَانَ، عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ، مِمَّا رُوِيَ أَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ، وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهَا فِي خَاصٍّ مِنْهُ، قَالَ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَا أَحْكُمُ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ، لِأَنِّي أَعْلَمُ بِذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِي أَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيهِ، وَأَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ. قَالَ رَحِمَهُ اللهُ: وَإِنْ قَالَ ذَلِكَ لَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي أَوَّلِهِ، أَوْ فِي آخِرِهِ، أَوْ فِي وَسَطِهِ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ، حَتَّى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ، وَحَتَّى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَيْضًا كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ. قَالَ رَحِمَهُ اللهُ: لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فِيمَا مَضَى مِنْ هَذَا الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتَّى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيهَا،

لیلۃ القدر کے علم کے متعلق یہ انتہا ہے جس سے ہم واقف ہیں کہ یہ کون سی شب ہوتی ہے؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت نے جو ہماری رہنمائی کی ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام اور تابعین سے جو روایات اس کے متعلق روایت کی گئی ہیں وہ بھی اس مفہوم میں داخل ہوں گی جو ہم نے ذکر کی ہے۔ اب ہم اس چیز کا ذکر کریں گے جو شب قدر کے متعلق مروی ہے جس کے متعلق ہمارے صحابہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے یہ کہہ دے کہ شب قدر میں تمہیں طلاق ہوگی تو طلاق کب واقع ہوگی؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر خاوند نے عورت سے یہ بات رمضان کے مہینے سے پہلے کہی ہو تو طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک رمضان کا پورا مہینہ گزر جائے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شب قدر کے ہونے کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے کہ رمضان کی کون سی شب میں ہوتی ہے جیسا کہ ہم اس بات میں پہلے یہ روایت روایت کر چکے ہیں اور یہ بھی روایت روایت کی ہے کہ یہ اس پورے مہینے میں کسی بھی وقت ہو سکتی ہے اور کچھ ایسی روایت بھی ہیں کہ یہ اس مہینے میں بطور خاص کسی شب میں ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس لیے میں طلاق کے وقوع کا حکم اسی وقت دوں گا، جب پورا مہینہ گزر جائے کیونکہ اب مجھے اس بات کا علم ہوگا کا وہ وقت گزر چکا ہے جس میں طلاق واقع ہوئی تھی اور طلاق واقع ہو چکی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے یہ بات رمضان کے مہینے کے دوران کہی ہو خواہ اس کے ابتدائی حصے میں کہی ہو یا آخری حصے میں کہی ہو یا درمیانی حصے

فَيَكُونُ كَمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ ، قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُونُ الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَمَّا أَشْكَلَ ذَلِكَ ، لَمْ أُحْكُمْ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِي بِوُقُوعِهِ ، وَلَا أَعْلَمُ ذَلِكَ ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ ، الَّذِي هُوَ فِيهِ ، وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِي بَعْدَهُ. فَهَذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ فِي هَذَا الْبَابِ ، وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ ، قَالَ مَرَّةً بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: إِذَا قَالَ لَهَا ذَلِكَ الْقَوْلَ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ حَتَّى يَمْضِيَ مِثْلُ ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ. قَالَ: لِأَنَّ ذَلِكَ إِذَا كَانَ ، فَقَدْ كَمُلَ حَوْلٌ ، مُنْذُ قَالَ ذَلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِي كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذَلِكَ وُقُوعَ الطَّلَاقِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَذَا قَوْلٌ - عِنْدِي - لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ لَنَا ، إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُونُ فَفِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، عَلَى أَنَّ ذَلِكَ الْحَوْلَ لَيْسَ فِيهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهِ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ. وَإِنَّمَا قِيلَ لَنَا: إِنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ ، هَكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَالَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِذَا قَالَ لَهَا فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَنْ تَكُونَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيمَا مَضَى مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ. فَيَكُونُ إِذَا مَضَى حَوْلٌ مِنْ حِينَئِذٍ ، إِلَى مِثْلِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ ، لَا لَيْلَةَ قَدْرٍ فِيهِ. فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ الَّذِي وَصَفْنَا ، وَثَبَتَ - عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ - مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَبُو

میں کہی ہو تو طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک اس مہینے کا بقیہ حصہ نہیں گزر جاتا اور پھر اگلے برس کا رمضان آنے کے بعد پورا نہیں گزر جاتا۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا سبب یہ ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ رمضان کا جو حصہ گزر چکا وہ شب قدر اس میں گزر چکی ہو اس لیے طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک اگلے آنیوالے سال میں رمضان کا پورا مہینہ نہیں گزر جاتا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شب مہینے کے باقی رہ جانے والے حصے میں موجود تو اس میں طلاق واقع ہو جائے گی تو اس صورت میں وہ شخص اس شخص کی مانند ہوگا جس نے رمضان کے مہینے سے پہلے اپنی زوجہ سے یہ کہا تھا: تمہیں شب قدر میں طلاق ہو تو ایسی صورت میں اس شخص کیخلاف اسی وقت طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے جب رمضان کا مہینہ گزر چکا ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اس کے متعلق اشکال پیش آ گیا تو میں طلاق کے وقوع کا حکم اس وقت تک نہیں دونگا جب تک مجھے اس کے وقوع کا علم نہ ہو جائے اور مجھے اس کا علم اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ رمضان گزر جائے جس میں یہ بات کہی گئی تھی اور اس کے بعد اگلا آنیوالا رمضان بھی گزر جائے۔ اس کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اسی قول کے مطابق فتویٰ دیا اور ایک دفعہ وہ یہ کہتے ہیں اگر اس شخص نے اپنی زوجہ سے یہ بات رمضان کے مہینے کے دوران کہی ہو تو طلاق کا حکم اس وقت تک واقع نہیں ہوگا جب تک اگلے برس کے رمضان کا اتنا ہی عرصہ گزر نہیں جاتا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس کا سبب یہ ہے کہ جب یہ صورتحال ہو تو سال پورا ہو جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اس شخص نے یہ بات کہی تھی اور اس پورے سال کے دوران ہوگا تو ہمیں اس سے طلاق کے وقوع کا علم ہو جائے گا۔ امام ابوجعفر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لیے

يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: إِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ: إِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ، حَتَّى تَمْضِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. وَذَهَبَ فِي ذٰلِكَ - فِيمَا نَرَى وَاللهُ أَعْلَمُ - إِلَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ أَنَّهَا فِي لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَيْنِهَا هُوَ حَدِيثُ بِلَالٍ، وَحَدِيثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِذَا مَضَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، عُلِمَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ، فَحَكَمَ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِعِلْمِ كَوْنِهَا فَكَذٰلِكَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ. وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْآثَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا، فِي هٰذَا الْبَابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کہ انہوں نے ہم سے یہ نہیں کہا کہ پورے سال میں کسی بھی وقت شب قدر ہو سکتی ہے ایسی صورت میں جبکہ اس پورے سال کے درمیان مکمل رمضان نہیں آیا ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ یہ شب سال بھر میں صرف رمضان میں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب نے اسی طرف ہماری رہنمائی کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کے متعلق ہمیں بتایا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے اسے روایت کر چکے ہیں جو اس باب کے شروع میں ذکر ہوا ہے تو جب صورتحال یہ ہوگی تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب اس شخص نے رمضان کے دوران اپنی زوجہ سے یہ کہا ہو کہ تمہیں شب قدر میں طلاق ہے تو شب قدر رمضان کے گزرے ہوئے حصے میں گزر چکی ہو تو جب اس وقت کے بعد اگلے رمضان کے اسی دن تک ایک سال گزر جائے گا تو ایسا ہو سکتا ہے کہ اس میں شب قدر نہ ہو تو ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے اس کے ذریعے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے قول کا غلط ہونا لازم آتا ہے اور وہ چیز ثابت ہو جاتی ہے جسے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دفعہ یہی فتویٰ دیا تھا کہ جب وہ شخص رمضان کے دوران اپنی زوجہ سے یہ بات کہہ دے تو طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک ستائیسویں شب نہیں گزر جاتی۔ وہ ہمارے علم کے مطابق، باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، اس کے متعلق اس روایت کی طرف گئے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ رمضان کی متعین رات ہوتی ہے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں موجود ہے اس لیے جب ستائیسویں شب گزر جائے گی تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ شب قدر ہو چکی ہے تو طلاق کا حکم واقع ہو جائے گا ایک قول کے مطابق کیونکہ جب اس کے ہونے کا علم نہیں ہوگا تو طلاق کے وقوع کا بھی علم نہیں ہوگا۔ یہ وہ قول ہے جس کی گواہی وہ آثار دیتے ہیں جنہیں ہم اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں۔

8-بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

305 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجَاوَزَ اللهُ لِي عَنْ أُمَّتِي، الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُكْرِهَ عَلَى طَلَاقٍ، أَوْ نِكَاحٍ، أَوْ يَمِينٍ، أَوْ إِعْتَاقٍ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ حَتَّى فَعَلَهُ مُكْرَهًا، أَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ، لِأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيمَا تَجَاوَزَ اللهُ فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمَّتِهِ، وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا: بَلْ يَلْزَمُهُ مَا حَلَفَ بِهِ فِي حَالِ الْإِكْرَاهِ، مِنْ يَمِينٍ، وَيَنْفُذُ عَلَيْهِ طَلَاقُهُ، وَعَتَاقُهُ، وَنِكَاحُهُ، وَمُرَاجَعَتُهُ لِزَوْجَتِهِ الْمُطَلَّقَةِ، إِنْ كَانَ رَاجَعَهَا. وَتَأَوَّلُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ، مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِي تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَقَالُوا: إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً، لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، فِي دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا قَدَرُوا عَلَيْهِمْ، اسْتَكْرَهُوهُمْ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالْكُفْرِ، فَيُقِرُّونَ بِذَلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَبِغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ [النحل: 106] وَرُبَّمَا سَهَوْا، فَتَكَلَّمُوا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، وَرُبَّمَا أَخْطَئُوا فَتَكَلَّمُوا بِذَلِكَ أَيْضًا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذَلِكَ، لِأَنَّهُمْ غَيْرُ مُخْتَارِينَ لِذَلِكَ، وَلَا قَاصِدِينَ إِلَيْهِ. وَقَدْ ذَهَبَ أَبُو

مجبور کیے جانے والے شخص کے طلاق دینے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے، نسیان (بھول چوک) اور جس بات پر انہیں مجبور کیا جائے اس کے متعلق درگزر کرلیا ہے۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گروہ اس بات کی جانب گیا ہے کہ اگر کسی شخص کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے یا نکاح کرنے پر یا قسم اٹھانے پر یا غلام آزاد کرنے پر یا اس طرح کے کسی اور کام پر اور وہ بحالت مجبوری اسے کرلے تو یہ سب باطل شمار ہوں گے اس لیے کہ یہ اس صورتحال میں داخل ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کی امت کے حوالے سے درگزر کیا ہے ان حضرات نے اس کے متعلق اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ دیگر حضرات نے اس کے متعلق ان کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سب صورتیں لازم ہوں گی جو اس نے جبر کی حالت میں کی ہیں خواہ اس کا تعلق قسم سے ہو اس کی طلاق واقع ہوگی اس کا غلام آزاد کرنا واقع ہوگا اور نکاح واقع ہوگا۔ اپنی طلاق یافتہ زوجہ کے ساتھ رجوع کرنا واقع ہوگا اگر وہ اس کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے۔ ان حضرات نے مذکورہ بالا حدیث کی تاویل کی ہے اور دوسرا معنیٰ مراد لیا ہے جو اس معنی کے برخلاف ہے جسے پہلے موقف کے قائلین نے مراد لیا ہے۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم بطور خاص صرف شرک کے لیے ہے اس لیے کہ پہلے زمانے کے لوگ زمانہ کفر کے قریب تھے اور وہ کفر کے علاقے میں رہتے تھے جب مشرکین ان پر قابو پالیتے تھے تو انہیں کفر یہ کلمے کا اقرار کرنے پر مجبور کردیتے تھے تو وہ لوگ زبانی طور پر اس کا اقرار کر لیتے تھے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے تو ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''ماسوائے

يُوسُف رَحِمَهُ اللهُ إِلَى هَذَا التَّفْسِيرِ أَيْضًا. حَدَّثَنَاهُ الْكَيْسَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ. فَالْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ هَذَا الْمَعْنَى، وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى. فَلَمَّا احْتَمَلَ ذَلِكَ، احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ، لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ، فَنَصْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلَيْهِ. فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ، فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ، هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ، فَفَعَلَهُ، لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ، فَفَعَلَهُ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ، عَلَى أَنَّهُ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ لَهُ زَوْجَةً، فَقَصَدَ إِلَيْهَا، فَطَلَّقَهَا، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهُ عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوا ذَلِكَ لِسَهْوِهِ، وَلَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ، وَالْعَتَاقِ، كَانَ كَذَلِكَ الِاسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيهِ أَيْضًا مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذَلِكَ، فَسَادُ قَوْلِ الَّذِينَ أَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْأَيْمَانَ فِي ذَلِكَ. وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ، بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے حوالے سے مطمئن ہو'۔ اسی طرح بسا اوقات وہ کوئی ایسی بات کر دیتے تھے جو اسلام لانے سے قبل ان کی عادت کا حصہ تھی اسی طرح بسا اوقات وہ غلطی سے کوئی ایسی بات کر دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے ان سے درگزر فرمایا ہے کیونکہ یہ بات ان کے بس میں نہیں ہے اور وہ ارادتاً ایسا نہیں کرتے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے کیسانی نے اپنے والد سے یہ بات روایت کی ہے۔ یہ حدیث اس مفہوم کا بھی احتمال رکھتی ہے اور اس مفہوم کا بھی احتمال رکھتی ہے جو پہلے موقف کے قائلین نے مراد کیا ہے تو جب یہ اس کا احتمال رکھتی ہے تو اب ہم اس کے معنی سے پردہ ہٹائیں گے تاکہ ان دونوں معانی میں سے کسی ایک معنی کی طرف ہماری رہنمائی ہو جائے اور ہم حدیث کے مفہوم کو اسی طرح آگے لے جا سکیں۔ جب ہم نے اس کے متعلق غور کیا تو ہمیں خطا کے متعلق معلوم ہوا کہ اس سے مراد وہ ہوتی ہے کہ جب آدمی دوسرا کام کرنا چاہتا ہو لیکن یہ کام کر لے یعنی وہ ارادتاً وہ کام نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا ارادہ اس کام کے لیے نہ ہو اور سہو وہ ہوتا ہے کہ جو آدمی ارادتاً کام کرے جیسے کسی شخص نے ارادتاً کام کیا ہو لیکن اس نے اس کے مفہوم میں غلطی کی وہ مفہوم جو اسے یہ کام کرنے سے روکتا مثلاً کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے پھر ارادتاً اس عورت کو طلاق دے دے تو اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ ان حضرات نے اس کے سہو کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دیا اور یہ سہو اس سہو میں داخل نہیں ہوگا جسے معاف کیا گیا ہے تو جس سہو کو معاف کیا گیا ہے اگر اس میں یہ صورتحال نہ ہو جو ہم نے طلاق، قسم، غلام آزاد کرنے کے متعلق بیان کی ہے تو اسی طرح جس شخص کو مجبور کیا گیا ہو اور جس کی مجبوری کو معاف کیا گیا ہو اس میں بھی یہ صورتحال نہیں ہونی چاہیے اس سے یہ

بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا قول درست نہیں ہے جنہوں نے طلاق، غلام آزاد کرنے اور قسم کو اس میں داخل کیا ہے۔ پہلے موقف کے قائلین اپنے موقف کی تائید میں دلیل یہ پیش کرتے ہیں جسے نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے۔

306 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ، سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ«

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر یہ فرما رہے تھے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب ہوگی۔ اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوتا کہ وہ اسے حاصل کر لے یا عورت کے لیے ہوتا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس جانب اس نے کی ہے۔

307 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالُوا: فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ« ثَبَتَ أَنَّ عَمَلًا لَا يَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ، وَلَا عَتَاقٍ، وَلَا غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَعَهُ نِيَّةٌ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ فِي ذَلِكَ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ لَمْ يُقْصَدْ بِهِ إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرَهُ هَذَا الْمُخَالِفُ، وَإِنَّمَا قَصَدَ بِهِ إِلَى الْأَعْمَالِ الَّتِي يَجِبُ بِهَا الثَّوَابُ. أَلَا تَرَاهُ يَقُولُ »الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى« يُرِيدُ، مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ: »فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ« فَذَلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا لِلْمُهَاجِرِ فِي عَمَلِهِ، أَيْ: فِي هِجْرَتِهِ

یہ روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں جب نبی ﷺ نے یہ فرمادیا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے تو یہ ثابت ہوگیا کہ طلاق، غلام آزاد کرنے یا اس کے علاوہ دیگر کوئی عمل اس وقت تک نافذ نہیں ہوگا جب تک اس کے ساتھ نیت حاضر نہ ہو۔ دوسرے موقف کے قائلین نے اس کے متعلق یہ دلیل دی ہے کہ اس کلام میں وہ مفہوم مراد نہیں لیا گیا جو اس مخالف نے بیان کیا ہے اس سے یہ مفہوم مراد لیا گیا ہے کہ وہ اعمال جن کے نتیجے میں ثواب ملتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ نبی ﷺ کی مراد اس کا ثواب ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ کی جانب ہو اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جانب شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہو تاکہ وہ اسے حاصل کرے یا عورت کے لیے ہو تاکہ وہ اس کے ساتھ شادی کرے تو وہ اسی کی ہجرت اسی جانب شمار ہوگی

فَقَالَ: »إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ« حَتَّى أَتَى عَلَى الْكَلَامِ الَّذِي فِي الْحَدِيثِ وَلَيْسَ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ الْإِكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالْأَيْمَانِ، فِي شَيْءٍ فَانْتَفَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا، عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي ثَنَّيْنَا بِذِكْرِهَا وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِقَوْلِهِمُ الَّذِي ذَكَرْنَا

جس جانب اس نے کی ہے تو یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب یہ کسی سوال کا جواب ہو اور نبی ﷺ سے اس شخص کے متعلق معلوم کیا گیا ہو جس نے اپنے کسی خاص مقصد کے لیے ہجرت کی ہو تو آپ نے فرمایا: عمل کا دارو مدار نیت پر ہے۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے وہ بات ارشاد فرمائی جو اس حدیث میں موجود ہے اس چیز کا تعلق طلاق یا غلام آزاد کرنے یا رجوع کرنے یا قسم اٹھانے، پر مجبور کرنے کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس حدیث سے تو پہلے موقف کے قائلین کی دلیل کی نفی ہو جاتی ہے جن کا ذکر ہم شروع میں کر چکے ہیں اور ان لوگوں کا موقف ثابت ہوتا ہے جن کا ذکر ہم نے بعد میں کیا ہے۔ دوسرے موقف کے قائلین جن کا قول ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ یہ دلیل دیتے ہیں۔

308- مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، قَالَ: ثنا أَبُو الطُّفَيْلِ، قَالَ: ثنا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي، فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: »انْصَرِفَا مِنَ الْوَفَاءِ، نَفِي - ضِدُّ الْغَدْرِ - لَهُمْ بِعُهُودِهِمْ، وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ«.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا صرف اس سبب سے کہ میں اور میرے والد نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا انہوں نے کہا: تم لوگ (حضرت) محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو۔ ہم نے کہا: ہم تو مدینہ منورہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر عہد لیا کہ ہم واپس مدینہ منورہ جائیں گے اور نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ نہیں لیں گے پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: تم دونوں وعدہ کو پورا کرو ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کیخلاف اللہ تعالیٰ سے مدد لیں گے۔

309- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ، وَنَحْنُ نُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالُوا: فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُورِ بَدْرٍ، لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِينَ الْقَاهِرِينَ

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ابوحسیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جا رہے تھے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں جا رہے تھے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔ یہ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جب نبی ﷺ نے ان حضرات کو غزوہ بدر میں شریک ہونے سے منع کر دیا صرف اس سبب سے کہ مشرکین نے ان سے زبردستی حلف لیا

لَهُمَا، عَلَى مَا اسْتَحْلَفُوهُمَا عَلَيْهِ، ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْحَلِفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْإِكْرَاهِ سَوَاءٌ، وَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ وَهَذَا أَوْلَى مَا فُعِلَ فِي الْآثَارِ، إِذَا وُقِفَ عَلَى مَعَانِي بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يُخَالِفُ ذَلِكَ الْمَعْنَى، مَتَى مَا قَدَرَ عَلَى ذَلِكَ، حَتَّى لَا تَضَادَّ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ، وَحَدِيثَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَأَمَّا حُكْمُ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ، فَإِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا، لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَكُونَ الْمُكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلَهُ مُكْرَهًا، فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ، فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ. فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ، فَجَامَعَهَا، أَنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ، وَكَذَلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوا فِي ذَلِكَ الِاسْتِكْرَاهَ، فَيُفَرِّقُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ، وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا، بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ، وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِي ذَلِكَ خَاصَّةً وَكَذَلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَكْرَهَ رَجُلًا عَلَى جِمَاعِ امْرَأَةٍ اضْطُرَّتْ إِلَى ذَلِكَ، كَانَ الْمَهْرُ، فِي النَّظَرِ، عَلَى الْمُجَامِعِ، لَا عَلَى الْمُكْرِهِ، وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ، لِأَنَّ الْمُكْرَهَ لَمْ يُجَامِعْ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ، وَمَا يَجِبُ فِي ذَلِكَ الْجِمَاعِ، فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ، لَا عَلَى غَيْرِهِ. فَلَمَّا ثَبَتَ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُومٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذَلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ، فَيُوجِبُونَ عَلَيْهِ فِيهَا مِنَ الْأَمْوَالِ، مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي

تھا اور اس صورتحال میں جو ان مشرکین نے ان دونوں حضرات سے اس کے متعلق لیا تھا تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اور اس کی حیثیت ایک جیسی ہے اسی طرح طلاق اور غلام آزاد کرنے کا حکم ہوگا تو یہ زیادہ وہ مناسب ہے جو آثار میں روایت کیا گیا ہے جب ان میں سے کچھ کے معانی کو موقوف کیا جائے اور اسی بات پر محمول کیا جائے جو ایسی صورت باقی رہ گئی ہو جو اسی معانی کی مخالف نہ ہو جب تک ایسا کیا جانا ممکن ہوتا کہ ان کے درمیان کوئی تضاد نہ رہے۔ ہم نے جو بات ذکر کی ہے اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث شرک کے متعلق تھی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیت طلاق اور قسم اور اس جیسے دیگر معاملات کے متعلق ہے۔ جہاں تک غور کرنے کے لحاظ سے اس کے حکم کا تعلق ہے تو کسی شخص کا یہ حالت مجبوری کیا جانے والا عمل دو صورتوں سے خالی نہیں ہوگا یا تو وہ شخص اس فعل کے وقت مجبور ہوگا جب وہ اسے بحالت مجبوری کرے گا اور اس وقت یہ شخص اس شخص کے حکم میں ہوگا جس نے یہ کام نہیں کیا تو ایسی صورت میں اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یا یہ شخص اس شخص کے حکم میں ہوگا جس نے وہ عمل کیا ہے تو ایسی صورت میں اس پر وہ حکم لازم ہوگا جو اس پر اس صورت میں لازم ہوتا جب اس نے اسے مجبوری کے بغیر کیا ہوتا۔ جب ہم نے اس کے متعلق غور کیا تو ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا ایسی عورت کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے جس کا شوہر اسے مجبور کرے اور اس عورت نے رمضان کے مہینے میں روزہ رکھا ہوا ہو یا وہ عورت حج کے لیے نکلے اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس کا حج بھی باطل ہوگا اور اس طرح اس کا روزہ بھی باطل ہوگا۔ علماء نے اس کے متعلق اس عورت کے مجبور ہونے کی رعایت نہیں کی اور نہ ہی انہوں نے اس خاتون اور اپنی مرضی سے یہ کام کرنے والی خاتون کے درمیان کوئی فرق کیا ہے اور نہ ہی

الطَّوَاعِيَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهُ كَذَلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الِاسْتِكْرَاهِ ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ، فَيَلْزَمُ أَفْعَالَهُ كُلَّهَا. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَلِمَ لَا أَجَزْتَ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ؟ قِيلَ لَهُ: إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ ، قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ ، وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ ، وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذَلِكَ ، وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَلَا الْعِتْقُ. فَمَا كَانَ قَدْ تُنْقَضُ بِالْخِيَارِ لِلشُّرُوطِ فِيهِ وَبِالْأَسْبَابِ الَّتِي فِي أَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوبِ ، نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ، وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوتِهِ ، لَمْ يُنْقَضْ بِإِكْرَاهٍ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ. وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هَذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ

انہوں نے اس خاتون کو اس عورت کی طرح قرار دیا ہے جس نے یہ کام کیا ہی نہ ہو بلکہ انہوں نے اس کو اس عورت کے حکم میں رکھا ہے جس نے یہ عمل کیا ہو اور اس پر حکم لازم ہو جائے گا۔ البتہ بطور خاص ایسی صورت میں اس عورت کو گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے شخص کو کسی عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر مجبور کرتا ہے جس عورت کو اس کی حاجت ہو تو غور کرنے کے لحاظ سے مہر کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی جس نے صحبت کی ہو مجبور کرنے والے پر لازم نہیں ہوگی اور نہ ہی صحبت کرنے والا شخص مجبور کرنے والے سے یہ ادائیگی وصول کر سکتا ہے اس لیے کہ مجبور کرنے والے نے صحبت نہیں کی اس لیے صحبت کرنے والے شخص مجبور کرنے والے سے یہ ادائیگی وصول کر سکتا ہے اس لیے کہ مجبور کرنے والے نے صحبت نہیں کی اس لیے صحبت کرنے والے پر اس کے صحبت کرنے کی وجہ سے مہر لازم ہوگا اور اس صحبت کے نتیجے میں جو بھی لازم ہوتا ہے وہ بھی لازم ہوگا یہ سب صحبت کرنے والے پر ہوگا اس کے بجائے کسی اور پر نہیں ہوگا۔ جب ان تمام صورتوں سے یہ بات لازم ہوگئی کہ جس شخص پر جبر کیا گیا ہو اس پر وہی حکم لازم ہوگا جو اپنی مرضی سے یہ عمل کرنے والے کا حکم ہے تو اب اس صورت میں علماء اس پر وہ چیز لازم قرار دیں گے جس کا تعلق اموال کے ساتھ ہے وہی چیز لازم قرار دیں گے جو اس شخص پر لازم ہوتی جو اپنی مرضی کے ساتھ یہ عمل کرتا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ طلاق دینے والے، آزاد کرنے والے اور رجوع کرنے والے جبکہ وہ مجبوری کے عالم میں ہوں ان پر وہی حکم لازم ہوگا جو اسے کرنے والے کا حکم ہے اور ان کے تمام افعال لازم ہوں گے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے تم ایسے شخص کی خرید فروخت اور اجارہ کو جائز کیوں نہیں قرار دیتے تو یہ جواب دیا جائے گا ہم نے یہ دیکھا ہے کہ خرید و فروخت اور اجارات میں عیب کے سبب یا خیار رویت کے سبب یا خیار شرط کے سبب معاہدے کو

ختم کیا جا سکتا ہے لیکن نکاح میں ایسا نہیں ہوتا اور طلاق بھی ایسی نہیں ہوتی اور مراجعت اور غلام آزاد کرنے میں بھی ایسا نہیں ہوتا۔ تو وہ چیز شرط کے اختیار کی سبب ٹوٹ سکتی ہو یا کسی اور سبب سے تو جو معاملات اختیار کے سبب یعنی اس میں موجود شرائط کی اختیار کے سبب سے ٹوٹ جاتے ہوں ان وجوہات کے سبب سے جو نہ دیکھنے یا عیب کی وجہ سے واپس کر دینے کی وجہ سے پائے جاتے ہوں یہ سب بحالت مجبوری میں ٹوٹ جائیں گے اور جو ثابت ہو جانے کے بعد کسی بھی صورت میں نہیں ٹوٹ سکتے وہ مجبوری یا مجبوری کے بغیر کسی بھی صورت میں نہیں ٹوٹیں گے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ جب ہم نے اس کا جائزہ لیا تو سنت میں بھی یہی بات روایت کی گئی ہے۔

310 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا الْوُحَاظِيُّ, قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ, قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ أَنَّهُ, سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ, وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ, النِّكَاحُ, وَالطَّلَاقُ, وَالرَّجْعَةُ«.

یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی، سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی میں داخل ہوگا۔ نکاح، طلاق اور رجوع کرنا۔

311 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ, قَالَ: ثنا الْخَصِيبُ, وَأَسَدٌ, قَالَا: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ, عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ, عَنِ ابْنِ مَاهَكَ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

312 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ, قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ, قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ, عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ, عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ, عَنِ ابْنِ مَاهَكَ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی طرح ذکر کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی سنجیدگی ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی میں داخل ہوگا تو یہ آپ نے نکاح کے واقع ہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ« فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوعِهِ, وَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ وَالْمُرَاجَعَةُ وَلَمْ نَرَ الْبُيُوعَ حُمِلَتْ عَلَى ذَلِكَ الْمَعْنَى, بَلْ حُمِلَتْ عَلَى ضِدِّهِ, فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا, كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا, وَكَذَلِكَ مَنْ أَجَرَ لَاعِبًا, كَانَتْ إِجَارَتُهُ بَاطِلَةً. فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ - عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ - إِلَّا لِأَنَّ الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ, مِمَّا يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا, فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ, كَمَا نُقِضَتْ بِذَلِكَ. وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الْأُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ, لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ, فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُودٍ بِالْهَزْلِ. فَكَذَلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ, مَا كَانَ يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا, نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ, وَمَا كَانَ لَا يُنْقَضُ بِتِلْكَ الْأَسْبَابِ, لَمْ يُنْقَضْ بِالْإِكْرَاهِ.

جانے کے بعد اسکے باطل ہونے کو مکروہ قرار دے دیا اور اس طرح طلاق اور رجوع کا بھی حکم ہے۔ جبکہ ہم نے خرید و فروخت کو دیکھا اسے اس معنی پر محمول نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے برخلاف معنی پر محمول کیا جائیگا لہٰذا جو شخص بطور مذاق ایسا کرے گا اس کی بات کو باطل شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح جو شخص بطور مذاق اجیر رکھے گا وہ باطل ہوگا تو ہمارے نزدیک، باقی اللہ بہتر جانتا ہے، یہ صرف خرید و فروخت اور اجارے میں ہے جو اسباب کی وجہ سے ٹوٹ جاتے تھے اور ان کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو یہ مذاق کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گی وہ زبردستی کی وجہ سے ٹوٹ جائے گی وہ زبردستی کے عالم میں بھی ٹوٹ جائے گی اور جو چیز اس کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گی وہ جبر کے سبب سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔

وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اس کے متعلق حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت مروی ہے۔

313 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ, قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَّافُ, قَالَ: ثنا ابْنُ سَوَاءٍ, قَالَ: ثنا أَبُو سِنَانٍ, قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ: »طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ«

ابو سنان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے۔ نشے کے عالم میں دی گئی طلاق اور مجبوری کے عالم میں دی گئی طلاق جائز ہوگی۔

9-بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِي حَمْلَ امْرَأَتِهِ أَنْ يَكُونَ مِنْهُ

جو شخص اپنی زوجہ کے حمل کے بارے میں انکار کردے کہ یہ اس سے ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَفَى حَمْلَ امْرَأَتِهِ, أَنْ يَكُونَ مِنْهُ, لَاعَنَ الْقَاضِي بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ بِذَلِكَ الْحَمْلِ, وَأَلْزَمَهُ أُمَّهُ, وَأَبَانَ الْمَرْأَةَ مِنْ زَوْجِهَا

امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کے بارے میں انکار کر دے اور کہے یہ اس سے نہیں ہے تو قاضی اس شخص اور اس عورت کے درمیان اس عمل کا لعان کروائے گا اور بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر دے گا اور عورت اور

وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِحَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ«. وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ بِهَذَا الْقَوْلِ مَرَّةً، وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ قَوْلِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا: لَا يُلَاعِنُ بِحَمْلٍ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ لَا يَكُونَ حَمْلًا، لِأَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ مِمَّا يُتَوَهَّمُ بِهِ أَنَّهَا حَامِلٌ، لَيْسَ يُعْلَمُ بِهِ حَمْلٌ عَلَى حَقِيقَةٍ، إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ، فَنَفْيُ الْمُتَوَهَّمِ لَا يُوجِبُ اللِّعَانَ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى، أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ، حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ، اخْتَصَرَهُ الَّذِي رَوَاهُ فَغَلِطَ فِيهِ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ«، فَذَلِكَ - عِنْدَنَا - لِعَانٌ بِالْقَذْفِ، لَا لِعَانٌ بِنَفْيِ الْحَمْلِ، فَتَوَهَّمَ الَّذِي رَوَاهُ أَنَّ ذَلِكَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ، فَاخْتَصَرَ الْحَدِيثَ كَمَا ذَكَرْنَا وَأَصْلُ الْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ،

314- مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ قَالَ: ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "بَيْنَا نَحْنُ عَشِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ رَجُلٌ: إِنْ أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ، وَإِنْ هُوَ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، لَأَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ، وَإِنْ سَكَتَ،

اس کے خاوند کے درمیان جدائی کروا دے گا۔

ان حضرات نے اس کے متعلق اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو علقمہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حمل کے سبب لعان کروا دیا تھا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک دفعہ یہی رائے دی ہے۔ تاہم یہ ان کا مشہور قول نہیں ہے۔ اس کے متعلق دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حمل کے سبب لعان نہیں کیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت عورت حمل کی حالت میں نہ ہو بلکہ عورت کی جو صورت ظاہر ہو رہی ہے۔ اس سے یہ وہم ہو کہ یہ لعان لازم نہیں ہوتا۔ پہلے موقف کے قائلین کے خلاف یہ لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں، وہ حدیث جنہیں ان حضرات نے بطور حجت پیش کیا وہ مختصر حدیث ہے جسے روایت کرنے والے نے مختصر طور پر روایت کیا ہے اور اس میں غلطی کی ہے اور اس روایت کی اصل یہ ہے۔ "اللہ کے رسول نے ان دونوں کے درمیان لعان کروا دیا تھا اور وہ عورت اس وقت حمل کی حالت میں تھی"۔ ہمارے نزدیک یہ قذف کی وجہ سے لعان تھا۔ یہ حمل کے انکار کے سبب لعان نہیں تھا۔ اسے روایت کرنے والے نے یہ وہم کیا ہے کہ یہ حمل کے سبب لعان ہے اس لیے اس نے حدیث کو مختصراً روایت کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

اس کے متعلق اصل حدیث یہ ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم شام کے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص بولا: ہم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کیساتھ ایک شخص کو دیکھ لیتا ہے۔ اگر وہ اسے قتل کرے گا تو آپ اس قاتل کو بھی قتل کر دیں گے اور اگر وہ اس کے متعلق بات کرتا ہے تو آپ لوگ اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو وہ ایک غلط بات پر خاموش رہے گا۔ میں اس کے متعلق نبی ﷺ سے ضرور معلوم کروں گا۔ اس نے نبی ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم میں سے

سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ , اللّٰهُمَّ احْكُمْ , فَأُنْزِلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ , قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ , أَوَّلُ مَنِ ابْتُلِيَ بِهِ"

ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پاتا ہے۔ اگر وہ اسے قتل کردے تو آپ لوگ اسے قتل کردیں گے۔ اگر وہ بولتا ہے تو آپ لوگ اسے کوڑے لگادیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو غلط بات پر خاموش رہتا ہے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی) اے اللہ! تو حکم کا نازل کردے! تو لعان کے بارے میں آیت نازل ہوگئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جو سب سے پہلے لعان میں مبتلا کیا گیا۔

315 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ , قَالَ: ثنا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ , قَالَ: ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ إِبْرَاهِيمَ , عَنْ عَلْقَمَةَ , عَنْ عَبْدِ اللهِ , قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ , فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ؟ ". ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَابْتُلِيَ بِهِ , وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَأَتَهُ , فَلَمَّا أَخَذَتِ امْرَأَتُهُ تَلْتَعِنُ , قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ " فَالْتَعَنَتْ , فَلَمَّا أَدْبَرَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا» فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا".

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول مسجد میں ایک شخص جمعہ کی شب میں کھڑا ہوا اور بولا ایسے شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو کسی اور شخص کو اپنی زوجہ کے ساتھ پاتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس شخص اس اس آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ وہ شخص انصار سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا۔ جب اس کی بیوی لعان کرنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ پھر اس عورت نے لعان کرلیا۔ جب وہ واپس لوٹ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ یہ سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دے تو اس نے سیاہ فام گھنگریالے بالوں والے کے بچے کو جنم دیا۔

316 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ , قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ , قَالَ: ثنا جَرِيرٌ , عَنِ الْأَعْمَشِ , فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ , فِي اللِّعَانِ , وَهُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ كَانَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ , لَا بِحَمْلِهَا. وَقَدْ رَوَاهُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی اصل یہ ہے جو لعان کے متعلق تذف کے سبب ہے جو اس شخص نے اپنی زوجہ پر الزام لگایا تھا۔ اگرچہ وہ حمل کی حالت میں تھی لیکن یہ اس کے حمل کے سبب لعان نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

317 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ , قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ , قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ , عَنْ أَبِيهِ , قَالَ: ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ , عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ " أَنَّ

قاسم بن محمد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور ان کی زوجہ کے درمیان لعان کروایا تھا اور وہ خاتون حالتِ حمل میں تھیں۔ ان

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى. فَقَالَ زَوْجُهَا: وَاللهِ مَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا ، وَالْعَفْرُ: أَنْ يُسْقَى النَّخْلُ بَعْدَ أَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْإِبَارِ بِشَهْرَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ بَيِّنْ« فَزَعَمُوا أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ، أَصْهَبَ الشَّعَرَةِ، وَكَانَ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ ابْنُ السَّحْمَاءِ قَالَ: فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ جَعْدٍ، قَطَطٍ، عَبْلِ الذِّرَاعَيْنِ، خَدْلِ السَّاقَيْنِ. قَالَ الْقَاسِمُ: فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، يَا أَبَا عَبَّاسٍ، أَهِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟« فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا: وَلَكِنْ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ فِي الْإِسْلَامِ ".

کے خاوند نے یہ کہا اللہ کی قسم! میں نے اس وقت سے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی جب سے عفر کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: عفر کا مطلب یہ ہے کہ کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے بعد دو ماہ تک پانی نہیں دینا اور پھر اس کے بعد پانی دینا۔ نبی ﷺ نے دعا کی: اے اللہ معاملہ واضح کردے۔ راوی بیان کرتے ہیں، اس عورت کا خاوند پتلی کلائیوں اور پنڈلیوں والا تھا اس کے بال سیدھے تھے اور جس شخص پر الزام عائد کیا گیا اس کا نام "ابن سحماء" تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس عورت نے سیاہ فام گھنگریالے بالوں اور بھاری کلائیوں، موٹی پنڈلیوں کے مالک بچے کو جنم دیا۔ قاسم بیان کرتے ہیں، ابن شداد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا اے ابو عباس! کیا یہ وہی خاتون تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر میں نے گواہی کے بغیر کسی کو سنگسار کرنا ہوتا تو اس عورت کو کروا دیتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نہیں۔ وہ تو وہ خاتون تھی جو اسلام میں علانیہ گناہ کیا کرتی تھی۔

318 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی مثل نبی ﷺ سے روایت روایت کی ہے۔

319 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، إِلَى آخِرِ هَذَا الْحَدِيثِ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ تاہم اس میں عبداللہ بن شداد کے سوال کا مذکور نہیں ہے۔

320 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ " أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ، فَوَجَدْتُ مَعَ

قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی۔ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ اس وقت سے صحبت نہیں کی جب سے میں نے کھجوروں کو "عفر" کیا ہے۔ پھر میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا (راوی

امْرَأَتِي رَجُلًا. وَزَوْجُهَا نِضْوٌ خَمْشٌ، سَبِطُ الشَّعْرِ، وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ إِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ شَدِيدُ الْجُعُودَةِ أَوْ حَسَنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ بَيِّنْ« ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَجَاءَتْ بِهِ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ"

321 - حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ " أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَأَتِهِ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »ائْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ، وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ«. فَقَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ: »أَرْبَعَةٌ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ« قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ، يَقُولُ ذَلِكَ مِرَارًا وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ} [النور: 6] قَالَ: فَدُعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ {أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ. وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ} قَالَ: ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ {أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ} [النور: 8]، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ« قَالَ فَتَكَأْكَأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنْ سَتُقِرُّ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »انْظُرُوا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ، فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ

کہتے ہیں) اس کا شوہر دبلا پتلا، سیدھے بالوں والا شخص تھا اور جس شخص پر الزام لگایا گیا تھا وہ سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا تھا اور اس کے بال اچھے خاصے گھنگریالے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس معاملے کو واضح فرما دے۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان لعان کروا دیا تو اس عورت نے ایسے بچے کو جنم دیا جو اس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس پر الزام لگایا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر اپنی زوجہ کے حوالے سے الزام لگایا۔ یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: چار گواہ لے کر آؤ ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں نبی ﷺ اس سے یہی کہتے رہے کہ چار گواہ لے کر آؤ ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم! یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ اس نے یہ بات کئی دفعہ عرض کی ضرور اللہ تعالیٰ آپ پر وہ حکم نازل کرے گا جس کے ذریعے وہ میری پشت سے کوڑوں کو دور کر دے گا تو لعان سے کے متعلق آیت نازل ہوئی: (ترجمہ کنزالایمان:) "اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں"۔ راوی کہتے ہیں تو ہلال کو بلوایا گیا اس نے چار دفعہ اللہ کے نام پر گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ پانچویں دفعہ اس نے یہ کہا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر جھوٹ کہہ رہا ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کی زوجہ کو بلایا گیا اس نے چار دفعہ اللہ کے نام پر یہ گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ جب وہ کہنے لگی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ یہ واجب کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں وہ عورت ہچکچا گئی۔ حتیٰ کہ ہمیں یہ شک ہوا کہ اب وہ اپنے جرم کا اقرار کرے گی۔ پھر اس نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی بھی رسوا نہیں کروں گی۔ پھر اس نے قسم اٹھائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ» . قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ، جَعْدًا، حَمْشَ السَّاقَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، كَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ« . قَالَ: الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ: طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ، لَيْسَ بِمَفْتُوحِ الْعَيْنَيْنِ

تم دیکھنا اگر اس نے سفید رنگ سیدھے بالوں والے اور لمبی پلکوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سیاہ آنکھوں والے بکھرے ہوئے بالوں والے اور پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ تو راوی کہتے ہیں کہ اس نے سیاہ آنکھوں والے بکھرے ہوئے بالوں والے اور پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم پہلے موجود نہ ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ دوسری طرح کا سلوک کرتا۔ راوی کہتے ہیں القضی العینین کا مطلب آنکھوں کے بال لمبے ہونا ہے۔ وہ آنکھیں جو پوری طرح کھلتی نہ ہوں۔

322 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، " أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنْظِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ« فَجَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہلال بن امیہ نے اپنی زوجہ پر شریک بن سحماء کے ساتھ تعلقات کا الزام لگایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھتے رہنا اگر اس نے سفید رنگ، سیدھے بالوں والے اور چھوٹی آنکھوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سیاہ آنکھوں والے بکھرے بالوں والے اور پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا تو اس عورت نے سیاہ آنکھوں والے، بکھرے بالوں والے اور پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا۔

323 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ: ثنا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، " أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ عَاصِمٌ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكُمْ قُرْآنًا، فَدَعَاهُمَا، فَتَقَدَّمَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عویمر، عاصم بن عدی کے پاس آئے اور بولے ایسے شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے۔ کیا آپ لوگ اس وجہ سے اس شخص کو قتل کر دیں گے۔ اے عاصم! آپ میرے لیے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کریں۔ عاصم بن عدی نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کیا: تو نبی ﷺ نے اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

فَتَلَاعَنَا , ثُمَّ قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا . فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا , فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ , فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »انْظُرُوا , فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا , مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا , وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ , فَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا « قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ ". فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا , أَنْ لَا حُجَّةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ لِمَنْ يُوجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ, فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا , وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ« دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُودُ إِلَيْهِ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ , فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذَلِكَ , أَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ , إِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِنَ الزَّوْجِ , غَيْرَ لَاحِقٍ بِهِ , أَشْبَهَهُ أَوْ لَمْ يُشْبِهْهُ. أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَقْذِفَهَا , فَنَفَى وَلَدَهَا , وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ بِهِ , أَنَّهُ يُلَاعَنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا , وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ أُمَّهُ , وَلَا يَلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهِهِ بِهِ؛ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهِ ثُبُوتُ نَسَبٍ , وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهِ انْتِفَاءُ نَسَبٍ , وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ »إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا , فَهُوَ لِلَّذِي لَاعَنَهَا « دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيًا لَهُ , لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ نَافِيًا لَهُ , إِذًا لَمَا كَانَ شَبَهُهُ بِهِ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْهُ , وَلَا بُعْدُ شَبَهِهِ إِيَّاهُ , دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْ غَيْرِهِ , وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ , فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ

تمہارے متعلق قرآن نازل کر دیا ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں آگے بڑھے۔ انہوں نے لعان کیا پھر عویمر نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر میں اس عورت کو اپنے ساتھ رہنے دوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو انہوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ حلانکہ نبی ﷺ نے اس عورت کو طلاق دینے کی ہدایت نہیں کی تھی۔ اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رواج پا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم دیکھتے رہنا اگر اس نے چھوٹے قد کے سرخ رنگ کے بچے کو جنم دیا جو چھپکلی کی طرح ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر اس نے موٹی پنڈلیوں والے بڑی آنکھوں والے، بڑے سرین والے بچے کو جنم دیا تو میرا خیال ہے کہ اس نے اس پر سچا الزام لگایا ہے۔ راوی کہتے ہیں تو اس نے اسی بچے کو جنم دیا جو ناپسندیدہ صورت کا تھا۔ ہم نے جو بات ذکر کی ہے اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس میں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جو حمل کے سبب سے لعان کو ثابت کرے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی ﷺ کے اس فرمان میں ”اگر وہ عورت اس طرح کے بچے کو جنم دے تو وہ اس کے خاوند کا ہوگا“۔ اگر اس طرح کے بچے کو جنم دے تو وہ فلاں کا ہوگا“۔ اس بات کی دلیل موجود ہے کہ حمل ہی اصل سبب ہے جس کی وجہ سے اس پر الزام لگایا گیا اور لعان کیا گیا۔ تو اس وقت ہمارا اس کے متعلق جواب یہ ہوگا کہ اگر لعان حمل کے سبب سے ہوتا تو اس صورت میں خاوند سے اس کی نفی کر دی جاتی اور اس کے ساتھ اسے لاحق نہیں کیا جاتا وہ اس کے ساتھ مشابہت رکھتا یا نہ رکھتا۔ کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ عورت اس خاوند کے اس پر الزام لگانے سے پہلے بچے کو جنم دے دے اور پھر اس عورت کے بچے کی نفی کی جائے حلانکہ وہ اس مرد کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو تو بھی ان دونوں کے درمیان لعان کروایا جائے گا اور ان کے درمیان جدائی کروادی جائیگی اور بچے

کی نسبت اسکی ماں کے ساتھ کردی جائے گی اور لعان کرنے والے کی اس بچے کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے بچے کو اس کے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا تو جب مشابہت کی وجہ سے نسب کا ثبوت لازم نہیں ہوتا اور اس کے نہ ہونے کی وجہ سے نسب کی نفی لازم نہیں ہوتی تو وہ حدیث جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر وہ اس طرح کے بچے کو جنم دے تو وہ اس کا ہوگا جس کے ساتھ اس نے لعان کیا ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرسکتا اس لیے اگر یہ اس بچے کی نفی کرسکتا ہوتا تو اسے اس بچے کو اپنے باپ کے ساتھ مشابہت کی دلیل ہونا چاہئے تھا کہ وہ بچہ اس شخص کا ہے اور اس بچے کی اس مرد کے ساتھ مشابہت نہ ہونا بھی اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ بچہ کسی اور کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے یہ فرمایا تھا جس نے آپ سے یہ سوال کیا تھا وہ بولا: میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔

324- مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ " أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ: »هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: »مَا أَلْوَانُهَا؟« . قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: »هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟« قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: »فَأَنَّى تَرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟« قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: »فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ«.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔ میں اس کے نسب کا انکار کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ان کے رنگ کا ہیں۔ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری ہے؟ اس نے عرض کی: ان میں خاکستری بھی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، وہ کہاں سے آ گیا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس بچے کو کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

325- حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَسُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو جب مشابہت نہ ہونے کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت نہیں دی کہ وہ اپنے ساتھ

، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجِعْ لَهُ فِي نَفْيِهِ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ ، وَكَانَ الشَّبَهُ ، غَيْرَ دَلِيلٍ عَلَى شَيْءٍ ، ثَبَتَ أَنَّ جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا ، إِنْ جَاءَتْ بِهِ عَلَى شَبَهِهِ ، دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ اللِّعَانَ ، لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَفِي ذَلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى ، وَهِيَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ »أَنْظِرُوهَا ، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا« فَكَانَ ذَلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ ، لَا عَلَى الْيَقِينِ ، وَذَلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرَى فِي الْحَمْلِ حُكْمٌ أَصْلًا. فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَإِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى خِلَافِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ ، مِمَّنْ أَبَى اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ الْمَشْهُورُ

مشابہت نہ ہونے کے سبب سے اس کی نفی کرے اور مشابہت کسی بھی چیز کی دلیل نہیں ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کو اس کے خاوند سے منسوب قرار دیا۔ اگر وہ عورت اس شخص سے مشابہت رکھنے والے بچے کو جنم دے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لعان کے سبب سے اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ظاہر ہو جاتا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ حمل کے سبب سے لعان کیا جائے گا۔ اور یہاں ایک دوسری دلیل بھی ہے وہ یہ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ بات مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: اس عورت کا جائزہ لو اگر اس نے اس طرح کے بچے کو جنم دیا تو میرا یہ خیال ہے کہ اس شخص نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر اس نے اس طرح کے بچے کو جنم دیا تو میرا یہ خیال ہے کہ اس شخص نے اس عورت پر سچا الزام لگایا ہے تو نبی ﷺ کا یہ فرمان گمان کی بنیاد پر تھا، یقین کی بنیاد پر نہیں تھا۔ اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ اس بنیاد پر حمل کا حکم اصولی طور پر لاگو نہیں کیا جا سکتا جو لوگ حمل کے سبب سے لعان کے درست ہونے کے قائل ہیں ان کے قول کا فساد اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے اور جو لوگ اس کے برخلاف موقف رکھتے ہیں ان کی دلیل پر بھی ہے جو اس باب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے جس میں انہوں نے حمل کے سبب سے لعان کا انکار کیا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے۔

10 - بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِي وَلَدَ امْرَأَتِهِ حِينَ يُولَدُ هَلْ يُلَاعِنُ بِهِ أَمْ لَا؟

جو شخص اپنی بیوی کے بچے کی پیدائش کے وقت اس بچے کی نفی کر دے کیا اس سبب سے وہ لعان کرے گا یا نہیں کرے گا؟

326 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ: ثنا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ: ثنا أَسَدٌ ،

رباح بیان کرتے ہیں، میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے بتایا:

قَالَ: ثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ رَبِيعٌ فِي حَدِيثِهِ، مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ رَبَاحٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَقَالَ: »إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ«

نبی ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: بچہ شوہر کا ہوگا۔

327 - حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ »الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ«.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بچہ شوہر کا ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

328 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

329 - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثنا أَسَدٌ قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

حضرت ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

330 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ عُمَرَ، يَقُولُ: »قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ«.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ، إِذَا نَفَى وَلَدَ امْرَأَتِهِ، لَمْ يَنْتَفِ بِهِ، وَلَمْ يُلَاعِنْ بِهِ، وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَالُوا: فَالْفِرَاشُ يُوجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ، فِي ثَبَاتِ نَسَبِهِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا إِخْرَاجُهُ مِنْهُ لِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا: بَلْ يُلَاعِنُ بِهِ، وَيَنْتَفِي نَسَبُهُ وَيَلْزَمُ أُمَّهُ، وَذَلِكَ إِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ

عبید اللہ بن ابو یزید اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا نبی ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: بچہ شوہر کا ہوگا۔ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے بچے کی نفی کر دے تو وہ نہ تو اس کی نفی کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ اس کے ساتھ لعان کریگا۔ انہوں نے اس کے متعلق وہ حدیث بطور دلیل پیش کی ہے جسے ہم نبی ﷺ سے اس باب کے شروع میں روایت کر چکے ہیں۔ یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ شوہر ہونا بچے کے حق کو واجب کر دیتا ہے جو اس بچے کے نسب کو عورت کے شوہر سے ثابت کرتا ہے تو ان دونوں کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ لعان یا کسی اور سبب سے اسے اس نسب سے باہر کر دیں۔ دیگر حضرات نے اس کے متعلق ان کی

، وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْإِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ

مخالفت کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: بلکہ اس سبب سے لعان کیا جا سکتا ہے کہ اس بچے کے نسب کی نفی ہو جائے گی اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ لاحق ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ شخص اس کا اقرار نہ کرے اور اس کی طرف سے وہ صورتحال نہ ہو جسے کا حکم اقرار کا حکم ہوگا ہے اور اس کو زیادہ زمانہ بھی نہ گزر چکا ہو۔

331 - بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَأَلْزَمَ الْوَلَدَ أُمَّهُ». قَالُوا: فَهٰذِهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا. فَعَلِمْنَا بِهَا أَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ» لَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ اللِّعَانُ بِهِ وَاجِبًا، إِذَا نُفِيَ، إِذْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَأَجْمَعَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ، عَلَى مَا حَكَمُوا فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ، فَجَعَلُوهُ لَا أَبَ لَهُ، وَجَعَلُوهُ مِنْ قَوْمِ أُمِّهِ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قَوْمِ الْمُلَاعِنِ بِهِ. ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَى ذٰلِكَ تَابِعُوهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَى أَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ. فَالْقَوْلُ - عِنْدَنَا - فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَتَابِعُوهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

انہوں نے اس کے متعلق اس حدیث کو بطور دلیل پیش کیا ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کروادی تھی اور عورت کے بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا تھا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کی سنت سے یہ بات ثابت ہے اور ہمیں کوئی ایسا علم نہیں ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی اور حدیث موجود ہو اور کسی نے اس کو منسوخ کر دیا ہو تو ہمیں اس حدیث سے نبی ﷺ کے اس فرمان کا علم ہوا کہ بچہ خاوند کا ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ اس کے سبب سے لعان وجب ہو جاتا ہے جب اس کی نفی کی گئی ہو جبکہ نبی ﷺ نے خود بھی ایسا کیا ہے اور آپ کے بعد آپ صحابہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے۔ ان حضرات نے لعان کرے والی عورت کے بیٹے کی وراثت میں یہ حکم دیا ہے کہ اس کے باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ انہوں نے اسے بچے کی ماں کی قوم کو دیا ہے اور لعان کرنے والے مرد کی قوم سے اس حصے کو نکال دیا ہے۔ اس کے بعد آنے والے تابعین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے اور اس کے بعد لوگوں کا بھی یہی موقف رہا ہے۔ تاہم شاذ و نادر اس سے کسی نے اختلاف کیا ہو اس لیے اس کے متعلق ہمارے نزدیک حکم وہی ہے جو نبی ﷺ نے آپ کے صحابہ اکرم نے اور ان کے بعد آنے والے تابعین نے بیان کیا ہے۔ اس کو ہم اس سے پہلے روایت کر چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رحمت ہو۔

پروگریسو بکس لاہور